نماز

کے آداب واسرار

تالیف

رجب علی حیدری

فہرست

[پیشگفتار](#)
[وجہ تالیف](#)
[وجہ تسمیہ "نمازکے آداب واسرار](#)
[رازاطاعت وبندگی](#)
[۱۔انسان عبادت کے لئے پیداہواہے](#)
[۲۔شکرمنعم واجب ہے](#)
[۳۔انسان کی فطرت میں عبادت کاجذبہ پایاجاتاہے](#)
[۴۔ پروردگارکی تعظیم کرناواجب ہے](#)
[۵ہرانسان محتاج اورنیازمندہے](#)
[عبادت اوربندگی کاطریقہ](#)
[رازوجوب نماز](#)
[نمازکی اہمیت](#)
[نمازکی اہمیت کے بارے میں معصومین سے چندروایت ذکرہیں:](#)
[تمام انبیائے کرام نمازی تھے](#)
[نمازاورحضرت س آدم](#)
[نمازاورحضرت ادریس](#)
[نمازاورحضرت نوح](#)
[نمازاورحضرت ابراہیم](#)
[نمازاورحضرت اسماعیل](#)
[نمازاوراسحاق ویعقوب وانبیائے ذریت ابراہیم](#)
[نمازاورحضرت شعیب](#)
[نمازاورحضرت موسی](#)
[نمازاورحضرت لقمان](#)
[نمازاورحضرت عیسیٰ](#)
[نمازاورحضرت سلیمان](#)
[نمازاورحضرت یونس](#)
[نمازاورحضرت زکری](#)
[نمازاورحضرت یوسف](#)
[تمام انبیاء وآئمہ نے نمازکی وصیت کی ہے](#)
[نمازکے آثارو فوائد](#)
[دنیامیں نمازکے فوائد](#)
[برزخ اورقیامت میں نمازکے فوائد](#)
[روزانہ پانچ ہی نمازکیوں واجب ہیں](#)
[ان اوقات میں نمازکے واجب ہونے کی وجہ](#)
[تعدادرکعت کے اسرار](#)
[رازجمع بین صلاتین](#)
[روزانہ نمازکے تکرارکی وجہ](#)
[نمازکے آداب وشرائط](#)
[رازطہارت](#)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وضوکے اسرار
رازوجوب نیت
چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپیرکے مسح کرنے کاراز
وضومیں تمام دھونایاتمام مسح کیوں نہیں ہے؟
۴۔خروج پیشاب ،پیخانہ اورریح سے وضوکے باطل ہونے کی وجہ
کھانے ،پینے سے وضوکے باطل نہ ہونے کی وجہ
۶۔خودوضوکرنے کی شرط کی وجہ:
۷۔سورج کے ذریعہ ___________گرم پانی سے وضوکرنے کی کراہیت کی وجہ:
وضوکے آداب
۱۔وضوسے پہلے مسواک کرن
۲۔ وضوکرتے وقت معصوم (علیھ السلام)سے منقول ان دعاؤں کوپڑھن
۳۔ گٹوں تک دونوں ہاتھ دھون
۴۔ تین مرتبہ کلی کرنااورناک میں پانی ڈالن
۵۔ چہرہ اورہاتھوں پردوسری مرتبہ پانی ڈالن
6۔ آنکھوں کوکھولے رکھن
۷۔ عورت ہاتھوں کے دھونے میں اندرکی طرف اورمردکہنی پرپانی ڈالے
۸۔ چہرے پرخوف خداکے آثارنمایاں ہون
۹۔ رحمت خداسے قریب ہونے اوراس مناجات کرنے کا ارادہ کرن
وضو کے آثار وفوائد
گھرسے باوضو ہوکرمسجد جانے کاثواب
کسی کو وضوکے لئے پانی دینے کاثواب
ہرنمازکے لئے جداگانہ وضو کرنے کاثواب
کامل طورسے وضوکرنے کاثواب
راز تیمم
رازوجوب ستر
رازمکان و لباس
رازطہارت بدن ،لباس اورمکان
مسجد
مسجدکی اہمیت
مسجدکے میں مختلف حصوں میں نمازپڑھنے کی وجہ
قبلہ
رازتحویل قبلہ
اذان واقامت
اذان واقامت کے راز
بلال کوموذّن قراردینے کی وجہ
اذان واقامت کانقطہ أغاز
حدیث رؤیاکے بارے میں شیعوں کانظریہ
حدیث رؤیاکے بارے میں بعض اہل سنت کانظریہ
اول وقت
نمازکوضائع کرنے کاعذاب
نمازجماعت
نمازجماعت کی اہمیت
نمازجماعت کانقطہ آغاز

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رازجماعت
واجبات نمازکے اسرار
واجبات نمازگیارہ ہیں:
رازنیت
راز تکبیرة الاحرام
رازقیام
رازقرائت
راز استعاذہ
ہرسورہ کے شروع میں"بسم الله..."ہونے کی وجہ
سورعزائم کے قرائت نہ کرنے کی وجہ
رازجہراوخفات
حمد کے بعدآمین کہناکیوں حرام ہے
سورہ حمدکی مختصرتفسیر
سورہ تُوحیدکی مختصرتفسیر
اَحَدْکہے جانے کی وجہ
رازتسبیحات اربعہ
رکوع کے راز
رازسجدہ
آدم(علیه السلام) کواوریوسف کے سامنے سجدہ کرنے کی وجہ
سجدہ گاہ کی رسم کاآغاز
خاک شفاپرسجدہ کرنے کاراز
رازتشہد
راز تورک
رازصلوات
رازسلام
رازقنوت
رازنمازقصر
حیض کی حالت میں ترک شدہ نمازوں کاحکم
قبولیت نمازکے شرائط
معصومین اورحضورقلب وخشوع
نمازقبول نہ ہونے کے اسباب
ترک نماز
تار ک الصلاة کاحکم
گناہگار لوگ مومنین کے وجودسے زندہ ہیں
نمازکے ترک وضائع کرنے کی اسباب
تعقیبات نماز
تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کانقطہ آغاز
دعا
دعاکے فضائل وفوائد
دعاکے آداب وشرائط
اوقات دعا
دعاکی جگہ
کن لوگوں کی دعامستجاب ہوتی ہیں

دعامستجاب ہوجائے توکیاکرناچاہئے؟
دعاکے سایہ میں تلاش وکوشش
کن لوگوں کی دعاقبول نہیں ہوتی ہے
دعاقبول نہ ہونے کی وجہ
قرآنی دعائیں
سجدہ شکر
رازِزیارت

مولف : رجب علی حیدری

پیشگفتار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الّذی جعل الصلاۃقربان کلّ تقی واَحد اَرکان دینہ والصّلاۃ والسّلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین ابی القاسم محمّد الذی یقف فی الصلاۃ حتی ترم قدماہ والسّلام علیٰ اہل بیتہ المعصومین لاسیّماعلیٰ علی بن ابیطالب الّذی ردّالشمس لصلاتہ وعلٰی الحسین الشہیدالذی قتل مظلومافی حال الصلاۃ وعلیٰ علی بن الحسین الذی یقال لہ السجادلکثرۃ السجود ، و علی المہدی حین یصلّی ویقنت وحین یرکع و یسجد،الّذی تصلّی المسیح ابن مریم خلفہ یوم ظہورہ،و علیٰ عباداللہ الصّالحین< اَلَّذِینَ ہُمْ فی صَلاتِہِمْ خَاشِعُون> واللّعنۃالدّائمۃ علٰی اعدائہم اجمعین من یومناہٰذاالٰی قیام یوم الدّین

امّابعد :

وجہ تالیف:

ہروہ شخص جو دین اسلام میں اصول وفروع دین میں سے کسی بھی موضوع کے متعلق کوئی کتاب، مقالہ ،مجلہ وغیرہ کی تالیف کرتاہے توخداوندمتعال دنیامیں اس پر اپنی نعمت وکرامات نازل کرتاہے، قبض روح میں اسانی ہوتی ہے اورآخرت میں معصومین کے قرب وجوارمیں جگہ عنایت کرتاہے ۔ جب تک لوگ اس کی کتاب سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اوراس پرعمل کرتے رہتے ہیں توکتاب کے لکھنے والے کوبھی اس کاثواب ملتارہتاہے پس صدقہ جاری کے طورسے اس کتاب کے تالیف کرنے کوشش کی ہے اورپروردگار سے دعاہے کہ وہ میری اس کوشش کوبحق محمدوآل محمد قبول فرمائے، ہمیں اس کتاب پرعمل کرنے کی توفیق عطاکرے اوراسے ہم سب کی بخششکاسامان قراردے۔ قال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ:اذامات الانسان انقطع عملہ الّامن ثلاث:صدقۃ جاریۃ ا ؤعلم ینتفع بہ ، ا ؤلدصالح یدعولہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) فرماتے ہیں:جب انسان مرجاتاہے تواس کے تمام عمل منقطع ہوجاتے ہیں لیکن چیزیں ایسی ہیں جن وجہ سے اسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مرنے بعدبھی ثواب پہنچتارہتاہے

۱۔صدقہ جاریہ

۲۔علم کہ جس سے لوگ استفادہ کرتے ہیں

۳۔فرزندصالح جومرنے کے : بعداپنے والدکے لئے دعائے مغفرت کرتاہے ۔ عوالی اللئالی /ج ۲/ص ۵۳

وجہ تسمیہ ‘‘نمازکے آداب واسرار’’

نماز ایک ایسی عبادت ہے جسے انبےائے کرام اورمعصومین نے اپنا سر لوحہ عُبادت قرار دےاہے اوراپنے زمانے کے لوگوں کو اس کے بجالانے کا حکم بھی د ےا ہے انمازتمام انبیاء وآئمہ اطہار اورجملہ مومنین ومومنات کی روح وجان ہے ،ان کی آنکھوں کی روشنی ہے،معراج امت محمدی ہے ، دردمندوں کے لئے باعث شفاہے ،ضرورتمندوں کی حاجت کوپوری کرتی ہے ،انسان کوبرائیوں سے دور رکھتی ہے جس کے ذریعہ دل کوسکون واطمینان روح کوتازگی، رنج وغم سے نجات اورحیات جاودانی نصیب ہوتی ہے،لیکن یہ یادرہے صرف وہی نمازانسان کوگناہوں سے دورنہیں رکھ سکتی ہے جسے وہ اسے اس کے پورے آداب شرائط کے ساتھ اورمحمدوال محمد کی محبت اوران کی ولایت کے زیرسایہ انجام دیتاہے۔

اس کتاب کانام‘‘نمازکے آداب واسرار’’رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب میں تمام افعال واعمال نمازاسرارکو بیان کیاگیاہے ،مثلاًاللہ کی اطاعت وبندگی کارازکیاہے ، روزانہ پانچ ہی نمازیں کیوں واجب قراردی گئی ہیں اس سے کم یازیادہ کیوں نہیں ،ان ہی اوقات میں نمازکوکیوں واجب قراردیاگیاہے ،نمازکے لئے طہارت کے واجب قراردئے جانے کی وجہ کیاہے ،نمازکوتکبیرکے ذریعہ کیوں آغازکیاجاتاہے...

کتاب ہذامیں احکام نمازکوذکرنہیں کیاگیاہے کیونکہ اگراحکام نمازکوذکرکیاجاتاتواس بارے میں مراجع عظام کے فتووں کے مطابق روایتوں کوذکرکیاجاتااوران کے اختلاف کوبھی ذکرکیاجاتاکہ جسکے لئے ایک مستقل استدلالی کتاب کی ضرورت ہے ۔ کتاب ہذامیں تعقیبات نمازکے آداب واسرارکوبھی ذکرکیاگیاہے مثلاتسبیح حضرت زہرا کا آغاز کب اورکیسے ہوا،دعاکرناکیوں ضروری ہے ،دعاکرنے کاطریقہ کیاہے ،کن لوگوں کی دعاقبول ہوتی ہے اورکن کی دعاقبول نہیں ہوتی ہے اورمومن کی دعاتاخیرسے کیوں قبول ہوتی ہے۔ امیدہے کہ میرے محترم قارئین اس کتاب کے ذریعہ تمام اعمال وافعال نمازکے آداب واسرارکے بارے میں کلام خداورسول وآئمہ اطہارعلیہم الصلاۃ والسلام نورانی کلمات سے مستفیض ہونگے اوراپنے آپ کوتحت تاثیرقرارپائیں گے اوراپنے اندرایک عجیب نورانیت محسوس کریں گے اورامید ہے کہ یہ کتاب بارگاہ خداوندی ومعصومین میں مقبولیّت کا شرف حاصل کرے گی اورناشر ومترجم اوراس کتاب سے فیضیاب ہونے والوں کے گناہوں کے لئے بخششکا سبب واقع ہوگی

۔ رجب علی حیدری .

۱۷ /ربیع الاول ۱۴۲۶ مطابق ۲۶ /جنوری ۲۰۰۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رازاطاعت وبندگی

۱۔انسان عبادت کے لئے پیداہواہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیامیں کسی بھی مخلوق کو بے کار و بیہودہ خلق نہیں کیاہے بلکہ ان سب کی کوئی وجہ خلقت ضرورہے اوران سب چیزوں کے خلق کرنے میں کوئی راز و فلسفہ و سبب پایاجاتاہے اوروہ یہ ہے کہ خداوندعالم نے جن وانس کو اس لئے پیداکیاہے کہ وہ
اس کی عبادت کریں جیساکہ قرآن کریم میں ارشادخداوندی ہے:) >وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِ نْسَ اِلّا لِیَعْبُدُون.<(۱
میں نے جن وانسکونہیں پیدا کیا مگریہ کہ وہ(میری)عبادت وبندگی کریں۔
جمیل ابن دراج سے مروی ہے میں نے امام صادق سے اس آیہ مُبارکہ کے بارے میں سوال کیااورکہا:اے میرے مولا!آپ پرمیری جان قربان ہو،آپ مجھے اس قول خداوندی کے معنی
ومفہوم سے آگاہ کیجئے ؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:یعنی خداوندعالم نے تمام جن وانس کوعبادت کے لئے پیداکیاہے ،میں کہا:خاص لوگوں یاعام لوگوں کو؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:عام
) لوگوں کواپنی عبادت کے لئے خلق کیاہے ۔(۲
دنیاکی ہرشے رُب دوجہاں کی تسبیح وتقدیسکرتی ہے بعض موجودات ایسے ہیں جو ہمیشہ قیام کے مانند کھڑا رہتے ہیں اللہ کی حمدوثنا کرتے رہتے ہیں وہ درخت وغیرہ ہیں اوربعض موجودات ایسے ہیں جوہمیشہ رکوع کی مانندخمیدہ حالت میں رہتے ہیں جیسے
چوپائے، اونٹ، گائے ،بھیڑ، بکریاں

. ۲)علل الشرائع/ج ۱/ص ۱۴) . ۱(سورہ زاریات/آیت ۵۶ (

وغیرہ اوربعض ایسے بھی جو ہمیشہ زمیں پرسجدہ کے مانندپڑے رہتے ہیں وہ حشرات اورکیڑے وغیرہ ہیں اور بعض موجودات ایسے ہیں جوہمیشہ زمین پر بیٹھے رہتے ہیں وہ حشیش و نبا تات وگل وگیا ہ وغیرہ ہیں جیساکہ قرآن کریم میں ارشادباری تعالیٰ ہے:
>اَلَمْ تَرَاَنَّ اللهَ یُسَبِّحُ لَہ مَنْ فِیْ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرِصٰاَفّٰاتٍ کُلُّ قَدْعَلِمَ صَلَاتَہ) وَتَسْبِیْحَہ وَاللهُ عَلِیْمٌ بِمَایَفْعَلُوْنَ<.(۱
کیاتم نے نہیں دیکھاہے کہ اللہ کے لئے زمین وآسمان کی تمام مخلوقات اور فضاکے صف بستہ طائرسب تسبیح کررہے ہیں اورسب اپنی اپنی نمازوتسبیح سے باخبر ہیں اوراللہ بھی ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

۲۔شکرمنعم واجب ہے
زمین وآسمان،آفتاب وماہتاب، چمگماتے تارے ، پھول اورپودے ،پھولوں میں خوشبو، کلیوں میں مسکراہٹ ،غنچوں میں چٹخ ،چڑیوں میں چہک ،زمین میں ہرے بھرے جنگل ، میٹھے
اوررسیلے پھلوں سے لدے ہوئے درخت ،یہ موج مارتے دریاوسمندر، آسمان میں اڑتے ہوئے پرندے، چھکتی ہوئی چڑیاں،آسمان سے نازل ہونے والے برف وبارش کے قطرے، درختوں کے پتے ،یہ ہیرے وجواہرات، یہ سونے وچاندی اورنمک وکوئلے کی کانیں،یہ جڑی بوٹیاں اوردیگربے
شماراوربے حساب نعمتیں جواللہ کی طرف سے انسان کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہوجاتی ہیں اورپوری زندگی ہرطرف سے اورہرآن میں نازل ہوتی رہتی ہیں۔
اس نے ہمیں سوچنے ،سمجھنے اورغوروفکرکرنے کے لئے عقل وشعور،علم وفہم، رنگوں اورشکلوں کی پہچان کے لئے قوت بینائی ،آوازوں کو سننے کے لئے قوت سامعہ، ذائقہ چکھنے لئے زبان،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

. ۱(سورہ نُور/آیت ۴۱ (

خوشبو اور بدبوکی شناخت کے لئے قوت شامہ ،گرم و ٹھنڈا محسوس کرنے لئے قوت لامسہ عطاکی ہے اوراس نے ہمیں اس معاشرے میں عزت وشرافت ،جود وسخاوت اور مال ودولت وغیرہ جیسی نعمتیں عطاکی ہیں،کیا تمام نعمتوں پراسکاشکرادانہ کیاجائے.
اگر کوئی بادشاہ کسی شخص کوایک تھیلی اشرفی عطاکردے تووہ کس قدراس کامریدبن جاتاہے ،کس قدراسے یادکرتاہے اوراس کی کت نی زیادہ تعریفیں کرتاہے لیکن جس نے ہمیں ان نعمتوں سے مالامال کیاہے اس کی ان تمام نعمتوں کودیکھ کرہماہمارافرض بنتاہے
کہ اس کی عطاکی ہوئی بے کراں نعمتوں کا شکراداکریں،اس کی تعظیم واکرام کریں،اس کے ہرحکم کے آگے اپناسرتسلیم کریں،اس کی عظمت کی خاطرزمین سجدہ کے لئے پیشانی
رکھدیں،اس کی حمدوثناکریں ،اس کی عبادت اورپرستش کریں،لیکن جس نے تمھیں رحم مادرمیں جگہ دی ہو اور وہاں چند اندھیرے پردوں میں تمھاری حفاظت کی ہے خداوندعالم نے قرآن کریم می 0کرمنعم کوواجب اور کفران نعمت کوحرام قراردیاہے :
>وَاشْکُرُوْلِیْ وَلَاتَکْفُرُوْنِ>(۱) تم میراشکر ادا کرو اورکفران نعمت نہ کرو۔
اورسورہ قُریشمیں اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشادفرماتاہے:
) >فَلْیَعْبُدُوْارَبَّ ہٰذَاالْبَیْتِ الَّذِیْ اَطْعَمَہُمْ مِنْ جُوْعٍ وَآمَنَہُمْ مِنْ خُوْفٍ>(۲
اے رسول !اپنے زمانے کے ان لوگوں سے کہدیجئے کہ اس گھرکے مالک کی عبادت کروجسکے طفیل میں یہ تجارت قائم ہے اوریہ امن وامان کی زندگی برقرارہے۔
علامہ ذیشان حیدرجوادی ”ترجمہ وتفسیرقرآن کریم“میں اس آیہ مبارکہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:
چھٹی صدی عیسوی میں مکہ کی آبادی تین حصوں پرمنقسم تھی ۔نصربن کنانہ کی
اولادقریش ،قریش کے حلیف دوسرے عرب اورغلام ،مکہ مکرمہ میں قریش تجارت پیشہ لوگ تھے اوران کے سال میں

. ۲)سورہ بقرہ/آیت ۱۵۳) ۱(سورہ قُریش/آیت ۳۔ ۴ (

دوسفرتجارت ہواکرتےتھے ، سردی میں یمن کی طرف اورگرمی میں شام کی طرف ،یہ اپنی تجارت میں لئے مضبوط اورکامیاب تھے کیونکہ مکہ کے رہنے والے تھے اورشام ویمن کے لوگ ان سے مرعوب رہاکرتے تھے اوردہشت زدہ بھی تھے ،ان کے مرعوب رہنے کی ایک وجہ تھی کہ بالآخرانہیں حج کے موسم میں مکہ جاناپڑتاہے لہٰذاقدرت نے اسی احسان کویاددلاکربتلایاکہ ہراحسان کاایک تقاضہ ہوتاہے اورہمارے احسان کاتقاضہ یہ ہے کہ اس گھرکے مالک کی عبادت کروجسکے طفیل میں یہ تجارت قائم ہے اوریہ امن وامان کی زندگی برقرارہے۔
رب العالمین نے اپنی عبادت کوشکرکرنے کاطریقہ قراردیاہے:
) >بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ >(۱
تم صرف الله کی عبادت کرواوراسکے شکرگزاربندے بن جاؤ۔
انبیائے کرام اورآئمہ اطہار سے نہ کوئی خطا سرزد ہوئی ہے اورنہ ہوسکتی ہے کیونکہ وہ سب معصوم ہیں اورمعصوم سے کوئی گناہ سرزدنہیں ہوسکتاہے لیکن شکرگزاری اوربندہ نوازی کے طورسے اس قدر نمازیں پڑھتے تھے کہ ان کے پیروں پرورم کرجاتے اور پیشانی و زانوئے مبارک پرگٹھے پڑگئے تھے ۔
زہری سے مروی ہے کہ : میں علی بن الحسین کے ہمرا ہ عبدا لملک بن مروان کے پاس
پہنچا توجیسے ہی عبدالملک کی نظر امام (علیہ السلام) پر پڑی تو آپ(علیہ السلام) کی پیشانی پرسجدوں کے نشا ن دیکھ کر تعجب سے کہا :
اے ابامحمد ! تمھاری پیشانی پر عبادت کے آثا ر نمایاں ہیں ،تمھیں اسقدر نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ؟جبکہ خداوندعالم نے تمام خیرو نیکی کوتمھارے مقدرمیں لکھ رکھاہے، تم سے نہ کوئی گناہ سرزدہواہے اورنہ ہوسکتاہے ،کیونکہ

تم پیغمبر خدا کے پارہ ت ن ہو،تمھارا ان سے مضبوط ومحکم رشتہ ہے ،تم

. ۱(سورہ زُمر/آیت ۶۶ (

اپنے خاندان اور اپنے زمانے کے لوگوں میں ایک عظیم مرتبہ رکھتے ہو، وہ علم وفضیلت
اورتقوی ودین جو تمھارے پاس ہے وہ تمھارے خاندان میں نہ کسی کے پاس تھا اور نہ اس وقت کسی کے پاس موجود ہے،ان تمام مراتب رکھنے کے باوجودپھربھی تم ات نی نمازیں پڑھتے ہوکہ پیشانی پرگٹھاپڑگیاہے۔
جب عبدالملک نے آپ کی اس طرح بہت زیادہ مدح سرا ئی کی تواس وقت امام سجاد ۔
نے فرمایا: یہ خداکے عطاکئے ہوئے تمام فضائل وکمالات جو تو نے میرے بارے میں بیان کئے ہیں کیا ان تمام نعمتوں پر شکرخدا نہ کروں ؟ اوراسکے بعدامام (علیھ السلام)نے عبدالملک سے کہا:
نبی اکرم (ص) اس قدرنمازیں پڑھتے تھے کہ پاہائے مبارک ورم کرجاتے تھے، جب آنحضرتسے کسی نے پوچھا:اے اللہ کے پیارے نبی! جب خدانے تمھارے اگلے پچھلے تمام گناہ(۱)معاف کردئے ہیں توپھرتمھیں یہ سب زحمت ___________
اٹھانے اوراس قدرنمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟آنحضرت نے فرمایا :
”اَفَلاٰاَکُونُ عَبْداًشُکُوْراً “کیااللہ کے ان تمام احسانات پراوراس کی نازل کی ہوئی نعمتوں
پراس کاشکرگزاربندہ نہ بنوں؟
اس کے بعدامام (علیھ السلام) نے عبدالملک ابن مروان سے خطاب فرمایا: تعریف کرتاہوں خداکی ہر عطا کی ہوئی نعمت پر کہ جن کے ذریعہ وہ ہماراامتحان لیتا ہے ، دنیا و آخرت میں تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، خدا کی قسم اس کی عبادت میں اگر میرا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے،میری آنکھیں نکل کرمیرے سینہ پرگرجائیں پھربھی اس کی عطاکردہ نعمتوں میں ایک نعمت کاایک دہائی شکرنہیں اداکرسکتاہوں، دنیا میں جت نے بھی لوگ خداکی حمدوثناکرتے ہیں ان سب کی حمدوثناخداکی ایک نعمت کے برابربھی نہیں ہوسکتی ہے

۱(سورہ فُتح /آیت ۲ .میں ذنب سے وہ گناہ مرادہیں (

جوکفارکے خیال میں نبی اکرم پرلگائے جاتے تھے ،کفارقریش آپ پرجادوگر،جنون،شاعر،کہانت اورہوس اقتدارکے الزام لگاتے تھے۔
بس میری زند گی یہی ہے کہ رات دن اور خلو ت وآشکا ر میں اس کا ذکر کر تا رہوں ،بیشک میرے اہل خانہ اور دوسرے لوگ بھی مجھ پرکچھ حقوق رکھتے ہیں(جن کاادا کر نا مجھ پرلازم ہے)اگریہ حقوق میری گردن پرنہ ہوتے تو میں اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اور د ل کو خدا کی طرف متوجہ کر لیتا یہاں تک کہ میرے بدن سے روح قبض ہو جا تی اور میں ہر گزاس کی طرف سے اپنے دل اورآنکھوں کو نہ ہٹاتا اور وہ بہترین حکم کر نے والا ہے یہ کہہ کے امام) سجاد رونے لگے اور عبدا لملک بھی رونے لگا.(۱

۳۔انسان کی فطرت میں عبادت کاجذبہ پایاجاتاہے
خداوندعالم نے انسان کی طینت وفطرت میں عبادت کاجذبہ پیداکیاہے،لہٰذاانسان دنیامیں آنے کے بعدجیسے ہی عقل وشعور کی راہ میں قدم رکھتاہے تواس میں یہ فطرت پیداہوجاتی ہے کہ مجھے کسی عظیم ذات کی اطاعت وعبادت کرنی چاہئے لہٰذاجب انسان اپنی فطرت کے مطابق عبادت کی راہ قدم اٹھاتاہے تو وہ معبودحقیقی کی عبادت کرتاہے جوراہ مستقیم ہے یاپھرگمراہی کاشکارہوکرجھوٹے اورباطل خداؤں کی پوجاکرناشروع کردیتاہے۔ بت ،چاند،سورج ،دریا،پہاڑ...کی پرستش وعبادت کرنایہ سب باطل اورگمراہی کے نمونے ہیں کیونکہ ان سب چیزوں کوخدانے خلق کیاہے اورکسی بھی مخلوق کوخدائی کا درجہ دیناحرام اورباطل ہے ۔
) >اِنَّنِی اَنَااللہ لاٰاِلٰہَ اِلّاٰاَنَافَاعْبُدْنِی<(۲
میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے پستم میری عبادت کرو۔
اب جولوگ معبودحقیقی کی تلاش میں گمراہی کاشکارہوجاتے ہیں اوراللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش کرنے لگتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہیں ان کی ہدایت کے لئے خداوندعالم نے بہترین انتظام کیاہے،اس نے ہرزمانہ میں راہ مستقیم سے ہٹ کرچلنے والے اوراللہ کے علاوہ کے کسی دوسرے کی عبادت کرنے والے

۔ ۲)سورہ طٰہٰ/آیت ۱۴) ۔ ۱(بحارالانوار/ج ۴۶ /ص ۵۶ (

لوگوں کوراہ حق کی ہدایت کے لئے ایک ہادی بھجتارہاہے۔
) >وَلَقَدْ بَعَثْنَافِیْ کُلّ اُمَّةٍ رَسُوْلاًاَنِ اعْبُدُوااللهَ وَاجْت نبُواالطَّاغُوْتَ<(۱
ہم نے ہرامت میں ایک رسول بھیجا(تاکہ وہ تم سے کہیں کہ)اللہ کی عبادت کرو اور
طاغوت سے اجت ناب کرو (اورآج بھی اس کاایک ہادی پردہ غیب میں رہ کرہمیں ہدایت کررہاہے)۔
امیرالمومنین حضرت علینے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے مبعوث کئے جانے کے رازومقصدکو نہج البلاغہ میں اس طرح بیان فرمایاہے :) فَبَعَثَ اللهُ مُحمّداًلِیَخرجَ عِبادَہُ مِن عبادَةِ الاَوثَانِ اِلٰی عبادتہ۔(۲
اللہ نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ) کواس لئے مبعوث کیاہے تاکہ وہ لوگوں کوبت پرستی سے نکال کرخداپرستی کی طرف لے آئیں۔
خداوندعالم زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنانمائندہ اوررہبربھیجتارہاہے،سب سے پہلے حضرت آدم(علیہ السلام) (علیہ السلام)کوبھیجاتاکہ اپنی اولادکوکفر سے دوررہنے کی ہدایت کریں،اسی طرح یکے بعددیگرے ہدایت کے لئے انبیاء ورسل آتے رہے اورآخری نبی کے بعدان کی نسل سے آئمہ طاہرین کا سلسلہ شروع ہوااورآج بھی اللہ کی طرف سے ایک ہادی موجودہے جوپردہ غیب سے لوگوں ہدایت کرتے رہتے ہیں لیکن اکثرلوگ شیطان کی پیروی کرتے ہوئے اللہ کے ان بھیجے ہوئے نبیوں کی باتوں کونہیں مانتے ہیں اوردنیامیں کسی طاقتورچیزکودیکھ کراسی کی عبادت شروع کردیتے ہیں۔

۴۔ پروردگارکی تعظیم کرناواجب ہے
جب انسان کسی عظیم مرتبہ شخصیت سے ملاقات کرتاہے اورایک بڑے عالم وقابل شخص کادیدارکرتا ہے ، تویہ ملاقات اوردیدارانسان کوتواضع اوراس کے سامنے جھکنے پرآمادہ کرتی ہے ۔

۔ ۲)نہج البلاغہ خطبہ ۱۴۷) ۔ ۱(سورہ نحل/آیت ۳۶ (

ایک عالم وقابل شخص کادیدارانسان کواس کے ادب واحترام وتعظیم وتکریم پرمجبورکردیتا ہے اورانسان اپنے آپ کواس کی عظمت اوراس کے علم وکمال کے آگے خودکوناچیزاورکم علم شمارکرتاہے تواس کاادب وتعظیم کرنے لگتاہے ۔ خداوندعالم تمام عظمتوں اورجلالتوں کامالک ہے ،وہ سب سے بڑاہے ،سب سے بڑاعالم ہے ،حی ہے، قدیرہے،...یہ تمام صفات ثبوتیہ اورسلبیہ اس کی عظیم ہونے کی واضح دلیل ہیں اوروہی سب کاحقیقی مولاوآقاہے لہٰذاہرانسان پرلازم ہے کہ اپنے حقیقی مولاوآقاکی تلاش کرے اوراس کاادب واحترام اورتعظیم کرے لہذاجب انسان حقیقی مولاکی تلاش کرتاہے تواپنے آپ کواس کی عظمت وجلالت کے آگے ناچیزاورکم علم حساب کرتاہے ،اپنے آپ کوذلیل وحقیرپاتاہے تواس کے ادب واحترام ،اس کی تعظیم وتکریم پرآمادہ ہوجاتاہے۔

۵ہرانسان محتاج اورنیازمندہے
اشرف المخلوقات انسان خواہ کت نی مال ودولت کامالک بن جائے اورکت نے ہیں عیش وآرام کاسامان جمع کرلے لیکن پھربھی اپنے آپ کوعاجزوانکسار،ضعیف وناتواں اورمحتاج وضرورتمندمحسوس کرتاہے اورکسی طرح سے اپنی غرض اورضرورت کوحاصل کرنے کی کوشش کرتاہے اورانسان پرلازم ہے کہ اپنی حاجتوں کوپوری کرنے کے لئے کسی ایسی ذات کی طرف رجوع کرے جو کسی کامحتاج نہ ہو،جودینے سے انکارنہ کرے اورعطاکرنے سے اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہ آسکے اوریہ صرف پروردگارکی ذات ہے جوہرچیزسے بے نیازاورغنی مطلق ہے،سب کی حاجت اورضرورت کوپوراکرتاہے اورعطاکرنے سے اس کے خزانہ رحمت کوئی نہیں آسکتی ہے اس نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کووعدہ دیاہے کہ میں تمہاری آوازکوسنتاہوں لہٰذاتم اپنی حاجتوں کوصرف ہی سے بیان کرو اورطلب کرو) >یٰاَیُّہَاالنَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلٰی اللهِ وَاللهُ ہُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدِ<(۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے لوگو!تم سب اللہ کی بارگاہ کے فقیرہواوراللہ صاحب دولت اورقابل حمدوثناہے ۔
) >وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبُ لَکُمْ<(۲
اورتمھارے پرودگارکاارشادہے کہ مجھ سے دعاکرومیں قبول کروں گا۔

عبادت اوربندگی کاطریقہ
جب پروردگارنے جن وانس کواپنی عبادت کے لئے پیداکیاہے اورطینت وفطرت انسانی میں عبادت کاجذبہ پیداکیاہے اورشکرمنعم کوواجب قراردیاہے ان تمام چیزوں سے یہ واضح ہوتاہے کہ اللہ کی اطاعت وبندگی کرنالازم ہے مگرسوال یہ ہے کس طرح اس اطاعت وبندگی اورتعظیم کرتکریم کی جائے کس طرح اس کاادب واحترام کیاہے اگراس کی اطاعت وبندگی کرنے کاکوئی خاص طریقہ ہے تو اپنے بندوں کواس سے آگاہ کر ے خداوندعالم نے قرآن کریم کی چندمتعددآیتوں میں نمازکو شکرنعمت اوربندگی کاطریقہ قراردیاہے:
) >اِنَّااَعْطَیْنَاکَ الْکُوثَرَفَصَلِّ لِرَبِّکَ وَالنْحَرْاِنَّاشَانِئَکَ ہُوَالأبْتَرُ<(۱
اے رسول بر حق بےشک ہم نے تمھیں کوثر عطا کیالہٰذاتم اپنے رب کے لئے
نمازپڑھواورقربانی دو،یقیناتمھارادشمن بے اولادرہے گا۔
کتب تفاسیر میں لفظ کوثر کے متعدد معنی ذکرہوئے کئے گئے ہیں:خیرکثیر، بہشت میں ایک نہر --------

۔ ۲)سورہ غافر/آیت ۶۰) ۔ ۱)سورہ فاطر/آیت ۱۵ (
۔ ۱)سورہ کوثر/آیت ۱۔ ۲۔ ۳ (

جناب سیدة کی نسل سے اولاد کثیر، شفاعت،قرآن، اسلام، علمائے دین واصحاب ویاران باوفا ، نبوت ۔
ان مذ کو ر مواردمیں سے ہر ایک پر کوثر کا مصداق ہو تا ہے اور ممکن ہے ان سب کے مجموعہ کوکوثر کہا جاتاہولیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوندعالم نے جس قدرخیرکثیراورنعمتیں اپنے حبیب حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ) کوعطاکی ہیں کسی اورکونہیں دی ہیں،انتہایہ ہے کہ آنحضرت کے دشمنوں کوابتربنادیاہے اوران کی نسلوں کومنقطع
کرکے اپنے حبیب کی لخت جگرسے ایک ایسی نسل پیداکی جوقیامت تک باقی رہے گی، لہٰذاخداوندعالم نے ان تمام نعمتوں کے نازل کرنے پر اپنے رسول سے کہا: اے میرے حبیب تم ان نعمتوں کے نزول پر میرا اس طرح شکر اداکرو:
>فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَالنْحَرْ،اِنَّاشَانِئَکَ ہُوَالاَبْتَرُ<
اپنے رب کے لئے نمازپڑھواورقربانی دو،یقیناتمھارادشمن بے اولادرہے گا۔
اللھنے اپنے حبیب سے ان تمام نعمتوں پر شکراداکرنے کے لئے نمازاورقربانی کامطالبہ کیاہے جواس بات کی دلیل ہے کہ انسان کوجب بھی کوئی خیرونعمت نصیب ہوتواس کافرض بنتاہے کہ خداکاشکرخدااداکرے اورشکرخداکابہترین طریقہ یہ ہے کہ نمازقائم کرے اورراہ خدامیں قربانی دے۔
) >اِنَّنِی اَنَااللهُ لاَاِلَہَ اِلاَّاَنَافَاعْبُدْنِی وَاَقِمِ الصَّلاَةَلِذِکْرِی <(۱
میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے پس تم میری عبادت کرواورمیری یادکے لئے نمازقائم کرو۔
ان مذکورہ دونوں ایتوں سے یہ ثابت ہوتاہے کہ اللہ کی عبادت اوربندگی کرنے کاایک خاص --------

۔ ۱)سورہ طٰہٰ/آیت ۱۴ (

طریقہ ہے اوروہ یہ ہے کہ اس کے لئے نمازقائم کی جائے تاکہ نمازکے ذریعہ اس کی نعمتوں کاشکراداکیاجائے اورنعمتوں کے نزول کاسلسلہ جاری رہنے کے لئے دعاء کی جائے اورنمازکی صورت میں اس کاادب واحترام کیاجائے۔

رازوجوب نماز
اس سے پہلے کہ ہم نمازکے واجب ہونے کے رازکوذکرکریں خودنمازکے واجب ہونے کو بیان کردینامناسب سمجھتے ہیں،سورہ کوثروطٰہٰ آیت ۱۴ کے علاوہ اوربھی آیتیں ہیں جو نماز کے واجب ہونے پردلالت کرتی ہیں جن میں سے چندآیت ذکرکررہے ہیں :
) >اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُومِنِیْنَ کِتَاباًمَوقُوتاً<(۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بے شک نمازکوصاحبان ایمان پرایک وقت معین کے ساتھ واجب کیاگیاہے۔
زرارہ سے مروی ہے کہ امام صادق اس قول خداوندی کے بارے میں فرماتے ہیں : موقوت) سے مفروض مرادہے ۔(۲
) <اَقِیْمُوالصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ ہُوَ الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ>(۳
نمازقائم کرواوراللھسے ڈروکیونکہ وہ وہی ہے جسکی بارگاہ میں حاضرکئے جاؤگے ۔
) <مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوْاالصَّلٰوۃَوَلَاتَکُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ>(۴
تم سب اپنی توجہ خداکی طرف رکھواوراس سے ڈرتے رہو،نمازقائم کرواورخبردارمشرکین میں سے نہ ہوجانا۔
<وَاَقِیْمُوالصَّلٰوۃَ وَاٰتُواالزَّکٰوۃَ>(۵) اورنمازقائم کرواورزکات اداکرو۔

۔ ۳)سورہ أنعام/آیت ۷۲) ۔ ۲)کافی/ج ۳/ص ۲۷۲) ۔ ۱)سورہ نساء/آیت ۱۰۳ (
۔ ۵)سورہ بقرہ /آیت ۱۱۰ ۔مزمل /آیت ۲۰) ۔ ۴)سورہ روم/آیت ۳۱ (

ان مذکورآیات کریمہ سے نمازکاواجب ہوناثابت ہے اورمعصومین سے ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں واضح طورسے نمازکے واجب بیان کیاگیاہے عن عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:ان اللہ فرض الزکاۃ کمافرض) الصلاۃ.(۱
امام صادق فرماتے ہیں:خداوندعالم نے زکات کواسی طرح واجب قراردیاہے جس طرح نمازکوواجب قراردیاہے ۔ عن الحلبی قال:قال ابوعبداللہ علیہ السلام فی الوترقال:انماکتب اللہ الخمس ولیست
) الوترمکتوبۃ ان شئت صلیتہاوترکہاقبیح.(۳
حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق سے نمازشب کے بارے میں معلوم کیاتوآپ نے فرمایا:خداوندعالم نے پانچ نمازیں واجب کی ہیں اورنمازشب کوواجب قرارنہیں دیاہے، چاہوتواسے پڑھوالبتہ نمازشب کاترک کرناقبیح ہے ۔
احادیث معصومین میں نمازکے واجب قرادئے جانے کی اس طرح بیان کی گئی ہیں:
عمربن عبدالعزیزسے روایت ہے ،وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ہشام بن حکم نے بتایا کہ میں نے امام صادق سے معلوم کیا:جب نمازوعبادت لوگوں ان کی حاجتوں اورضرورتوں کوپورا کرنے سے دور رکھتی ہے اوران کے بدن کوزحمت مینڈالتی ہے پس خداوندعالم نے نمازکوکیوں واجب قراردیا ہے؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا:نمازکے واجب قراردئے جانے کی چندوجہ ہیں جن کی وضاحت اس طرح سے ہے:
اگرلوگوں کو اسی طرح چھوڑدےاجاتااورانہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)(اوران کی آل
پاک) کے ذکرویادکے بارے میں کوئی ت نبیہ اورتذکرنہ دےاجاتااورصرف کتاب خداکوان کے ہاتھوں میں دے

۔ ۳)تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۱۱) ۔ ۱)من لایحضرہ الفقیہ/ج ۲/ص ۳ (

دیاجاتاتوان لوگوں کاوہی حال ہوتاجواس (اسلام کے قبول کرنے)سے پہلے تھایعنی وہ اپنی حالت پرباقی رہتے ،اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)(اوران کی آل اطہار)کہ جنھوں نے دین اسلام اپنایااورقبول کےااورکتابوں کوبھی وضع وجعل کیااورلوگوں کواپنے مذہب میں داخل کیااورانہیں اپنے مذہب کی طرف دعوت دی اورکبھی کبھی دشمنان دین سے جنگ بھی کی لیکن جب وہ دنیاسے چلے جائیں گے ان کانام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گاان کاحکم مندرس ہوجائے گااوروہ ایسے ہوجائیں کہ گویااصلاوہ اس دنیامیں موجودہی نہ تھے پس خداوندعالم نے ارادہ کیاکہ حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ)کادین ومذہب اوران کاامرکوباقی رکھاجائے اور بھلایانہ جائے لہٰذاخداندعالم نے ان کی امت پرنمازکوواجب قرار دیا اسی نمازمیں پوری دنیاکے تمام مسلمان روزانہ پانچ مرتبہ بلندآوازسے اس پیغمبرکانام لیتے ہیں اور افعال نمازکوانجام دینے کے ذریعہ خداوندتبارک وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اوراس کاذکر کرتے ہیں پس اسی لئے خداوندعالم نے امت محمدی پرنمازکوواجب قراردیاتاکہ وہ آنحضرت (اور
ان کی آل پاک) کے ذکرسے غافل نہ ہوسکیں اور انہیں نہ بھول سکیں اورنہ ان کاذکرمندرس نہ) ہوسکے۔(۱
محمدبن سنان سے مروی ہے کہ امام ابوالحسن علی موسی الرضا کی خدمت میں
جوخط لکھے گئے ان میں امام (علیہ السلام) سے متعددسوال کئے گئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھاکہ خداوندعالم نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمازکوکس لئے واجب قراردیاہے؟توامام (علیھ السلام)نے خط کے جواب
میں تحریرکیااوراس میں نمازکے واجب قرادئے جانے کی اس طرح وجہ بیان کی: نمازکے واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ
اس کے ذریعہ خداوندعزوجل کی ربوبیت کااقرارکیاجائے اورخداکوشریک جاننے سے انکارکیاجائے اورنمازکے ذریعہ
خداوندجل جلالہ کی بارگاہ میں عجزوانکساری، تواضع ، خضوع اوراعتراف گناہ کااظہارکیاجائے ،نمازکے ذریعہ گذشتہ
گناہوں کے بارے میں طلب بخشش کی جائے ،خداوندعالم کی عظمت کوذہن میں رکھ کراس
کے سامنے روزانہ پانچ مرتبہ پیشانی کوزمین پررکھاجائے ،انسان خداکے علاوہ کسی کی تعریف نہ کرے اورطغیان
وسرکشی نہ کرے ،انسان اپنے آپ کوخداکے سامنے ذلیل و حقیرمحسوس کرے اورخداسے دین ودنیاکی بھلائی کی
تمناکرے،انسان شب وروزہمیشہ اپنے رب کی یادتازہ کرے اوراپنے مولاومدبراورخالق یکتاکونہ بھول سکے ،اپنے رب
کاذکرکرے اوراس) کی بارگاہ میں قیام کرے تاکہ گناہوں اورہرقسم کے فسق وفجورسے محفوظ رہے .(٢

نمازکی اہمیت
قرآن واحادیث میں نمازکوجواہمیت دی گئی ہے وہ اس چیزسے معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں فروع واحکام دین سے
متعلق جو آیات موجودہیں ان میں جت نی آیتیں نمازکے بارے میں نازل ہوئی ہیں ات نی مقدارمینفروع دین میں سے کسی
کے بارے میں موجودنہیں ہیں،
خمس کے بارے میں ایک ، روزہ کے بارے میں ٣١ / حج کے بارے میں ١٨ / اورزکات سے متعلق ٣٣ آیتیں موجود ہیں
لیکن خداوندعالم نے اس عظیم عبادت (نماز) کے بارے میں ١٢٢ /یااس سے بھی زیادہ زیادہ آیتیں نازل کی ہیں کہ جن میں
نماز کی اہمیت ا وراس کے اہم احکام ومسائل کو بیان کیا گیا ہے .
نمازکی اہمیت اس چیزسے بھی معلوم ہوتی ہے کہ مکتب تشیع میں فقہی روایات کا ایک تہائی حصّہ نماز اور مقد ما ت نماز
سے مر بوط ہے ،کتب اربعہ اور "وسا ئل الشیعہ " اور " مستدرک الوسائل" کواٹھاکردیکھیں توان میں سب سے زیادہ
احادیث نمازسے تعلق رکھتی ہیں،تحقیق کے مطابق "وسا ئل الشیعہ " اور " مستدرک الوسائل"دونوں ایسی مفصل کتا بیں
ہیں کہ جن میں مکتب تشیع کی تمام فقہی احادیث وروایات درج ہیں ان دونوں کتابوں کی احا دیث کی تعداد مجموعاً ساٹھ ہزار
ہے اور ان دونوں کتابوں کی ساٹھ ہزار روایتوں میں بیس ہزار احادیث نماز سے تعلق رکھتی ہیں .

. ٢)من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٢١۴) . ١(وسائل الشیعہ/ج ٢/ص ٣١٧ (

فروع دین میں نمازکواس کی اہمیت کی بنیادپرپہلے ذکرکیاگیاہے اور اصل اسلام قراردیاگیاہے جیساکہ روایت میں آیاہے
حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں:ایک شخص نبی اکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)کی خدمت میں ایااورعرض کیا:اے اللہ کے
نبی!میں یہ جانناچاہتاہوں کہ دین اسلام میں کونسی چیزاصل ہے اورکون اس کی شاخ وفرع ہے اورکون اس کی چوٹی ہے
،پیغمبراکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)نے فرمایا: نمازدین اسلام کی جڑہے، زکات اس کی فرع اورشاخ ہے اور جہاد اس کی بلند
تر ین چوٹی ہے) .(١

نمازکی اہمیت کے بارے میں معصومین سے چندروایت ذکرہیں:
.) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:لکل شی ؤجہۃ ووجہ دینکم الصلاۃ(٢
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)فرماتے ہیں:ہرچیزکاایک چہرہ ہوتاہے اورنمازتمھارے دین کاچہرہ ہے۔

.) قال علی علیہ السلام:الصلاۃ قربان کل تقی(٣
حضرت علیفرماتے ہیں :نمازہرپرہیزگارکاخداوندعالم سے تقرب حاصل کرنے کابہترین ذریعہ ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:الدعاء مفتاح الرحمۃ والوضوء مفتاح الصلاۃ) والصلاۃ مفتاح الجنۃ.(۴
نبی اکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)فرماتے ہیں :دعارحمت کی کنجی ہے اوروضونمازکی کنجی ہے اورنمازبہشت کی کنجی ہے۔

. ٢)تہذیب الاحکام/ج ٢/ص ٢٣٨) . ١(تہذیب الاحکام/ج ٢/ص ٢۴٢ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴ .)نہج الفصاحة /ح ۱۵۸۸ /ص ۳۳۱) . ۳)نہج البلاغہ /کلمات قصار/ش ۱۳۶ /ص ۳۸۶ (

) قال علی علیہ السلام:الصلاة حصن الرحمٰن ومدحرة الشیطان.(۱
حضرت علیفرماتے ہیں:نمازخدائے مہربان کاقلعہ ہے اورشیطان کودورکرنے کابہترین وسیلہ ہے۔
----

۱ .)غررالحکم/ج ۲/ش ۲۲۱۳ /ص ۱۶۶ (

تمام انبیائے کرام نمازی تھے

نمازکی اہمیت اس چیزسے بھی معلوم ہوتی ہے کہ تمام ادیان الٰہی میں نمازکاوجودتھا، تمام انبیاء کی شریعت میں رائج وموجود تھی اوردنیامیں جت نے بھی نبی ورسول آئے سب الله کی عبادت کرتے تھے ، اہل نمازتھے اوراپنی امت کے لوگوں کونمازوعبادت کی دعوت بھی دیتے تھے لیکن ہرنبی کی شریعت میں نمازوعبادت کاطریقہ طریقہ یکساں نہیں تھا،جس طرح ہرنبی کے زمانے کاکلمہ یکساں نہیں تھااسی طرح نمازکاطریقہ بھی مختلف تھا ،تمام انبیاء کی شریعت میں نمازکے رائج ہونے کی سب سے یہ ہے کہ خداندعالم نے قرآن وحدیث میں اکثرانبیاء کے ساتھ نمازکاذکرکیاگیاہے اوربیان کیاگیاہے کہ تمام نبی نمازی تھے اورنمازکی دعوت بھی دیتے تھے

نمازکے آداب واسرار

نمازاورحضرت س آدم
حسین ابن ابی العلاء سے مروی ہے ،امام صادق فرماتے ہیں :جب خداوندعالم نے آدم(علیه السلام) کوجنت سے نکال کردنیامیں بھیجاتوآپ کے پورے جسم پرسر سے پیروں کے تلووں تک سیاہ رنگ کے داغ پڑگئے(جسے عربی میں شامہ کہتے ہیں) جس کی وجہ سے آپ کے جسم سے بدبوآنے لگی ، حضرت آدم (علیه السلام)اپنے جسم سے آنے والی بدبوسے پریشان ہوگئے اوربہت زیادہ غمگین رہنے لگے اوررونے وگڑگڑانے لگے ،ایک دن جبرئیل امین حضرت آدم (علیه السلام) کے پاس آئے اورپوچھا:
اے آدم! تمھارے رونے کاسبب کیاہے ؟حضرت آدم (علیه السلام)نے جواب دیا:ان کالے داغ اوران کے اندرپیداہونے والی بدبونے مجھے غمگین کردیاہے ،جبرئیل نے کہا:اے آدم! اٹھواورنمازپڑھو کیونکہ یہ پہلی نماز(یعنی نمازظہر)کاوقت ہے ،حضرت آدم(علیه السلام) نے اٹھ کرنماز(ظہرپڑھی توفوراًآپ کے جسم سے سروگردن کارنگ بالکل صاف ہوگیااورجب دوسری نماز(یعنی عصر)کاوقت پہنچاتوجبرئیل نے کہا:اے آدم(علیه السلام)!اٹھواورنمازپڑھوکیونکہ اب یہ دوسری نمازکاوقت ہے،جیسے ہی حضرت آدم(علیه السلام) نے نمازعصرپڑھی توناف تک بدن کارنگ صاف ہوگیا
اس کے بعدجب تیسری نماز(یعنی مغرب)کاوقت پہنچاتوجبرئیل نے پھرکہا:اے آدم(علیه السلام)!
اٹھواورنماز(مغرب)پڑھوکیونکہ اب یہ تیسری نمازکاوقت ہے، جیسے حضرت آدم(علیه السلام) نے نماز(مغرب) پڑھی تودونوں گھٹنوں تک بدن کارنگ صاف ہوگیا،جب چوتھی نماز (یعنی عشا) کاوقت پہنچاتوکہا:اے آدم(علیه السلام)!اٹھواورنماز(عشا)پڑھوکیونکہ اب یہ چوتھی نمازکاوقت ہے ،حضرت آدم(علیه السلام) نے نماز (عشا) پڑھی تو پیروں تک بدن کا رنگ بالکل صاف ہوگیا جب پانچوی نماز(یعنی صبح)کاوقت پہنچاتوکہا:اے آدم(علیه السلام)! اٹھو اور نماز (صبح) پڑھو کیونکہ اب یہ پانچوی نمازکاوقت ہے ،جیسے ہی حضرت آدم(علیه السلام) نماز (صبح) سے فارغ ہوئے تومکمل طورسے پورے کارنگ صاف ستھراہوگیااورآپ نے خداکی حمدوثنا کی،جبرئیل نے کہا: اے آدم!تمہاری اولادکی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مثال ان پنجگانہ نمازوں میں ایسی ہی ہے جس طرح تم نے نمازپنجگانہ کے ذریعہ اس شامہ سے نجات پائی ہے پس تمہاری اولادمیں جوشخص شب وروزمیں یہ پانچ نمازیں پڑھے گاوہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہوجائے گاجیسے تم اس شامہ) سے پاک وصاف ہوئے ہو ۔(۱

----

۱ .(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۱۴ (

نمازاورحضرت ادریس

عن الصادق علیہ السلام قال:اذادخلت الکوفة فات مسجدالسہلة فصل فیہ واسئل اللہ حاجتک لدینک ودنیاک فانّ مسجدالسہلة بیت ادریس النبی علیہ السلام الذی کان یخیط فیہ ویصلی فیہ ومن دعااللہ فیہ بمااحبّ قضی لہ حوائجہ ورفعہ یوم القیامة مکاناعلیاالی درجة ادریس) علیہ السلام واجیرمن الدنیاومکائد اعدائہ.(۱

امام صادق فرماتے ہیں:جب آپ شہرکوفہ میں داخل ہوں اورمسجدسہلہ کادیدارکریں تومسجدمیں ضرورجائیں اوراس میں مقامات مقدسہ پرنمازپڑھیں اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی دینی اوردنیاوی مشکلات کوحل کرنے کی دعاکریں،کیونکہ مسجدسہلہ حضرت ادریس کاگھرہے جس میں خیاطی کرتے تھے اورنمازبھی پڑھتے تھے جوشخص اس مسجدمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہراس چیزکے بارے میں جسے وہ دوست رکھتاہے دعاکرے تواس کی وہ حاجت پوری ہوگی اورروزقیامت حضرت ادریس کے برابرمیں ایک بلندمقام سے برخوردارہوگااوراس مسجدمیں عبادت کرنے اورنیازمندی کااظہارکرنے کی وجہ سے دنیاوی مشکلیں اوردشمنوں) کے شرسے خداکی امان میں رہے گا۔(۱

نمازاورحضرت نوح

عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:کان شریعة نوح علیہ السلام ا نٔ یعبداللہ بالتوحید والاخلاص وخلع الانداوہی الفطرة التی فطرالناس علیہاواخذمیثاقہ علی نوح علیہ السلام والنبیین ا نٔ یعبدواللہ تبارک وتعالی ولایشرکوا بہ شیئاوامرہ بالصلاة والامروالنہی والحرام) والحلال.(۲

----

۲ .) کافی /ج ۸/ص ۲۸۲ (۱ .(بحارالانوار/ج ۱۱ /ص ۲۸۰ (

امام محمدباقر فرماتے ہیں:حضرت نوح کااصول یہ تھاکہ آپ خدائے یکتاکی عبادت کرتے تھے اس کی بارگاہ میں اخلاص کااظہارکرتے تھے ،اسے بے مثل مانتے تھے اورآپ کی یہ وہی فطرت تھی کہ جس فطرت پرخداوندعالم نے لوگوں کوقراردیاہے . پروردگارعالم نے حضرت نوح اورتمام انبیائے کرام سے عہدلیاہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کریں اورکسی بھی چیزکواس کاشریک قرارنہ دیں سے دوری کریں اورخداوندعالم نے حضرت نوح(علیہ السلام) کونمازپڑھنے ،امربالمعروف ونہی عن المنکرکرنے اورحلال وحرام کی رعایت کرنے کاحکم دیاہے۔

نمازاورحضرت ابراہیم

حضرت ابرہیم اولوالعزم پیغمبر وں میں سے تھے ا ورآپ کوبت شکن ،حلیم ،صالح ، مخلص اورموحدجیسے بہترین القاب سے یادکیاجاتاہے ،آپ نے اپنی عمر کے دوسوبرس کفروشرک سے مقابلہ اور لوگوں کو تو حیدباری تعالیٰ وا طاعت خداوندی کی دعوت کرنے کی راہ میں گزارے ہیں. مکتب حضرت ابراہیم میں آپ کی پیر وی کرنے والوں کے درمیان نماز وعبادت کو ایک عمدہ واجبات میں شمارکیاجاتاتھا،جب خدا نے آپ کو حکم دیا کہ اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیرخوار فرزند اسمعیل (علیہ السلام)کو ساتھ لے کر سرزمین مکہ کی طرف ہجرت کرجائیں ،آپ نے حکم خدا پر عمل کیااورشام سے مکہ میں خانہ کعبہ تک پہنچے تو آپ نے وہاں اس آپ وگیاہ سرزمین پرایک نہایت مختصرطعام اورپانی کے ساتھ زمین پراتارا. بیوی اوربچے سے خداحافظی کرکے واپسی کاارادہ کیاتوجناب ہاجرہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کادامن پکڑکرعرض کیا:ہمیں اس بے آب وگیاہ زمین پرجگہ کیوں چھوڑے جارہے ہو؟جواب دیاکہ:یہ حکم خداہے ،جیسے ہی ہاجرہ نے حکم خداکی بات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سنی توخداحافظ کہااور عرض کیا:جب حکم رب ہے تواس جگہ آب وگیاہ زمین پرہماری حفاظت بھی وہی کرے گا،جب ابراہیم (علیہ السلام)چلنے لگے توبارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

) <رَبَّنَااِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّ یَّتِیْ بِوَادٍغَیْرِذِیْ زَرْعٍ عِنْدَبَیْتِکَ المُحَرَّمِ رَبَّنَالِیُقِیْمُواالَصَّلٰوۃَ<(۱

اے ہما رے پروردگا ر!میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آ ب وگیاہ وادی میں چھوڑدیا ہے تاکہ نمازیں قائم کریں یعنی تاکہ وہ یہاں سے لوگوں کو دعوت نماز کی آواز بلند کی کریں اور نماز یں قائم کریں اور قیام نماز کو دینی ذمہ داری سمجھیں اور تو میری اس ذریت کو نہ ت نہا نماز پڑھنے والے بلکہ مقیم نماز بھی قرار دے (اور جب نماز قائم ہوئے گی تو لوگ شرک وطغنانی سے پاک ہوجائیں گے)۔ حضرت ابراہیم بارگاہ خداوندی میں بہت زیادہ دعاکرتے تھے اورآپ کی دعائیں قبول ہوتی تھی ،آپ کی دعاؤں میں سے ایک دعایہ بھی ہے کہ آپ بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے ہیں :

) <رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَاوَتَقَبَّلْ دُعَاءِ < (۲

پروردگارا!مجھے اورمیری ذریّت کونماز قائم کرنے والوں میں قراردے اور اے پروردگارتومیری ____________دعاء کوقبول کرلے۔

تاریخ میں یہ بھی ملتاہے کہ: جب اسماعیل (علیہ السلام)کچھ بڑے ہوئے تو حضرت ابراہم (علیہ السلام) آٹھ ذی الحجہ کو اپنے فرزند کو لے کر"لبّیک لاشریک لَکَ لبّیک "کہتے ہوئے منیٰ کے میدان میں پہنچے اور اپنی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نماز ظہرین ومغربین باجماعت انجام دی اوراس وقت سے لیکر آج تک واد ی مٰنی اور صحرائے عرفات میں بڑے وقاروعظمت کے ساتھ نماز جماعت برگزار ہوتی ہے اور خدا کی وحدانیت کے نعرے بلند ہوتے ہیں ۔

۔ ۱)سورہ أبراہیم/آیت ۴۰) ۔ ۱(سورہ أبراہیم /آیت ۳۷ (

عن جابربن عبداللہ الانصاری قال:سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یقول:مااتخذاللہ ابراہیم خلیلا،الالاطعامہ الطعام ،وصلاتہ باللیل والناس ینام.(۱

رسول خدا (صلی اللہ علیہو آلہ)فرماتے ہیں : خدا وند متعال نے حضرت ابراہیم کو دوکام انجا م دینے کی وجہ سے اپنا خلیل منتخب کیا ہے ۱۔فقیروں ومسکینوں کو کھانادینا ، ۲۔ رات میں نمازشب پڑھناکہ جب سب لوگ سوتے رہتے ہیں ۔

نمازاورحضرت اسماعیل

خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:

) <وَاذْکُرْفِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنّہ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلاًنَّبِیًا<(۲

اپنی کتاب میں اسماعیل کاتذکرہ کروکیونکہ وہ وعدے کے سچے اورہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے ۔

) <وَکَانَ یَاْ مُرُ اَھْلَہُ بِاالصَّلٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْ ضیّاً.<(۳ حضرت اسمٰعیل ہمشہ اپنے گھروالو ں کو نماز وزکات کا حکم دیتے تھے اور اپنے پر وردگارکے نزدیک پسند ید ہ تھے۔

نمازاوراسحاق ویعقوب وانبیائے ذریت ابراہیم

حضرت اسحاق ،یقوب، لوط اورانبیائے ذریت ابراہیم کے بارے میں قرآن کریم میں ارشادخداوندی ہے:

<وَوَہَبْنَالَہ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَۃً وَکُلاّجَعَلْنَاصٰلِحِیْنَ وَجَعَلْنٰاہُمْ اَئِمَّۃً یَّہْدُوْنَ

۔ ۲)سورہ مریم/آیت ۵۳) ۔ ۱(علل الشرایع /ج ۱/ص ۳۵ (
۔ ۳ (سورئہ مریم آیت ۵ ۵ (

) بِاَمْرِنَاوَا وْحَیْنَا الیھم فِعْلَ الخیراتِ وَاِقَامَ الصلٰوۃِ وَاِیتاءَ الزکوٰۃِ وکانوالَنَا عٰبدِیْنَ <(۱

اورپھر ابراہیم کواسحاق اوران کے بعدیعقوب عطاکئے اورسب کوصالح اورنیک کردارقراردیا،اورہم نے ان سب کو پیشواقراردیا جوہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کی طرف کا ر خیر کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکات دینے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

__________کی وحی کی اور یہ سب کے سب ہمارے عبادت گذار بندے تھے ۔

نماز اور حضرت شعیب

جب حضرت شعیب اپنی قوم کو غیرخدا کی عبادت،مالی فساداور کم فروشی سے منع کیا تو انھوں نے آپ سے کہا:

>یَاشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَتْرُکَ مَا یَعْبُدُاٰ بَاوٴُ نَا اَوْ اَنْ نَفْعَلَ فِي اَمْوَا لِنَا مَا نَشَوٴ اِنَّکَ) لَاَ نْتَ الحَلِیْمُ الرَّشَیْدُ.<(۲

اے شعیب ! کیاتمھاری نمازتمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے معبودوں کو چھوڑدیں یااپنے اموال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف نہ کریں ، تم تو بڑے بردبار اور سمجھ دار معلوم ہوتے ہو ۔

نماز اور حضرت موسی

اولوالعزم پیغمبرحضرت موسیٰ جب کوہ طوروسیناپرپہنچے توآپ نے یہ آوازسنی:

یَامُوسیٰ اِنِّیْ اَنَارَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ طُوًی وَاَنَااَخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لَمَایُوحیٰ) اِنَّنِیْ اَنَااللهُ فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلَاۃَ لِذِکْرِیْ<(۱

۔ ۲) سورہٴ ہود/آیت ۸۷) ۔ ۱(سورہ أنبیاء ایت ۷۳ (

۳(سورہ طٰہٰ /آیت ۱۲ ۔ ۱۴ (

اے موسیٰ!میں تمھاراپروردگارہوں لہٰذاتم اپنی جوتیوں کواتاردوکیونکہ تم طویٰ نام کی مقدس اورپاکیزہ وادی میں ہو،اورہم نے تم کومنتخب کرلیاہے لہٰذاجووحی جاری کی جارہی ہے اسے غورسے سنو، میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی خدانہیں ہے پس تم میری عبادت کرواوریادکے لئے نمازقائم کرو۔

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : خدا ئے عزوجل نے حضرت موسیٰپر وحی نازل کی : اے موسیٰ ! کیا تم جانتے ہو ، میں نے اپنی پوری مخلوق میں سے صرف تم ہی کو اپنے سے ہمکلام ہونے کے لئے کیوں منتخب کیا ہے ؟ عرض کیا : پرو درگار ا ! تو نے مجھ ہی کو کیوں منتخب کیا ہے ؟ خدا نے کہا : اے موسیٰ ! میں نے اپنے تمام بندوں پر نظر ڈالی لیکن تمھارے علاوہ کسی بھی بندے کو تم سے زیادہ متواضع نہ پایا ، کیونکہ اے موسیٰ ! جب تم نماز) پڑھتے ہو تو اپنے چہرے کو خاک پر رکھتے ہو ۔(۱

نماز اور حضرت لقمان

قرآن کریم میں ایاہے کہ حضرت لقمان اپنے فرزندسے وصیت کرتے ہیں:

) >یابُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْبِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِوَاصْبِرْعَلٰی مَااَصابَکَ<(۲

بیٹا!نمازقائم کرو،نیکیوں کاحکم دو،برائیوں سے منع کرواوراس راہ میں تم پرجومصیبت بھی پڑے اس پرصبرکرو۔

نماز اور حضرت عیسیٰ

خداوندعالم قرآن کریم ارشادفرماتاہے کہ:جب حضرت مریم بچے کواٹھائے ہوئے قوم کے پاس آئیں تولوگوں نے کہا:مریم!یہ تم نے بہت براکام کیاہے ،ہارون کی بہن!نہ تمھاراباپ براآدمی تھااورنہ تمھاری ماں بدکردارتھی ،پس حضرت مریم اپنے بچہ طرف اشارہ کیاکہ اس سے معلوم کرلیں،

۔ ۲)سورہ لٔقمان/آیت ۱۷) ۔ ۱(اصول کافی/ج ۳/ص ۱۸۷ (

میں نے کوئی گناہ نہیں کیاہے قوم نے کہا:ہم اس سے کیسے بات کریں جوبچہ ابھی گھوارہ میں ہے ،بچے نے گھوارہ سے کلام کیا:

>اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ اٰتٰنِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیاوَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًااَیْنَ مَاکُنْتُ وَاَوْ صٰنِی بِالصّلٰوۃ وَالزّ کٰوۃ) مادُمتُ حیّاً<(۱

میں اللہ کابندہ ہوں،اس نے مجھے کتاب دی ہے اورمجھے نبی بنایاہے ،اورجہاں بھی رہوں بابرکت قراردیاہے اور جب تک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں زندہ ہوں ، مجھے نماز وزکات کی وصیت کی ہے۔

نمازاورحضرت سلیمان
حضرت سلیمان غالباًراتوں کونمازمیں گذارتے تھے اورخوف خدامیں اپ کی آنکھوں سے انسوں جاری رہتے تھے اور کثرت نمازوعبادت کی وجہ سے لوگوں کے درمیان کثیرا الصلاة کے نام سے مشہورتھے .
علامہ مجلسی "بحارالانوار"ارشاد القلوب سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: حضرت سلیمان کہ جن کے پاس حکومت وبادشاہت اورہرطرح کے وسائل موجود تھے لیکن آپ بالوں کانہایت ہی سادہ لباس پہنا کرتے تھے ، رات میں کھڑے ہوکر اپنی گردن کودونوں ہاتھوں کی انگلیوں آپس مینڈال کرباندھ لیاکرتے تھے اور پوری رات یادخدا میں کھڑے ہوکر رویا کرتے تھے .
حضرت سلیمان خرمے کی چھال سے ٹوکریاں بنایاکرتے تھے جس کی وجہ سے آپ نے خداسے حکومت وبادشاہت کی درخواست کی تاکہ کافروطاغوت بادشاہوں سرنگوں کر) سکوں۔(۲

. ۲)بحارالانوار/ج ۱۴ /ص ۸۳) . ۱ (سورہ مٔریم آیت ۲۷ ـ ۳۱ (

نمازاورحضرت یونس
خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:
) <لَولَاَانّہ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِینَ لَلَبِثَ فِی بَطْنِہِ اِلٰی یَومِ یُبْعَثُونْ>(۱
اگرحضرت یونس تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہو تے تو قیامت تک شکم ماہی میں ہی پڑے رہتے ۔
تفسیر مجمع البیان میں قتادہ سے نقل کیاگیاہے کہ تسبیح یونس سے نمازمراد ہے کیونکہ وہ نماز گزاروں میں سے تھے اور نماز ہی کی وجہ سے ان کو خدانے انھیں اس رنج) ومصیبت سے نجات دی ہے۔(۲

نمازاورحضرت زکریا
<ہُنَالِکَ دَعَازَکَرِیارَبَّہ قَالَ ہَبَْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْہُ الْمَلٰئِکَةُ) وَھُوَقَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ الْمَحْرَاْبِ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْییٰ>(۳
جس وقت حضرت ذکریانے جناب مریم کے پاس محراب عبادت میں عنایت الٰہی کامشاہدہ کیااورجنت کے کھانے کودیکھاتوآپ نے اپنے پروردگارسے دعاکی کہ :مجھے ایک پاکیزہ اولادعطافرماکہ توہرایک کی دعاکاسننے والاہے تو ملائکہ نے انھیں اس وقت آوازدی کہ جب وہ محراب عبادت میں کھڑے ہوئے نمازمیں مشغول تھے کہ خدا تمھیں یحییٰ کی بشارت دے رہاہے ۔

. ۲)تفسیرمجمع البیان/ج ۸/ص ۳۳۳) . ۱(سورہ صٔافات/آیت ۱۴۳ ـ ۱۴۴ (. ۳ (سورہ آٔل عمران آیت/ ۳۸ ـ ۳۹ (

نمازاورحضرت یوسف
حضرت یوسف کی سوانح حیات میں ملتاہے کہ آپ کو عزیز مصرنے ایک تہمت لگاکرزندان میں ڈالدیااس وقت عزیزمصرکاایک غلام اپنے آقاکو غضبناک کرنے کی وجہ سے زندان میں زندگی گزاررہاتھا، وہ غلام حضرت یوسف کے بارے میں کہتا ہے کہ: آپ ہمیشہ رات میں نماز پڑھتے اوراپنے رب کی بارگاہ میں رازونیازکرتے تھے، دن میں روزہ رکھتے تھے ، بیماروں کی عیادت کرتے تھے ، مریضوں کے لئے دوائیاں بھی مہیاکرتے تھے ، مظلوم وستم دیدہ لوگوں کوخوشیاں عطاکرتے اور تسلی دیا کرتے تھے۔
بعض اوقات دوسرے قیدیوں کو خداپرستی کی دعوت دیاکرتے تھے،نہایت خوشی سے زندان کے ایک گوشہ میں اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معبودکی راہ میں قدم آٹھاتے تھے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے تھے :
) >رَبِّ اسِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْ عُونَنِیْ اِلَیْہِ.<(۱
پرودگارا! یہ قید مجھے اُس کام سے زیادہ مجبوب ہے جس کی طرف یہ لوگ دعوت دے) رہے ہیں-(۲ --------

. ۲)ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۵۶۱ /ص ۱۷۷) . ۱(سورہ یٔوسف/آیت ۳۳ (

نمازکے آداب واسرار

تمام انبیاء وآئمہ نے نمازکی وصیت کی ہے
قرانی آیات اور احادیث معصومین سے یہ ظاہرہے کہ ہرنبی کے زمانے میں نمازکاوجودتھا اورتمام انبیائے کرام اہل نمازتھے اوراپنی امت کے لوگوں کونمازوعبادت کی دعوت بھی دیتے تھے اورنمازکے بارے میں وصیت بھی کرتے تھے ۔
) >وَکَانَ یَاْ مُرُ اَہْلَہُ بِاالصَّلٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبّہِ مَرْ ضیاً.<(۳

. ۳ (سورۂ مریم آیت ۵ ۵ (

حضرت اسمٰعیل ہمشہ اپنے گھروالو ں کو نماز وزکات کا حکم دیتے تھے اور اپنے پر وردگارکے نزدیک پسند ید ہ تھے۔
< یٰابُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃوَاْمُرْبِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِوَاصْبِرْعَلٰی مَااَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ) الْاُمُوْرِ>(۱
حضرت لقمان نے اپنے فرزندسے وصیت کرتے ہیں:اے بیٹا ! نماز قائم کرو، نیکیوں کا حکم دو ، برائیوں سے منع کرو، اورجب تم پرمصیبت پڑے صبر کرو بے شک یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔
>وَاَوْحَیْنَااِلٰی مُوسٰی وَاَخِیْہِ اَنْ تَبَوَّاٰلِقَومِکُمَابِمِصرَبُیُوْتًاوَاجْعَلُوابُیُوْتَکُمْ قِبْلَۃً وَاَقِیْمُوْاالصَّلٰوۃَ) وَبَشِّرِالْمُو مِنِیْنَ<(۲
اورہم نے موسی اوران کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصرمیں گھربناؤاوراپنے گھروں کوقبلہ قراردواورنمازقائم کرواورمومنین کوبشارت دیدو۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:سمعتہ یقول:احبّ الاعمال الی اللہ عزوجل الصلاۃ وہی) آخروصایا الانبیاء (علیہم السلام).(۳
امام صادق فرماتے ہیں:اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل نمازہے اورہرتمام انبیائے کرام نے آخری وصیت نمازکے بارے میں کی ہے ۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: قال لقمان لابنہ ...اذاجاء وقت الصلاۃ فلاتو خّرہالشی ٔ) صلّہا و استرح منہا،فانّہادین ،وصلّ فی الجماعۃ ولوعلی راس زجّ.(۴

. ۲)سورہ یونس/آیت ۸۷) . ۱ (سورۂ لقمان آیت ۱۷ (. ۴)عروۃ الوثقی / ۲/ص ۴۱۶) . ۳(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۱۰ (

حضرت امام صادق -فرماتے ہیں کہ:حضرت لقماننے اپنے فرزندسے وصیّت کرتے ہوئے کہا:اے بیٹا !جب نمازکاوقت پہنچ جائے تواسے کسی دوسرے کام کی وجہ سے تاخیرمیں نہ ڈالنابلکہ اول وقت نمازاداکرنااوراس کے ذریعہ اپنی روح کوشادکرناکیونکہ نمازہمارادین ہے اورہمیشہ نماز کو جماعت کے ساتھ اداکرنا خواہ تم نیزے پرہی کیوں نہ ہوں۔
جابرابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی وفات کے بعدکعب نے عمرابن خطاب سے پوچھا :وہ آخری جملہ کیاہے جسے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے انتقال کے وقت بیان کیا تھا ؟ عمرابن خطاب نے کہا :اس بارے میں علی (علیہ السلام)سے معلوم کرو،جب کعب نے امام علی سے پوچھاتو آپ نے فرمایا: اسندت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی صدری فوضع راسہ علیٰ منکبِی، فقال:الصلاۃ الصلاۃ .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے انتقال کیاتواس وقت آپ کاسرمبارک میرے شانہ پررکھاتھامیں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوان کی عمرکے آخری لمحوں میں اپنے سینے سے لگایااور آنحضرت نے اپنے سر مبارک کومیرے شانہ پر قرار دیا اورمجھ سے کہا : نماز ! نماز!) ۔(۱

جابرابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)خطبہ دے رہے تھے کہ حمدوثنائے الٰہی کے بعد لوگوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

علیکم بالصلاة ،علیکم بالصلاة ،فانّہاعموددینکم۔

) تم پرنمازواجب ہے ،تم پرنمازواجب ہے کیونکہ نمازتمہارے دین کاستون ہے ۔(۲

روایت میں ایاہے کہ امیرالمومنین حضرت علی نے شہادت کے وقت تین مر تبہ نماز کے

. ۲)مستدرک الوسائل/ج ۳/ص ۲۸) . ۱(المراجعات/ص ۳۲۹ (. ۳(مستدرک الوسائل /ج ۳/ص ۳۰ (

بارے میں وصیت کی:

) "الصلاة الصلاة الصلاة" نماز !نماز !نماز ! ۔(۳ ابوبصیر سے مروی ہے:میں حضرت امام صادق کی شہادت کے بعد آپ کی زوجہ امّ حمیدہ کی خدمت میں تسلیت پیشکرنے کیلئے پہنچا تو انھوں نے رونا شروع کردیا انھیں روتے ہوئے دیکھ کر میں بھی امام (علیہ السلام)کی یاد میں رونے لگا اس وقت انھوں نے مجھ سے کہا:اے ابوبصیر! اگر تم امام (علیہ السلام)کی شہادت کے وقت ان کے پاس موجو د ہوتے تو ایک عجیب منظر دیکھتے ، امام نے پروازروح سے قبل اپنی آنکھوں کو کھولا اور فرمایا : میرے تمام عزیزوں واقارب کومیرے پاس جمع کیا جائے ، کوئی ایساباقی نہ رہاجواس وقت نہ آیاہو،جب سب امام (علیہ السلام)کی خدمت میں حاضر ہوگئے توامام صادق نے ان کی طرف نگاہ کر کے ارشاد فرمایا :

انّ شفاعت نالات نال مستخفاًبالصلاة

نمازکوہلکاسمجھنے والے کوہرگزہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ . من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۶

نمازمومن کی معراج ہے

نمازکی اہمیت اس چیزسے بھی معلوم ہوتی ہے خدا وعالم نے دنیامیں جت نے بھی نبی اورپیغمبربھیجے ہیں ان میں سے ہرایک نبی کے لئے ایک خاص معراج مقرر کی ہے اور مو مٔنین کے لئے بھی ایک معراج معین کی ہے کہ جسے نمازکہتے ہیں حضرت آدم کی معراج یہ تھی کہ خداوندعالم انھیں عدم سے وجو د میں لایا اور بہشت میں جگہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا:

) >یٰاٰدم اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجَکَ الْجَنَّة >(۳ اے آدم ! تم اور تمہاری زوجہ (حضرت حوا)جنت میں داخل ہوجاؤ ۔

حضرت ادریس کی معراج یہ تھی کہ آپ ایک فرشتے کے پروں پر سوار ہوئے اور اس سے کہا : کہ مجھ کو آسمان کی سیرکرائے اور بہشت میں داخل کردے ، اذن پر ور دگار سے ایساہی ہوا (۴)اوربم نے ان کو بلند مقام تک پہنچا یا۔

. ۴)سورہ مٔریم/آیت ۵۷) . ۳(سورہ بٔقرہ /آیت ۳۵ (

حضرت نوحکی معراج یہ تھی کہ جب آپ میں اپنی قوم کے ظلم واذیت تحمل کرنے کی قوت باقی نہ رہی اوریہ یقین ہوگیاکہ اب صرف ان چندلوگوں کے علاوہ کوئی اورشخص ایمان لانے والانہیں ہے توخداکی بارگاہ میں دست دعابلندکئے اورکہا:بارالٰہا!اب کوئی شخص ایمان لانے والانہیں ہے لہٰذاتواس قوم پراپناعذاب نازل کردے ،خدانے آپ کوحکم دیا:

) >وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَاوَوَحْیِنَا >(۱

اے نوح !ہماری نظارت میں ہماری وحی کے اشارے پر ایک کشتی بناو ٔ

طوفان نوح (علیہ السلام)کی مختصرداستان یہ ہے کہ حضرت نوح (علیہ السلام)نے حکم خداسے ایک کشتی بنائی ،جب کشتی بن کرتیارہوگئی توت نورسے پانی نکلااورطوفان شروع ہوگیا،حضرت نوح (علیہ السلام)نے ہرقسم کے جانور،چرندوپرند اوردرندوں کاایک ایک جوڑا کشتی میں سوارکیا،جوآپ پرایمان رکھتے تھے انھیں بھی سوارکیا اورخودبھی اس میں سوار ہوئے ،جب کشتی چلنے لگی توآپ نے اس کے ذریعہ پوری دنیا کی سیرکی اورپوری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دنیاکاچکرلگانے کے بعدکوہ جودی پرپہنچ کرکشتی رک گئی ،حضرت نوح (علیہ السلام) کشتی سے زمین پر آئے اورزمین کو دوبارہ آبادکیا۔

معراج حضرت ابراہیم یہ تھی کہ جس وقت نمرودنے آپ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں ڈالا تو وہ آگ حکم خدا سے گلزار ہو گئی (۲)اے آگ !تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی اور سلامت بن جا ۔

. ۲)سورہ أنبیاء/آیت ۶۹) . ۱(سورہ ہُود/آیت ۳۷ (معراج حضرت اسمعیل یہ تھی کہ جسوقت آپ کا گلا باپ کے خنجر کے نیچے تھا اور وہ آپ کو را ہ خدا میں قربان کررہے تھے کہ خدا وند عالم نے جنت سے ایک دنبہ بھیجا جو ذبح ہوگیا اور اسماعیل بچ گئے أور خداوند عالم نے کہا : (۱)ہم نے اسمعیل کی قربانی کو ذبحِ عظیم میں تبدیل کردیا ہے ۔

حضرت موسیٰ کی معراج یہ تھی کہ جس وقت آپ مناجات کے لئے کوہ طور پر گئے تو (آپ نے شیرین لہجے میں خداوند عالم کے کلمات کوسنا (۲ اورخداوندعالم نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا ۔

خاتم الانبیا، سرورکائنات حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی معراج یہ ہے کہ خداوندعالم نے آپ کوآسمانوں کی سیرکرائی اورارشادفرمایا:

) > سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہِ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی<(۳ پاک وپاکیز ہ ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجدالاقصی تک۔

۳(سورۂ) . ۲)سورہ نساء/آیت ۱۶۴) . ۱(سورہ صافات/آیت ۱۰۷ (. اسراء/آیت ۱

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے دل میں خیال آیاکہ خداوندعالم نے ہرنبی کے لئے ایک معراج معین کی ہے میں یہ چاہتاہوں کہ میری امت کے مومنین کے لئے بھی کوئی معراج ہونی چاہئے لہٰذاآپ نے نمازکومومن کی معراج قراردیااورارشادفرمایا:

) الصلاۃمعراج المومن (۱

نمازمومن کی معراج ہے

اوردوسری حدیث میں فرماتے ہیں:

) اَلصَّلاۃُ مِعْرَاجُ اُمَّتِی(۲

نماز میری امت کی معراج ہے ۔

. ۲)معراج المومن/ص ۲) . ۱(مستدرک سفینۃ البحار/ج ۶/ص ۳۴۳ (

بچوں کونمازکاحکم دیاکرو

نمازکی اہمیت اس چیزسے معلوم ہوتی ہے کہ احادیث میں والدین کواس بات کی وصیت کی گئی ہے اپنے بچوں کونمازکاعادی بنائیں اورانھیں نمازکاحکم دیں،اگربچے نمازنہ پڑھیں توانھیں ڈرایااورماراجاسکتاہے

قال الصادق السلام قال: انّانا مُرصبیانناباالصلاۃ اذاکانوا بنی خمس سنین، فمروا صبیانکم) بالصلاۃاذاکانو ابنی سبع سنین ۔(۲

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : جب ہمارے فرزند پانچ سال کے ہو جاتے ہیں ہم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور جب تمہارے فرزندسات سال کو پہنچ جائیں توانھیں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

حسن ابن قارون سے مروی ہے کہ:میں نے امام علی رضا سے سوال کیا یاکسی دوسرے نے سوال کیا اورمیں سن رہاتھا کہ:ایک شخص ہے جواپنے لڑکے کوڈانٹ پھٹکارکے ساتھ نمازپڑھواتا ہے اوروہ لڑکاایک ،دودن نمازنہیں پڑھتاہے ،امام علی رضا نے پوچھا:اس کالڑکے کی عمرکتن ی ہے ؟جواب دیا: اس کی عمر آٹھ سال ،یہ سن کرامام (علیھ السلام)نے تعجب سے فرمایا: سبحان اللہ ! وہ آٹھ سال کا بچہ ہے اور نماز کو ترک کرتا ہے،میں نے عرض کیا:وہ بچہ) مریض ہے ،امام(علیھ السلام) نے فرمایا:جسصورت ممکن ہواسے اس سے نمازپڑھوائیں ۔(۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ۲)من لایحضره افقیہ /ج ۱/ص ۲۸۰) . ۱(الاستبصار/ج ۱/ص ۴۰۹ (. ۳(وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۱۳ (

عن معاویة بن وہب قال: سئلت اباعبداللہ علیہ السلام فی کم یو خَذالصبی بالصلاة) ؟فقال:فیمابین سبع سنین وست سنین۔(۱
معاویہ ابن وہب سے مروی ہے:میں نے امام صادق سے پوچھا:بچوں کوکت نی عمرسے نمازشروع کرناچاہئے ؟امام (علیھ السلام)نے فرمایا:جب بچہ چھ ،سات سال کی عمرکوپہنچ جائے ۔ اگرماں باپ نمازی ہیں توبچہ بھی نمازی بنتاہے،ماں باپ کونمازپڑھتے ہوئے دیکھ کربچہ بھی نمازکی رغبت پیداکرتاہے کسی بھی نمازی کودیکھ کریہ معلوم ہوتاہے کہ اس کے ماں باپ نمازی ہیں اورانھوں نے بچہ کی اچھی تربیت کی ہے یہ ابوطالب کی تربیت کااثرتھاکہ آج علی کو"کرم اللہ وجہ"(۱)کانام دیاجاتاہے۔
تاریخ کے اوراق میں لکھاہے کہ : امام حسینکی شہادت کے بعدجب ابن زیادکے سپاہیوں نے حضرت مسلم ابن عقیل کے دونوں بچوں کو گرفتارکرکے زندان میں ڈال دیا، اوررات میں د ربان نے قیدخانہ میں پرنگاہ ڈالی تودیکھاکہ دونوں بچے نمازمیں مشغول ہیں، نگہبان دونوں بچوں کو نمازوعبادت کی حالت میں دیکھ کرسمجھ گیاکہ یہ بچے کسی معصوم سے کوئی نسبت ضروررکھتے ہیں ،لہٰذابچوں کے پاس آیااورمعلوم کیاتوچلاکہ یہ مسلم ابن عقیل کے بچے ہیں پس رات کی تاریکی میں دونوبچوں کوقیدخانہ سے باہرنکال دیامگرجب ابن زیادکے سپاہیوں نے بچوں کوقیدخانہ میں نہ پایاتوانھیں جنگل میں تلاش کرکے دوبارہ گرفتار کرلیا ،ابن زیادنے جلادکودونوں بچوں کاسرقلم کردینے کاحکم دیا،جب جلادنے دونوں کا سرقلم کرناچاہا تو بچوں نے زندگی کے آخری لمحات میں نماز پڑھنے کی مہلت ما نگی ، جب نماز کی مہلت مل گئی تو دونوں بچّے نماز میں مشغول ہو گئے اور نماز کے بعد دونوں کو شہید کردیا گیا ۔ ۱(وہ ذات کہ جسنے زندگی کبھی بھی بت کے سامنے سرنہ جھکایاہو (

نمازکے آثارو فوائد
نمازپڑھنے ،روزہ رکھنے ،حج کرنے ،زکات دینے ،صدقہ دینے ، اوردیگرواجبات ومستحبات الٰہی کوانجام دینے سے خداکوکوئی فائدہ نہیں پہنچتاہے اورواجبات ومستحبات کوترک کرنے سے خداکاکوئی نقصان پہنچتاہے بلکہ انجام دینے سے ہم ہی لوگوں کوفائدہ پہنچتاہے اورترک کرنے پرہماراہی نقصان ہوتاہے ہم اس کی عبادت کریں وہ تب بھی خداہے اور نہ کریں وہ تب بھی خداہے ،ہماری نمازوعبادت کے ذریعہ اس کی خدائی میں کسی چیزکااضافہ نہیں ہوتاہے اورنمازوعبادت کے ترک کردینے سے اس کی خدائی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی ہے بلکہ اس کی عبادت کرنے سے ہم ہی لوگوں کو فائدہ پہنچتاہے ،جب ہم اس کی عبادت کریں گے توہمیں اس کااجروثواب ضرورملے گا ،خداوندعالم کاوعدہ ہے وہ کسی کے نیک کام پراس کے اجروثواب ضائع نہیں کرتاہے ۔
) >وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتَابِ وَاَقَامُوْاالصَّلٰوةَ اِنّالَانُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ<(۱ اورجولوگ کتاب سے تمسک کرتے ہیں اورانھوں نے نمازقائم کی ہے توہم صالح اورنیک کردارلوگوں کے اجرکوضایع نہیں کرتے ہیں۔
>اِنّ َ الَّذِیْنَ آمَنُوْاوَعَمِلُوْالصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوْاالصَّلٰوةَ وَآتُواالزَّکٰوةَ لَہُمْ اَجْرُہُمْ عِنْدَرَبِّہِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ) وَلَاہُمْ یَحْزَنُوْنَ<(۲
جولوگ ایمان لائے اورانھوں نے نیک عمل کئے ،نمازقائم کی ،زکات اداکی ان کے لئے پروردگارکے یہاں اجرہے اوران کے لئے کسی طرح کاخوف وحزن نہیں ہے۔

. ۲)سورہ بقرہ/آیت ۲۷۷) . ۱(سورہ أعراف /آیت ۱۷۰ (

دنیامیں نمازکے فوائد
دنیامیں نام زندہ رہتاہے جب کوئی بندہ کسی نیک کام کوانجام دیتاہے توخداوندعالم اسے اس نیکی کااجروثواب دنیامیں بھی عطاکرتاہے اورآخرت میں بھی عطاکرے گادنیامیں نمازایک فائدہ یہ ہے نمازی کانام دنیامیں زندہ رہتاہے ، تقوی وپرہیزگاری کی وجہ سے اکثرلوگ اسے ایک اچھے انسان کے نام سے یادکرتے ہیں ،کیونکہ خداوندعالم کاوعدہ کہ جومجھے یادکرے گامیں بھی اسے یادکروں گااوراس کانام روشن رکھوں گاجیساکہ قرآن کریم میں ارشادرب العزت ہے:
>فَاذْکُرُونِی وَاذْکُرْکُمْ< (۱)تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔ --------

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱ . (سورئہ بقرہ /آیت ۱۵۲)

گناہوں سے دوررہتاہے

نمازکے لئے شرط ہے کہ نمازی کالباس ، بدن اورمحل سجدہ پاک ہوناچاہئے ،نمازی کے لئے باوضوہوناشرط ہے اور وضومیں شرط یہ ہے کہ وضوکا پانی اوراس کابرت ن پاک ہوناچاہئے اورنمازکی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وضوکے پانی کابرت ن اورنمازی کالباس اورنمازپڑھنے کی جگہ مباح ہونی چاہئے ان سب شرائط اورواجبات کی رعایت کرنے کایہ نتیجہ حاصل ہوگاکہ انسان مال حلال وپاک کوذہن میں رکھے گا،رزق حلال حاصل کرے گا،حلال چیزوں کامالک رہے گا،حلال کپڑاپہنے گااورگناہوں سے دوررہے گا.

حقیقی نمازانسان کی رفتار،گفتار،کرداراوراس کے اعمال افعال پرمو ثرہوتی ہے لہٰذاجن کی نمازان کے اعمال وافعال،رفتاروگفتاراورکردارپرمو ثرہوتی ہے وہ بارگاہ میں الٰہی قبول ہوتی ہے اورجن کی نماز گناہ ومنکرات سے نہیں روکتی ہے ہرگزقبول نہیں ہوتی ہیں لہٰذاہم یہاں پران آیات وروایات کو ذکرکررہے ہیں جواس چیزکوبیان کرتی ہیں کہ نمازانسان کوگناہ وبرائیوں سے روکنے کی ایک بہترین درسگاہ ہے:

>اَقِمِ الصَّلاۃَ ، اِنَّ الصَّلٰوۃَ ت نْھی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرْ وَلَذِکْرُ اللهِ اَکْبَرُ، وَاللهُ یَعْلَمُ) مَاتَصْنَعُونَ<(۱

نمازقائم کروکیونکہ نمازہربرائی اوربدکاری سے روکنے والی ہے اوراللہ کاذکربڑی شے ہے اوراللہ تمہارے کاروبارسے خوب واقف ہے۔

اوراحادیث میں بھی آیاہے کہ نمازانسان کوگناہ ومنکرات سے دوررکھتی ہے

عَنِ النَّبِی صلّی اللهُ عَلَیہِ وَآلِہِ اَنّہُ قَالَ:مَن لَم ت نہہ صَلاتَہُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرلَم یَزِدْمِن) اللهِ اِلّاَبُعداً۔(۲

جس شخص کی نمازاسے گناہ و منکرات سے دورنہیں رکھتی ہے ا سے اللھسے دوری کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے ۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من احبّ ان یعلم اقبلت صلاتہ ام لم تقبل فلینظرہل) صنعتہ صلاتہ من الفحشاء والمنکرمامنعتہ قبلت منہ۔(۳

امام صادقفرماتے ہیں:جوشخص یہ دیکھناچاہتاہے کہ اس کی نمازبارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی ہے یانہیں تووہ یہ دیکھے کہ اس کی نمازنے اسے گناہ ومنکرات سے دورکیاہے یانہیں،اب جس مقدارمیں نمازنے اسے گناہ ومنکرات سے دوررکھاہے اسی مقدارمیں اس کی نمازقبول ہوتی ہے ۔

----

۲ . ۲)تفسیرنورالثقلین /ج ۴/ص ۱۶۲) . ۱(سورہ عنکبوت/آیت ۴۵ (. ۳)بحارالانوار/ج ۱۶ /ص ۲۰۴)

عن النبی صلی اللہ وآلہ انہ قال:لاصلوۃ لمن لم یطع الصلوۃ وطاعۃ الصلوۃ ان ینتہی عن) الفحشاء والمنکر۔(۱

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) فرماتے ہیں : جو شخص مطیع نماز نہ ہو اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی ہے اور اطاعت نمازیہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ اپنے آپ کوگناہ ومنکرات سے دوررکھتاہے (یعنی نمازانسان کوگناہ ومنکرات سے دوررکھتی ہے)۔

----

۱ . ۱(تفسیرنورالثقلین /ج ۴/ص ۱۶۱ (

جابرابن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ:رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے شکایت کی گئی فلاں شخص دن بھرنمازیں پڑھتاہے اوررات میں چوری کرتاہے ،آنحضرت نے یہ بات سن کرفرمایا:

انّ صلاتہ لتردعہ

یقینااس کی نمازاسے اس کام سے بازرکھے گی (اور پھروہ کبھی چوری نہیں کرےگا)) ۔(۱

گذشتہ گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم قرآن مجیدمیں ارشادفرماتاہے:

<اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہارِ،وَزُلَفَاًمِنَ الَّیْلِ ،اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّئٰاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی) لِلذّٰاکِرِیْنَ>(۲

)اے پیغمبر)آپ دن کے دونوں حصوں میں اوررات گئے نمازقائم کروکیونکہ نیکیاں برائیوں کوختم اورنابودکردیتی ہیں اوریہ ذکرخداکرنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے ۔ روایت میں ایاہے کہ ایک دن نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اپنے اصحاب سے پوچھا:اگرتم میں سے کسی شخص کے گھرکے سامنے سے پاک وصاف پانی کی کوئی نہرگزررہی ہواوروہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ اپنے جسم کودھوئے کیاپھربھی اس کے جسم پرگندگی رہے گی؟سب نے کہا:ہرگزنہیں!اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا:

نمازکی مثال اسی جاری نہرکے مانندہے ،جب انسان نمازپڑھتاہے تودونمازوں کے درمیان) اس سے جت نے گناسرزدہوئے ہیں وہ سب معاف ہوجاتے ہیں۔(۳

. ۲)سورہ ہُود/آیت ۱۱۴) . ۱(تفسیرمجمع البیان/جج ۸/ص ۲۹ (. ۳(تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۲۳۷ (

قال رسول اللہ صلی اللہ عیہ وآلہ :اذاقام العبدالی الصلاۃ فکان ہواہ وقلبہ الی اللہ تعالی) انصرف کیوم ولدتہ امہ۔(۱

پیغمبراکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)فرماتے ہیں:جب کوئی بندہ نمازکے لئے قیام کرتاہے اوراس کادل وہواخداکی طرف ہو تووہ نمازکے بعدایساہوجاتاہے جیساکہ اس نے ابھی جنم لیاہے۔ ابوعثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ:میں اور سلمان فارسی ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہو تھے جس کے پتّے خشک ہوچکے تھے، سلمان نے درخت کی شاخ کوپکڑکرہلاےاس کے خشک پتّے زمین پر گرنے لگے توسلمان نے کہا : اے ابن عباس !کیا تم درخت کوہلانے کی وجہ نہیں پوچھوگے ؟ میں نے کہا: ضروراس کی وجہ بیان کیجئے ،سلمان نے کہا: میں ایک روز نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ساتھ اسی درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا، آنحضرت نے بھی یہی کام کیا تھا جب میں نے آنح___________ضرت سے کہا یا رسول اللہ ! اس کی وجہ بیان فرمائےے ؟توآپنے فرمایا:

اِنّ العبد المسلم اذاقام الی الصلاۃ عنہ خطایاہ کماتحات ورق من الشجرۃ جب کو ئی مسلما ن بندہ نمازکے لئے قیام کرتاہے تواس کے تمام گناہ اسی طرح) گرجاتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گرے۔(۲

. ۲)امالی شیخ صدوق/ص ۱۶۷) . ۱(بحارالانوار/ج ۸۲ /ص ۲۳۶ (

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:مامن صلاۃ یحضروقتہاالانادیٰ ملک بین یدی الناس :) ایہاالناس!قومواالی نیرانکم التی اوقدتموہاعلی ظہورکم فاطفئوہابصلاتکم۔(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)فرماتے ہیں:جےسے ہی نمازکاوقت شروع ہوتاہے ایک فرشتہ لوگوں کے درمیان آوازبلندکرتاہے :اے لوگو!اٹھواوروہ آگ جوتم نے اپنے پیچھے لگارکھی ہے اسے اپنی نمازکے ذریعہ خاموش کردو ۔

حضرت علی فرماتے ہیں :ہم پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیھ و آلھ)کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور نماز کے وقت کا انتظار کر ہے تھے کہ ایک مردنے کھڑے ہوکرکہا:یارسول اللہ! میں ایک گنا ہ کا مرتکب ہوگیا ہوں اس کے جبران کے لئے مجھے کیا کام کرنا چاہئے ؟ آنحضرت نے اس سے روگردانی کی اوراس کی بات پر کوئی توجہ نہ کی ،ےہاں تک کہ نمازکاوقت پہنچ گیااورسب نماز میں مشغول ہوگئے ، نماز ختم ہونے کے بعد پھراس شخص نے اپنے گناہ کے جبران کے بارے میں پوچھا تورسول خدا (صلی اللہ علیھ و آلھ) نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی کےاتم نے مکمل طورسے وضونہیں کےا؟اس نے عرض کیا : ہاں ! یا رسول اللہ ،آنحضرت نے فرمایا : تیری یہی نماز تیرے گناہ کا کفّارہ ہے۔

. ۲)تفسیرمجمع البیان/ج ۵/ص ۳۴۵) . ۱(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۰۸ (

حضرت علینہج البلاغہ میں ارشادفرماتے ہیں:

وانہالتحت الذنوب حت الورق وتطلقہااطلاق الربق وشبہہارسول اللہ بالحمۃ تکون علی) باب الرجل فہویغتسل منہاالیوم واللیل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خسمرات فماعسی ان یبقی علیہ من الدرن-(۱ نماز گنا ہوں کو اسی طرح پاک کردیتی ہے جیسے درخت سے پتّے صاف ہوجاتے ہیں اور انسا ن کو گناہوں سے اسی طرح آزاد کر دیتی ہے جیسے کسی کورسّی کے پھندوں سے آزادکردیاجائے اور رسول خدا (صلی اللہ علیھو و آلھ) نے پنچگانہ نمازوں کواس گرم پانی کی نہرپاچشمہ سے مثال دی ہے کہ جو کسی انسان کے گھر کے سامنے ہو ا ور وہ اس میں روزا نہ پانچ بار ___________نہا تا ہوتو اسکے بد ن پر ذرہ برابر کثافت وگندگی باقی نہیں رہے گی -

----

. ۱(نہج البلاغہ/خطبہ ۱۹۹ /ص ۱۷۸ (

چہرے پرنوربرستاہے

ا بان ابن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق سے پوچھا :اے فرزندرسول خدا حضرت فاطمہ کو زہرا یعنی درخشاں کیوں کہا جاتاہے ؟امام (علیھ السلام) نے فرما یا : کیونکہ جناب فاطمہ کے چہرہ مبارک سے روزانہ تےن مرتبہ اےک نورساطع ہوتا تھا:

پہلی مرتبہ اس وقت جب آپ نماز صبح کے لئے محراب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں تو آپ کے وجود مبارک سے ایک سفیدنور سا طع ہوتاتھاجس کی سفیدی سے مدینہ کا ہر گھرنورانی ہو جاتاتھا،اہل مدینہ اپنے گھروں کونورانی دیکھ کر نہاےت تعجب کے ساتھ رسول اکرم (صلی اللہ علیھو و آلھ)کی خدمت میں حاضرہوتے اور اپنے گھر وں کے منّور ہوجانے کی وجہ دریا فت کر تے تھے،آنحضرت انھیں جواب دیتے تھے:تم میری لخت جگر کے دروازہ ے پر جا ؤاوران سے اس کی وجہ دریافت کرو، جیسے ہی لوگ ان کے دروازہ پر پہنچتے تھے تومعلوم ہوتاتھاکہ بانو ئے دوعالم محراب عبادت میں نمازوعبادت ا لٰہی میں مشغول ہیں اور چہرے سے ایک نور سا طع ہے جسکی روشنی سے مدینہ کے گھر چمک رہے ہیں-

دو سری مرتبہ اس وقت جب آپ نمازظہرین اداکر نے کے لئے محراب عبادت میں قیا م کرتی تھیں توچہرہ اقدس سے پیلے رنگ کانورظاہر ہو تاتھااوراس نورکی زردی سے اہل مدینہ کے تمام گھرنورانی ہوجاتے تھے یہاں تک کہ ان کے چہرے اورلباس کارنگ بھی زردہوجاتاتھالہٰذالوگ دوڑے ہوئے آنحضرت کے پاس آتے تھے اوراس وجہ معلوم کرتے تھے توآنحضرتانھیں اپنی کے گھرکی طربھیج دیاکرتے تھے،جیسے ہی لوگ ان کے دروازہ پر پہنچتے تھے تودیکھتے تھے کہ بانو ئے دوعالم محراب عبادت میں نمازوعبادت ا لٰہی میں مشغول ہیں اور چہرے سے ایک زردرنگ کانور سا طع ہے اورسمجھ جاتے تھے ہمارے گھرجناب سیدہ کے نورسے چمک رہے ہیں-

تیسری مرتبہ اس وقت کہ جب سورج غروب ہوجاتاتھااورآپ نماز مغربین میں مشغول عبادت ہوتی تھیں توچہرہ اقدس سے سرخ رنگ کانورساطع ہوتاتھااوریہ آپ کے بارگاہ رب العزت میں خوشی اورشکرگزاری کی علامت تھا،جناب سیدہ کے اس سرخ رنگ کے نورسے اہل مدینہ کے تمام گھرنورانی ہوجاتے تھے اوران کے گھروں کی دیواریں بھی سرخ ہوجاتی تھی ،پسلوگ آنحضرت کے پاس آتے تھے اوراس کی وجہ دریافت کرتے تھے توآپانھیں اپنی لخت جگر کے گھرطرف بھیج دیاکرتے تھے،جیسے ہی لوگ ان کے دروازہ پر پہنچتے تھے تودیکھتے تھے کہ سیدةنساء العا لمین محراب عبادت میں تسبیح وتمجیدالٰہی میں مشغول ہیں اورسمجھ جاتے تھے ان کے نورسے ہمارے گھرنورانی ہوجاتے ہیں-

حضرت امام صادق - فرماتے ہیں :یہ نورہرروزتین مرتبہ اسی طرح سے ان کی پیشانیٔ مبارک سے چمکتارہتاتھا اوررجب امام حسین- متولدہوئے تووہ نور امام حسین- کی جبین اقدس میں منتقل ہوگیا اور پھربطور سلسلہ ایک امام سے دوسرے امام کی پیشا نی میں منتقل ہورہا ہے اور جب بھی ایک امام (علیھ السلام)نے دنیاسے رخصت ہواتوان کے بعدوالے امام (علیھ السلام)کی پیشانی ہوتاگیایہاں تک کہ جب امام زمانہ ظہور کریں گے تو ان کی پیشانی سے وہی نورساطع) ہوگا-(۱

. ۱(علل الشرائع /ج ۱/ص ۱۸۰ (

بے حساب رزق ملتاہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روایت میں آیاہے کہ حبیب خداحضرت محمدمصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی لخت جگرکے گھرمیں دودن سے میں کھانے پینے کے لئے کوئی سامان موجودنہیں تھا،جوانان جنت کے سردار حسنین رات میں کھانا کھائے بغیرہی سوجایاکرتے کرتھے ، جب تیسرادن ہوااورامام علی سے کچھ کھانے پینے کاانتظام کرسکے لہٰذاتاکہ بچوں کے سامنے شرمند نہ ہوناپڑے توشام کے وقت مسجدپہنچے اوراپنے رب سے رازونیازکرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نمازکاوقت ہوگیا،نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی اقتدامیں جماعت سے نمازاداکی ،نمازختم ہونے کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے حضرت علیسے عرض کیا :یا علی ! میں آج کی رات آپ کے گھرمہمان ہوں جبکہ امام (علیہ السلام) کے گھر کھا نے کا کچھ بھی انتظام نہیں تھا اور فاقے کی زندگی گزار رہے تھے لیکن پھربھی امام (علیہ السلام) نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے عرض کیا : یا رسول اللہ !آپ کا ہمارے گھرتشریف لانا ہمارے لئے ارجمند و بز رگواری کاباعث ہو گا .
نبی اورامام دونوں مسجدسے خارج ہوئے لیکن راستہ میں امام (علیہ السلام)کی حالت یہ تھی کہ جسم سے عرق کی بوندیں ٹپک رہی تھی اور سوچ رہے تھے کہ آج حبیب خداکے سامنے شرمندگی کاسامناکرناپڑے گا،لہٰذاجیسے ہی گھرپہنچے توحضرت فاطمہ زہرا سے کہا :
اے رسول خداکی لخت جگر ! آج تمھارے باباجان ہمارے گھرمہما ن ہیں اورمگر اس وقت گھرمیں کھانے کے لئے کچھ بھی موجودنہیں ہے ، جناب سیدہ نے باباکا دیدارکیااوراس کے بعدایک حجرے میں تشریف لے گئیں اورمصلے پرکھڑے ہوکردو رکعت نماز پڑھی،اور سلام نماز پڑھنے کے بعد اپنے چہرہ مُبارک کو زمین پر رکھ کر بارگاہ رب العزت میں عرض کیا : پروردگا را! آج تیرے حبیب ہمارے گھر مہمان ہیں،اورتیرے حبیب کے نواسے بھی بھوکے ہیں پس میں تجھے تیرے حبیب اوران کی آل کاواسطہ دیتی ہوں کہ توہمارے لئے کوئی طعام و غذانازل کردے ،جسے ہم ت ناول کرسکیں اور تیرا شکر اداکریں۔
حبیب خدا کی لخت جگر نے جیسے ہی سجدہ سے سربلند کیاتوایک لذیذ کھانے کی خوشبوآپ کے مشام مبارک تک پہنچی ،اپنے اطراف میں نگاہ ڈالی تودیکھا کہ نزدیک میں ایک بڑاساکھانے کا طباق حاضر ہے جس میں روٹیاں اور بریاں گوشت بھراہوا ہے،یہ وہ کھاناتھاجو خدا ئے مہربان نے بہشت سے بھیجا تھا اور فاطمہ زہرا نے پہلے ایسا کھانا نہیں دیکھا تھا ،آ پ نے اس کھانے کواٹھاکردسترخوان پررکھااور پنجتن پاک نے دستر خوان کے اطراف میں بیٹھ کر اس بہشتی کھانا کو ت ناول فرمایا ۔
روایت میں آیاہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اپنی پارہ جگرسے پوچھا:اے میرے بیٹی ! یہ لذےذاورخوشبودار کھانا آپ کے لئے کہا ں سے آیا ہے ؟ بیٹی نے فرمایا: اے باباجان!) >هُوَمِنْ عِنْدِاللهِ اِنَّ اللهَ یَرْزَقُ مَنْ یَشاَ ءُ بِغَیْرِحِسَا بٍ.<(۱
یہ کھانا اللہ کی طرف سے آیا ہے خدا جسکو چاہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔
پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اپنی لخت جگرسے مخاطب ہوکر فرمایا:تمھارایہ ماجرابالکل مریم اورذکریاجیساماجراہے اوروہ یہ ہے:
>کُلَّمَادَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّاالْمَحْرَابَ وَجَدَعِنْدَهَارِزْقاً قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذا قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِاللهِ) اِنَّ اللهَیَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِحِسَاْبٍ.<(۲

. ۲)سورہ آل عمران/آیت ۳۷) . ۱(سورہ آل عمران/آیت ۳۷ (

جب بھی حضزت زکریا (علیہ السلام)حضرت مریم (س)کی محراب عبادت میں داخل ہوتے تھے تو مریم کے پاس طعام وغذا دیکھا کر تے تھے اور پو چھتے تھے : اے مریم ! یہ کھانا کہاں سے آیاہے ؟ مریم(س)بھی یہی جواب دیتی تھیں: یہ سب خداکی طرف سے ہے بے شک خدا جسکو چاہے بے حساب رزق عطا کرتاہے ۔
جنت سے کھانانازل ہونے میں دونوں عورتوں کی حکایت ایک جیسی ہے جس طرح نماز وعبادت کے وسیلہ سے حضرت مریم (س)کے لئے بہشت سے لذیذکھاناآتاتھااسی طرح جناب سیدہ کے لئے بھی جنت سے لذیذ اورخوشبودار غذائیں نازل ہوتی تھیں لیکن اس کوئی شک) نہیں ہے کہ جناب سیدہ کا مقام تواسسے کہیں درجہ زیادہ بلندو با لا ہے(۱
حضرت مریم(س)صرف اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں لیکن جناب سیّدہ دونوں جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں ،جبرئیل آپ کے بچوں کوجھولاجھلاتے ہیں،گھرمیں چکیاں پیستے ہیں،درزی بن جاتے ہیں اسی لئے آپ کوسیدۃ نساء العالمین کے لقب سے یادکیاجاتاہے۔
وہ خاتون جودوجہاں کی عورتوں کی سردارہو،وہ بچے جوانان جنت کے سردارہوں،وہ گھرکہ جسمیں میں فرشے چکیاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیستے ہوں،جن بچوں کوجبرئیل جھولاجھلاتے ہیں،...خدااس گھرمیں کس طرح فاقہ گذارنے دے سکتاہے ،ہم تویہ کہتے ہیں کہ خداوندعالم انھیں کسی صورت میں فاقہ میں نہیں دیکھ سکتاہے بلکہ یہ فاقہ فقط اس لئے تھے خداوندعالم اس کے مقام ومنزلت کوبتاناچاہتاتھاورنہ مال ودولت توان ہی کی وجہ سے وجودمیں آیاہے ،یہ تووہ شخصیت ہیں کہ اگرزمین پرٹھوکرماریں تووہ سوناچاندی اگلنے لگے ۔

رزق میں برکت ہوتی ہے

عن ضمرة بن حبیب قال:سئل النبی صلی الله علیہ وآلہ عن الصلاة فقال:الصلاة من) شرایع دین ...وبرکة فی الرزق...(۴

نبی اکرم (صلی الله علیهو آلهٖ)سے نمازکی فضلیت کے بارے میں پوچھاگیاتوآپ نے فرمایا:نمازشریعت دین اسلام میں سے ہے...اورکے ذریعہ نمازی کے رزق میں برکت ہوتی ہے

----

۴ .(الخصال شیخ صدوق/ص ۵۲۲)

دعائیں مستجاب ہوتی ہیں

قال رسول الله صلی علیہ وآلہ:من ادی الفریضة فلہ عنداللهدعوة مستجابة۔

رسول اکرم (صلی الله علیهو آلهٖ)فرماتے ہیں:جوشخص فریضہ الٰہی (نماز)کوانجام دیتاہے

(اوراس کے بعدالله تبارک تعالیٰ سے کوئی چیزطلب کرتاہے تو)اس کی دعابارگاہ خداوندی میں) ضرورمستجاب ہوتی ہیں۔(۱

----

۱ .(بحارالانوار/ج ۷۹ /ص ۲۰۷)

رحمت خدانازل ہوتی ہے

خدا وندعالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: >وَالْمُومِنُوْنَ وَالْمُومِنَاتِ بَعْضُہُمْ اَوْلِیآءُ بَعْضٍ یَا مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِوَیُقِیْمُوْنَ) الصَّلٰوةَ وَیُوتُونَ الزَّکٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَہُ اُولَئِکَ سَیَرْحَمُہُمُ اللهُ اِنَّ اللهَ عَزِیْزٌحَکِیْمٌ<(۲

_________مومن مرداورمومنہ عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی ومددگارہیں کیونکہ یہ سب ایک دوسرے کونیکیوں کاحکم دیتے ہیں اوربرائیوں سے روکتے ہیں ،نمازقائم کرتے ہیں ،زکات اداکرتے ہیں اوراللہ ورسول کی اطاعت کرتے ہیں ،یہی سب وہ لوگ ہیں جن پر خدارحمت نازل کرے گا۔

----

۲ .(سورہ ٔتوبہ /آیت ۷۱) . ۱(بزاریک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۲۲۴)

) >اَقِیْمُوْاالصَّلٰوةَ وَآتُوالزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ <(۱

نمازقائم کرو ،زکات اداکرواوررسول کی اطاعت کروکہ شایداسی طرح تمھارے حال پررحم کیاجائے۔

) قال علی علیہ السلام:الصّلٰوة ینزل الرحمة۔(۲

حضرت علیفرماتے ہیں:نمازرحمت خداکے نازل ہونے کا سبب واقع ہوتی ہے۔ --------

۲ .(میزان الحکمة /ج ۵/ص ۳۶۷) . ۱(سورہ نٔور/آیت ۵۶)

قال الصادق علیہ السلام:اذاقام المصلی الی الصلاة نزلت علیہ الرحمة من اعیان السماء) الی الارض وحفت بہ الملائکة ونادی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ملکٌ:لویعلم المصلی مالہ فی الصلاة ماانْفتل۔(۴
حضرت امام صادق فرماتے ہیں:جب نمازگزارنماز کے لئے کھڑہوتاہے آسمان سے لے
کرزمین تک اس پررحمت نازل ہوتی رہتی ہے اورفرشتے اسے اپنے احاطہ میں لے لیتے ہیں اورایک فرشتہ
آوازبلندکرتاہے :اگراس نمازگزارکریہ معلوم ہوجائے کہ نمازمیں کیاکیاچیزیں ہیں توہرگزنمازسے نہیں رک سکتاہے ۔

۔ ۴(آثارالصادقین /ج ۱۱ /ص ۹۹)

دل کوسکون ملتاہے اوررنج وغم دورہوتے ہیں

نمازایسی واجب الٰہی ہے کہ جس کے ذریعہ نمازی دل کوسکون ملتاہے کلیجہ کوٹھنڈک محسوس ہوتی ہے ،رنج وغم
دورہوتاہے کیونکہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:) <اَلَابِذِکْرِاللهِ تَطْمَئِنَ الْقُلُوب>(۱
آگاہ ہوجاؤ! الله کے ذکرسے دلوں کوسکون ملتاہے۔
امام صادق فرماتے ہیں: جب بهی تمهیں دنیامیں کوئی مشکل پیش آئے تووضوکرکے مسجدجاؤاور دورکعت
نمازپڑهواورنمازمیں دعاکروکیونکہ خداوندعالم قرآن مجیدمیں ارشادفرماتاہے:
) <وَاسْتَعِیْنُوابِالصَّبْرِوَالصَّلاةِ>(۲) نمازاورصبرکے ذریعہ اللهسے مددطلب کرو۔(۳

۔ ۳)مجمع البیان /ج ۱/ص ۱۹۴) ۔ ۲)سورہ بقرہ /آیت ۴۵) ۔ ۱(سورہ رعد/آیت ۲۸)

عورت کی عزت آبروقائم رہتی ہے
عورت پرواجب ہے کہ نمازکی حالت میں اپنے پورے جسم کوچهپائے یہاں تک کہ بالوں کوبهی خواہ اسے کوئی نہ دیکه رہاہو،صرف چہرہ اورگٹوں تک ہاتھ وپاؤں کاکهلارہناجائزہے ،نمازکایک فائدہ یہ بهی ہے کہ عورت نمازکے ذریعہ پردہ کی عادی بن جاتی ہے ،نمازی وپرہیزگارعورت گهرسے باہر(گلی ،کوچہ ،محفل اورمجلس میں)بهی اپنے پردے کاخیال ضروررکهتی ہے۔
بے حجاب عورت کی مثال پهلدار درخت کی اس شاخ کے مانند ہے جو کسی باغ یاگهرکی چهاردیواری سے باہرنکلی ہوئی رہتی ہے کہ جسپاسسے گذرنے ہرشخص اس شاخ کی طرف دست درازکرتاہے اوراس کے پهل کوتوڑکرکهانے کی کوشش کرتا ہے اوربے حجاب عورت کی مثال چمن کهلے ہوئے اس پهول کے مانندہے جس کی رنگت اورخوبصورتی کودیکه کرہرشخص کے دل میں اس پهول کوچهونے ، مس کر نے اوراس کی خوشبو سونگهے کی رغبت پیداہوتی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ اس قدرتجاوزکرجاتے ہیں کہ اس پهول کوشاخ سے توڑکراس کی خوشبوسے فائدہ اٹهاتے ہیں۔
حجاب عورت کے لئے ایک ایسا حصا ر و حافظ ہے جو عورت کو بیگانہ اور اجنبی لوگوں کے خوف وخطرسے محفوظ رکهتا ہے ، حجاب کا درس حاصل کرنے اور اس کی عادت ڈالنے کی بہتر ین درسگاہ نماز ہے کیونکہ ہرمسلمان عورت پر واجب ہے کہ وہ روزانہ پانچ مرتبہ حجاب کا مل کے ساتھ خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں کهڑی ہوکر نماز پڑهے اور اپنے رب کے ساتھ رازونیاز کرے ۔

قرآن کریم متروک ہونے سے محفوظ رہتاہے
نمازکے فوائدمیں سے ایک یہ بهی ہے کہ قرآن کریم اس کے ذریعہ متروک ہونے سے محفوظ رہتاہے اورنمازمیں اسی لئے قرئت کوواجب قراردیاگیاہے تاکہ قران متروک ہونے سے محفوظ رہے کیونکہ ممکن ہے انسان کسی کام میں مشغولیت کی بناپر،یاکسالت اورسستی کی وجہ سے روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے لیکن خدوندعالم نے اس لئے تاکہ انسان تلاوت کے اجروثواب اوراس کے فوائدسے محروم نہ رہے نمازمیں نمازمیں قرئت کوواجب قراردے دیا،اس بات کومکمل طورسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رازقرائت میں ذکرکریں گے۔

قبض روح میں اسانی ہوتی ہے
ایک شخص نے امام صادق سے مومن کی موت کے بارے میں سوال کیاتوامام (علیہ السلام) نے فرمایا:
) لِلْمُومِنِ کَاَطْیَبِ رِیح یَشمّہ، فَیَنْعَسُلِطِیبِہِ ،وَیَنْقَطَعِ التّعَبَ وَالْاَلَم کُلّہُ عَنْہُ ۔(۱ مومن کی موت ایک خوشبودارپھول سونگھنے کے مانندہے، موت آتے ہی اس کے تمام رنج وغم ختم ہوجاتے ہیں۔

. ۱(معانی الاخبار/ص ۲۸۷ (

برزخ اورقیامت میں نمازکے فوائد
انسان کے مرنے کے بعددنیااورتمام عزیزواقارب سے ہرطرح کاتعلق منقطع ہو جاتے ہیں ،دنیاکی کوئی چیزاس کے ساتھ قبرمیں نہیں جاتی ہے بلکہ ماں باپ،بھائی بہن، مال ودولت ،اولادوہمسر،…سب کادامن ہاتھ سے چھٹ جاتاہے اورجب تمام عزیزواقارب اسے دفن کرکے واپس چلے جاتے ہیں تو میت پراس ت نگ اوراندھیری کوٹھری میں ت نہائی کی وجہ سے ایک ہولناک وخوفناک وحشت طاری ہوتی ہے اورجب کوئی اسے اس وحشت سے نجات دلانے والانہیں ملتاہے تواس کی نمازاسے قبرکی ت نہائی سے نجات دلاتی ہے ،عالم برزخ میں نمازکے مونسہونے کے بارے میں چندحدیث مندرجہ ذیل ذکرہیں:
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ :ان الصلاة تاتی المیت فی قبرہ بصورة شخص) انوراللون یونسہ فی قبرہ ویدفع عنہ اہوال البرزخ۔(۱
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :عالم برزخ میں نمازایک نورانی اورخوبصورت شخص کی شکل میں قبرمیں داخل ہوتی ہے جوقبرمیں انسان کی مددگارثابت ہوتی ہے اوربرزخ کی وحشت کواس سے دورکرتی ہے ۔

. ۱(الخصال شیخ صدوق/ ۵۲۲ (

عن ضمرة بن حبیب، قال: سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عن الصلاة فقال: الصلاة من شرایع دین وشفیع بینہ وبین ملک الموت ،وانس فی قبرہ ،وفراش تحت جنبہ،وجواب) لمنکرونکیر…۔(۱
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے نمازکی فضلیت کے بارے میں پوچھاگیاتوآپ نے فرمایا:نمازشریعت دین اسلام میں سے ہے…نمازوہ ہے کہ جوملک الموت اوراس نمازی کے درمیان شفیع واقع ہوتی ہے ،قبراس کی مددگارثابت ہوتی ہے ،اوراس کے لئے بہترین بچھوناہوتی ہے ،منکرونکیرکے سوالوں کاجوابگوہوتی ہے …۔
لیکن یہ بات یادرہے کہ ہرنمازانسان کوبرزخ میں قبرکی وحشت سے نجات نہیں دلاسکتی ہے بلکہ صرف وہ نمازکام آئے گی جوپورے آداب وشرائط کے ساتھ انجام دی گئی ہوخصوصاًوہی نمازکام آئے گی جومحمدوآل کی محبت کے ساتھ انجام دی گئی ہو۔ عبدالرحمن ابن سمیرسے مروی ہے :ایک دن ہم چند لوگ رسولخدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی خدمت میں جمع تھے ، آنحضرت نے فرمایا : میں نے کل رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے ، میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! آپ پر ہماری اور ہماری اولاد کی جانیں قربان ہو جائیں آپ ہمیں بتائیں کہ خواب میں کیا دیکھا ہے ؟ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے خواب بیان کرنا شروع کیا اورفرمایا: میں نے ایک مرد کو ایسی حالت میں دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اس کا محاصرہ) کررکھا ہے اسی وقت اس شخص کی نماز آئی اور اسے عذاب کے فرشتوں سے آزاد کر ایا ۔(۲

. ۲)مستدرک الوسائل /ج ۱/ص ۱۸۳) . ۱(الخصال شیخ صدوق/ ۵۲۲ (

ایک دن جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے نمازکی فضلیت کے بارے میں پوچھاگیاتوآپ نے فرمایا: نمازشریعت دین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام میں سے ہے...اورروزمحشرنمازی کے سرکاتاج ہوگی ،نمازی کے چہرے پرنوربرستاہوگا،نمازاس کے بدن کالباس ہوگی اورجنت وجہنم کے درمیان ایک حجاب وسپر واقع ہوگی ،نمازی اورخدائے عزوجل کے درمیان حجت ہوگی ،اس کے جسم کونارجہنم سے نجات دلائے گی اورپل صراط سے آسانی سے گزرنے کاسبب واقع ہوگی ،نمازجنت کی) کنجی ہے اورنمازگزارنمازکے وسیلے سے بلندمقام تک پہنچے گا ۔(۱

----

۱ . (الخصال شیخ صدوق/ ۵۲۲)

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : روزقیامت ایک بوڑھے شخص کو حاضر کیا جائے گا اور اس کا نامہ أعمال اس کے ہاتھوں میں دیا جائے گا اورسب اس کو دیکھتے ہو نگے ،اسے اپنے نامہ أعمال میں گناہوں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آئے گا، جب حساب لیتے ہو ئے بہت دیر ہو جائے گی تو وہ بوڑھا شخص کہے گا : بارالہا ! مجھ کو ایسالگتا ہے کہ تو مجھے دوزخ میں ڈالنے کا حکم دینے والاہے ؟ خطاب ہو گا : اے بوڑھے انسان مجھے تجھ پر عذاب نازل کرتے ہوئے حیا آتی ہے ، کیونکہ تو نے دنیا میں نمازیں پڑھی ہیں اس کے بعد پرور دگار اپنے فرشتہ) سے کہے گا : میر ے اس بند ے کو بہشت میں لے جاؤ۔(۲

----

۲ . (وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۲۷)

نمازکے آداب واسرار

روزانہ پانچ ہی نمازکیوں واجب ہیں

خداوندعالم نے روزانہ پانچ نمازوں کوواجب قراردیاہے:ظہروعصر،مغرب، عشا اور صبح کی نماز،قرآن کریم اورروایت میں پانچ ہی نمازوں کاذکرہواہے قال ابوعبداللہ علیہ السلام فی الوتر:انماکتب اللہ الخمس ولیست الوترمکتوبة ان شئت صلیتہاوترکہاقبیح.

امام صادق نمازوتر کے بارے مینفرماتے ہیں:خداوندعالم نے پانچ نمازیں واجب قراردی ہیں اورنمازوترواجب نہیں ہے،اگرچاہیں تواسے پڑھیں اورنمازوترکاترک کرناقبیح ہے۔

. تہذیب الاحکام/ ۲/ص ۱۱

عن معمریحیی قال:سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول:لایسئل اللہ عبدا عن صلاة بعدالخمس.

معمربن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمدباقر علیہ السلام کویہ فرماتے سناہے :(روزقیامت) کسی بھی بندے سے پانچ نمازوں کے علاوہ کسی بھی نمازکے متعلق سوال نہیں کیاجائے گا۔

تہذیب الاحکام /ج ۴/ص ۱۵۴

زرارہ سے مروی ہے: میں نے امام محمدباقرسے پوچھا:خدانے روزانہ کت نی نمازیں واجب قراردی ہیں؟امام (علیھ السلام) نے فرمایا:اسنے ایک شبانہ روزمیں پانچ نمازیں واجب قراردی ہیں،میں نے امام(علیھ السلام) سے دوبارہ پوچھا: کیاخداوندمتعال نے ان نمازوں کے ناموں کوبھی بیان کیاہے اورانھیں اپنی کتاب (قرآن مجید)میں ذکرکیاہے؟امام(علیھ السلام) نے فرمایا: ہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی سے ارشادفرماتاہے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

) >اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ <(۱ زوال آفتاب سے رات کی تاریکی تک نمازقائم کرو ۔
آیہ مبارکہ میں لفظ "دلوک" زوال کے معنی میں استعمال ہواہے ،زوال آفتاب سے لے کرآدھی رات تک چارنمازیں پڑھی جاتی ہیں جن نمازوں کااللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص نام رکھاہے اوران کااپنی کتاب میں ذکرکیاہے اورہرنمازوقت کابھی بیان کیاہے اور "غسق لیل "سے آدھی رات مرادہے۔
اور ایک نمازجوصبح کے وقت پڑھی جائے جسے خداوندعالم نے قرآن فجرکانام دیاہے اورکہاہے:
) >وَقُرْآنَ الْفَجْرِ،اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِکَانَ مَشْهُودا <(۱
اورنمازصبح بھی پڑھاکروکیونکہ نمازصبح کے لئے گواہی کاانتظام کیاگیاہے۔ امام (علیه السلام)فرماتے ہیں کہ قرآن فجرسے نمازصبح مرادہے اوریہ پانچ نمازیں ہیں جن کانام خداوندعالم نے قرآن کریم میں ذکرکیاہے ۔
اس کے بعدامام صادق نے ارشادفرمایا:ان ہی پانچ نمازوں کے نام اوراوقات کے بارے میں خداوندعالم قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشادفرماتاہے:
) >وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِوَزُلْفاًمِنَ اللَّیْلِ<(۲
دن کے دونوں کنارے میں اور رات گئے تک نمازقائم کرو۔ آیہ مبارکہ مٰیں دن کے دونوں کناروں سے مرادیہ ہے کہ سورج ڈوبنے کے بعداورطلوع ہونے سے پہلے نمازقائم کرو،سورج ڈوبنے کے بعدپڑھی جانے والی نماز کو نماز مغرب کہتے ہیں اورسورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھی جانے والی نمازکونمازصبح کہتے ہیں اوررات گئے پڑھی جانے والی نمازکونمازعشاء کہتے ہیں۔
اس کے بعدامام صادق فرماتے ہیں:خداوندعالم ایک اور آیت میں ارشادفرماتاہے:) >حَافِظُواعَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ <(۳ اپنی نمازوں بالخصوص نمازوسطیٰ کی محافظت اور پابندی کرواوراللہ کی بارگاہ میں خضوع وخشوع کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ۔

. ۲)سورہ ہُود/آیت ۱۱۶) . ۱)سورہ اسراء /آیت ۷۸ (. ۳)سورہ بقرہ /آیت ۲۳۸ (

وہی صلاۃ الظہر، وہی اوّل صلاۃ صلاہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ، وہی وسط النہارووسط الصلاتین بالنہارصلاۃ الغداۃ وصلاۃ العصر۔
آیہ مُبارکہ میں نمازوسطیٰ سے نمازظہر مرادہے اوریہ پہلی نمازہے جسے رسول اکرم (صلی اللہ علیهو آلھ)نے سب پہلے پڑھااوریہ نمازدن کے درمیانی حصے میں اوردن کی دونمازوں کے درمیان پڑھی جائے اوروہ دونمازیں صبح اورعصر کی نمازہیں۔
اورامام (علیه السلام)نے فرمایا:بعض قرائت کے مطابق نمازوسطیٰ سے نمازعصرمراد ہے کیونکہ نمازعصروہ نمازہے جونمازیومیہ کی پانچ واجب نمازوں میں درمیانی نمازہے دونمازیں(صبح اورظہر)اس سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اوردونمازیں(مغرب وعشا)نمازعصرکے بعدپڑھی جاتی) ہیں (۱

. ۱)کافی /ج ۳/ص ۲۷۱ (

اگرکوئی یہ سوال کرے کہ خداوندعالم نے روزانہ پانچ ہی نمازوں کوکیوں واجب قراردیاگیاہے اس سے کم یازیادہ کیوں نہیں؟تواس جواب یہ ہے جوہم ایک روایت کے ضمن میں پیشکررہے ہیں:
روایت میں آیاہے کہ:جس وقت نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)معراج پر تشریف لے گئے توپروردگارعالم نے آپ کو حکم دیا :اے رسول! آپ اپنی امت سے کہد یجئے کہ ہرروزوشب پچاس نماز پڑھا کر یں اس کے بعدجب آنحضرت معراج سے واپس ہورہے تھے توہرنبی کے پاس سے گزرہواکسی نے کچھ نہیں کہایہاں تک کہ حضرت موسیٰ ابن عمرانکے پاس پہنچے توحضرت موسیٰ نے پوچھا: پروردگارنے تمھیں کس چیزکاحکم دیاہے ؟(اور تمھاری امت پر کت نی نمازوں کوواجب قراردیاہے) آنحضرت نے کہا:پچاس نمازیں پڑھنے کاحکم دیاہے ،حضرت موسیٰ نے کہا:اپنے پروردگارسے تخفیف طلب کیجئے تمھاری امت کے لئے واجب نمازوں کی یہ تعداد بہت زیادہ ہے کیونکہ وہ روزانہ ات نی نمازیں پڑھنے کی قوت نہیں رکھتے ہیں لہٰذا اپنے رب سے تخفیف کی درخواست کیجئے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے امت اسلام کی خاطرحضرت موسیٰ کی فرمائش کو قبول کیا اور بارگاہ رب العالمین میں تخفیف کا مطالبہ کیا تو خدانے ان کی تعدادمیں دس نمازیں کم کردی اس کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)واپس ہوئے تودوبارہ ہرنبی کے پاس سے گزرہواکسی سے کوئی سوال نہیں کیایہاں تک کہ حضرت موسیٰ ابن عمران ـکے پاس آئے توحضرت موسی (علیہ السلام)نے دوبارہ پوچھا:اب کت نی نمازوں کاحکم دیاہے؟آنحضرت نے کہا:چالیس نمازوں کاحکم دیاہے حضرت موسی (علیہ السلام)نے کہا: اب بھی تعدادزیادہ ہے،آنحضرت نے دوبارہ خداسے تخفیف چاہی تو خدانے چالیس کوتیس میں تبدیل کردیا،حضرت موسیٰ نے پھرکہا:یہ بھی زیادہ ہے الغرض خدانے بیس کودس سے بدلااس کے بعد دس کوپانچ) میں تبدیل کیااورواجب نمازوں کی تعدادکم کرتے کرتے پچاس سے پانچ ہوگئی ۔ (۱

۔ ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ (

زید ابن علی بن الحسین سے مروی ہے :میں نے اپنے والدسیدالعابدین (حضرت امام زین العابدین)سے سوال کیااورکہا :اے میرے والد محترم آپ مجھے اس بات سے آگاہ کریں کہ جب ہمارے جدبزرگوار (نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ))آسمان پرمعراج کے لئے گئے اورپروردگارنے آنحضرت کوپچاس نمازیں پڑھنے حکم دیاتواسی وقت پروردگارسے نمازمیں تخفیف کامطالبہ کیوں نہیں کیا لیکن جب معراج سے واپس ہوئے توحضرت موسی سے ملاقات ہوئی ،حضرت موسیٰ نے آنحضرت سے کہا : اپنی امت کے لئے خداسے تخفیف کراؤکیونکہ تمھاری امت اس قدرنمازیں پڑھنے کی قوت نہیں رکھتی ہے(پسآنحضرت نے خداسے نمازوں میں تخفیف کرائی یہاں تک واجب نمازوں کی تعدادپچاس سے کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئی)؟

امام زین العابدین نے فرمایا:اے میرے بیٹا!نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اپنی طرف سے خداسے کوئی فرمائش نہیں کرناچاہتے تھے لہٰذاجب معراج سے واپس ہوئے اورحضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی توحضرت موسیٰ نے کہا:تم اپنی امت کے شفیع ہوپس تم اپنی امت کی شفاعت کے لئے خداسے نمازوں میں تخفیف کراؤکیونکہ تمھاری امت اس قدر نمازیں پڑھنے کاحوصلہ نہیں رکھتی ہے لہٰذاپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے خداسے نمازوں میں تخفیف کرائی یہاں تک کہ واجب نمازوں کی تعدادپانچ رہ گئی ۔

زیدابن علی کہتے ہیں کہ :میں نے اپنے والدسے دوبارہ پوچھا:آنحضرت نے امت اسلام کے لئے پانچ سے بھی کم نمازوں کا تقاضا کیوں نہیں کیا ؟ امام زین العابدیننے جواب دیا: اے بیٹا! رسول ___________خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے پا نچ پر اس لئے اکتفاء کی کیونکہ انہی پا نچ نمازوں کے ذریعہ پچاس نماز وں کا اجر و ثواب حاصل ہو سکتا ہے جیساکہ خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

) >مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُاَمْثَالِهَا < (۱

جو شخص بھی کوئی ایک نیکی کرے گا اسے اس کادس برابراجروثواب ملے گا اس کے بعدامام (علیہ السلام)نے کہا:اے بیٹا!کیاتم نہیں جانتے ہوکہ جب ہمارے جدحضرت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)آسمانوں کی سیرکرکے زمین پرتشریف لائے توجبرئیلنازل ہوئے اورکہا:

یامحمد!انّ ربک یقرئک السلام ویقول:انّہاخمس بخمسین،مایبدل القول لدی ومااناںظلام للعبید۔

اے محمد!تمہاراپروردگارتم پردرودوسلام بھیجتاہے اورکہتاہے:یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں) کے برابرہیں (اور انھی پانچ نمازوں کے ذریعہ پچاس نمازوں کا ثواب حاصل ہو سکتا ہے) (۲

۔ ۲)علل الشرائع /ج ۱/ص ۱۳۳) ۔ ۱(سورہ أنعام /آیت ۱۶۰ (

ان اوقات میں نمازکے واجب ہونے کی وجہ

گذشتہ مطالب اورروایت سے یہ واضح ہوگیاہے کہ روزانہ پانچ نمازیں واجب ہیں مگراب سوال یہ پیداہوتاہے کہ خداوندعالم نے ان پانچ نمازوں کے لئے الگ الگ وقت کیوں معین کیاہے، پانچوں نماز کوایک ہی وقت میں کیوں واجب قرارنہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیا،پانچوں نمازکو صبح میں یادوپہرمیں یاعصرمیں یارات میں کسی بھی وقت واجب قراردے دیتا،یاکہہ دیتاکہ جسکے پاس رات دن میں جب بھی وقت مل جائے پانچوں نمازیں ایک ساتھ پڑھ لیاکرے ، مگرخدانے ایسانہیں کیااور پانچوں نمازکوالگ الگ وقت میں واجب قراردیا اس کی کیاوجہ ہوسکتی ہے اوراس میں کیارازپایاجاتاہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک نمازکوزوال کے وقت ،دوسری عصرکے وقت ،تیسری مغرب کے وقت ،چوتھی رات کی تاریکی میں اورپانچوی نمازکوسورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھنے کاحکم دیاہے ؟اس بارے میں چندروایت ذکرہیں :

پہلی روایت

امام حسنسے مروی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں آئی اوراس جماعت کے سب سے بڑے عالم نے آنحضرت سے چندسوال کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا: آپ ہمیں اس چیزکے بارے میں خبردیجئے کہ خداوندعالم نے آپ کی امت پرروزانہ ان پنچگانہ نمازوں کو ان ہی پانچ وقتوں میں کیوں واجب قراردیاہے ؟
پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اس یہودی عالم کے سوال کاجواب دیااورپنچگانہ نمازوں کوان پانچ اوقات میں واجب قراردئے کی وجہ بیان کی اورفرمایا:
زوال کے وقت سورج کے لئے ایک حلقہ (۱)بن جاتاہے جس میں وہ داخل ہوجاتاہے اورجیسے ہی سورج اس دائرے میں داخل ہوتاہے توعرش کے علاوہ اس کے نیچے موجوددنیاکی ہر چیزخدائے عزوجل کی تسبیح کرنے لگتی ہیں اوریہ وہی گھڑی ہے کہ جب میراپروردگارمجھ پردرودبھیجتاہے لہٰذاخدائے عزوجل نے مجھ پراورمیری امت پراس وقت نمازمیں کوواجب قراردیااورفرمایا:
) >وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ<(۱
نمازقائم کروزوال آفتاب سے رات کی تاریکی تک۔
یہ وہی گھڑی ہے کہ جس وقت روزقیامت جہنم کو سامنے لایاجائے گا،پس جومومن شخص بھی (دنیامیں) زوال کے وقت سجدہ یارکوع یاقیام کی حالت میں رہتاہوگاخداوندعالم اس کے جسم کونارجہنم پرحرام قراردے گا۔
۱(حلقہ سے دائرہ نُصف النہار مرادہے اور یہ وہ وقت ہے جب سورج نصف النہارکے (دائرے میں داخل ہوجاتاہے

. ۱(سورہ أسراء /آیت ۷۸ (

وقت نمازکے بارے میں پنچگانہ نمازوں کے وقت کیاہیں اوران ہی اوقات میں نمازکے قراردئے جانے کی وجہ کیاہے اورہرنمازکے لئے ایک مخصوص وقت کیوں معین کیاگیاہے ؟ اس کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازعصرکے واجب قراردئے جانے کی یہ وجہ بیان فرمائی:
نمازعصرکاوقت وہ وقت ہے کہ جب آدم (علیہ السلام)نے ممنوعہ درخت سے پھل توڑکرکھایاتوخدانے انھیں جنت سے باہرنکال دیااوران کی ذریت پرروزقیامت تک اس وقت میں نمازکوواجب قراردیااورخدانے اسی وقت میں نماز(ظہر)کومیری امت پربھی واجب قراردیاکیونکہ یہ نمازاللہ کے نزدیک سب سے زیاہ محبوب ہے اورمجھے (پنچگانہ نمازوں)اس وقت کی نماز کے پابندرہنے کی بہت زیادہ نصیحت اوروصیت کی گئی ہے۔
اس کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازمغرب کے واجب قراردئے جانے کی یہ وجہ بیان فرمائی:
نمازمغرب کاوقت وہ وقت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ادم (علیہ السلام)کی توبہ قبول کی اورحضرت آدم (علیہ السلام)کے درخت سے پھل توڑکرکھانے میں اوران کی توبہ قبول ہونے میں دنیاکے تین سوسال کافاصلہ تھااورنمازعصرومغرب کے درمیان قیامت کے ایک دن (جوکہ دنیاکے ایک ہزارسال کے برابرہے)کے برابرکافاصلہ تھااورآدم (علیہ السلام)نے توبہ قبول ہوتے ہی تین رکعت نمازپڑھی ،ایک رکعت اپنے خطااورلغزش کی بناپرجوآپ سے سرزدہوئی تھی اوردوسری رکعت حوا کے گناہ کے جبران کی وجہ سے اورتیسری رکعت بارگاہ خداوندی میں توبہ قبول ہوجانے کے شکرکی وجہ سے لہٰذاخداوندمتعال نے میری امت پران تین رکعت نمازوں کوواجب قراردیااوریہ وقت ایساہے کہ جس میں دعائیں مستجاب ہوتی ہیں لہٰذامیرے پروردگارنے مجھے وعدہ دیاہے کہ جوشخص اس وقت دعا کرے گامیں اس کی دعاکوضرورقبول کروں گااوریہ وہی وقت ہے کہ جب میرے پروردگارنے مجھے حکم دیا:
) >فَسُبْحَانَ اللٰهِحِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ<(۱
تم لوگ تسبیح پروردگارکرواس وقت جب شام کرتے ہوجب صبح کرتے ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

۱)سورہ رُوم /آیت ۱۷ (.

اس کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازعشاکے واجب قراردئے جانے کی یہ وجہ بیان فرمائی:
خداوندعالم نمازعشاکواس لئے واجب قراردیاتاکہ انسان اس نمازکے ذریعے آخرت کویادکرے کیونکہ قبرمیں اندھیراہوتاہے اورقیامت میں بھی اندھیراہوگاپس پروردگار عالم نے مجھ پراورمیری امت پررات کے وقت میں نمازعشا کو واجب قراردیاتاکہ انسان اس نمازکے ذریعہ قبرکومنورکرسکے اورمیری امت اس نمازکی روشنی میں پل صراط سے گزرسکے لہٰذاجولوگ اس نمازکوپرھنے کے لئے قدم اٹھاتے ہیں خدائے عزوجل ان کے جسم کوآتش جہنم پرحرام کردیتاہے اوریہ وہ نمازہے جسے پروردگارنے اپنے ذکرکے لئے مجھ سے پہلے والے نبیوں پرواجب قراردیاتھا ۔
اس کے بعدنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازصبح کے واجب قراردئے جانے کی یہ وجہ بیان فرمائی:
صبح کے وقت نمازکواس لئے واجب قراردیاہے کیونکہ صبح میں جب سورج طلوع ہوتاہے توشیطان کے دونوں شاخ ظاہروآشکارہوجاتے ہیں اسی لئے پروردگارنے مجھے سورج طلوع ہونے سے پہلے نمازصبح پڑھنے کا حکم دیااورصبح کے وقت نمازکواس لئے واجب قراردیاکیونکہ جب سورج طلوع ہو تا ہے توکافروآفتاب پرست سورج کو سجدہ کرتے ہیں لہٰذاس سے پہلے کہ کافر سورج (بت اورشیطان وغیرہ) کو سجدہ کریں خداوندعالم نے میری امت پرنمازصبح کوواجب قراردیااورنمازصبح کاوقت اللہ کے نزیک محبوب ترین وقت ہے اورنمازصبح وہ نمازہے جس میں رات اوردن دونوں کے ملائکہ شاہداورحاضررہتے ہیں (یعنی رات والے ملائکہ بھی اس نمازکوآسمان پرلے جاتے ہیں اوردن کے ملائکہ بھی جسسے نمازی کودوبرابراجروثواب ملتاہے (جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)پانچ نمازوں کے وقت کے رازکوبیان کرچکے تواس یہودی آنحضرت سے عرض کیا:
صدّقت یامحمد !
) اے محمد!آپ نے یہ رازبالکل صحیح فرمائے ہیں۔(۱
----

۱)من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۱۲ (.

دوسری روایت
حسین ابن ابی العلاء سے مروی ہے ،امام صادق فرماتے ہیں :جب خداوند عالم نے آدم (علیہ السلام) کوجنت سے نکال کردنیامیں بھیجاتوآپ کے پورے جسم پرسر سے پیروں کے تلووں تک سیاہ رنگ کے داغ پڑگئے(جسے عربی میں شامہ کہتے ہیں) جس کی وجہ سے آپ کے جسم سے بدبوآنے لگی ، حضرت آدم (علیہ السلام)اپنے جسم کی یہ حالت دیکھ کراورزیادہ غمگین ہوگئے اورجب ایک درازمدت تک روتے وگڑگڑاتے رہے توجبرئیل نازل ہوئے اورپوچھا: اے آدم! تمھارے رونے کاسبب کیاہے ؟حضرت آدم (علیہ السلام)نے جواب دیا:ان کالے داغ اوران کے اندرپیداہونے والی بدبونے مجھے غمگین کردیاہے ،جبرئیل نے کہا:اے آدم! اٹھواورنمازپڑھوکیونکہ یہ پہلی نماز(یعنی نمازظہر)کاوقت ہے ،حضرت آدم(علیہ السلام) نے اٹھ کرنماز(ظہرپڑھی توفوراًآپ کے جسم سے سروگردن کارنگ بالکل صاف ہوگیا،جب دوسری نماز(یعنی عصر)کاوقت پہنچاتوجبرئیل نازل ہوئے اور کہا:اے آدم(علیہ السلام)! اٹھو اور نمازپڑھوکیونکہ اب یہ دوسری نمازکاوقت ہے،جیسے ہی حضرت آدم(علیہ السلام) نے نمازعصرپڑھی توناف تک بدن کارنگ صاف ہوگیا،جب تیسری نماز(یعنی مغرب)کاوقت پہنچاتوجبرئیل آئے اورکہا:اے آدم(علیہ السلام)! اٹھواورنماز(مغرب)پڑھوکیونکہ اب یہ تیسری نمازکاوقت ہے ،جیسے حضرت آدم(علیہ السلام) نے نماز(مغرب) پڑھی تو دونوں گھٹنوں تک بدن کارنگ صاف ہوگیا،جب چوتھی نماز(یعنی عشا)کاوقت پہنچاتوکہا:اے آدم(علیہ السلام)! اٹھو اورنماز(عشا)پڑھوکیونکہ اب یہ چوتھی نمازکاوقت ہے ،حضرت آدم(علیہ السلام) نے نماز(عشا)پڑھی توپیروں تک بدن کارنگ بالکل صاف ہوگیا،جب پانچوی نماز(یعنی صبح)کاوقت پہنچاتوجبرئیل نے کہا:اے آدم(علیہ السلام)! اٹھواورنماز(صبح) پڑھوکیونکہ اب یہ پانچوی نمازکاوقت ہے ،جیسے ہی حضرت آدم(علیہ السلام) نماز(صبح)سے فارغ ہوئے تومکمل طورسے پورے کارنگ صاف ستھراہوگیااورآپ نے خداکی حمدوثنا کی،جبرئیل نے کہا: اے آدم!تمھاری اولادکی مثال ان پنجگانہ نمازوں میں ایسی ہی ہے
جس طرح تم نے نمازپنجگانہ کے ذریعہ اس ان دانوں سے نجات پائی ہے پس تمھاری اولادمیں جوشخص شب وروزمیں یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پانچ نمازیں پڑھے گاوہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہوجائے گاجیسے) تمھارابدن ان دانوں سے پاک وصاف ہوگیاہے ۔(۱

۔ ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۱۴ (

تیسری روایت

فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام رضا فرماتے ہیں: اگرکوئی تم سے یہ معلوم کرے کہ ان ہی اوقات میں نمازکوکیوں واجب قرار دیا گیا ہے اورانھیں ان کے اوقات سے نہ پہلے بجالایاجاسکتاہے اورنہ مو خرکیاجاسکتاہے یعنی قدم کیاپہلے نہ بعدپہلے انھیں وقت سے پہلے یابعدمیں کیوں پڑھاجاسکتاہے؟اس کاجواب یہ ہے کہ چاراوقات ایسے مشہوراورمعروف اوقات ہیں جوکرہ أرض پررہنے والے تمام لوگوں کواپنے دائرے میں شامل کرتے ہیں اورہرجاہل وعالم ان اوقات سے مطلع ہے اوروہ اوقات یہ ہیں: غروب مشہورومعروف وقت ہے لہٰذااس وقت میں نمازوغرب پڑھی جائے ،سقوط شفق بھی مشہوروقت ہے لہٰذااس وقت میں نمازعشا پڑھی جائے ،طلوع فجربھی مشہوروقت ہے لہٰذااس وقت میں نمازصبح پڑھی جائے ،آفتاب کازوال کرنااورسایہ اپنی کمی کوپہنچنے کے بعدمشرق کی طرف بڑھناشروع کرنامشہورومعروف وقت ہے لہٰذاانسان پرواجب ہے کہ اس وقت نمازظہرپڑھے اورعصرکاوقت بھی بہت زیادہ مشہورہے اس وقت میں نمازپڑھنے کانظیرموجودنہیں ہے لہٰذااس نمازکے وقت کوپہلی نماز(ظہر)کے ختم ہونے کے بعدرکھاگیاہے کہ جب ہرچیزکاسایہ چاربرابرہوجائے ۔

ان اوقات میں نمازکے واجب قراردئے جانے کی ایک علت یہ بھی ہے کہ خداوند عزوجل اس چیزکوبہت زیادہ دوست رکھتاہے کہ لوگ اپنے روزانہ کے ہرعمل کی ابتدااس کی اطاعت اورعبادت کے ساتھ انجام دیں اسی لئے حکم دیاکہ انسان دن کی ابتدہوتے ہی (صبح سویرے نیندسے بیدارہوکر) پہلے اس کی عبادت کرے اوراس کے بعدکسب معاش کی تلاش میں گھرسے باہرقدم نکالے ،پس نمازصبح کواس لئے واجب کیاگیاتاکہ انسان عبادت خداوندی کے ساتھ اپنے آرام کوترک کرے اوراپنے دن اورکام کی ابتدااس کے نام سے کرے اورخداکویادکرکے گھرسے باہرقدم نکالے۔

جب دن اپنے درمیان کوپہنچتاہے یعنی جب آدھادن گذرجاتاہے تولوگ اپنے شغل وحرفہ سے ہاتھ روک لیتے ہیں اوربدن سے اس کام کے لباس کواتاردیتے ہیں اور دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے اورتھوڑاسا آرام کے لئے گھر آتے ہیں ،قیلولہ بھی کرتے ہیں لہٰذاخداوندعالم نے حکم دیاصبح سے مشغول کام کونماز ظہر کے ذریعہ ختم کریں اور دوپہر کے ان کاموں کواللہ کی عبادت کے ذریعہ شروع کریں

جب ظہرکاوقت گذرجائے اورلوگ اپنے گھروں سے دن کے دوسرے حصہ میں کام کرنے کے لئے نکلناچاہتے ہیں توپھراپنے کام کی ابتداحق تعالیٰ کے عبادت کے ذریعہ کریں،اس کے بعداپنے کام پرجائیں لہٰذاخداوندعالم نے اس وقت میں نمازکوواجب قراردیا جیسے ہی سورج ہوتاہے توانسان دن کے دوسرے حصہ میں کام سے فارغ ہوکراپنے گھرکی طرف آتاہے تواسے چاہئے کہ تو کام کی انتہانماز مغرب کے ذریعہ کرے اس کے بعد رات کا کھانا کھائے لہٰذااس وقت خداوندعالم نے نمازمغرب کوو اجب قراردیا اور جب انسان بستر پر لیٹنا چاہے تو رات کے آرام کی ابتدا بھی نماز کے ذریعہ کرے اورلیٹنے سے پہلے حق تعالیٰ کی عبادت کرے اسی لئے اس وقت خداوندعالم نے نماز عشاکوواجب قراردیا

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب لوگ اس دستورپرعمل کریں گے اوراپنے ہرکام کی ابتدا عبادت خداوندی سے شروع کریں گے اورنمازکوبتائے گئے طریقہ سے انجام دیں گے اوراس کے بعداپنے دنیاوی حاجتوں میں کی تلاش میں نکلیں گے توہرگزخداکونہیں بھول سکیں گے اوراس کے ذکرسے غافل نہیں رہیں گے توہرگزدل میں قساوت نہیں رہے گی اورمیل ورغبت بھی) کم نہیں ہوسکے گی ۔(۱

۔ ۱(علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۶۳ (

چوتھی روایت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اذازالت الشمس فتحت ابواب السماء وابواب) الجنان واستجیب الدعاء فطوبیٰ لمن رفع لہ عمل صالح ۔(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جب زوال کاوقت پہنچتاہے توآسمان اوربہشت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں اودعائیں قبول ہوتی ہیں اوریہ خوشحالی ہے ان لوگوں کے لئے کہ جن کے اعمال صالح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اوپرپہنچتے ہیں ۔

۔ ١(من لایحضرہ الفقیہ /ج ١/ص ٢١۴)

پانچوی روایت

عن اسحاق بن عمارقال:قلت لابی عبداللہ علیہ السلام:اخبرنی عن افضل المواقیت فی صلاۃالفجر؟ قال:مع طلوع الفجر،انّ اللہ تعالیٰ یقول: یعنی صلاۃ الفجرتشہدملائکۃ اللیل وملائکۃ النہار، فاذا صلی العبد صلاۃ الصبح مع طلوع الفجر اثبت لہ مرتین تثبتہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النہار.

اسحاق ابن عمارسے مروی ہے کہ میں امام صادق سے پوچھا:نمازصبح کاافضل ترین وقت کیاہے؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:نمازصبح کاافضل ترین وقت فجریعنی صبح صادق ہے کیونکہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:

) <اِنّ قَرْآنَ الْفَجْرِکَانَ مَشْہُوداً>(١

نمازصبح بھی پڑھاکروکیونکہ نمازصبح کے لئے گواہی کاانتظام کیاگیاہے آیہ مبارکہ میں قرآن فجرسے نمازصبح مرادہے کہ جس وقت کی نمازکی گواہی کے لئے رات کے ملائکہ حاضرہوتے ہیں اوردن والے ملائکہ بھی حاضرہوجاتے ہیں پس جب کوئی بندہ فجرکے وقت نمازصبح اداکرتاہے تواس نمازکاثواب دومرتبہ اس کے نامہ اعمال میں لکھاجاتاہے ،رات کے ملائکہ) بھی اس کے ثواب کونامہ اعمال میں درج کرتے ہیں اوردن کے ملائکہ بھی۔(٢

۔ ٢)تہذیب الاحکام /ج ٢/ص ٣٧) ۔ ١(سورہ أسراء /آیت ٧٨ (

تعدادرکعت کے اسرار

جب یہ ثابت ہوگیاکہ روزانہ پانچ نمازیں(ظہروعصر،معرب وعشااورصبح)واجب ہیں اوریہ بھی معلوم ہوگیاکہ ان اوقات میں نمازکوکیوں واجب قراردیاگیاہے اب سوال پیداہوتاہے کہ ان میں ہرنمازکت نی رکعت ہے اورات نی رکعت قراردئے جانے کی وجہ ہے مثلانمازظہرسفرمیں اورحضرمیں کت نی رکعت ہے اوراس کی وجہ کیاہے،نمازصبح سفراورحضردونوں میں دوہی رکعت ہے اس کی کیاوجہ ہے؟ ۔

جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے توخداوندعالم نے آنحضرتپرپانچ نمازوں کوواجب قراردیااور ہرنمازکودورکعتی طورپرواجب قراردیا،اس طرح پانچوں نمازکی رکعتوں کی تعداددس ہوتی ہے مگرجب پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) مکہ سے مدینہ ہجرت کی اورامام حسین کی ولادت ہوئی جب امام حسن اورامام حسین اس دنیامیں آگئے اورخداوندعالم نے پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوکھلی ہوئی تبلیغ کاحکم دیاتوآنحضرت نے سات رکعت کااضافہ کیا،اوراس طرح سے روزانہ سترہ رکعات نمازواجب ہوتی ہے اس بارے میں میں چندروایت قصرکی بحث میں ذکرکریں گے اورچندروایت یہاں پرذکرہیں:

١فضیل ابن یسارسے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کو اپنے بعض اصحاب سے یہ فرماتے سناہے:کہ خداوندعالم نے پنچگانہ نمازوں میں سے ہرنمازکودودورکعت واجب قراردیاہے، اس طرح پنجگانہ نمازوں کی رکعتوں کی تعداددس ہوتی ہے ،اس کے بعدرسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے (نمازصبح اورمغرب کے علاوہ نماز ظہر و عصر اور عشا کی) ہردورکعت کے ساتھ دورکعت کااضافہ کیااورنمازمغرب میں ایک رکعت کااضافہ کیااوریہ سات ر کعت کہ جنھیں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اضافہ کیاہے انھیں کی طرح واجب ہیں یعنی جس طرح وہ دس رکعتیں واجب ہیں اسی یہ سات رکعت بھی واجب ہیں، سفرکے علاوہ کسی بھی حالت میں ان سات رکعت کاترک کرناجائزنہیں ہے البتہ سفرکی حالت میں نمازمغرب کواسی حالت میں رکھناہے یعنی نمازگزارچاہے سفرمیں یاحضرمیں دونوں حالتوں میں نمازمغرب کومکمل انجام دیناہے اورخداوندعالم نے آنحضرت کواضافہ کرنے کی ترخیص دی ہے لہٰذااس زیادتی کے ساتھ واجب نمازسترہ رکعت ہوتی ہے ۔

۔ کافی /ج ١/ص ٢۶۶

٢۔امام محمدباقرعلیہ السلام فرماتے ہیں:(اللہ کی طرف سے)روزانہ دس رکعت نمازواجب قراردی گئی تھی ،ظہرکی دورکعت ،عصرکی دورکعت،صبح کی دورکعت، مغرب کی دورکعت ،عشاکی دورکعت،یہ دس رکعات نمازایسی ہیں کہ جس میں چون وچراکی گنجائش نہیں ہے ،اگرکوئی ان میں سے کسی چیزکے بارے میں کوئی چون وچراکرے گویااس نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمازسے روگردانی کی ہے اوریہ وہ نمازہے جسے خدائے عزوجل نے قرآن کریم میں مومنین پرواجب قراردیاہے اورحضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی طرف واگذارکیاہے پس نبی اکرم نے ان دس رکعات میں سات رکعات کااضافہ کیااوریہ سات رکعتیں سنت ہیں اسی لئے تیسری اورچوتھی رکعت میں قرائت نہیں ہے بلکہ ان سات رکعتوں میں تسبیح وتہلیل اورتکبیرودعاہے ،ہاں اس چیزمیں اشکال کرسکتے ہیں کہ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے مسافرین کے علاوہ حاضرین پردورکعت ظہرمیں ،دورکعت عصرمیں ،دورکعت عشاکی نمازمیں اضافہ کیاہے اورنمازمغرب میں مسافرومقیم دونوں پرایک کااضافہ کیاہے ۔

. کافی /ج ۳/ص ۲۷۳

۳۔امام محمدباقر فرماتے ہیں: جب پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پر گئے توخداوندعالم نے دس رکعت نمازدودورکعت کرکے واجب قراردی لیکن جب امام حسن اورامام حسین کی ولادت ہوئی توآنحضرت نے شکرخداکے خاطران دس رکعتوں میں سات رکعت کااضافہ کیا کیونکہ خداوندعالم نے آنحضرت کواضافہ کرنے کی ترخیص دی ہے ،پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازصبح میں کسی رکعت کااضافہ نہیں کیابلکہ اسے ضیق وقت کی وجہ سے اسی طرح رہنے دیاکیونکہ صبح کے وقت رات کے ملائکہ بھی حاضررہتے ہیں اوردن کے ملائکہ بھی حاضرہوتے ہیں ،جب پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے سات رکعت کااضافہ کیاتوخداوندعالم نے حکم دیاکہ سفرمیں نمازکوآدھی پڑھاجائے لہٰذاپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے زیادہ کی گئی رکعتوں میں چھ رکعت کوکم کردیالیکن نمازمغرب سے اضافہ کی گئی رکعت کوکم نہیں کیابلکہ اسے اسی طرح رہنے دیا،سفرکی حالت میں پیغمبر کی اضافہ کی ہوئی سات رکعتوں میں سے چھ رکعت نمازترک کرناواجب ہے ،پس جوشخص نمازکی اصلی دورکعتوں میں شک کرتاہے گویاوہ نمازکامنکرہے۔

. کافی /ج ۳/ص ۴۸۷

۴۔سعدابن مسیب سے مروی ہے کہ میں نے امام علی بن الحسین سے پوچھا : یہ نمازکہ جسے ہم سب اس کیفیت کے ساتھ پڑھتے ہیں اسے خداوندعالم نے مسلمانوں پرکس وقت واجب قراردیاہے ؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:جب رسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوکھلی ہوئی تبلیغ کاحکم ملااوراسلام قوی ہوگیاتوخداوندعالم نے مسلمانوں پرنمازکوواجب قراردیا،اورجس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پرجہادکوواجب کیاتوپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے (دس رکعت میں)سات رکعت کااضافہ کیا،دورکعت کونمازظہرمیں ،دورکعت کونمازعصرمیں ، ایک رکعت کونمازمغرب میں اوردورکعت کونمازعشا میں اضافہ کیااورنمازصبح کواسی طرح دورکعت رہنے دیاجس طرح سے واجب کیاگیاتھا(۱)اورنمازصبح میں کسی رکعت کااس لئے اضافہ نہیں کیاکیونکہ رات کے ملائکہ کوآسمان کی طرف پلٹنے کی جلدی ہوتی ہے تاکہ دن کے ملائکہ بھی جلدی زمین پرپہنچ جائیں اوررات کے ملائکہ بھی پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ساتھ نمازصبح کی شہادت دیتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے: >قُرْآنَ الْفَجْرِ،اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِکَانَ مَشْہُودا< نمازصبح بھی پڑھاکروکیونکہ نمازصبح کے لئے گواہی کاانتظام کیاگیاہے۔

مسلمان بھی اس کی شہادت دیں گے اورشب وروزکے ملائکہ بھی شہادت دیں) گے۔(۲

۱ (پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد سات رکعت (نمازکااضافہ کیاہے اوراس طرح پنجگانہ نمازوں کی رکعتوں کی تعدادسترہ قرارپائی ہے ۔

. ۲(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۴۵۵ (

۵۔فضل بن شاذان سے مروی ہے امام علی رضا فرماتے ہیں:اگرکوئی یہ اعتراض کرے کہ خداندعالم نے اصل نمازکودودورکعتی کیوں واجب قراردیاہے(ایک رکعتی ____________یااسسے بھی کم کیوں نہیں)؟ اورپھربعدمیں(نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے کہ جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نمازمیں اضافہ کی ترخیص دی ہے)کسی نمازمیں ایک رکعت اورکسی میں دورکعت کااضافہ کیااورکسی نمازمیں ایک رکعت بھی اضافہ نہیں کی،اس وجہ کیاہے؟

امام (علیہ السلام)فرماتے ہیں:اس کاجواب یہ ہے کہ:اصل نمازکودورکعتی واجب قراردئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نمازایک رکعتی ہے کیونکہ اصل عددایک ہے ،اگرایک میں سے کچھ کم کرلیاجائے تووہ عددنہیں کہلاتاہے اسی طرح اگرنماز کوایک رکعت سے بھی کم رکھاجاتاتووہ رکعت نہ کہلاتی اس لئے نمازکوایک رکعت سے کم نہیں قراردیاگیااورنمازکوایک رکعتی اس لئے قرارنہیں دیاگیاہے کیونکہ ،خداوندعالم اس چیزکاعلم رکھتاتھاکہ اس کے بندے ایک رکعت نمازکوزیادہ اہمیت نہیں دیں گے اوراسے مکمل وتمام(آداب شرائط کے ساتھ) ادانہیں کرسکتے ہیں اوراس کے اداکرنے میں دلچسپی نہیں رکھیں گے اوراس میں حضورقلب نہیں رکھ سکیں گے لہٰذاخداوندعالم نے ایک کے سات ایک اوررکعت کااضافہ کیاتاکہ دوسری رکعت رکعت اول کے نقص کوپوراکرسکے اوراس طرح سے ہرنمازدورکعتی قرارپائی. پس حقیقت یہ ہے کہ خداوندعالم نے ہرنمازکودورکعتی قراردیالیکن پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)بھی اپنی امت کے بارے

میں اس چیزکاعلم رکھتے تھے اللہ کے بندے ان دورکعت کوتمام طورسے جس طرح حکم دیاگیاہے اسے کاملاًاورتماماًادانہیں کرسکتے ہیں لہٰذاآنحضرت نے ظہروعصراورعشاکی نمازمیں ہرایک کے ساتھ دودورکعت کاضمیمہ کیاتاکہ شروع کی دورکعتیں مکمل ہوجائیں اورآنحضرت یہ بھی جانتے تھے کہ مغرب ایک ایساوقت ہے کہ جس وقت غالباًلوگوں کونمازپڑھنے کے علاوہ اوراپنے گھروں میں کام مینزیادہ مصروف رہتے ہیں،مثلاًافطارکرنا،کھاناپینا،وضو کرنا،مقدمات استراحت آمادہ کرنااورسونے کی تیاری کرناجیسے کام میں مشغول رہناپڑتاہے لہٰذاتاکہ لوگوں کوآسانی رہے نمازمغرب میں صرف ایک رکعت کااضافہ کیا.

نمازمغرب میں ایک اضافہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ شبانہ روزکی پانچ نمازوں میں سے ایک نمازطاق رہے نمازصبح کو اسی حالت پرچھوڑدیایعنی اس کی دورکعت میں کسی رکعت کاضمیمہ نہیں کیااس کی ایک وجہ یہ ہے کہ صبح کے وقت انسان زیادہ مشغول رہتاہے کیونکہ اسے اپنے کاروبارکی طرف جانے کے لئ___________ے جلدی بھی ہوتی ہے اوردوسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت انسان کادل دماغ فکروخیالات سے خالی رہتاہے کیونکہ رات میں ایسے وقت پر لوگوں سے معاملات کم ہوتے ہیں ،لینادینابھی کم ہوتاہے، لہٰذاانسان کادل اس نمازمیں دوسری نمازکے مقابلہ میں انسان دل خداکی طرف زیادہ رہتاہے اسلئے اسمیں کسی رکعت کااضافہ نہیں کیا ۔

. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۶۱

نمازکے آداب واسرار

راز جمع بین صلاتین

زوال کے بعدجب چاررکعت نمازپڑہنے کاوقت گذرجائے نمازعصرکاوقت بھی شروع ہوجاتاہے،اس وقت سے لے کرجب سورج غروب ہونے میں صرف چاررکعت نمازکاوقت باقی رہ جائے تواس وقت تک نمازظہروعصرکامشترک وقت ہوتاہے اسی طرح سورج غروب ہونے کے بعدجب تین رکعت نمازپڑھنے کاوقت گذرجائے تونمازعشاکاوقت بھی شروع ہوجاتاہے اس وقت سے لے کرجب آدھی رات ہونے صرف چاررکعت نمازپڑھنے کاوقت باقی رہ جائے تواس وقت نمازمغرب اورعشاکامشترک وقت ہوتاہے لہٰذانمازظہرکے فوراًبعدنمازعصرکاپڑھناصحیح ہے اورنمازمغرب کے فوراًبعدنمازعشاکاپڑھناصحیح ہے ۔

نمازظہرکے فوراًبعدنمازعصر پڑھنے اوراسی طرح نمازمغرب کے فوراً بعد نماز عشا کے پڑھنے کوجمع بین صلاتین کہاجاتاہے اس میں کوئی فرق نہیں انسان کسی حال میں ہو سفرمیں ہویاحضر،دونمازوں کے مشترک وقت میں پہلاوقت ہویاآخری وقت ،دین اسلام نے جمع بین صلاتین کو جائز قراردیاہے جس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)بارش وباران اورموسم کی خرابی کی وجہ سے نمازظہرکے بعد نماز عصر پڑھتے تھے اورنمازمغرب بعدعشاکی نمازپڑھتے تھے اورموسم کی خرابی کے بغیر اختیاری وعادی حالت میں بھی نمازظہرکے بعدعصراورنمازمغرب کے بعدعشاکی نماز پڑھتے تھے ،اس بارے میں اہل سنت کی روایتیں موجودہیں،احمدابن حنبل نے اس بارے میں متعددروایتیں نقل کی ہیں اورصحیح مسلم وصحیح بخاری میں بھی انکا ذکر موجود ہے ،خودصحیح مسلم اورسنن دارمی وغیرہ جیسی کتابوں میں ’’الجمع بین صلاتین فی الحضر‘‘کے نام سے ایک باب موجودہے،جمع بین صلاتین سے متعلق مکتب تشیّع وتسنن چند روایت ذکرتے ہیں کہ جن میں جمع کرنے کی وجہ بھی ذکرکی گئی ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:کان رسو ل اللہ صلی علیہ وآلہ اذاکان فی سفرا ؤعجلت بہ حاجة یجمع بین الظہروالعصروبین المغرب والعشاء الآخرة.

امام صادق فرماتے ہیں:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)جب کبھی سفرمیں ہوتے تھے یاحضرمیں کسی حاجت کی جلدی ہوتی تھی توظہروعصرکوایک ساتھ جمع کرتے تھے اورمغرب وعشاء کوایک ساتھ جمع کرتے تھے ۔

. کافی /ج ۳/ص ۴۳۱ ۔تہذیب الاحکام /ج ۳/ص ۲۳۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن جعفربن محمدعن ابیہ عن علی علیہم السلام قال:کان رسو ل اللہ صلی علیہ وآلہ یجمع بین المغرب والعشاء فی اللیلة المطیرة وفعل ذلک مرارا.
حضرت علی فرماتے ہیں:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) بارانی راتوں میں نمازمغرب وعشاء کوجمع کرتے تھے اوراس کام کوچندبارانجام دیاہے ۔
. وسائل الشیعہ /ج ۳/ص ۱۶۰
عن عبداللہ بن سنان عن الصادق علیہ السلام: انرسو ل اللہ صلی علیہ وآلہ جمع بین الظہروالعصرباذان واقامتین و جمع بین المغرب والعشاء فی الحضرمن غیرعلة باذان واحد واقامتین. امام صادق فرماتے ہیں:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نمازظہروعصرکوایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کرتے تھے اورمغرب وعشاء کوبغیرمجبوری حضرمیں بھی ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کرتے تھے ۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۸۷
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: ان رسو ل اللہ صلی علیہ وآلہ صلی الظہر والعصر فی مکان واحدمن غیرعلة ولاسبب فقال عمروکان اجرء القوم علیہ :احدث فی الصلاة شی ؟قال(ص)لا،ولکن اردتُ ان اوسع علی امتی.
امام صادق فرماتے ہیں:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازظہروعصرکوایک ہی جگہ پرکسی مجبوری وسبب کے بغیرایک ساتھ پڑھاتوعمرابن خطاب نے کہا:امت اسی پر عمل کرنے لگے گی اورایک نئی چیزایجادکردے گی ؟آنحضرت نے فرمایا:ایسانہیں ہے بلکہ میں نے اپنی امت پرتوسعہ کرنے کاارادہ کیاہے یعنی تاکہ میری امت پرنمازمیں اسانی ہوجائے ۔
. علل الشرائع /ج ۲/ص ۳۲۱
عن سعید بن جبیرعن ابن عباس قال:جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الظہروالعصرمن غیرخوف ولاسفرفقال:ارادَان لایحرج علی احد من امتہ. ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے بغیرکسی خوف اورسفرکے نمازظہروعصرکویکے بعددیگرے پڑھااورابن عباس نے فرمایاکہ :پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کاارادہ یہ تھاکہ ان کی امت میں کسی شخص نمازپڑھنے میں کوئی حرج پیشنہ آئے۔
علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۲۱
حدّثنایحیی بن یحیی قال:قراتُ علی مالکٍ عن ابی الزّبیرعن سعیدبن جُبَیرٍعن ابن عبّاس قال:صلّیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظّہرَوالعصرَجمیعاًوالمغرب والعشاء جمیعا فی) غیرخوفٍ ولاسفرٍ.(۱
ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے بغیرکسی خوف اور سفرکے نمازظہروعصرکویکے بعددیگرے اورنمازمغرب وعشاکوبھی یکے بعددیگرے پڑھا. حدّثنااحمدبن یونس وعون بن سلّام جمیعاًعن زُہیرقال ابن یونس: حدّثناابوالزّبیرعن سعیدبن جُبیرعن ابن عبّاس قال:صلّیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظّہرَوالعصرَجمیعاًبالمدینة فی غیرخوفٍ ولاسفرٍ.قال ابوالزّبیر:فسئلتُ سعیداًلِمَ فَعَلَ ذٰلک) ؟فقال:سئلتُ ابن عبّاس کماسئلت نی فقال:اَرادَاَنْ لایُحرِجَ اَحَداًمِن امّتہ .(۲
ابوزبیرسے مروی ہے کہ سعیدابن جبیرنے ابن عباس سے نقل کیاہے :وہ کہتے ہیں کہ پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے مدینہ میں بغیرکسی خوف اورسفرکے نمازظہروعصرکو یکے بعددیگرے انجام دیا، ابوزبیرکہتے ہیں کہ میں نے سعیدسے پوچھا:آنحضرت نے ایساکیوں کیا؟توسعیدنے مجھے جواب دیا:جوسوال تونے مجھ سے کیاہے یہی سوال میں نے ابن عباس سے کیاتھاتوانھوں نے جواب دیاتھا: نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)یہ چاہتے تھے کہ ان کی امت میں کوئی شخص کسی تکلیف اورزحمت سے دوچارنہ ہو۔

. ۲)صحیح مسلم /ج ۲/ص ۱۵۱) . ۱(صحیح مسلم /ج ۲/ص ۱۵۱ (

حدّثناابوبکربن ابی شیبة وابوکریب قالا:حدّثناابومعاویة وحدّثناابوکریب وابوسعیدالاشجع واللفظ لابی کریب قالا:حدّثناوکیعٌ کلاہماعن الاعمش عن حبیب ابن ابی ثابت عن سعیدبن جبیرعن ابن عباس قال:جَمَعَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَینَ الظّہرِوَالعصرِوالمغربِ وَالعشاءِ بِالمدینةِ فی غیرِخوفٍ ولامطرٍ(فی حدیث وکیع) قال:قلتُ لابن عباس :لِمَ فَعَلَ ذٰلک ؟قال:کی) لایحرج امتہ((وفی حدیث ابی معاویة)قیلَ لابن عباس :ماارادالِیٰ ذلک؟قال:اَرادَاَنْ لایُحرِجَ امّتہ .(۱ سعیدابن جبیرابن عباس سے نقل کرتے ہیں :وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازظہروعصراور مغرب وعشاء کوبغیرکسی خوف وبارش کے ایک ساتھ اداکیا(وکیع کی روایت میں آیاہے)سعیدنے کہا:میں نے ابن عباس سے معلوم کیا:پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ایساکیوں کیا؟ جواب دیا:اس لئے تاکہ آپ کی امت کسی مشقت میں نہ پڑے (ابومعاویہ کی روایت میں آیاہے)

ابن عباس سے پوچھا: آنحضرت نے ایساکیوں کیا؟کہا:تاکہ آپ کی امت کوکوئی زحمت ومشقت نہ ہو۔

۔ ۱(صحیح مسلم /ج ۲/ص ۱۵۲)

روزانہ نمازکے تکرارکی وجہ

اگرکوئی شخص پنجگانہ نمازوں کے بارے میں یہ سوال کرے کہ روازنہ گذشتہ نمازکی تکرارہوتی ہے جب دن بدل جاتاہے تونمازمیں تبدیلی کیوں نہیں ہوتی ہے ؟ ہرروزگذشتہ روزکی طرح صبح وشام کی بھی تکرارہوتی ہے اسی لئے نمازکی بھی تکرارہوتی ہے مگراس سوال کاحقیق جواب یہ ہے کہ انسان حضورقلب کے ساتھ جت نی زیادہ نماز یں پڑھتے جائیں گے ،ات ناہی زیادہ انسان کا مرتبہ بلند ہوتا جائے گا اوراس کے اندرات ناہی زیادہ خلاص پیداہوتاجائے گا،وہ اللہ تبارک تعالی سے ات ناہی زیادہ قریب ہوتاجائے گا۔ اس مطلب کوواضح کرنے کے لئے تین بہترین مثال ذکرہیں:
۱۔وہ شخص جوکسی بلندی پرجانے کے لئے زینہ کی پہلی پیڑی پرقدم رکھتاہے اس کے بعددوسری پیڑی پرقدم رکھتاہے پھر تیسری پیڑی پرقدم رکھتاہے اوراسی طرح قدم رکھنے کی تکرارکرتاجاتاہے اورجت نابلندہوتاجاتاہے ہمت ات نی زیادہ بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے مقصدتک پہنچ جاتاہے ،نمازبھی زینہ پرقدم رکھنے کے مانندہے ،جت نازیادہ نمازکی تکرارکی تکرارکرتے جائیں گے ات ناہی ایمان میں تازگی پیداہوتی رہے اورخداسے قربت بھی حاصل ہوتی جائے ۔
۲۔وہ شخص جوپانی حاصل کرنے کے لئے کسی بیلچہ یاکسی مشینری کااستعمال کرتاہے اورزمین کوکھودناشروع کرتاہے ، کنواں کھودنے کے لئے زمین میں بیلچہ مارناظاہراً ایک تکرار ی کام ہے لیکن بیلچہ کے ذریعہ جت نازیادہ زمین کوکھودتے جائیں گے اور مٹّی باہر نکا لتے رہیں گے اسی مقدار میں پانی سے نزدیک ہوتے جا ئیں گے یہاں تک ایک روزاپنے مقصدمیں کامیاب ہوجائیں گے
ہر بیلچہ مارنے پر ایک قدم پانی سے قریب ہوتے جائیں گے اسی طرح جت نی زیادہ نماز یں پڑھتے جائیں گے ات ناہی زیادہ خدا سے قریب ہوتے جائیں گے۔ ۳۔اگر کوئی شخص کسی ایسے کنو یں کے اندر موجو دہے کہ اوروہ ہاتھوں سے رسی کوپکڑاوپرکی طرف آتارہے تواسے ہاتھوں کے چلانے کی تکرارکرے گااورکنویں کے کنارے سے قریب ہوتاجائے گالیکن ہاتھوں کی اس تکرارکی وجہ سے وہ جت نازیادہ قریب ہوتاجائے گااس کے دل میں خوف وہراس زیادہ پیداہوتاجائے گاکہ ہاتھ سے رسی چھٹ گئی توکنویں گرمرجائے گایاہاتھ پیرٹوٹ جائیں گے لہٰذارسی کومضبوطی سے پکڑنے کی کوشش کرے گاکیونکہ یہ رسی اس کی حیات کی ضامن ہے بس یہی حال نمازکابھی ہے جب تک اس کی روزانہ تکرارہوتی رہی گی توانسان کے ایمان میں تازگی ، دل میں خوف خدااورزیادہ پیداہوتاجائے گااوراسی مقدارمیں خداسے قریب ہوتاجائے گا۔

نمازکے آداب وشرائط
نمازکے کچھ آداب وشرائط ایسے ہیں کہ جن کالحاظ کرنااوران کی رعایت کرناواجب ولازم ہے اورکچھ آداب ایسے ہیں کی رعایت کرناسنت مو کُدہ ہے اورایسے ہیں جن کاترک کرنامستحب ہے اورانجام دینامکروہ ہے وہ شرائط کہ جن کی رعایت کرناواجب ہے ان میں ایک وقت ہے جس کے بارے میں ذکرکرچکے ہیں اوراس کے اسرارکوبھی بیان کرچکے ہیں،اوربقیہ شرائط کوبھی یکے بعددیگرے ذکرکررہے ہیں

رازطہارت
طہارت کی دوقسم ہیں : ۱۔ظاہری طہارت ۲۔باطنی طہارت

باطنی طہارت

طہارت باطنی یہ ہے کہ جوحلال رزق وروزی اورگناہوں سے دوری کرنے کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے،یہ طہارت جہنم کی آگ کوخاموش کرنے صلاحیت رکھتی ہے اورباطنی طہارت حاصل کرنے کے کچھ شرائط ہیں جوحسب ذیل ذکرہیں:
۱۔گذشتہ میں انجام دئے گئے گناہوں پرنادم ہونا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ تہہ دل سے توبہ کے ذریعہ اعضاء وجوارح کوشرک جیسی نجاست سے پاک کرنا جسے خدوندعالم نے ظلم عظیم سے تعبیرکیاہے: (۱)اورخداوندعالم نے مشرک کونجس قراردیاہے : (۲)اورسورہ یٔوسف میں ارشادفرمایاکہ: اکثرلوگ ایسے ہیں جوایمان بھی لاتے ہیں توشرک کے ساتھ :
مُشْرِکُوْنَ<(۳)اوران لوگوں میں اکثریت ایسی ہے جوخداپرایمان بھی لاتے ہیں توشرک کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی صحبت میں بیٹھنے والے کچھ صحابی ایسے بھی تھے جوتہہ دل سے خداورسول پرایمان نہیں رکھتے تھے فقط ظاہری طورسے اللھورسول اورقرآن پرایمان رکھتے تھے اورباطنی طورسے شرک جیسی نجاست سے آلودہ تھے پس وضوکرنے والے کے لئے ضروری ہے وہ اپنی اندرونی نجاست کوبھی پاک کرے اوراپنے قلب کوغیرخداسے مکمل طورسے خالی کرے تاکہ پروردگارسے مناجات میں لذّت حاصل کرے اوریکتاپرستی کاثبوت بھی دے سکے۔
۳۔زبان کومخلوق کی حمدوستائشسے پاک کرنا.
۴۔نفسکوصفات ذمیّہ سے پاک کرنا.
۵۔قلب کوماسوی اللہ کی یادسے خالی کرنا.
۶۔دل سے کینہ اوربغض وحسددورکرنا.
۷۔ اپنے دل ودماغ کوعداوت اہلبیت اطہار سے اچھی طرح پاک کرنا۔

۔ ۳)سورہ یٔوسف /آیت ۱۰۶) ۔ ۲)سورہ تٔوبہ /آیت ۲۸) ۔ ۱(سورہ لٔقمان /آیت ۱۳ (

ظاہری طہارت

ظاہری وہ ہے کہ جوآب وخاک کے ذیعہ (وضووغسل وتیمم کی شکل میں)حاصل ہوتی ہے اوراسی آب وخاک کے ذریعہ حدث وخبث کی نجاست کودورکیاجاتاہے اورآب وخاک دونوں ایسی چیزیں ہیں جوآتش دنیاکو خاموش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اسی لئے خدانے آب وخاک کوطہارت کاذریعہ قراردیاہے لہٰذاانسان خداکی بارگاہ میں حاضرہونے کے لئے اعضائے وضوکوپانی سے دھوئے اوراگرپانی میسرنہ ہوتوتیمم کرے ۔
نمازکی حالت میں انسان کے بدن،لباس اورمکان کاظاہری اورباطنی طورسے پاک ہوناواجب ہے یعنی لباس کاپاک ومباح ہوناواجب ہے جیساکہ ہم آئندہ ذکرکریں گے ان تینوں چیزوں کے پاک ہونے کی وجہ یہ ہے: کیونکہ خدوندعالم پاک وپاکیزہ ہے اورپاک وپاکیزہ رہنے والوں کودوست بھی رکھتاہے،خداوندعالم نظیف ہے اورنظافت کودوست رکھتاہے کیونکہ وہ اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:
) <اِنَّ اللهُ یُحِبّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ<(۱
خداتوبہ کرنے اورپاکیزہ رہنے والوں کودوست رکھتاہے۔ . سورہ بقرة/آیت ۲۲۳
اورسورہ تٔوبہ میں ارشادفرماتاہے:
) <وَاللهُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ<(۲
خداپاکیزہ رہنے والوں کودوست رکھتاہے۔ . سورہ تٔوبہ/آیت ۱۰۸

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وضوکے اسرار
خداوندعالم پاک وپاکیزہ ہے اورپاکیزگی کودوست رکھتاہے لہٰذااس نے اپنی بارگاہ میں حاضرہونے والوں کوحکم دیا:
<یٰاَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوااِذَاقُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُواوُجُوہَکُم وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ) وَامْسَحُوابِرُو سِکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ>(١
اے ایمان والو!جب بھی تم نمازکے لئے اٹھوتوپہلے اپنے چہروں اورکہنیوں تک ہاتھوں کودھولیاکرواوراپنے سراورگٹّے تک پیروں کامسح کرو۔ . ١(سورہ مائدہ /آیت ۶ (
اس آیہ مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ نمازکے لئے وضوکرناواجب ہے اوراس کے بغیرپڑھنی جانے والی نمازباطل ہے اورسنت میں بھی اسکے واجب ہونے کوبیان کیاگیاہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مفتاح الصلاۃ الطہور وَتحریمہا التکبیر ،) وتحلیلہاالسّلام ، ولایقبل اللہ صلاۃبغیرالطہور.(٢
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:طہارت نمازکی کنجی ہے اورتکبیر (اللہ اکبر)اس کی تحریم ہے اورسلام نمازاس کی تحلیل ہے(جوچیزیں نمازکے منافی ہیں وہ تکبیرکے ذریعہ حرام ہوجاتی ہیں اورسلام کے بعدحلال ہوجاتی ہیں)اورخداوندعالم بے طہارت لوگوں کی نمازقبول نہیں کرتاہے۔
.٣١۶/ بحارالانوار/ج ٧٧ قال امیرالمومنین علی علیہ اسلام : افتتاح الصلاۃ الوضوء ، وتحریمہا التکبیر، وتحلیلہ االتسلیم.
مولائے متقیان حضرت علی فرماتے ہیں:وضو نمازکی کنجی ہے اورتکبیر (اللہ اکبر)اس کی تحریم اورسلام اس کی تحلیل ہے۔
اسی حدیث کومرحوم شیخ کلینی نے کتاب کافی میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی زبانی نقل کیاہے
. من لایحضرہ الفقیہ /ج ١/ص ٣٣ ۔کافی/ج ٣/ص ۶٩) عن ابی جعفرعلیہ السلام قال : لاصلاۃ الّا بطہور.(١ امام باقر فرماتے ہیں:وضوکے بغیرنمازہی نہیں ہے ۔

. ١(تہذیب الاحکام /ج ٢/ص ١۴٠ (

امام صادق فرماتے ہیں:ایک متقی وعالم شخص کوجب قبرمیں رکھ دیاگیاتواللہ کی طرف سے مو کّل فرشتوں میں ایک فرشتہ نے کہا:ہمیں تیرے جسم پر سوتازیانے لگانے کاحکم دیاگیاہے اس نے کہا:میرے جسم میں ات نے تازیانہ کھانے کی ہمت نہیں ہے ،فرشتہ نے کہا:ہم ایک تازیانہ کم کردیتے ہیں ،کہا:اب بھی زیادہ ہیں ،خداوندعالم اس وجہ سے کہ وہ اخیارلوگوں میں سے تھاتعدادکے کم کرنے قبول کرتاگیا یہاں تک کہ جب ٩٩ /تازیانے کم کردئے گئے تواس شخص نے جب آخری تازیانہ کے معافی چاہی توفرشتہ نے کہا:اس کوہرگزمعاف نہیں کیاجاسکتاہے اوریہ تازیانہ ضرورلگناہے لہٰذایہ تازیانہ توضرورکھاناپڑے گا،اس شخص نے پوچھا:آخروہ کونساگناہ ہے کہ جس کی سزا کو معاف نہیں کیاجاسکتاہے ،فرشتہ نے جو اب دیا:تونے ایک روزوضوکئے بغیرنمازپڑھی تھی اورتوایک مظلوم ضعیف کے پاس سے گزرالیکن تونے اس کی کوئی مددنہیں کی ،جیسے ہی اس کے جسم پر تازیانہ ماراگیاتوقبرسے آگ) بھڑک اٹھی۔(١

. ١(من لایحضرہ الفقیہ /ج ١/ص ۵٨ (

وضومیں چار چیزیں واجب ہیں: ١۔نیت ٢۔چہرے کادھونا،وضومیں چہرہ دھونے کے لئے ضروری ہے کہ لمبائی میں چہرے کوپیشانی کے اوپرسے (جہاں سے سرکے بال اگتے ہیں) ٹھوڑی کے نیچے تک اورچوڑائی میں بیچ والی انگلی اورانگوٹھے کے درمیان جت ناحصہ آجائے دھوناضروری ہے اگراس بتائی گئی مقدارمیں سے تھوڑا سا بھی حصہ نہ دھویاجائے تووضوباطل ہے لیکن یہ یقین پیداکرنے کے لئے کہ چہرے کا پورا حصہ دھولیاگیاہے بہترہے کہ بتائی گئی مقدارسے تھوڑازیادہ دھویاجائے ۔
٣۔ دونوں ہاتھوں کادھونا،اورہاتھوں کواس دھویاجائے کہ انسان اپنے دائیں ہاتھ کواس طرح دھوئے کہ بائیں ہاتھ کے ذریعہ داہنے ہاتھ کی کلائی پرپانی ڈالے اوراسے اوپرسے نیچے کی طرف انگلیوں کے سرے تک ملے ،اگرکوئی اس کی خلاف ورزی کرے یعنی ہاتھوں کودھونے میں انگلیوں کی طرف سے پانی ڈالے یانیچے سے کہنی طرف ہاتھ پھیرے تواس کاوضوباطل ہے ۔
۴۔ہاتھوں کے دھونے کے بعدوضوکے پانی تری جوہاتھ رہ گئی ہے اسی سے سرکے اگلے حصہ کامسح کرناچاہئے اوریہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ضروری نہیں ہے کہ اوپرسے نیچے کی طرف کیابلکہ نیچے سے اوپرکی طرف بھی مسح کرناجائزہے ۔
۵سرکامسح کرنے کے بعدہاتھ میں باقیماندہ تری سے پیروں کی انگلیوں کے سرے سے پیرکی پشت کے ابھارتک مسح کرناواجب ہے

راز وجوب وضو
امام علی رضا نے وضوکے واجب قراردئے جانے کی چندمندرجہ ذیل وجہ بیان کی ہیں : انّمااُمربِالْوُضوءِ وَبدءَ بہِ :لأن یکون العبد طاہراًاِذاقامَ بینَ یدیِ الجبار عندَمناجاتہِ ایّاہ ، مطیعاًلہ فیماامرہ ، نقیاًمن الادناس والنجاسة مع مافیہ من ذہاب الکسل وطردالنعاس وتزکیة الفوادللقیام بین یدی الجبار۔
نمازکے لئے وضوکو اس لئے واجب قرار دیاگیا ہے کہ جب بندہ خدائے جبارکی بارگاہ میں مناجات کے لئے قیام کرے تواسے پاک وپاکیزہ ہوناچاہئے ،اور چونکہ اس نے ادناس ونجاسات سے دوری کاحکم دیاہے اس لئے وضوکاحکم دیاہے تاکہ بندہ اُس کے اس حکم پرعمل کرسکے اورتاکہ اس کے ذریعہ انسان اپنے آپ سے نینداورکسالت سے دورکرسکے اورقلب کوباطنی قذورات ونجاست سے پاک کرکے خدائے جبارکی بارگاہ قیام کرے ۔
انسا ن کوچاہئے کہ بار گاہ رب العزت میں کھڑے ہو نے سے پہلے اپنے حقیقی مولاکے امرکی اطاعت کرنے اورپلیدگی ونجاست سے دورہنے کی خاطر اپنے جسم وروح سے ناپاکی وآلودگی کو برطرف کرے۔
اس حدیث یہ واضح ہے کہ وضوکے واجب ہونے کاایک رازیہ بھی ہے تاکہ نماز شروع کرنے پہلے انسان کے جسم سے کسالت دورہوجائے اور چہرہ شاداب ہوجائے تاکہ خضوع ونشاط کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرسکے اور باوضوہوکر بارگاہ خدا وندی میں قیام کرنے سے انسان کا دل نورانی ہوجاتاہے۔
. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۵۷ عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:انّماالوضوء حدٌّمِن حدودِالله،لیعلم الله مَن یطیعہ و من) یعصیہ.(۴
امام محمدباقر فرماتے ہیں: وضو خداوند متعال کی حدو د میں سے ایک حد ہے ،(جسے اللهنے اس لئے واجب قرار دیا ہے)تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ کون لوگ اس کی اطاعت وبندگی کرتے ہیں اور کون اس کے حکم کی خلاف ورزی اورسرکشی کرتے ہیں اوربیشک مومن کوئی چیزنجسنہیں کرسکتی ہے ۔
. ۴ (کافی/ج ۳/ص ۲۱ (

رازوجوب نیت
انسان جس کام کوانجام دیتاہے اس کی طرف متوجہ ہونے اوراس کے مقصدسے آگاہ ہونے کونیت کہاجاتاہے یعنی اس کام کے انجام کادل میں ارادہ کرنے اوراس کے مقصدآگاہی رکھنے کونیت کہاجاتاہے اورہرکام کے انجام پرثواب وعقاب کاتعلق نیت سے ہوتاہے ،اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسان کی جیسی نیت ہوتی ہے اسی کے مطابق اسے اجربھی دیاجاتاہے ،اگردل میں خداسے قربت حاصل کرنے کاقصدکیاہے تواسے عبادت میں لطف آئے گااورخداسے قریب ہوجائے گالیکن اگردل میں ریاکاری ،خودنمائی یاچہرہ اورہاتھوں کوٹھنڈک پہنچانے کاارادہ کیاہے تووضوباطل ہے اوراس کام پرالله سے دوری کے علاوہ کوئی اجرنہیں ملتاہے
قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ : انّماالاعمال بالنیات ولکلّ امرءٍ مانویٰ،فمن غزیٰ ابتغاء) ماعندالله فقدوقع اجرہ علی الله،ومن غزیٰ یریدعرض الدنیاا وَنویٰ عقالألم یکن لہ الّامانواہ.(۱ نبی اکرم (صلی الله علیھو آلھ)فرماتے ہیں:انسان کے ہر عمل کاتعلق اس کی نیت سے ہوتاہے اور عمل کی حقیقت نیت کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے اورثواب بھی نیت کے حساب دیاجاتاہے ،اس کے نصیب میں وہی ہوتاہے جس چیزکاوہ قصدکرتاہے ،پس وہ جو شخص رضای الٰہی کی خاطرجنگ کرتاہے اورکسی نیک کام خداکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انجام دیتاہے توخداوندعالم اسے اس کااجروثواب عطاکرتاہے ضروراجرعطاکرتاہے اورجوشخص متاع دنیاکوطلب کرتاہے اسے اس کے علاوہ جسچیزکی اس نے نیت کی ہے کچھ بھی نصیب نہیں ہوتاہے۔
اگرکوئی شخص قصدقربت کے ساتھ کسی ریاکاری کابھی قصدرکھتاہووہ شخص مشرک ہے اورشرک حرام ہے جب شرک حرام وہ اسکاوہ عمل بھی بیکارہے عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:لوانّ عبدا عمل عملایطلب بہ وجہ الله عزوجل والدارالآخرة) فادخل فیہ رضی احدمن الناس کان مشرکا.(۲
اگرکوئی شخص کسی عمل خیرکوانجام دے اوراس میں خداسے قربت اورعاقبت بخیرکاارادہ کرے اوراس کے ساتھ کسی شخص کی رضایت حاصل کرنے کابھی قصدرکھتاہوتووہ شخص مشرک ہے ۔

----

۲ ۔)تہذیب الاحکام /ج ۴/ص ۱۸۶) ۔ ۱(تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۸۳ ۔ج ۴/ص ۱۸۶ (

چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپیرکے مسح کرنے کاراز

وضو میں چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپاؤں کے مسح کرنے کی وجہ کے بارے میں چندروایت ذکرہیں:
۱۔روایت میں ایاہے کہ ایک دن یہودی کی ایک جماعت نبی اکرم پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں مشرف ہوئی اوران سب سے بڑے عالم نے آنحضرتسے مختلف چیزوں کے بارے میں سوالات کئے اورمتعددمسائل کی علت بھی دریافت کی،انھوں نے آنحضرت سے ایک سوال یہ بھی کیا:اے محمد!آپ ہمیں اس چیزسے مطلع کریں کہ وضومیں چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپیرکے مسح کرنے کارازکیاہے جبکہ یہ انسان کے بدن کے نظیف اورپاکیزہ ترین اعضا ہیں؟آنحضرت نے ان سے فرمایا:
لمّاَان وَسوَسَ الشَّیطَان اِلٰی آدَم علیہ السلام دَنامِنَ الشَّجرۃِ فَنَظَرَاِلَیْہَا فَذَ ہَبَ ماء وَجہِہِ ،ثمّ قام ومشی الیہاوہی اوّل قدم مشت الی الخطیئۃ ثمّ ت ناول بیدہ منہامماعلیہاواَکل فطارالحلی والحل عن جسدہ فوضع آدم یدہ علی راسہ وبکی فلمّاتاب اللہ عزّوجل فرض اللہ علیہ وذریتہ تطہیرہذہ الجوارح الاربع فاَمراللہ تعالی لغسل الوجہ لمّانظرالی الشجرۃ ،واَمرہ بغسل الیدین الی المرفقین لمّات نامنہا،واَمرہ بمسح الراس لمّاوضع یدہ علی ام راسہ ،واَمرہ بمسح القدمین لما مشی بہا الی الخطیئۃ.
جب شیطان نے حضرت آدم (علیھ السلام)کے دل میں وسوسہ ڈالااورآپ کواس درخت سے قریب کردیاکہ جس کے قریب جانے سے منع کیاگیاتھا،جیسے ہی آدم (علیھ السلام)نے اس درخت پرنگاہ ڈالی توآپ کے چہرے کی رونق ونورانیت چلی گئی ،اس کے بعدآپ کھڑے ہوگئے اورپھر درخت کی جانب حرکت کی ،عالم ہستی میں کسی خطاکی طرف اٹھنے والا سب سے پہلاقدم تھا،پھرآپ نے ہاتھوں سے درخت سے میوہ توڑکرت ناول کیاتوآپ کے جسم سے لباس وزینت اترگئے جس کی وجہ سے آپ اپنے سرپہ ہاتھ رکھ کربیٹھ گئے اورروکرتوبہ کرنے لگے،جب خداوندعالم نے آدم کی توبہ قبول کی توآپ پراورآپ کی اولادپران چاراعضا کے دضودینے کوواجب قراردیا۔
خداوندعالم نے حضرت آدم(علیھ السلام) کوچہرہ دھونے کاحکم اس لئے دیاکیونکہ آپ نے اس درخت کی جانب نگاہ کی تھی تواس کی وجہ سے چہرہ کی رونق چلی گئی تھی اورکہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے دھونے کاحکم اس لئے دیاکیونکہ آپ نے ہاتھوں کے ذریعہ درخت سے پھل توڑکرت ناول کیاتھااورسرکے مسح کرنے کاحکم اسلئے دیاکیونکہ جب آپ برہنہ ہوئے تواپنے سرپر ہاتھ رکھ کربیٹھ گئے تھے جس کی وجہ سے خدانے سرکے مسح کرنے کاحکم دیااورچونکہ آدم (علیھ السلام) اپنے ان دونوں پیروں کے ذریعہ چل کرممنوعہ درخت کی جانب) گئے تھے توخدانے حکم دیا:اے آدم!اپنے دونوں پاؤں کابھی مسح کرو۔(۱
----

۱ ۔ (من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۵۶ (

روایت میں آیاہے : رسول خدا (صلی اللہ علیھ و آلہ)نماز صبح کے بعد بین الطلوعین(طلوع فجروطلوع آفتاب) مسجد میں بیٹھتے تھے اور لوگوں کے سوالوں کا جواب دے دیتے تھے کہ ایک دن دولوگوں نے اپنے سوال کوآنحضرت کی خدمت میں مطرح کر ناچاہا توجس شخص کی نوبت پہلے تھی آنحضرت نے اس سے فرمایا : اے بھائی!اگر چہ تم اپنے اس دوسرے بھائی پر مقدم ہو اگر اجازت ہو تو اپنی نوبت اس شخص کو دیدو کیونکہ اسے ایک بہت ضروری کام درپیش ہے اس شخص نے آنحضرت کی فرما ئش کو قبول کیا،اس کے بعدآپ نے فرمایا : اے بھائی! میں بتاؤ تم مجھ سے کیامعلوم کرنا چا ہتے تھے یاخودہی بتاناپسندکروگے ؟ دونوں نے عرض کیا : یارسول ا للہ ! آپ ہی بیان کیجئے ، رسول خدا (صلی اللہ علیھ و آلہ) نے فرمایا: تم میں ایک شخص حج کے بارے میں سوال کرناچاہتاہے اور دوسرا شخص ثواب وضو سے مطع ہونا چاہتا ہے ،پہلے آپ نے ثواب وضوسے مطلع ہونے شخص کاجواب دیاتاکہ دوسراشخص بھی اس سے مطلع ہوجائے لہٰذاآپ نے فرمایا:
وضومیں چہرہ اور ہاتھوں کے دھونے اور سروپیروں کا مسح کرنے میں ایک راز پایاجاتاہے، وضو میں چہرہ دھونے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کارازیہ ہے بارالٰہا!میں تیری بارگاہ میں کھڑے ہوکر عبادت کررہا ہوں اور پاک پیشانی کے ساتھ خاک پر سررکھتاہوں ، وضو میں ہاتھوں کا دھونے کے معنی یہ ہیں: خدایا !میں ان ہاتھوں کے ذریعہ انجام پانے والے گناہوں کو ترک کررہاہوں اور اب تک ان ہاتھوں کے ذریعہ جن گنا ہوں کا مرتکب ہواہوں ان سب نادم ہوں اورانھیں اپنے ان ہاتھوں سے پاک کرہا ہوں ، وضو میں سرکا مسح کرنے کامعنی ہیں: یعنی بارالٰہا ! وہ خیا ل باطل اور نا پاک ارادے جومیں نے اپنے سرمیں داخل کئے ہیں ان سب ناپاک ارادوں کو ذہن سے خارج کرتا ہوں، پیروں کا مسح کرنے کے معنی ہیں: بارلہا ! میں اپنے ان قدموں کوہر برائی کی طرف جانے سے اپنے قدموں کو محفوظ رکھوں گا اور جت نے بھی گناہ ان پیروں سے سرزدہوئے ہیں ان سب کو اپنے) آپ سے دورکرتا ہوں۔(۱

. ۱ (ہزارویک نکتہ دربارہ نماز/ش ۱۶۷ /ص ۵۳ (

فضل بن شاذان سے روایت ہے :امام علی رضا فرماتے ہیں:اگرکوئی تم سے یہ معلوم کرے کہ چہرہ اورہاتھوں کادھونااورسروپاؤں کامسح کرناکیوں واجب ہے تواسے اس طرح جواب دو:
لانّ العبداذاقام بین یدی الجبارقائماینکشف من جوارحہ ویظہرماوجب فیہ الوضوء وذلک انّہ بوجہہ یستقبل ویسجدویخضع وبیدہ یسئل ویرغب ویرہب ویتبتل وبراسہ یستقبل فی رکوعہ وسجودہ وبرجلہ یقوم ویقعد.
جب بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں قیام کرتاہے تواپنے اعضاء وجوارح سے مانع اورحاجب کودورکرتاہے اوروہ اعضاکہ جن کووضومیں دھوناہے یامسح کرناواجب ہے ان کے ذریعہ بندگی کااظہارکرتاہے،کیونکہ نمازمیں چہرے کاقبلہ کی سمت رکھناواجب ہے اوراس کے ذریعہ سجدہ کیاجاتاہے اورخضوع وخشوع کااظہارکیاجاتاہے اورہاتھوں کے ذریعہ بارگاہ ربوبیت میں سوال کیاجاتاہے ،حاجتوں کوطلب کیاجاتاہے اورغیرخداکواپنے آپ سے منقطع قراردیاجاتاہے اورہاتھوں ہی کے ذریعہ ایک حالت سے دوسری میں منتقل ہوجاتاہے اوررکوع و سجودمیں جانے کے لئے اورقیام وقعودکے بھی دونوں ہاتھوں کاسہارالیاجاتاہے ، اورسرکے ذریعہ اپنے آپ کورکوع وسجودمیں قبلہ کی سمت رکھناواجب ہے اورپیروں کے ذریعہ اٹھااوربیٹھاجاتاہے اسی لئے وضومیں چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپاؤں کے مسح کرنے حکم دیاگیاہے۔
. علل الشرائع/ج ۱/ص ۲۵۷

وضومیں تمام دھونایاتمام مسح کیوں نہیں ہے؟
وضومیں چہرہ اورہاتھوں کادھونااورسروپاو ںٔ کامسح کرناواجب قرار دیا گیا ہے،وضومیں نہ تمام دھوناہے اورنہ تمام کومسح کرناہے بلکہ بعض کودھویاجاتاہے اوربعض کومسح کیاجاتاہے اگرکوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ وضومیں تمام اعضا کودھوناکیوں نہیں ہے یاتمام کومسح کرناکیوں نہیں ہے اس کی وجہ اورراز کیاہے؟
فضل ابن شاذان سے مروی ہے کہ امام علی رضا نے وضومیں چہرہ اورہاتھوں کا دھونے اورسروپاو ںٔ کامسح کرنے کی چندوجہ بیان کی ہیں:
۱۔رکوع وسجودیہ دونوں ایسی عظیم وبرترعبادت ہیں کہجنھیں چہرے اوردونوں ہاتھوں سے انجام دیاجاتاہے نہ سراوردونوں پاو ںٔ کے ذریعہ لہٰذاواجب ہے کہ وضومیں چہرہ اوردونوں ہاتھوں کودھویاجائے تاکہ اس ذریعہ سے اورزیادہ طہارت اورپاکیزگی حاصل ہوجائے ۔ ۲۔انسان روزانہ چندمرتبہ اپنے سراوردونوں پاو ںٔ کودھونے کی قوت نہیں رکھتاہے کیونکہ سردی گرمی،سفروحضر،صحت وبیماری ،رات اور دن وغیرہ جیسے تمام حالات میں سراورپاو ںٔ کے دھونے میں دشواری ہے لیکن سروپاو ںٔ کے دھونے کے مقابلہ میں چہرہ اورہاتھوں کاکوئی مشکل کام نہیں ہے اورسروپاؤں کے دھونے سے بہت زیادہ آسان ہے اسی لئے وضومیں چہرہ اورہاتھوں کودھونے اورسروپاو ںٔ کے دھونے کاحکم دیاگیاہے ۔
۳۔ چہرہ اوردونوں ہاتھ غالباًکھلے رہتے ہیں لیکن سرٹوپی، عمامہ یاپگڑی سے چھپارہتاہے اورپاو ؤں بھی جوتے اورموزہ سے چھپے رہتے ہیں اس لئے وضومیں چہرہ اورہاتھوں کودھویاجاتاہے اورسروپاو ؤں پرفقط مسح کیاجاتاہے۔
. عیون اخبارالرضا /ج ۱/ص ۱۱۱
وضومیں چہرہ اورہاتھوں کے دھونے اورسروپاؤں کے مسح کرنے کے چند علل واسباب اوربھی ذکرکئے گئے ہیں جومندرجہ ذیل ذکرہیں:
۱۔ چونکہ انسان ان اعضاء کو بہت زیادہ بروئے کارلاتاہے اوران کواپنے کاموں میں بہت زیادہ استعمال کرتاہے اس لئے خدانے بعض اعضاء کے دھونے اوربعض کے مسح کرنے کاحکم دیاہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ انسان دوسرے اعضاء کے مقابلے میں ان اعضاء کے ذریعہ گناہوں کازیادہ مرتکب ہوتاہے جسکی وجہ سے یہ اعضاء آلودہ ہوجاتے ہیں۔

۳۔ وضومیں چہرہ اورہاتھوں کے دھونے کواس لئے واجب قرادیاگیاہے تاکہ انسان اپنے دل میں یہ خیال پیداکرے کہ جس طرح ان اعضاء کودھوناضروری ہے دل ودماغ کوگناہوں کی گندگی سے پاک کرنااس سے کہیں زیادہ ضروری ہے کیونکہ انسان دل ہی کے ذریعہ نمازمیں باری تعالیٰ کی متوجہ ہوتاہے اورخدالوگوں کے چہروں کونہیں دیکھتا بلکہ دلوں پرنگاہ ڈالتاہے کیونکہ دل تمام اعضائے بدن کابادشاہ اورفرمانرواہوتاہے اوراعضائے وضودل ہی کے حکم سے گناہوں کی طرف حرکت کرتے ہیں اورانسان کویادالٰہی سے غافل کرتے ہیں لہٰذاان اعضاء کودھونے سے پہلے قلب کودھولیناچاہئے تاکہ انسان ظاہری اورباطنی پلیدگی سے پاک ہوکرمعبودحقیقی کی عبادت کرے۔

۴۔ ان اعضاء دھونے کاایک رازیہ بھی ہے کہ ہاتھ اورچہرہ کے دھو نے کامقصدیہ ہے کہ ہم دنیاسے ہاتھ دھورہے ہیں اورغیرخداکی طرف ہونے سے منھ پھیررہے ہیں۔ انسان کوسعادت اورخوش بختی اسی وقت نصیب ہوسکتی ہے جب اس کے ہاتھ اورصورت دنیاوی پلیدگی میں آلودہ نہ ہوں کیونکہ دنیاوآخرت دوایسی چیزیں ہیں کہ انسان ان دونوں میں سے جس سے جت نازیادہ قریب ہوتاجائے گا دوسری سے ات ناہی زیادہ دورہوتاجائے گالہٰذاانسان کوچاہئے کہ بارگاہ خداوندی میں قیام کرنے سے پہلے دنیاسے ہاتھ دھوئے اوراسسے اپنامنھ پھیرلے۔

۵۔ وضومیں سب سے پہلے چہرہ دھویاجاتاہے جس کاراز یہ ہے کہ ظاہری صورت باطنی صورت کاآئینہ ہوتی ہے اورچہرے پرخداکی طرف متوجہ ہونے کے آثاردوسرے اعضاء وضو کے مقابلہ میںزیادہ نمایاں ہوتے ہیں اسی لئے وضومیں چہرہ دھونے کومقدم کیاگیاہے۔ ۶۔وضومیں ہاتھوں کے کہنیوں سمیت دھونے کواس لئے واجب قراردیاگیاہے کیونکہ یہی ہاتھ ہوتے ہیں جودوسرے اعضاء کے مقابلے میں دنیاوی امورکی طرف زیادہ درازہوتے ہیں اور گناہوں میں آلودہ ہوتے ہیں لہٰذاخداوندمتعال کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے ہاتھوں کوآلودگی سے پاک کرلیناضروری ہے۔

۷سرکے مسح کرنے کافلسفہ یہ ہے کہ دماغی طاقت اسی کے اندرواقع ہے اوردنیاوی(مادّی وشہوتی) مقاصدحاصل کرنے کاارادہ اسی کے ذریعہ شروع ہوتاہے اورمادّی وشہوتی امورکی طرف متوجہ ہونامعنوی توجہ پیدانہ کرنے کاسبب واقع ہوتی ہیں اورمادی وشہوتی امورکی طرف سرہی کے ذریعہ متوجہ ہواجاتاہے لہٰذاسرکے مسح کرنے کامقصدیہ ہے کہ ہم مادّی وشہوتی امورکی طرف متوجہ ہونے سے دوری اختیارکررہے ہیں اوراپنارخ خداکی جانب کررہے ہیں۔

۸۔ پیروں کے مسح کرنے کارازیہ ہے کہ انسان انھیں کے ذریعہ تمام دنیاوی مقاصدکی جانب بڑھتاہے اورانھیں حاصل کرنے کی کوشش کرتاہے لہٰذاہم سرکے اگلے حصہ پرمسح کے ذریعہ اپنی جہت کوبدل رہے ہیں اور خداکی جانب حرکت کررہے ہیں کیونکہ عبادت خداکے ذریعہ اسی وقت سعادت نصیب ہوسکتی ہے اوراللہ کے ذکرسے اسی وقت دل کوآرام مل سکتاہے) جب ہم اپنی راہ کودنیاوی مقاصدسے خداکی طرف موڑدیں۔(۱

----

۱ ۔ (قصص الصلاۃ/ج ۲/ص ۲۴ ۔ ۲۶)

محمدبن سنان سے مروی ہے کہ امام ابوالحسن علی موسی الرضا کی خدمت میں جوخط لکھے گئے ان میں ایک خط میں امام (علیہ السلام) سے متعددسوال کئے گئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھاکہ وضومیں چہرہ اوراہاتھوں کے دھوے اورسروپاؤں کے مسح کرنے کی وجہ کیاہے؟توامام (علیہ السلام)نے اس خط کے جواب میں تحریرکیااوراس طرح وجہ بیان کی: وضومیں چہرہ اوردونوں ہاتھوں کے دھونے اورسروپاؤں کے مسح کرنے کوواجب قراردیاگیاہے جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ کی بارگاہ میں قیام کرتاہے توان چاراعضاوجوارح سے اس سے ملاقات کرتاہے ،چہرے کے دھونے کواس واجب قراردیاگیاہے کیونکہ اس کے ذریعہ سجوداورخضوع کرناواجب ہے اوردونوں ہاتھوں کے دھونے کااس لئے حکم دیاگیاہے کیونکہ انھیں حرکت دی جاتی ہے اوران کے ہی ذریعہ میل ورغبت ،خوف وحشت اورقطع کرناوجداکرناانجام پاتاہے لہٰذاان دونوں کے دھونے کوواجب قراردیا گیاہے اورسرودونوں پاؤں کے مسح کرنے کااس لئے حکم دیاگیاہے کیونکہ یہ دونوں ظاہرومکشوف یعنی کھلے رہتے ہیں اورتمام حالات میں ان کے ذریعہ استقبال کیاجاتاہے اوروہ خضوع خشوع جوچہرے اوردونوں میں نہیں پائی جاتی ہے وہ ان دونوں میں پائی جاتی ہے ۔

. علل الشرائع/ج ۱/ص ۲۸۰

مرحوم کلینی نے اپنی کتاب ‘‘الکافی’’ میں ایک روایت نقل کی ہے:ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک دن امام صادق نے مجھ سے فرمایا:یہ ناصبی لوگ کس طرح کی روایت نقل کرتے ہیں؟میں نے کہا:آپ پرقربان جاؤں کس بارے میں؟آپ (علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السلام) نے فرمایا: اذان، رکوع ،سجودکے بارے میں؟ میں عرض کیا:وہ لوگ کہتے ہیں کہ ان تمام مسائل کو"ابی ابن کعب" نے خواب میں دیکھاہے ،امام (علیہ السلام) نے فرمایا:
وہ جھوٹ کہتے ہیں، دین خداتو خواب میں دیکھنے سے بھی کہیں درجہ بلندوبالاہے ،راوی کہتاہے کہ اسی وقت سدیرصیرفی نے امام (علیہ السلام) سے عرض کیا:ہم آپ پرقربان جائیں !آپ ہمارے لئے اس بارے میں کچھ بیان کیجئے ،امام (علیہ السلام) نے فرمایا:جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے اورساتوے آسمان پرپہنچے ...آنحضرت سے کہاگیا:اے محمد!اپنے سرکوبلندکرواوراوپرکی طرف نگاہ کرو،نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کہتے ہیں کہ :میں نے جیسے ہی سربلندکیاتودیکھاکہ آسمان کے تمام طبقے شکافتہ ہوگئے ہیں اورآسمان کے تمام پردے اٹھالئے گئے ہیں ،اسکے بعدمجھ سے کہاگیا:
اے محمد!اب نیچے کی طرف بھی دیکھو!میں نے جیسے نیچے کی طرف نگاہ ڈالی توخانہ کُعبہ کے مانند ایک گھرنظرآیااورمسجدالحرام کے مانندایک حرم دیکھا،اگرمیں اس وقت اپنے ہاتھ سے کوئی چیزنیچے کی طرف چھوڑتاتووہ سیدھی اسی حرم میں آکرگرتی ،اس وقت مجھ سے کہاگیا:
یامحمدااِنّ ہذالحرم وانت الحرام ولکل مثل مثال ثمّ اوحی اللہ الیّ :یامحمد! ادن من "صاد"فاغسل مساجدک وطہرہاوصلّ لربّک.
اے محمد!یہ حرم ہے اورتومحترم اورہرایک چیزکی ایک مثالی تصویرہوتی ہے ،اس کے بعدمجھ پروحی نازل ہوئی اورمجھ سے کہا گیا :اے محمد!صاد(۱)کے قریب جاؤاوراپنے اعضاء سجدہ کوپانی سے دھوؤاوراپنے پروردگارکے لئے نمازپڑھو،رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)صادکے قریب پہنچے اوردائیں ہاتھ کی چلّومیں پانی لیا ،چونکہ نبی نے دائیں ہاتھ سے پانی چلومیں لیاتو اسی لئے دائیں ہاتھ سے وضوکرناسنت قرار پایا، پھر خدا نے وحی نازل کی: اغسل وجہک فانک ت نظرالیٰ عظمتی ثمّ اغسل ذراعیک الیمنیٰ والیسریٰ فانّک تلقی بیدک کلامی ثمّ امسح راسک بفضل مابقی فی یدک من الماء ورجلیک الیٰ کعبیک۔ اپنے چہرہ دھوؤکیونکہ تم اس کے ذریعہ میری عظمتوں کامشاہدہ کرتے ہو،اس کے بعداپنے دائیں اوربائیں ہاتھ کوکہنیوں سمیت دھوؤکیونکہ تم ان ہی ہاتھوں کے ذریعہ میرے کلام کوحاصل کرتے ہو،اس کے بعدہاتھ پرباقیماندہ پانی کی رطوبت کے ذریعہ سرکا اورپیروں کاکعبین تک مسح کروپھرمیں تمھیں ایک خوشی طعاکروں گااورتمھارے قدموں کووہاں تک پہنچادوں گاکہ) جہاں پرآج تک کسی نے قدم نہیں رکھاہے(۱
۱(صادوہ پانی ہےجوعرشکی بائیں پنڈلی سے جاری ہے.(۱)کافی /ج ۳/ ص ۴۸۵ (

۴خروج پیشاب ،پیخانہ اورریح سے وضوکے باطل ہونے کی وجہ

پیشاب ،پیخانہ ،ریح کے خارج ہونے اورمجنب ہوجانے سے وضوباطل ہوجاتی ہے خداوندعالم قرآن کریم ارشادفرماتاہے:
>اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنکُمْ مِنَ الْغَائِطِ اَوْلاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ.< وضوکرو!اگرتم میں سے کسی پاخانہ نکل آئے یاعورت کولمس کرو(اورمنی نکل (توطہارت کرو)۔
. سورہ نساء/آیت ۴۳ ۔سورہ مائدہ/آیت ۶
عن زرارۃ قال:قلتُ لابی جعفر،وابی عبداللہ علیہماالسلام :ماینقض الوضوء ؟ فقالا:مایخرج من طرفیک الاسفلین : من الذکروالدبر ، من الغائط والبول ، ا ؤالمنی ا ؤریح ، والنوم حتی یذہب العقل.
زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمدباقر اورامام جعفرصادق +سے پوچھا:کن چیزوں کے ذریعہ وضوباطل ہوجاتاہے ؟پس دونوں امام (علیہ السلام)نے فرمایا:وہ چیزکہ جوتمھارے نیچے کے دونوں حصے آلہ ت ناسل اوردبرسے خارج ہوتی ہیں یعنی پیشاب اورپاخانہ ،منی ،ریح،ایسی نیندکہ جسکے ذریعہ عقل ضائع ہوجائے۔
. کافی /ج ۳/ص ۳۶
امام علی رضا فرماتے ہیں:اگرکوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ وہ چیزیں جوطرفین سے یعنی قُبل ودُبرسے خارج ہوتی ہیں ان کے ذریعہ اورنیندکے ذریعہ وضوباطل ہو جاتی ہے کسی دوسری چیزکے ذریعہ وضوکیوں باطل نہیں ہوتی ہے ؟اس کاجواب یہ ہے: کیونکہ طرفین یعنی قُبل ودُبردوایسے راستے ہیں جن کے ذریعہ نجاست خارج ہوتی ہے اورانسان میں ان دوراستوں کے علاوہ نجاست خارج ہونے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جوانسان سے خودبخودلگ جائے اوراسے مت نجس کردے لہٰذاجس وقت ان دوراستوں سے نجاست خارج ہوتی ہے توانسان پاک ہوتاہے اوران دوراستوں کے ذریعہ نجاست نکلتے ہیں مت نجسہوجاتاہے لہٰذاطہارت حکم دیاگیاہے ۔
لیکن نیندکہ جب وہ انسان پرغالب آجاتی ہے تواس کے ذریہ بھی وضوباطل ہوجاتی ہے کیوں نکہ جوچیزانسان میں منافذہوتی ہے وہ کھل جاتی ہیں اورسست ہوجاتی ہیں اورغالباًایسے حال میں چندچیزیں خارج ہوتی ہیں کہ جسکی وجہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وضوکرناواجب ہوتاہے ۔ عیون اخبارالرضا /ج ۱/ص ۱۱۱

کھانے ،پینے سے وضوکے باطل نہ ہونے کی وجہ
کسی چیزکے کھانے پینے سے وضوباطل نہیں ہوتی ہے ،اس کی وجہ حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے ۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : توضو أممایخرج منکم ، ولاتوضو أ ممایدخل فانہ یدخل طیبایخرج خبیثا.
نبی اکرم (صلی اللہ علیھو و آلھ)فرماتے ہیں:ان چیزوں کی وجہ سے باطل ہوجاتاہے کہ جوتمھارے بدن سے خارج ہوتی ہیں اوران چیزوں سے وضوباطل نہیں ہوتاہے کہ تمھارے بدن میں داخل ہوتی ہیں کیونکہ بدن میں پاک چیزجاتی ہے اوربدن سے خارج ہونے والی چیزخباثت کاحکم رکھتی ہیں۔
. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۸۲

آب وضوکے پاک، مباح اورمطلق ہونے اوربرت ن کے مباح ہونے کی وجہ
جس پانی سے وضویاغسل کرتے ہیں اس کاپاک ،مطلق اورمباح ہوناضروری ہے ، اگرانسان عمداًیاسہواًنجس ، مضاف یاغصبی پانی سے وضویاغسل کرے تووہ وضواورغسل باطل ہے اوراس سے پڑھی جانے والی نمازیں بھی باطل ہیں،خواہ نمازکے لئے وقت باقی ہویانہ ہواورچاہے پہلے سے پانی کے نجس یاغصبی ہونے کاعلم رکھتاہویانہ کیونکہ نجس یاغصبی پانی سے وضوکرنے سے خداسے تقرب حاصل نہیں ہوسکتاہے بلکہ خداسے تقرب حاصل کرنے کے لئے طہارت شرط ہے
۔
غصبی پانی یاغصبی برت ن سے وضوکے باطل ہونے کاسبب یہ ہے کیونکہ اگرغیرمباح ظرف یاپانی سے وضوکیاجائے تواسے تصرف غصبی میں شمارہوجائے گااورتصرف غصبی حرام ہے پس جب تصرف حرام ہے توعبادت بھی باطل ہے دوسرے یہ کہ وضومیں قصدقربت شرط ہے ،غصبی پانی کے ذریعہ وضو کرنے سے قصدقربت حاصل نہیں ہوسکتی ہے پس جب قصدقربت کاوجودنہیں ہے تووضوباطل ہے ۔
قال امیرالمومنین علیہ السلام : انّ اللہ تعالیٰ فرض الوضوء علی عبادہ بالماء الطاہروکذلک الغسل من الجنابة.
حضرت علی فرماتے ہیں:خداوندعالم نے اپنے بندوں پرواجب قراردیاہے کہ وضوکوپاک پانی کے ذریعہ انجام دیں اوراسی طرح غسل جنابت کو۔

۶خودوضوکرنے کی شرط کی وجہ:
وضوکے شرائط میں ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپناوضوخودکرے یعنی اپنے چہرے، دونوں ہاتھوں کوخود دھوئے اورسروپاو ںٔ کامسح بھی خودکرے ،اگرکوئی شخص بغیرکسی مجبوری کے کسی دوسرے سے وضوکرائے یعنی کوئی دوسراشخص اس کے چہرے کویاہاتھوں کودھوئے ،سریاپیرکامسح کرے تواس کی وضوباطل ہے مگریہ کہ خودوضوکرنے کی قدرت نہیں رکھتاہواوربغیرکسی مجبوری کے کسی دوسرے سے پانی وضوکے لئے پانی ڈلوانامکروہ ہے جسکی وجہ قرآن وسنت اس طرح بیان کی گئی ہے:
>فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْالِقَاءَ رَبِّہِ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاًصَالِحًاوَّلَایُشْرِک بْ◌ِعِبَادَةِ رَبِّہِ اَحَدًا< جوبھی اپنے رب سے ملاقات کاامیدوار ہے اسے چاہئے کہ عمل صالح کرے اورکسی کواپنے پروردگارکی عبادت میں شریک قرارنہ دے ۔ سورہ کہف/آیت ۱۱۰
شیخ صدوقنے ”من لایحضرہ الفقیہ“میں ایک روایت نقل کی ہے: کان امیرالمومنین علیہ السلام اذاتوضا لٔم یدع یصب علیہ الماء قال:لا حُبّان اشرک فی صلاتی احداً.
امیرالمومنین حضرت علیجب بھی وضوکرتے تھے توکسی کوپانی ڈالنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اورفرماتے تھے :میں اپنی نمازوعبادت میں کسی کوشریک کرناپسندنہیں کرتاہوں۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۴۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:خصلتان لاأُحب ان یشارکنی فیھمااحد:وضوئی فانہ من صلاتی وصدقتی فانہامن یدی الی یدالسائل فانہاتقع فی یدالرحمن. نبی اکرم (صلی اللہ علیھو و آلھ)فرماتے ہیں:دوخصلت ایسی ہیں کہ میں ان میں کسی دوسرے کوشریک کرناپسندنہیں کرتاہوں: ایک میراوضوکیونکہ وہ میری نمازکاحصہ ہے دوسرے میراصدقہ کیونکہ میرے ہاتھوں سے سائل کے ہاتھوں میں پہنچتاہے اورچونکہ وہ خدائے کے ہاتھوں میں پہنچتاہے۔
. خصال (شیخ صدوق)ص ۳۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۷۔سورج کے ذریعہ ___________ گرم پانی سے وضوکرنے کی کراہیت کی وجہ:
سورج کے ذریعہ گرم شدہ پانی سے کوئی حرج نہیں ہے البتہ مکروہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : الماء الذی تسخنہ الشمس لاتتوضو أ بہ ، ولاتغسلوا بہ ولاتعجنوا بہ ، فانہ یورث البرص. نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:وہ پانی کہ جسے سورج نے گرم کردیاہے اس سے وضونہ کرواورغسل بھی نہ کرواوراس کے ذریعہ آٹے کوخمیربھی نہ کروکیونکہ اس کے ذریعہ برص کے مرض کاخطرہ ہے ۔
علل الشرائع/ج ۱/ص ۲۸۱

نمازکے آداب واسرار

وضوکے آداب

۱۔وضوسے پہلے مسواک کرنا
مستحب ہے کہ جب انسان نمازکاارادہ کرے تووضوسے پہلے مسواک کرے اور پاک ومعطردہن کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں قدم رکھے کیونکہ معصومین کی یہی سیرت رہی ہے کہ وہ وضوسے پہلے مسواک کرتے تھے اورمسواک کرنے کی فرمائش ونصیحت بھی کرتے تھے ۔
قال رسولللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم لِعلیّ فی وصیّتہ:علیک بالسواک عندوضوء کلّ) صلاة (۱
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مولائے کائنات حضرت علی سے وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :اے علی! تم ہر نماز سے وضوکرتے وقت مسواک ضرورکیاکرو۔
یاعلی !علیک بالسواک وان استطعت ان لاتقل منہ فافعل فانّ کل صلاة تصلیہابالسواک) تفضل علی الّتی تصلیہابغیرسواک اربعین یوما.(۲
اے علی ! میں تم کو مسواک کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اور اگرتم اس کے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتے تو خوداسے انجام دیتے رہوکیونکہ ہر وہ نمازکہ جس سے پہلے مسواک کی جاتی ہے وہ نماز ان چالیس دن کی نماز وں سے افضل ہیں جو نماز بغیر مسواک پڑھی جاتی ہیں ۔
. ۲)مکارم الاخلاق /ص ۵۱) . ۱)(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۵۳ ( ) عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:رکعتان بالسواک افضل من سبعین رکعة بغیرسواک .(۱ امام صادق فرماتے ہیں:مسواک کے ذریعہ دورکعت پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی سترنمازوں سے افضل ہے ۔
قال سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لولاان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع) کل صلاة .(۲
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: اگرمیری امت پرمسواک کرناباعث مشقت نہ ہوتاتومیں انھیں ہرنمازکے ساتھ مسواک کرنے کولازم قراردیتا۔ ۲(کافی /ج ۳/ص ۲۲)(۱

۲۔ وضوکرتے وقت معصوم (علیہ السلام)سے منقول ان دعاؤں کوپڑھنا
امام صادق فرماتے ہیں:ایک دن امیرالمومنیناپنے فرزند“محمدابن حنفیہ ”کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا:اے محمد!میرے لئے ایک ظرف میں پانی لے کرآو تاکہ میں نمازکے لئے وضوکروں،محمدپانی لے کرآئے اور امام(علیہ السلام) نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پرپانی ڈالااوریہ دعاپڑھی:
بسم اللّٰھوباللّٰھوالحمدللہ الذّی جعل الماء طہوراًولم یجعلہ نجساً۔
اس کے بعدامام(علیہ السلام) نے اسنتجاکیا اوریہ دعاپڑھی:
اللّٰہم حصّن فرجی وَاَعِفّہ ،وَاسترعورتی وَحرّمنی علی النّار.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعد(تین مرتبہ کلی کی)اوریہ دعاپڑھی:
اللّٰہم لقّنی حُجّتی یوم اَلْقاک واطلق لسانی بذکراک واجعلنی ممن ترضی عنہ۔
اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا اورپروردگارسے عرض کیا:
اللّٰہم لاتحرّم علیّ ریح الجنّۃ وَاجْعلنی ممّن یشمّ ریحہاوروحہاوطیبہا۔
اس کے بعدچہرہ دھویااوریہ دعاپڑھی:
اللّٰہم بیّض وجہی یوم تسودّفیہ الوجوہ ولاتسوّدوجہی یوم تبیضّ فیہ الوجوہ۔
اس کے بعد داہناہاتھ دھوتے وقت یہ دعاپڑھی:
اللّٰہم اعطنی کتابی بیمینی والخلد فی الجنان بیساری وحاسبنی حساباًیسیراً۔
بائیں ہاتھ کودھوتے وقت یہ دعاپڑھی:
اللّٰہم لاتعطنی کتابی بیساری ولاتجعلہامغلولۃ الیٰ عنقی واعوذبک(ربی) من مقطعات النیران۔
سرکامسح کرتے وقت بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:
اللّٰہم غشنی برحمتک وبرکاتک وعفوک۔ دو
نوں پیرکامسح کرتے وقت یہ دعاء پڑھی:
اللّٰہم ثبت نی علٰی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام،واجعل سعیی فیمایرضیک عنّی(یاذوالجلال والاکرام(۔
جب وضوسے فارغ ہوئے توسربلندکرکے"محمدابن حنفیہ "سے مخاطب ہوکرارشادفرمایا: یامحمد !من توضّاَبمثل مَاتوضّاتُ وَقالَ مثل ماقُلتُ خلق اللہ من کلّ قطرۃ ملکاًیقدسہ ویسبحہ ویکبّرہ ویہللہ ویکتب لہ ثواب مثل ذٰلک۔
اے محمد!جوشخص میری طرح وضوکرے اوروضوکرتے وقت میری طرح ان اذکار کو زبان پرجاری کرے خداوندمتعال اس کے آب وضوکے ہرقطرے سے ایک فرشتہ خلق کرتا ہے تسبیح) وتقدیساورتکبیرکہتارہتاہے اوراسکے لئے قیامت تک اس کاثواب لکھتا رہتا ہے(۱ زرارہ سے مروی ہے امام محمدباقرفرماتے ہیں:جب تم اپنے ہاتھ کوپانی میں قراردیں توکہیں: "بسم اللھوباللہ اجعلنی من التّوابین واجعلنی من المطہّرین"اورجب وضو سے فارغ) ہوجاو تُو"الحمدللّٰہ ربّ العالمین"کہیں۔(۲

----

۱ .(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۴۲ /حدیث ۸۴)
۲ .__________)تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۷۶)

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من توضا فذکر اسم اللھطہرجمیع جسدہ وکان الوضوء) الی الوضوء کفّارۃ لمابینہما من الذنوب ومن لم یسم لم یطہرمن جسدہ الاّ ما اصابہ الماء.(۱ اگر کوئی شخص وضو کرے اور خداکا نام زبان پر جاری کرے تو اس کا پورا جسم طیب وطاہر ہوجاتا ہے اور ہر وضو بعدوالی وضو کے انجام دینے تک ان گناہوں کا کفارہ ہوتاہے جو دونوں وضوکے درمیان سرزد ہوئے ہیں اوراگرنام خدازبان پرجاری نہیں کرتاہے تواس کے بدن کا وہی حصّہ پاک ہوتاہے جسپروہ پانی ڈالتاہے۔
۱ .(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۵۰)

۳۔ گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا
اگرانسان نیندسے بیدارہونے ، یااسنتجاکرنے کے بعدوضوکرے تومستحب ہے پہلے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کوگٹوں تک دھوئے اوراگرپاخانہ سے فارغ ہونے کے بعدوضوکرے تودومرتبہ دھوئے اوراگرمجنب ہونے کے بعدوضوکرتاہے توتین مرتبہ ہاتھوں کودھوئے
عبداللہ ابن علی حلبی سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق پوچھا:اس سے پہلے کہ انسان وضوکے لئے برت ن ہاتھ ڈالے اسے اپنے دائیں ہاتھ کوکت نی مرتبہ دھوناچاہئے ؟امام (علیھ السلام)نے فرمایا:
) واحدۃ من حدث البول واثنتان من حدث الغائط وثلاث من الجنابۃ.(۱ اگرپیشاب کے بعدوضوکرے توایک مرتبہ حدث مرتبہ ،پاخانہ کے بعددومرتبہ اوراگرجنابت کے وضوکرے توتین مرتبہ دھوئے .

----

۱ .(استبصار/ج ۱/ص ۵۰ .تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۳۶)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴۔ تین مرتبہ کلی کرنااورناک میں پانی ڈالنا

دونوں ہاتھوں کوگٹوں تک دھونے کے بعدمستحب ہے کہ تین مرتبہ کلی کی جائے اس کے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالاجائے ،اگرکوئی شخص وضومیں کلی کرنایاناک میں ڈالنابھول جائے توکوئی حرج نہیں ہے
عن ابی جعفروابی عبداللہ علیہم السلام انہماقالا:المضمضة والاست نشاق لیسامن) الوضوء لانّہمامن الجوف.(۱
امام محمدباقر فرماتے ہیں:کلی کرنااورناک میں پانی ڈالنا(واجبات)وضومیں سے نہیں ہیں کیونکہ دودونوں باطن وضومیں محسوب ہوتے ہیں اوراعضائے وضوظاہرہوتے ہیں۔ . ۱(علل الشرائع/ج ۱/ص ۲۸۷ (

۵۔ چہرہ اورہاتھوں پردوسری مرتبہ پانی ڈالنا
واجب ہے کہ چہرہ اورہاتھوں پرایک مرتبہ پانی ڈالاجائے اوردوسری مرتبہ مستحب ہے لیکن تیسری مرتبہ پانی ڈالناحرام وبدعت ہے
قال ابوجعفرعلیہ السلام:انّ اللہ تعالی وترٌ یحب الوتر فقدیجزیک من الوضوء ثلاث غرفات : واحدة للوجہ ، واثنتان للذراعین ، وتمسح ببلة یمناک ناصیتک ومابقی من بلة یمناک ظہرالقدمک) الیمنی ، وتمسح ببلة یسراک ظہرقدمک الیسری .(۱
امام محمدباقر فرماتے ہیں:خدایکتاویگانہ ہے اوریکتائی کوپسندکرتاہے لہٰذاوضومیں تمہارے لئے تین چلوپانی کافی ہے ،ایک چلوچہرہ کے لئے ،ایک دائیں ہاتھ اورایک بائیں ہاتھ کے لئے ،اب وہ تری جوتمہارے دائیں ہاتھ میں ہے اس سے سرکے اگلے حصہ کامسح کریں،اس بعدجوتری دائیں باقی رہ گئی ہے اس سے دائیں پیرکامسح کریں اوروہ تری جوتمہارے بائیں ہاتھ پرلگی ہے اس کے ذریعہ بائیں پیرپرمسح کریں۔
) عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:الوضوء واحدة فرض ، واثنتان لایوجر ، والثالث بدعة.(۲ امام صادق فرماتے ہیں:وضومیں(چہرہ وہاتھوں کا) ایک مرتبہ دھوناواجب ہے اوردوسری دھونے میں کوئی اجرنہیں ملتاہے لیکن تیسری مرتبہ دھونابدعت ہے

. ۲)من لایحضرہ الفقیہ/ج ۴۰۱) . ۱(کافی /ج ۱/ص ۲۵ ۔تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۳۶۰ (

شدیدتقیہ کی صورت میں جبکہ جان ،مال ،عزت وآبروکاخطرہ ہوتو تین مرتبہ دھوناجائزہے بلکہ واجب ہے اسی طرح دونوں پیروں کادھوناواجب ہے
رویات میں آیاہے کہ علی ابن یقطین نے امام علی ابن موسی الرضا کے پاس ایک خط لکھاکہ اصحاب کے درمیان پیروں کے مسح کرنے کے بارے میں اختلاف پایاجاتاہے ،میں آپ سے التجاکرتاہوں کہ آپ ایک خط اپنے ہاتھ سے تحریرکیجئے اوراس میں مجھے بتائیں کہ میں کس طرح وضوکروں؟امام (علیھ السلام)نے علی ابن بقطین کوخط کے جواب میں تحریرکیااورلکھا کہ میں سمجھ گیاہوں میں کہ اصحاب وضوکے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں لہٰذامیں تمھیں جو حکم دے رہاہوں تم اسی طرح کرنااوروہ حکم یہ ہے کہ تم اس طرح وضوکرو:
تمضمض ثلاثا ، وتست نشق ثلاثا ، وتغسل وجہک ثلاثا ، تخلل شعرلحیتک وتغسل یدیک الی المرفقیہ ثلاثا ، ومسح راسک کلہ ، وتمسح ظاہراذنیک وباطنہما ، وتغسل رجلیک الی الکعبین ثلاثا ، ولاتخالف ذلک الی غیرہ
اے علی ابن یقطین !تین مرتبہ کلی کرو ،تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو ، تین مرتبہ چہرہ دھوو ٔ اورپانی کواپنی ڈاڑھی کے بالوں کوجڑوں تک پہنچاؤاور تین مرتبہ ہاتھوں کوکہنیوں تک دھوو ٔ پورے سرکااس طرح مسح کرو کہ کانوں پردونونطرف ظاہری وباطنی حصہ پرہاتھ پھیرو ، اور اپنے دونوں پیروں کوٹخنوں تک تین مرتبہ دھوو ٔاوراپنے وضوکودوسروں کے وضوسے فرق میں نہ رکھواوریادرکھو!اس حکم کے خلاف نہ کرنا.
جب یہ خط علی ابن یقطین کے پاس پہنچاتواسے پڑھ کربہت تعجب کیاکہ یہ بالکل شیعوں خلاف حکم دیاہے ،لہٰذادل میں سوچا:میرے امام بہترجانتے ہیں اورحالات سے واقف ہیں لہٰذااس کے بعدعلی ابن یقطین امام (علیھ السلام)کے فرمان کے مطابق وضوکرنے لگے ہارون رشیدپاس یہ خبرپہنچی کہ علی ابن یقطین رافضی ہے اوروہ تیرامخالف ہے ،ہارون رشیدنے اپنے ایک خواص سے کہا:تم علی ابن یقطین کے بارے میں بہت باتیں بناتے ہواوراس پر رافضی ہونے کی تہمت لگاتے ہو جبکہ میں اس کی دیکھ بھال کرتاہوں،میں چندمرتبہ اس کاامتحان لے چکاہوں،یہ تہمت جوتم اس پرلگارہے ہومیں نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایسابالکل نہیں دیکھاہے ،میں اسے وضوکرتے ہوئے دیکھتاہوں،جھوٹاہے وہ شخص جویہ کہتاہے کہ علی ابن یقطین رافضی ہے اگرامام رضا علی ابن یقطین کواس طرح وضوکرنے کاحکم نہ دیتے توہارون رشیدکومعلوم ہوجاتاکہ یہ شخص رافضی ہے اورفوراًقتل کرادیتا

جب علی یقطین کے بارے میں ہارون رشید کے نزدیک صفائی ہوگئی تو علی ابن یقطین نے دوبارہ امام (علیھ السلام)کے پاس خط لکھااوروضوکاطریقہ معلوم کیاتوامام (علیھ السلام)نے لکھا:تم اس طرح وضوکروجسطرح خدانے وضوکرنے کاحکم دیاہے یعنی:

اغسل وجہک مرة فریضة ، واخریٰ اسباغا ، واغتسل یدیک من المرفقین کذلک وامسح بمقدم راسک وظاہرقدمیک من فضل نداوة وضوئک فقدزال ماکنانخاف علیک والسلام . اے علی ابن یقطین!چہرہ کوایک مرتبہ واجبی طورسے دھوو ٔ اوردوسری مرتبہ اسباغی و تکمیل کی نظرسے ، اپنے دونوں ہاتھوں کہنیوں سے انگلیوں کے پوروں تک دھوو أوراسی آب وضوکی تری سے سرکے اگلے حصہ کااورپیروں کے اوپری حصہ کامسح کرو،جس چیزکاہمیں) خوف تھاوہ وقت تمھارے سرسے گذرگیاہے والسلام علیکم .(۱

6۔ آنکھوں کوکھولے رکھنا

مستحب ہے کہ چہرہ دھوتے وقت آنکھوں کوبندنہ کریں بلکہ کھولے رکھیں لیکن آنکھوں کے اندرپانی کاپہنچاناواجب نہیں ہے اورآنکھوں کے کھلے ر ُہنے وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے :

) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:افتحواعیونکم عندالوضوء لعلہاالاتری نارجہنم .(۲ نبی اکرم (صلی اللہ علیھ و آلھ)فرماتے ہیں :وضوکرنے وقت اپنی آنکھوں کوکھولے رکھواس لئے تاکہ تم نارجہنم کونہ دیکھ پاو ٔ

۷۔ عورت ہاتھوں کے دھونے میں اندرکی طرف اورمردکہنی پرپانی ڈالے

مردکے لئے مستحب ہے کہ دائیں اوربائیں ہاتھ کودھونے کے لئے جب پالی مرتبہ پانی ڈالے کہنی کی طرف پانی ڈالے اورجب دوسری مرتبہ پانی ڈالے تواندرکی طرف ڈالے اورعورت کے لئے مستحب ہے وہ مردکے برخلاف کرے یعنی جب پہلی مرتبہ اندرکی طرف پانی ڈالے اوردوسری مرتبہ باہرکی طرف ۔

عن ابی الحسن الرضاعلیہ السلام قال:فرض اللہ علی النساء فی الوضوء للصلاة ان) یبتدئن بباطن اذرعہن وفی الرجل بظاہرالذراع .(۳

جب عورت نمازکے لئے وضوکرے تواس کے لئے مستحب ہے کہ اپنی کہنی اندرکی طرف سے پانی ڈالے اورمردکے لئے مستحب ہے کہ ہاتھ باہری حصہ پرپانی ڈالے ۔

. ۲)من لایحضره الفقیہ/ج ۱/ص ۵۰) . ۱)ارشاد(شیخ مفید)/ص ۳۱۴ (. ۳)کافی /ج ۳/ص ۲۹ ۔تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۷۷ (

۸۔ چہرے پرخوف خداکے آثارنمایاں ہونا

مستحب ہے کہ انسان اپنے چہرے پرخوف خداکے آثارنمایاں کرے) کان امیرالمومنین علیہ السلام اذااخذت الوضوء یتغیّروجہہ من خیفة اللہ تعالیٰ(۱ جس وقت امیر المومنین حضرت علی وضوکرتے تھے ، خوف خدامیں آپ کے چہرے کا رنگ متغیرہوجاتا تھا۔

کان حسین بن علی علیہماالسلام :اذااَخذت الوضوء یتغیرلونہ ،فقیل لہُ فی ذٰلک) ؟فقال:حقٌ مَن ارادَاَنْ یدخلَ علیٰ ذی العَرْشِ اَنْ یتغیّرلہُ.(۲

حضرت امام حسین کے بارے میں روایت نقل ہوئی ہے کہ : جب بھی آپ وضو کرتے تھے تو پورابدن کانپ جاتاتھا اور چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا ، جب لوگ آپ سے اس کی وجہ معلوم کرتے تھے تو امام(علیہ السلام) فرماتے تھے ، حق یہی ہے کہ جسوقت بندہ مُومن خدا ئے قہّا ر کی بار گاہ میں قیام کرے تو اس کے چہرے کا رنگ متغیّر ہو جائے اور اس کے جسم میں لرزاں پیدا ہو نا چاہئے ۔

) کان الحسن (ع)اذافرغ من وضوئہ یتغیر(۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام حسنجب وضوسے فارغ ہوتے تھے توآپ کے چہرے کارنگ متغیرہوتاتھا۔

. ۱ (عدة الداعی /ص ۱۳۸ ۔بحارالانواپر/ج ۸۰ /ص ۳۴۷ (. ۲) الخصائص الحسینیّہ/ص ۲۳) . ۳(میزان الحکمة /ج ۲/ح ۱۰۶۰۸ (

۹۔ رحمت خداسے قریب ہونے اوراس مناجات کرنے کا ارادہ کرنا

قال الصادق علیہ السلام :اذااردت الطھارة واالوضوء فتقدم الی الماء تقدمک الی رحمة اللھفانّ اللہ تعالی قدجعل الماء مفتاح قربتہ ومناجاتہ ودلیلاالٰی بساط خدمتہ وکماان رحمتہ تطہرذنوب العبادفکذٰلک نجاسات الطاہرة یطہرالماء لاغیرفطہرقلبک بالتقوی والیقین عندطہارة) جوارحک۔(۱
حضرت امام صادق فرما تے ہیں : جب آپ وضو وطہارت کا ارادہ کر یں تو یہ سو چ کر پانی کی طرف قدم بڑ ھا ئیں کہ رحمت خدا سے قریب ہورہے ہیں کیو نکہ پانی مجھ سے تقرب ومنا جا ت حاصل کر نے کی کنجی ہے اور میرے آ ستا نے پر پہنچنے کے لئے ہدایت ہے لہٰذا اپنے بد ن وا عضا ء کو دھوتے وقت اپنے قلب کو تقویٰ ویقین سے پاک کرلیا کر یں ۱۰ ۔
پانی میں صرفہ جوئی کرنا
سوال یہ ہے کہ جب ہم پاک صاف ہوکر اللہ کی بندگی کرتے ہیں توخداہماری دعاؤں کومستجاب کیوں نہیں کرتاہے
؟اکثرمومنین جب وضوکرتے ہیں توپانی کابہت زیادہ اسراف کرتے ہیں اوردین اسلام میں اسراف کرنے کوسختی سے منع کیاگیاہے اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اسراف کومدنظر رکھتے تھے اوروضومیں اس مقدارمیں پانی خرچ کرتے تھے:
عن ابی بصیرقال:سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الوضوء فقال:کان رسول اللہ صلی اللہ) علیہ وآلہ وسلم یتوضا بِمد من ماءٍ ویغتسل بصاعٍ.(۲
ابوبصیرسے مروی ہے :میں نے امام صادق سے آب وضوکی مقدارکے بارے پوچھاتوامام (علیہ السلام)نے فرمایا:
پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)ایک مدّ،پانی سے وضوکرتے اورایک صاع پانی سے غسل کرتے تھے ، مدیعنی تین چلّوپانی ،صاع ،یعنی تین کلوپانی، پس آنحضرتوضومیں ایک چلّوپانی چہرے پراورایک داہنے پراورایک بائیں ہاتھ پرڈالتے تھے اورغسل میں تین کلوپانی استعمال کرتے تھے۔

. ۲)استبصار/ج ۱/ص ۱۲۱ ۔تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۱۳۶) . ۱(مصباح الشریعة/ص ۱۲۸ (

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : الوضوء مد ، والغسل صاع وسیاتی اقوام بعدی) یستقلون ذلک (۱
رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) فرماتے ہیں : وضوکرنے کے لئے دس سیر اور غسل کرنے کے لئے تین کلو پانی کافی ہے لیکن آئندہ ایسے بھی لو گ پیدا ہونگے جو اس مقدا ر کو غیر کا فی سمجھیں گے(اور صرفہ جوئی کے بد لے اسراف کریں گے) اور وہ لوگ میری روش اور سیرت کے خلاف عمل کریں گے ۔
. ۱(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۴ (

وضو کے آثار وفوائد
روینا‌عن علی ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم انّہ قال: یحشرہ اللہ اُمّتی یوم) القیامة بین الامم ، غرّاًمُحجّلین مِن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آثارالوضوء.(۲

حضرت علیسے مروی ہے کہ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:خداوندعالم روزقیامت میری امت کودوسری امتوں کے درمیان اس طرح محشورکرے گاکہ میری امت کے چہروں پروضوکے آثارنمایاں ہونگے اورنورانی چہروں کے ساتھ واردمحشرہونگے۔ . ۲ (دعائم الاسلام /ج ۱/ص ۱۰۰ (

حضرت امام باقر فرماتے ہیں : ایک روز نمازصبح کے بعدسیدالمرسلین حضرت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اپنے اصحاب سے گفتگو کر رہے تھے، طلو ع آفتاب کے بعد تمام اصحاب یکے بعد اٹھ کراپنے گھرجاتے رہے لیکن دو شخص (انصاری وثقفی)آنحضرت کے پاس بیٹھے رہ گئے ، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا : میں جانتاہوں تم مجھ سے کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں ، اگرتم چاہو تو میں دونوں کی حاجتوں کوبیان کرسکتا ہوں کہ تم کس کام کے لئے ٹھہرے ہوئے ہواوراگرتم چاہوتوخودہی بیان کرو ، دونوں نے نہایت انکساری سے کہا: یارسول اللہ ! آپ ہی بیان کیجئے . آنحضرت نے انصاری سے کہا:تمہاری منزل نزدیک ہے اورثقفی بدوی ہے ،انھیں بہت جلدی ہے اورکوئی ضروری کام ہے لہٰذپہلے ان کے مسئلہ کاجواب دے دوں اورتمہارے سوال کاجواب دوں گا،انصاری کہا:بہت اچھا،پس آنحضرت نے فرمایا : اے بھائی ثقفی ! تم مجھ سے اپنے وضوونمازاوران کے ثواب کے بارے میں مطلع ہوناچاہتے ہوتو جان لو:

جب تم وضوکے لئے پانی میں ہاتھ ڈالتے ہواور"بسم اللہ الرحمن الرحیم "کہتے ہوتوتمہارے اپنے ان ہاتھوں کے ذریعہ انجام دئے گئے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اورجب اپنے چہرے کودھوتے ہوتوجوگناہ تم نے اپنی ان دونوں انکھوں کی نظروں سے اوراورمنھ کے ذریعہ بولنے سے انجام دئے ہیں سب معاف ہوجاتے ہیں اورجب اپنے دونوں ہاتھوں کودھوتے ہوتووہ گناہ جوتمہارے اپنے دائیں وبائیں پہلوسے سرزدہوئے ہیں معاف ہوجاتے ہیں اورجب تم اپنے سروپاو ٔں کامسح کرتے ہوتووہ تمام گناہ کہ جن طرف تم اپنے ان پیروں کے ذریعہ گئے ہوسب) معاف ہوجاتے ہیں،یہ تھاتمہارے وضوکاثواب ،اسکے بعدآنحضرت نے نمازکے ثواب کاذکرکیا.(۱

. ۱(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۲/ص ۲۰۲ (

قال امیرالمومنین علیہ السلام لابی ذر:اذانزل بک امر عظیم فی دین او دنیا فتوضا وارفع) یدیک وقل :یااللہ سبع مرّات فانّہ یستجاب لک.(۲ حضرت علی نے ابوذر غفاری سے فرمایا : جب بھی تمھیں دینی یا دنیاوی امور میں کوئی مشکل پیش آئے تو وضو کرو اور درگاہ الٰہی میں اپنے دونوں ہاتھو ں کو بلند کر کے سات مرتبہ" یَا اَللہُ " کہو! یقینًا خداوندعالم تمہاری دعامستجاب کرے گا.

. ۲ (بحارالانوار/ ۸۰ /ص ۳۲۸ (

گھرسے باوضو ہوکرمسجد جانے کاثواب

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: انّ اللہ وَعدَ اَن یدخل الجنّة ثلاثة نفربغیرحساب،ویشفع کل واحد منہم فی ثمانین الفا:المؤذّن،والامام،ورجل یتوضا ثُمّ دخل) المسجد،فیصلّی فی الجماعة(۱

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : پروردگارعالم کا وعدہ ہے کہ تین لوگوں کو بغیر کسی حساب وکتاب کے بہشت میں بھیجا جائے گا اور ان تینوں میں سے ہر شخص/ ۸۰ ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا وہ تین شخص یہ ہیں:

۱۔ مو ذّن ۲۔ امام جماعت ۳۔ جوشخص اپنے گھر سے با وضو ہو کر مسجدمیں جاتاہے اور نماز کو جماعت کے ساتھ اداکرتاہے ۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:مکتوب فی التوراة انّ بیوتی فی الارض المساجد،) فطوبیٰ لمن تطہرثمّ زارنی وحقّ علی الزور اَن یکرم الزائر.(۳ امام صادق فرماتے ہیں:توریت میں لکھاہے :مساجدزمین پرمیرے گھرہیں، خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئےخوشبحال ہے جواپنے گھرمیں وضوکرتے ہیں اس کے بعدمجھ سے ملاقات کے میرے گھرآئے ،مزورکاحق ہے کہ وہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنے زائر کااحترام واکرام کرے۔

. ٣) علل الشرائع /ج ١/ص ٣١٨) . ١(مستدرک الوسائل/ج ۶/ص ۴۴٩ (

کسی کو وضوکے لئے پانی دینے کاثواب

حضرت صادق فرماتے ہیں : روزقیامت ایک ایسے شخص کو خدا کی بار گاہ خداوندی میں حاضرکیاجائے گاکہ جس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہ ہوگی اور اس نے دنیا میں کو ئی کارخیر انجا م نہیں دیا ہوگا ،اس سے پوچھاجائے گا : اے شخص ! ذرا سو چ کر بتا کیا تیرے دنیامیں کوئی نیک کام انجام دیاہے ؟ وہ اپنے اعمال گذ شتہ پر غور وفکر سے نگاہ ڈال کر عرض کرے گا : پرور دگار ! مجھے اپنے اعمال میں ایک چیز کے علاوہ کوئی نیک کام نظرنہیں آتا ہے اوروہ یہ ہے کہ ایک دن تیرافلاں مومن بندہ میرے پاس سے گذررہاتھا ،اس نے وضوکے لئے مجھ سے پانی کاطلب کیا، میں نے اسے ایک ظرف میں پانی دیا اور اس نے وضو کرکے تیری نمازپڑھی ، اس بندہ کی یہ بات سن کرخدا وند عالم کہے گا:میں تجھے تیرے اس نیک کام کی وجہ سے بخش دیتاہوں اورپھرفرشتوں کو حکم دے گامیرے اس بند ے کو بہشت میں لے جاؤ (١)-

ہرنمازکے لئے جداگانہ وضو کرنے کاثواب

ہرنمازکے ___________لئے جداگانہ طورسے وضوکرنامستحب ہے اورہمارے رسول وآئمہ اطہار بھی ہرنمازکے لئے الگ وضوکرتے تھے جیساکہ روایت میں آیاہے: إنّ النبی صلی الله علیہ وآلہ : کان یجددالوضوء لکل فریضة ولکل صلاة پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)تمام فریضہ الٰہی اورنمازکوانجام کودینے کے لئے تجدید) وضو کرتے تھے ۔(٢

.. ٢) من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٣٩) . ١ (بحارالانوار/ج ٨٢ /ص ٢٠۶ (

عن علی علیہ السلام انّہ کان یتوضا لٴکلّ صلاةٍ ویقرء: “ اذاقمتم الی الصلاة) فاغسلواوجوہکم” (١
حضرت علی ہر نماز کے لئے جداگا نہ وضو کرتے تھے اورآیہ “یاایہاالذین آمنوا اذاقمتم الی الصلاة فاغسلوا وجوہکم”کی تلاوت کرتے تھے ۔
. مستدرک الوسائل /ج ١/ص ٢٩٣
قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم :الوضوء علی الوضوء نورٌعلیٰ نورٌ) رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:
وضو پر وضو کرنا “ نورٌ علیٰ نور” ہے۔ (۴
عن ابی عبدالله علیہ السلام قال:من جدّدوضوئہ لغیرحدث جدّدالله توبتہ من) غیراستغفار.(۵
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص نمازکے علاوہ کسی دوسرے کام کے لئے تجدیدوضوکرتا ہے خداوندمتعال استغفارکئے بغیرہی اسکی توبہ قبول کرلیتاہے۔) قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم :من توضاعلی طہرکتب لہ عشرحسنات.(۶ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :جوشخص وضوپروضوکرے اس کے لئے دس لکھی جاتی ہیں۔

. ۴ (محجة البیضاء/ج ١/ص ٣٠٢ (. ۶)وسائل الشیعہ /ج ١/ص ٢۶۴) . ۵(ثواب الاعمال وعقاب الاعمال/ص ٣٨ (

حکایت کی گئی ہے کہ ایک مومن بندہ ہمیشہ باوضورہتاتھاجب وہ اس دارفانی سے کوچ کرگیاتوایک دوسرے مومن نے اسے خواب میں دیکھاکہ اس کاچہرہ نورانی ہے اوربہشت کے باغات میں سیرکررہاہے ، میں نے اس سے معلوم کیا:اے بھائی! تم دنیامیں ات نابڑے متقی وپرہیزگارتونہیں تھے پھرتم دنیامیں ایساکونسا کام کرتے تھے جس کی وجہ سے تجھ کویہ منزلت حاصل ہوئی اورتم یہ پر نورانیت کس طرح آئی؟اس نے جواب دیا:اے بھائی ! میں دنیامیں ہمیشہ باوضورہتا تھاجس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی وجہ سے خداوندمتعال نے میرے ان اعضاء کونوربخشا

) المُتَطَہِّرِین<(١) اورخداپاک رہنے والوں کودوست رکھتاہے.(٢
. ١) نماز،حکایتہاوروایتہا/ ١۵) . ١(سورہ توبة /آیت ١٠٨ (

قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم:یاأنس!اکثرمن __________الطہوریزیدہ اللهفی عمرک،وان استتطعت ان تکون باللیل والنہارعلی طہارة فافعل،فانّک تکون اذامتّ علیٰ طہارةٍ شہیداً.وعنہ) صلی الله علیہ وآلہ وسلم:من احدث ولم یتوضا فَقد جفانی.(١

پیغمبر اکرم (صلی الله علیه و آله)فرما تے ہیں : اے انس!اکثراوقات باوضو رہاکرو تاکہ خدا آپ کی عمرمینزیادتی کرے اور اگر ہوسکے تو دن اوررات وضو سے رہو کیونکہ اگر تمہیں وضوکی حالت میں موت آگئی تو تمہاری موت شہیدکی موت ہوگی اورآنحضرتدوسری حدیث مینفرماتے

ہیں:اگر کسی شخص سے حدث صادرہوجائے اوروہ وضونہ کرے توگویااس نے مجھ پرجفاکی۔ قال النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلّم :یقول الله تعالیٰ:من احدث ولم یتوضا فَقدجفانی ومن احدث ویتوضا وُلم یصلّ رکعتین فقدجفانی ومن احدث ویتوضا وُصلّ رکعتین ودعانی ولم اَجبہ) فیماسئلنی من اَمردینہ ودنیاہ فقدجفوتہ ولستُ برب جافٍ.(٢

حدیث قدسی شریف میں آیا ہے خدا وند متعال فرماتا ہے :اگر کسی سے حدث صادرہوجائے اوروہ وضونہ کرے توگویااس نے مجھ پرجفاکی اور اگرکسی کوحدث صادرہوجائے اوروضوبھی کرلے لیکن وہ دورکعت نماز نہ پڑھے تواس نے بھی مجھ پر جفا کی، اگرکسی کوحدث صادرہوجائے اوروہ وضوبھی کرے اوردورکعت نمازبھی پڑھے اس کے بعد مجھ سے کسی چیزکاسوال کرے اورمیں اس کے سوال امر دین و دنیا کوپورانہ کروں تو گویااس شخص پرجفاکی اور میں جفا کار پر ور دگار نہیں ہوں ۔

. ٢(وسائل الشیعہ/ج ١/ص ٢۶٨ (

کامل طورسے وضوکرنے کاثواب

کامل طورسے وضوکرنے سے مرادکیاہے اس چیزکوہم اسی موردکے فوراً بعد ذکر کریں گے لیکن یہاں پرفقط کامل طورسے وضوکرنے کاثواب ذکرکررہے ہیں

عن ابی الحسن العسکری علیہ السلام قال:لما کلّم الله عزّوجل موسیٰ علیہ السلام) قال:الٰہی مَاجَزَاء مَنْ اَتَمّ الوضوء مِنْ خِشْیَتِک؟قال:اَبْعَثہ یوم القیامة ولہُ نورٌبین عینیہ یتلا لٴ .(١ امام حسن عسکری فرماتے ہیں :جب(کوہ طورپر) خداوندعالم حضرت موسی سے ہمکلام ہواتوحضرت موسیٰ نے بارگاہ ربّ العزت میں عرض کی : پروردگار ا ! اگر کوئی تیرے خوف میں مکمل طور سے وضوکرے اسکا اجروثواب کیاہے ؟ خداوند عالم نے فرمایا : روزقیامت اس کو قبرسے اس حال میں بلند کروں گا کہ اس کی پیشانی سے نور ساطع ہوگا ۔

فی الخبراذاطہرالعبدیخرج الله عنہ کل خبث ونجاسة وانّ من توضافاحسن الوضوء خرج من) ذنوبہ کیوم ولدتہ من امہ۔(٢
روایت میں آیاہے جب کوئی وضوکرتاہے توخداوندعالم اسے ہرنجاست وخباثت سے پاک کردیتاہے اورجوشخص مکمل طورسے وضوکرتاہے توخدااسے گناہوں سے اس طرح پاک کردیتاہے جیسے اس نے ابھی ماں کے پیٹ سے جنم لیاہو۔

. ٢)مستدرک الوسائل/ج ١/ص ٣۵٨) . ١ (بحارالانوار/ج ٧٧ /ص ٣٠١ (

) قال النّبی صلی الله علیہ وآلہ وسلّم :یٰااَنس اَسبغ الوضوء تمرُّعلی الصراط مرّالسحاب.(٢ رسول خدا (صلی الله علیه و آله) فرماتے ہیں : اے انس ! وضو کومکمل اوراس کے تمام آداب شرائط کے ساتھ انجام دیاکرو تا کہ تم تیز ر فتا ر با دل کے مانند پل صراط سے گزر سکو ۔ . ٢(خصال(شیخ صدوق)/ص ١٨١ (

آب وضوسے ایک یہودی لڑکی شفاپاگئی

جناب نفیسہ خاتون جوکہ اسحاق بن امام جعفرصادق کی زوجہ اورحسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ کی صاحبزادی تھیں،آپ ایک عظیم و با ایمان خاتو ن تھیں اور مدینہ میں زندگی بسرکرتی تھیں،اس عظیم خاتون نے پورا قرآن مع التفسیر حفظ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کررکھاتھا ، دن میں روزہ رکھتی اور راتوں کو عبادت ومناجات کرتی تھیں،آپ تیس مرتبہ حج بیت ا للھسے مشرف ہوئیں اور غالباً سفرحج کو پیدل طے کرتی تھیں جبکہ آپ بہت زیادہ صاحب ثروت تھیں لیکن اپنے مال ودولت کوبیماروں وحاجتمندوں پرخرچ کرتی تھیں
آپ کی بھتیجی ”زینب بنت یحییٰ “کہتی ہیں کہ :میں نے اپنی زندگی کے چالیسبرس اپنی پھو پھی کی خدمت میں گذارے ہیں، اس مدت کے دوران میں نے انھیں رات میں کبھی سوتے ہوئے اور دن میں کوئی چیز کھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے ،آپ رات میں عبادت کرنے اور دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ہوچکی تھیں ایک دن میں ان سے کہا: آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتی ہیں ؟ جواب دیا: میں اپنے نفس کا علاج کس طرح کروں ابھی تو راستہ بہت دشوار ہے اوراس راستہ سے فقط ناجی لوگ ہی گزرسکتے ہیں۔
ایک سال جب جناب نفیسہ نے اپنے شوہر (حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ) کے ہمراہ حضرت ابراہیم کی قبر کی زیارت کے لئے فلسطین کا سفر کیا اورزیارت کے بعدسفرسے واپسی کے درمیان مصرمیں قیام کیا
آپ کے ہمسایہ میں ایک یہو دی رہتا تھاجس کے گھرمیں ایک نابینا لڑکی تھی ،ایک دن اس یہودی لڑکی نے نفیسہ کے وضو کے پانی کو بعنوان تبرک اپنی آنکھوں پر ڈالا توفوراً شفاپاگئی جب اس خبرکومصرکے یہودیوں نے سناتو ان میں سے اکثرنے دین اسلام قبول کیا اور وہاں کے اکثر لوگ آپ کے عقیدتمندہوگئے، جب آپ نے مدینہ واپس جا نے کا ارادہ کیا تو اہل مصرنے اصرارکیا کہ آپ یہیں پر قیام پذیرہوجائیں ،آپ نے ان کی درخواست کو منظور کر لیااوروہیں پرزندگی گذارنے لگیں ۔
جناب نفیسہ نے مصرمیں اپنے ہاتھوں سے ایک قبربنارکھی تھی اور سفر آخرت کا انتظا ر کرتی تھیں ، روزانہ اس قبر میں داخل ہوتی اور کھڑے ہوکر نماز پڑ ھتی تھیں اور اسی قبرمیں بیٹھ کر چھ ہزار مرتبہ اور ایک روایت کے مطابق ۱۹۰ /مرتبہ قرآن ختم کیا ہے اور آپ ماہ رمضان المبارک ۲۰۸ ئھ میں
) روزے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے داربقاء کی طرف کوچ کر گئیں۔(۱

آب وضوسے درخت بھی پھلدارہوگیا
جوادا لآ ئمہ حضرت امام محمدتقی کی تاریخ حیات میں لکھا ہے کہ : جس وقت آپ اپنے شیعوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بغدادسے مدینہ کا سفر طے کررہے تھے تو غروب آفتاب کے وقت کوفہ کے قریب پہنچے اورایک جگہ پرجس کا نام“دارمسیب”ہے قیام کیا اوروہاں کی مسجد میں داخل ہوئے کہ مسجدکے صحن مسجد میں ایک درخت تھا جس پرکوئی پھل نہیں لگتاتھا
حضرت امام محمدتقی نے ایک برت ن میں پانی طلب کیا اور اس درخت کے نیچے بیٹھ کر وضوکیا اور نمازمغرب کو اوّل وقت اداکیااورلوگوں نے آپ کی اقتداء میں جماعت سے نمازپڑھی ،امام (علیه السلام)نے پہلی رکعت میں حمدکے بعد “اذاجاء نصراللہ...” اور دوسری رکعت میں حمدکے بعد“ قل ھواللہ احد ...” کی قرائت کی اورسلام نماز کے بعد ذکرخدا اور تسبیح میں مشغول ہوگئے اس کے بعد چار رکعت نافلہ نمازپڑھی اور تعقیبات نمازپڑھ کر سجدہ شکر ادا کیا،اورنماز عشاکے لئے کھڑے ہوگئے ،جب لوگ نمازودعاسے فارغ ہونے کے بعد اٹھ کرمسجد سے باہرآنے لگے اور صحن مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ اس درخت پر پھل لگے ہوئے ہیں اس معجز ے کو دیکھ کر سب کے سب حیرت زدہ ہوگئے اور سب نے درخت سے پھل توڑکر کھاناشروع کیا تو دیکھا کہ میوہ بہت ہی زیاد ہ میٹھا ہے اور اس کے اندر کوئی گٹھلی بھی نہیں ہے اس کے بعد امام محمدتقی (علیه السلام)اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مد ینہ کی طرف) راوانہ ہوگئے ۔(۲

۔ ۱(سفینة البحار/ج ۲/ص ۶۰۴ ۔ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال/ص ۳۶ (.) ۲ (ارشادشیخ مفید/ص ۶۲۸ (باب ۲۵ (

راز تیمم

اگروضوکے لئے پانی کاملناممکن نہ ہو،یاپانی تک رسائی نہ ہو،یاپانی کااستعمال مضرہو،یاکسی نفسکے لئے خطرہ ہوتوان صورتوں میں وضوکے بجائے تیمم کرناواجب ہے قرآن کریم ارشادباری تعالی ہے:
<وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضیٰ اَوعَلٰی سَفَرٍاَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْ لَاْمَسْتُمْ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوامَآءً) فَتَیَمَّمُوا صَعِیْدًاطَیِّبًافَامْسَحُوابِوُجُوْہِکُمْ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَاَیْدِیْکُمْ مِنْہُ >(۱ اگرتم مریض ہویاسفرکے عالم ہویاپاخانہ وغیرہ نکل آیاہے یاعورتوں کوباہم لمس کیاہے اورپانی نہ ملے توپاک مٹی سے تیمم کرلواوربھی اس طرح سے اپنے چہرے اورہاتھوں کامسح کرلو۔
. ۱(سورہ مٔائدہ /آیت ۶ (
اس آیہ مبارک میں تیمم کاطریقہ یہ بیان کیاگیاہے کہ تیمم کی نیت کرکے دونوں ہاتھوں کوگرد،خاک ،ریت،ڈھیلے ،پتھرپرماریں اوراس کے بعددونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کوپوری پیشانی اوراس دونوطرف جہاں سے سرکے بال اگتے ہیں،ابرووں تک اورناک اوپرتک پھیریں،اس کے بعددائیں ہاتھ کی ہتھیلی کوبائیں ہاتھ کی پشت پرگٹے سے انگلیوں کے سرے تک پھیریں،اس کے بعداسی طرح بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کودائیں ہاتھ کی پشت پرپھیریں۔ جسچیزپرتیمم کیاجائے اس کاپاک ہوناضروری ہے کیونکہ خداوندعالم نے آیہ مٔبارکہ میں ‘‘صعیداًطیباً’’ کہاہے
رازتیمم یہ ہے کہ:جب آپ کووضوکے لئے پانی دستیاب نہ ہوسکے توخاک کوجوکہ پست ترین پدیدہ جُہان ہے اپنے ہاتھ اورچہرے پر ملیں تاکہ آپ کے اندرسے غروروتکبّراورشہوت نفسانی اورشیطانی خواہشیں دور ہوجائیں اورشایدخداکوآپ کی اس تواضع وخاکساری پررحم آجائے اورراہ راست کی ہدایت کردے۔
خداوندعالم نے آب وخاک کوطہارت کاذریعہ کیوں قراردیاہے اوران دونوں کووسیلہ طٔہارت قراردینے کی کیاوجہ کیاہے؟
کشف الاسرارمیں اسحکم خداکی دو حکمت اس طرح بیان کی ہیں: ۱۔ خداوندعالم نے انسان کو پانی اور مٹّی سے پیدا کیا ہے ،ان دونوں نعمتوں پرخداکاشکر کرناچاہئے اسی لئے آب وخاک کوطہارت کاذریعہ قراردیاہے تاکہ ہم اس مطلب کو ہمیشہ یاد رکھیں اور ان دونوں نعمتوں کودیکھ کرخداکا شکرخدا کریں ۲۔ دوسری حکمت اس طرح بیان کی جاتی ہے: خداوندعالم نے آب وخاک کو طہارت کا ذریعہ اس لئے قراردیا ہے کہ انسان اس کے ذریعہ دنیاوی آگ (آتش شہوت) اور آخرت کی آگ (نارجہنم وعقوبت)کو خاموش کرسکے کیونکہ مومن کے لئے دوآگ درپیش ہیں : ۱۔دنیاوی آگ جسے شہوت نفسانی کی آگ کہاجاتاہے ۲۔ آخرت کی آگ جسے نارعقوبت و جہنم کہاجاتاہے) اورانسان آب وخاک کے ذریعہ دنیوی اوراخروی آگ کوخاموش کرسکتاہے۔(۱

. ۱(کشف الاسرار/ج ۳/ص ۴۹ . ۵۰ (

امام محمدباقر فرماتے ہیں:سرکے بعض اورپیروں کے بھی بعض حصے کے مسح کرنے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ خداوندعالم نے آیہ مبارکہ پانی نہ ملنے کی صورت میں دھونے کے وجوب کوساقط کردیااوراسکے بدلے میں کرناواجب کردیااورفرمایا: ‘‘فامسحوابوجوہکم’’ یعنی اپنے چہرے کامسح کرواوراس کے بعدفرمایا:‘‘وایدیکم’’یعنی اپنے ہاتھوں کابھی مسح کرو،ہاتھوں کے مسح کرنے کوچہرے کے مسح کرنے عطف کیااوراس کے بعد‘‘منہ’’ فرمایا:یعنی پانی نہ ملنے کی صورت میں خاک پاک پرتیمم کرواوراپنے چہرے اورہاتھوں پرتھوڑی سی خاک ملو
اب یہ جوکہاجاتاہے کہ چہرے اورہاتھوں پرتھوڑی سی خاک ملواس کی وجہ یہ ہے کہ خداوندعالم جانتاہے کہ پورے چہرے پرخاک نہیں ملی جاتی ہے کیونکہ جب ہاتھوں کوخاک پرمارتے ہیں توتھوڑی سی خاک ہاتھوں پرلگ جاتی ہے اوربقیہ تواپنی جگہ پررہتی ہے اورہاتھوں پرنہیں لگتی ہے لہٰذاجب ہاتھوں چہرے پرملتے ہیں تواس میں سے کچھ خاک چہرے پرلگ جاتی ہے نہ کہ پوری خاک، اس کے بعدخداوندعالم ارشادفرماتاہے: >مَایُرِیْدُاللهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ حَرَجٍ<
خداوندعالم تمھیں کسی مشکل میں نہیں ڈالناچاہتاہے ۔ . کافی /ج ۳/ص ۳۰

رازوجوب ستر
مردکے لئے واجب ہے کہ نمازکی حالت میں اپنی شرمگاہ (آگے پیچھے کاحصے)کو چھپائے چاہے اسے کوئی دیکھ رہاہویانہ، اوربہترہے کہ ناف سے زانوتک چھپائے ۔ عورت کے لئے واجب ہے کہ نمازکی حالت میں اپنے پورے بدن کوچھپائے یہاں تک کہ اپنے بال اورسرکوبھی چھپائے ،صرف چہرہ اورگٹوں تک ہاتھ پاؤں کھلے رہ سکتے ہیں لیکن یہ یقین کرنے کے لئے کہ مقدارواجب کوچھپالیاگیاہے تھوڑاساچہرے کے اطراف اورگٹوں سے نیچے کوبھی چھپائے ۔
جب ہم کسی کی مہمانی میں جاتے ہیں توعقلمنداورصاحب عفت انسان کی عقل یہی حکم دیتی ہے کہ بہترین لباس پہن کرجائیں اوروہ بھی ایسالباس کہ جس سے لوگ ہمارے جسم کے قبائح پرنظرنہ ڈال سکے ،اگرکوئی بغیرلباس کے مہمانی میں جائے توصاحب خانہ اوروہاں پرموجودلوگ اس کے جسم پرنگاہ نہیں کریں گے؟اسی لئے نمازکی حالت میں سترکوواجب قراردیاگیاہے تاکہ اپنے رب کی مہمانی میں بغیرکسی خوف کے خضوع وخشوع کے ساتھ نمازپڑھ سکے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمازکی حالت میں بدن کے ڈھانپنے کی وجہ روایت میں اس طرح بیان کی گئی ہے: امام صادق فرماتے ہیں:مومنین کامزین ترین لباس تقویٰ وپیزگاری کالباس ہے اوران کالطیف ترین لباس ایمان وعقیدہ کالباس ہے جیساکہ خداوندمتعال اپنی کاتا میں ارشادفرماتاہے :

) <لِبَاسُ التَّقْویٰ ذٰلِکَ خَیْرٌ>(١ لباس تقویٰ بہترین لباس ہے ،لیکن لباس ظاہری خداوندعالم کی نعمتوں سے کہ جسے اولادآدم(علیه السلام) کے لئے ساترقراردیاگیاہے ،اولادآدم کوچاہئے کہ لباس کے ذریعہ اپنی عورت کوچھپائے ذریت آدم(علیه السلام) کے لئے سترعورت ایک خاص کرامت ہے جسے انسان کے علاوہ کسی بھی موجودات عطانہیں کیاگیاہے پس مومنین پرواجب ہے کہ اسے واجبات الٰہی کوانجام دینے میں ضروراستعمال کرے ،اورتمہارابہترین لباس وہ ہے کہ جوتمھیں یادخداسے غافل نہ کرے اوردوسرے کام میں مشغول نہ کرے بلکہ شکروذکراوراطاعت پروردگارسے نزدیک کرے ،پس ایسے لباس سے پرہیزکیاجائے جوانسان کویادپروردگارغافل اوردوری کاسبب بنے ،اورجان لوکہ لباس بلکہ تمام مادی اموریں کہ جوانسان کے ذات پروردگارسے دوری اوراشتغال دنیاکاسبب واقع ہوتے ہیں اورتمھارے اس نازک سے دل میں ایک برااثرڈالتے ہیں اورریاکاری ،فخر،غرورمیں مبتلاکرتے ہیں،یہ سب دین تمھارے دین کونابودکرنے والے ہیں اوردل میں قساوت پیداکرتے ہیں

جب تم اس ظاہری لباس کواپنے ت ن پرڈالوتواس چیزکویادکروکہ خداوندمتعال اپنی رحمت کبریائی سے تمھارے گناہوں کوچھپاتاہے لیکن یہ بھی یادرہے ظاہری پہنے کے ساتھ باطنی لباس سے غفلت نہ کرو،جس طرح تم ظاہری طورسے اپنے آپ کوچھپارہے ہوباطنی طورسے بھی ملبس کرو،تمہیں چاہئے کہ جس طرح تم ظاہری طورسے کسی خوف کی بناپراپنے آپ کوملبس کرتے ہواسی باطنی میں ملبس کرواوراپنے رب کے فضل وکرم سے عبرت حاصل کروکہ اس نے تمہینظاہری لباس عطاکیاتاکہ تم اپنے ظاہری عیوب کوپوسیدہ کرسکو،اس نے تمھارے لئے توبہ کادوروازہ کھول رکھاہے تاکہ تم اپنی باطنی شرمگاہوں کوبھی لطف گناہوں اوربرے کارناموں سے پوشیدہ کرسکو،یادرکھوکسی ایک رسوانہ کرناتاکہ تمھارپروردگارتمھیں رسوانہ کرے ،اپنے عیوب کی تلاش کروتاکہ تمھاری اصلاح ہوسکے اورچیزتمھاری اعانت نہ کرسکے اس سے صرف نظرکرو،اوراس چیزسے دوری کروکہ تم دوسروں کے عمل کی خاطراپنے آپ کوہلاکت مینڈالواوردوسرے کے اعمال کانتیجہ تمھارے نامہ اعمال میں لکھاجائے اوروہ تمھارے سرمایہ میں تجاوزکرنے لگیں اورتم اپنے آپ کوہلاک کرلو،کیونکہ انجام دئے گئے گناہوں کو بھول جانے سے ایک خداوندعالم دنیامیں اس پرایک سخت عقاب نازل کرتاہے اورآخرت میں بھی اس کے لئے دردناک عذاب ہے

جب تک انسان اپنے آپ کوحق تعالی کی اطاعت سے دوررکھتاہے اوراپنے آپ کودوسروں کے عیوب کی تلاش میں گامزن رکھتاہے اورجب تک انسان اپنے گناہوں بھولے رکھتاہے اوراندرپائے جانے والے عیوب کونہیں جانتاہے اورفقط قوت پراعتمادرکھتاہے وہ کبھی بھی نجات نہیں پاسکتاہے۔

. سورہ اعراف /آیت ۲۶ . مصباح الشریعة /ص ۳۰

رازمکان و لباس

رازطہارت بدن ،لباس اورمکان

نمازی کے بدن اورلباس کاپاک ہوناشرط صحت نمازہے،خواہ انسان واجبی نمازپڑھ رہاہویامستحبی ،اگربدن یالباس پرنجاست لگی ہوتواس کاپاک کرناواجب ہے خواہ بال یاناخن ہی نجسہوں سجدہ کرنے کی جگہ پاک ہوناچاہئے اگرسجدہ گاہ نجس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوچاہے ہوخشک ہی کیوں نہ ہونمازباطل ہے البتہ سجدہ گاہ کے علاوہ دوسری جگہ کاپاک ہوناضروری نہیں ہے اگرنمازی کی جگہ سجدہ گاہ کے علاوہ نجس ہو تووہ ایسی ترنہ ہوکہ اس کی رطوبت بدن یالباس سے لگ جائے ورنہ نمازباطل ہے البتہ اگرنجاست کی مقدارمعاف ہونے کے برابرہے تونمازصحیح ہے ۔ نمازکی حالت میں انسان کے بدن ولباس اورمکان کاظاہری اورباطنی طورسے پاک ہوناواجب ہے یعنی لباس کاپاک ومباح ہوناواجب ہے ان تینوں چیزوں کے پاک ہونے کی وجہ یہ ہے: کیونکہ خدوندعالم پاک وپاکیزہ ہے اورپاک وپاکیزہ رہنے والوں کودوست بھی رکھتاہے،خداوندعالم نظیف ہے اورنظافت کودوست رکھتاہے کیونکہ وہ اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:
) >اِنَّ اللهُ يُحِبّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِيْنَ<(١
خداتوبہ کرنے اورپاکیزہ رہنے والوں کودوست رکھتاہے۔ . سورہ بقرة/آیت ٢٢٣
اورسورہ تٔوبہ میں ارشادفرماتاہے:
) >وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّہِّرِيْنَ<(٢
خداپاکیزہ رہنے والوں کودوست رکھتاہے۔ . سورہ تٔوبہ/آیت ١٠٨

راز اباحت لباس ومکان
انسان جس لباس میں اورجس جگہ پرنمازپڑھ رہاہے ___________ان دونوں کامباح ہوناواجب ہے ،اگردونوں میں ایک چیزبھی غصبی ہوتونمازباطل ہے اورمباح لباس ومکان میں نمازکااعادہ کرناواجب ہے کیونکہ نمازمیں بدن کاچھپاناواجب ہے اورکسی حرام چیزکے ذریعہ بدن کوچھپاناحرام ہے اورکسی حرام کام کے ذریعہ واجب کوادانہیں کیاجاسکتاہے کیونکہ نمازمیں نیت ضروری ہے اورنیت میں قربت ہوناضروری ہے اورحرام کام کے ذریعہ قربت کاحاصل کرناغیرممکن ہے پسقربت حاصل نہیں ہوسکتی ہے ۔
چوری اورغصب حرام اورقبیح ہیں ، اورنمازمیں قربت کی نیت ضروری ہے اورقباحت وقربت ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے ہیں پسنمازباطل ہے ۔
اگرکسی شخص پرخمس یازکات واجب ہے اور وہ خمس یازکات نہ نکالے اور اس خمس کے مال سے کوئی لباس یامکان خریدے اوراس میں نمازپڑھے تووہ نماز باطل ہے کیونکہ اس لباسیامکان میں دوسرے کاحق ہے جسے ادانہیں کیاگیاہے گویااسکے اس خریدے ہوئے لباس یامکان میں دوسروں کاپیسہ بھی شامل ہے جسے اس نے غصب کرلیاہے اوراس میں نمازپڑھ رہاہے لہٰذااس کی یہ نمازباطل ہے ۔
امیرالمومنین حضرت علیجناب کمیل سے وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
) یاکمیل ! انظرفی ماتصلی وعلی ماتصلی ان لم یکن من وجہہ وحلہ فلاقبول۔(١ اے کمیل! تم ذرایہ دیکھاکروکہ کس لباس میں اورکس جگہ پر نمازپڑھ رہے ہو،اگروہ تمہارے لئے مباح وحلال نہیں ہے توتمہاری نمازقبول نہیں ہے ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:المسلم اخوالمسلم لایحلّ مالہ الّاعن طیب) نفسہ۔(٢
نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں :مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ،کسی شخص کے لئے مالک کی رضایت کے بغیراسکے مال کاستعمال کرناجائزنہیں ہے ۔

. ٢)مستدرک الوسائل /ج ٣/ص ٣٣١) . ١(وسائل الشیعہ /ج ٣/ص ٤٢٣ (

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:ایمارجل اتی رجلافاستقرض منہ مالاوفی نیتہ ان لایو دٔیہ فذلک اللص.
امام صادق فرماتے ہیں:کت نے لوگ ایسے ہیں جوکسی دوسرے شخص کے پاس جاتے ہیں اورکوئی مال ادھارلیتے ہیں لیکن معاوضہ دینے کی نیت نہیں رکھتے ہیں،ایسے لوگ چورشمارہوتے ہیں۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ٣/ص ١٨٣

نمازی کالباس مردہ حیوان سے نہ بناہو
نمازی کالباس خون جہندہ رکھنے والے مردہ حیوان کے کسی ایسے اجزاء سے نہ ہوکہ جن میں حیات حلول کرتی ہے جیسے کھال چاہے اسے پیراستہ کردیاگیاہولیکن وہ اجزاء کہ جن میں حیات حلول نہیں کرتی ہے ان میں نمازپڑھناجائزہے جیسے بال اوراون جبکہ وہ حلال گوشتی جانورسے اخذکی گئی ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نمازی کے پاس کسی مردارکے ان اجزاء میں سے کوئی چیزنہ ہوجوروح رکھتی ہیں لیکن وہ اجزاء کہ جن میں روح نہیں ہوتی ہے جیسے بال اون اگریہ نمازی کے ہمراہ ہوں ہوتوکوئی حرج نہیں ہے ۔
امام صادق سے اس قول خداوندی کے بارے میں پوچھاگیاکہ جواس نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام)سے کہا:
یَامُوسیٰ اِنِّیْ اَنَارَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ طُوَی وَاَنَااَخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لَمَایُوحیٰ) اِنَّنِیْ اَنَااللهُ فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِکْرِیْ<(١
اے موسیٰ!میں تمھاراپروردگارہوں لہٰذاتم اپنی جوتیوں کواتاردوکیونکہ تم طویٰ نام کی مقدس اورپاکیزہ وادی میں ہو۔
امام (علیہ السلام) نے فرمایا: کانتامن جلدحمارمیت.
) وہ دونوں جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔(٢

. ٢)من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٢۴٨) . ١(سورہ طٰہٰ /آیت ١٢ (

حرام گوشت جانورکے اجزابنے سے لباس میں نمازکے باطل ہونے کی وجہ:
نمازی کالباس حرام گوشت جانورکی کھال،بال ،اون وغیرہ سے نہ بناہوبلکہ اگرحرام گوشت جانورکے بال بھی نمازی کے ہمراہ ہوں تونمازباطل ہے اسی طرح حرام گوشت جانورکالعب دہن ،ناک یاکوئی دوسری رطوبت نمازی کے بدن یالباس پرلگی ہوتو نمازباطل ہے اوراسی طرح اگرحلال گوشت جانورکہ جسے غیرشرعی طورسے ذبح کیاگیاہواس کی کھال،بال،اون وغیرہ سے بھی بنائے گئے لباس میں پڑھی جانے والی نمازباطل ہے،لیکن حلال گوشت جانورکے بال،کھال ،اون وغیرہ کے لباس میں نمازپڑھناجائزہے جبکہ اسے تذکیہ کیاگیاہو
اسی بارے میں چنداحادیث مندرجہ ذیل ذکرہیں:
حدثناعلی بن احمدرحمہ اللہ قال:حدثنامحمدبن عبداللہ بن محمدبن اسماعیل باسنادیرفعہ الیٰ ابی عبداللہ علیہ السلام قال:لایجوزالصلاة فی شعرووبرمالایوکل لحمہ لانّ) اکثرہامسوخ۔(١
حرام گوشت جانورکی کھال وبال میں نمازپڑھناجائزنہیں ہے کیونکہ وہ جانورکہ جن کاگوشت کھاناحرام ہے ان میں سے اکثرجانورمسخ شدہ ہیں۔ . ١(علل الشرایع /ص ٣۴٢ (

مردکا لباس سونے اورخالصریشم کانہ ہو
مردکالباس سونے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کیونکہ مردوں کااپنے آپ کوسونے سے زینت دیناحرام ہے مثلاسونے کی انگوٹھی یازنجیرپہننا،گھڑی کابندسونے کاہونایہ سب نمازاورغیرنمازحالت میں حرام ہیں خواہ وہ سونے کی چیزیں ظاہرہوں یاپنہاں ہوں نمازباطل ہے لیکن عورتوں اورلڑکیوں کے لئے نمازاورغیرنمازکی حالت میں اپنے آپ کوسونے سے زینت دیناجائزہے ۔
سونے کے تاروں سے بنے ہوئے لباس مردوں کے لئے حرام ہیں،خواہ ظاہرہوں یاپنہاں ہوں ،اگرکسی کااندرونی لباس مثلابنیان وغیرہ سونے سے بناہواوروہ دکھائی نہ دیتاہوتوتب بھی نمازباطل ہے یعنی معیارسوناپہنناہے خواہ وہ دکھائی دیتاہویانہ عن ابی عبداللہ(ع) قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامیرالمومنین) (ع):لاتختم بالذہب فانّہ زینتک فی الآخرة ۔(٢
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)امیرالمومنین علی ابن ابی طالب +سے فرماتے ہیں :سونے کی انگوٹھی نہ پہنناکیونکہ یہ تمھارے لئے آخرت کی زینت ہے۔ . ٢(کافی /ج ۶/ص ۴۶٨ (
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:الحدید انہ حلیة اہل النار ، والذہب حلیة اہل الجنة ، وجعل اللہ الذہب فی الدنیازینة النساء فحرم علی الرجال لبسہ والصلاة فیہ. امام صادقفرماتے ہیں:لوہااہل جہنم کازیورہے اور سونااہل بہشت کازیورہے اورخداوندعالم نے دنیامیں سونے کوعورت کازیورقراردیاہے اورمردکے لئے سوناپہننااوراس میں نمازپڑھنا حرام ہے ۔
تہذیب الاحکام/ج ١/ص ٢٢٧

نمازی کے لئے مستحب ہے کہ نمازپڑھتے وقت تحت الحنک کے ساتھ سر پر عمامہ لگائے ،دوش پرعباڈالے خصوصاً پیش

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نماز ،پاکیزہ اورسفیدلباس پہنے، عطر و خوشبو لگائے ،عقیق کی انگوٹھی پہنے۔
مستحب ہے کہ جب انسان اپنے گھرسے نمازکے لئے مسجدکی طرف روانہ ہو تو بہترین لباس پہن کراورعطر وخوشبو لگاکرمسجدمیں آئے اوراگرگھرمیں بھی نمازپڑھے توخشبولگاکرنمازپڑھے،عورت کے لئے مستحب ہے کہ جب گھرمیں نمازاداکرے توعطرخوشبوکااستعمال کرے ،عطرلگاکرنماز پڑھنے کے بارے میں روایت میں آیاہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکعتان علیٰ اثرطیب افضل من سبعین رکعة) لیست کذلک (۱
نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:خوشبوکے ساتھ دورکعت نمازپڑھناان سترکعت نمازوں سے افضل ہیں جوعطرلگائے بغیر پڑھی جاتی ہیں ۔ قال الرضاعلیہ السلام :کان یعرف موضع جعفرعلیہ السلام فی المسجد بطیب ریحہ) وموضع سجودہ ۔(۲
حضرت امام صادقکے بارے میں امام رضا فرماتے ہیں:کہ امام صادق کی محل نمازوسجدہ کومسجدمیں ان کی خوشبوکے ذریعہ پہچان لیاجاتاتھا۔
حسین دیلمی نے اپنی کتاب“ہزارویک نکتہ دربارہ ”میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام زین العابدین جب بھی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تھے اور محل نمازپر کھڑے ہوتے تھے تو) اپنے آپ کو اس عطرسے جو آپ کے مصلّے میں رکھا رہتا تھا مُعطّرکر تے تھے۔(۳

۔ ۳)ہزارویک نکتہ دربارہ نماز/ش ۲۲۳ /ص ۶۹) ۔ ۱(آثارالصادقین /ج ۱۲ /ص ۱۰۲ (۔ ۲(مکارم الاخلاق /ص ۴۲ (

حمام ، گِل،نمک زارزمین،کسی بیٹھے یاکھڑے ہوئے انسان کے مقابلے میں،کھلے ہوئے دروازے کے سامنے ،شاہروں اورسڑکوں پر،گلیوں میں جبکہ آنے جانے والے کے لئے باعث زحمت نہ ہو، اگرباعث زحمت ہوتوحرام ہے،آگ اورچراغ کے سامنے ،باورچی خانہ میں،جہاں اگ کی بھٹی ہو، کنویں کے سامنے ،ایسے گڑھے کے سامنے کہ جہاں حمام ولیٹرین وغیرہ کاپانی پہنچتاہے ،ذی روح کی تصویریامجسمہ کے سامنے،جس کمرہ میں مجنب موجودہو، قبرکے اوپریاقبرکے سامنے یاقبرستان میں نمازپڑھنامکروہ ہے۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:عشرة مواضع لایصلی فیہا:الطین والماء والحمام والقبورومسان الطریق وقری النمل ومعاطن الابل ومجری الماء والسبخ والثلج. امام صادق فرماتے ہیں:دس مقام ایسے کہ جہاں نمازنہ پڑھی جائے : گِل،پانی،حمام،قبور، گذرگاہ ،چیونٹی خانہ ،اونٹوں کی جگہ ،(گندے)پانی کی نالی یاگڑھے کے پاس ،نمک زارزمین پر،برف پر۔
۔ وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۴۴۱
عن معلی بن خنیس قال:سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الصلاة علی ظہرالطریق؟فقال:لا،اجت نبواالطریق.
معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے راستے پر نمازکے پڑھنے کے بارے میں سوال کیاتوآپ نے فرمایا:صحیح نہیں ہے ،او رفرمایا:راستے پرنمازپڑھنے سے پرہیزکرو۔
۔ وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۴۴۶
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:لاتصل فی بیت فیہ خمرولامسکرلان الملائکة لاتدخلہ. امام صادق فرماتے ہیں:کسی ایسے گھرنمازنہ پڑھوکہ جس میں شراب یاکوئی مسکرشے مُوجودہوکیونکہ ایسے گھروں میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے ہیں۔
۔ استبصار/ج ۱/ص ۱۸۹

مسجد

مسجدکی اہمیت
مسجدروئے زمین پراللہ کاگھرہے اورزمین کی افضل ترین جگہ ہے ،اہل معارف کی جائیگاہ اورمحل عبادت ہے،صدراسلام سے لے کرآج تک مسجدایک دینی والہٰی مرکزثابت ہوئی ہے،مسجد مسلمانوں کے درمیان اتحادپیداکرنے کامحورہے اوران کے لئے بہترین پناہگاہ بھی ہے، مسجدخانہ ہدایت و تربیت ہے مسجدمومنین کے دلوں کوآباداورروحوں کوشادکرتی ہے اورمسجدایک ایساراستہ ہے جوانسان کوبہشت اورصراط مستقیم کی ہدایت کرتاہے ۔ دین اسلام میں مسجد ایک خاص احترام ومقام رکھتی ہے ، کسی بھی انسان کو اس کی بے حرمتی کرنے کا حق نہیں ہے اور اسکا احترام کرنا ہر انسان پر واجب

ہے ۔ ا بو بصیر سے مروی ہے: میں نے حضرت امام صادق سے سوال کیا کہ: مسجدوں کی تعظیم واحترام کاحکم کیوں دیاگیاہے ؟آپ (علیہ السلام)نے فرمایا:
) انّمامربتعظیم المساجدلانّہابیوت اللهفی الارض۔(۱
مسجدوں کے احترام کا حکم اس لئے صادرہواہے کیونکہ مسجدیں زمین پر خداکا گھر ہیں اور خدا کے گھر کا احترام ضروری ہے۔
. ۱(علل الشرئع /ج ۲/ص ۳۱۸ (
نبی اکرم (صلی الله علیہ و آلہ)اپنے ایک طولانی خطبہ اورگفتگومیں ارشادفرماتے ہیں: من مشیٰ الی مسجد من مساجدالله فلہ بکل خطوة خطاہاحتی یرجع الی منزلہ عشرحسنات ،ومحی عنہ عشرسیئات ، ورفع لہ عشردرجات.
ہروہ جوشخص کسی مسجدخداکی جانب قدم اٹھائے تواس کے گھرواپسی تک ہراٹھنے والے قدم پردس نیکیان درج لکھی جاتی ہیں اوردس برائیاں اس نامہ أعمال سے محوکردی جاتی ہیں اوردس درجہ اس کامقام بلندہوجاتاہے۔
. ثواب الاعمال/ص ۲۹۱
قال النبی صلی الله علیہ وآلہ:من کان القرآن حدیثہ والمسجدبیتہ بنی الله لہ بیتافی الجنة.
نبی اکرم (صلی الله علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جس شخص کی گفتگوقرآن کریم ہواورمسجداس کاگھرہوتوخداوندعالم اس کے لئے جنت میں ایک عالیشان گھرتعمیرکرتاہے۔ . تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۵۵
عن ابی عبدالله علیہ السلام قال:من مشی الی المسجد لم یضع رجلاعلی رطب ولایابسالّاسبحت لہ الارض الی الارض السابعة.
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص مسجد کی طرف قدم اٹھائے اب وہ زمین کی جس خشک وترشے پُہی قدم رکھے توساتونزمین تک ہرزمین اس کے لئے تسبیح کرے گی۔ . تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۵۵
عن الصادق علیہ السلام:ثلٰثة یشکون الی الله عزوجل مسجدخراب لایصلی فیہ اہلہ) وعالم بین الجہال ومصحف معلق قدوقع علیہ غبارلایقرء فیہ۔(۱
امام جعفر صادق فرماتے ہیں : تین چیزیں الله تبارک وتعالی کی بار گاہ میں شکوہ کرتی ہیں:
۱۔ویران مسجدکہ جسے بستی کے لوگ آباد نہیں کر تے ہیں اور اس میں نماز نہیں پڑھتے ہیں
۲۔وہ عالم دین جو جاہلوں کے درمیان رہتا ہے اور وہ لوگ اس کے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں
۳۔ وہ قرآن جو کسی گھر میں گرد وغبارمیں آلودہ بالا ئے تاق رکھا ہوا ہے اور اہل خانہ میں سے کوئی شخص اس کی تلاوت نہیں کرتا ہے۔
قال النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم :من سمع النداء فی المسجد فخرج من غیرعلة) فہومنافق الّاان یریدالرجوع الیہ۔(۲
رسول اکرم (صلی الله علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: منافق ہے وہ شخص جو مسجد میں حاضر ہے اور اذان کی آواز سن کر بغیر کسی مجبوری کے نماز نہ پڑھے اور مسجد سے خارج ہو جائے مگر یہ کہ وہ دوبارہ مسجد میں پلٹ آئے۔
. ۲)امالی(شیخ صدوق)/ص ۵۹۱) . ۱(سفینة البحار/ج ۱/ص ۶۰۰ (قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ :ان اللهجل جلالہ اذارا ئ اہل قریة قداسرفوافی المعاصی وفیہاثلاثة نفرمن المومنین نادابم جل جلالہ وتقدست اسمائہ:یااہل معصیتی !لولاٴمَن فیکم مِن المومنین المتحابّین بجلالی العامرین بصلواتہم ارضی ومساجدی والمستغفرین) بالاسحارخوفاًمِنّی ،لَاَنزَلْتُ عَذَابِیْ ثُمَّ لااُبَالِی۔(۱
رسول اکرم (صلی الله علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جب خداوندعالم کسی بستی کے لوگوں کوگناہوں میں آلودہ دیکھتاہے او راس بستی میں فقط تین افرادمومن باقی رہ جاتے ہیں تواس وقت خدائے عزوجل ان اہل بستی سے کہتاہے:
اے گنا ہگا ر انسانو ! اگرتمہارے درمیان وہ اہل ایمان جومیری جلالت کے واسطے سے ایک دوسرے کودوست رکھتے ہیں،اورمیری زمین ومساجدکواپنی نمازوں کے ذریعہ آبادرکھتے ہیں،اورمیرے خوف سے سحرامیں استغفارکرتے ہیں نہ ہوتے تومیں کسی چیزکی پرواہ کئے بغیرعذاب نازل کردیتا۔
. ۱ (علل الشرایع /ج ۲/ص ۵۲۲ (
وہ لوگ جومسجدکے ہمسایہ ہیں مگراپنی نمازوں کومسجدمیں ادانہیں کرتے ہیں ان کے بارے میں چندروایت ذکرہیں:
قال النبی صلی الله علیہ وآلہ:لاصلاة لجارالمسجدالّافی المسجدہ. . وسائل الشیعہ /ج ۳/ص ۴۷۸
پیغمبراکرم (صلی الله علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:مسجد کے ہمسایو ں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ اپنی نمازوں کو اپنی مسجد میں اداکریں۔ عن الصادق علیہ السلام انہ قال::شکت المساجدالی الله الّذین لایشہدونہامن جیرانہافاوحی الله الیہاوعزتی جلالی لاقبلت لہم صلوة واحدة ولااظہرت لہم ____________فی الناس عدالة) ولانالتہم رحمتی ولاجاورنی فی الجنة ۔(۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام صادق فرماتے ہیں: مسجد وں نے ان لوگوں کے بارے میں جو اس کے ہمسایہ ہیں اور بغیر کسی مجبوری کے نماز کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہو تے ہیں درگاہ خداوندی میں شکایت کی ،خدا وندعالم نے ان پر الہام کیا اور فرمایا : میں اپنے جلال وعزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں ، میں ایسے لوگوں کی ایک بھی نماز قبول نہیں کر تا ہوں اور ان کو معا شرے میں اور نیک اورعادل آدمی کے نام سے شہرت وعزت نہیں دیتا ہوں اور وہ میری رحمت سے بہرہ مندنہ ہونگے اوربہشت میں میرے جوار میں جگہ نہیں پائیں گے ۔

. ١(سفینة البحار/ج ١/ص ٦٠٠ (

عن ابی جعفرعلیہ السلام انہ قال:لاصلاة لمن لایشہدالصلاة من جیران المسجد الّامریض ا ؤمشغول.

امام محمدباقر فرماتے ہیں:ہروہ مسجدکاہمسایہ جونمازجماعت میں شریک نہیں ہوتاہے اس کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے مگریہ کہ وہ شخص مریض یاکوئی عذرموجہ رکھتاہو۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٣٧٦

مسجدکوآبادرکھنااورکسی نئی مسجدکی تعمیرکرنابہت زیادہ ثواب ہے،اگرکوئی مسجدگرجائے تواس کی مرمت کرنابھی مستحب ہے اوربہت زیادہ ثواب رکھتاہے، اگر مسجد چھوٹی ہے تواس کی توسیع کے لئے خراب کرکے دوبارہ وسیع مسجدبنانابھی مستحب ہے <اِنَّمَایَعْمُرُمَسَاْجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِوَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلّااللّٰہَ) فَعَسَیٰ اُوْلٰئِکَ اَنْ یَکُوْنُوامِنَ الْمُہْتَدِیْنَ.> (٢

اللہ کی مسجدوں کوصرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور روزآخرت پر ایمان رکھتے ہیں اورجنھوں نے نمازقائم کی ہے اورزکات اداکی ہے اور خداکے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمارکئے جائیں گے۔

. ٢(سورہ ٔتوبہ/آیت ١٨ (

عن ابی عبیدة الحذاء قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول :من بنیٰ مسجدا بنی) اللهلہ بیتاًفی الجنة.(٢

ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے سناہے:ہروہ شخص جو کسی مسجدکی بنیادرکھے توخداوندعالم اسکے لئے بہشت میں ایک گھربنادیتاہے ۔

تہذیب الاحکام /ج ٣/ص ٢٦٤

تاریخ میں لکھاہے کہ جس وقت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ پہنچے تو آپ نے سب سے پہلے ایک مسجدکی بنیادرکھی (جو مسجد النبی کے نام سے شہرت رکھتی ____________ہے)اوراس کے تعمیرہونے کے بعدحضرت بلال /نے اس میں بلندآوازسے لوگوں کونمازکی طرف دعوت دینے کاحکم دیا ۔

عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:اذادخل المہدی علیہ السلام الکوفة قال الناس: یاابن رسول اللہ(ص) انّ الصلاة معک تضاہی الصلاة خلف رسول اللہ(ص)، وہذا المسجد لایسعنا فیخرج الی العزی فیخط مسجدا لہ الف باب یسع الناس ویبعث فیجری خلف قبر الحسین علیہ السلام نہرایجری العزی حتی فی النجف.

امام صادق فرماتے ہیں:جب امام زمانہ (ظہورکرے بعد)کوفہ میں واردہونگے تووہاں کے لوگ آپ سے نماز پڑھانے کی فرمائش کریں گے ،اورکہیں گے آپ پیچھے نمازپڑھنارسول خدا(ص)کے پیچھے نمازپڑھنے کے مانندہے مگریہ مسجد بہت چھوٹی ہے پ،یہ سن کرامام (علیہ السلام) عزیٰ کے جانب حرکت کریں گے اورزمین ایک خط کھینچ کرمسجدکاحصاربنائیں گے اوراس مسجدکے ہزاردروازے ہونگے جس میں تمام (شیعہ)لوگوں کی گنجائش کی جگہ ہوگی اورسب لوگ اس میں حاضرہوجائیں،امام حسینکی قبرمطہرکی پشت سے ایک نہرجاری ہوگی جوعزی تک پہنچے گی یہاں تک کہ شہرنجف میں بھی جار ی ہوگی۔

. بحارالانوار/ج ٩٧ /ص ٣٨٥

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:ان قائمنااذاقام یبنی لہ فی ظہرالکوفة مسجدلہ الف باب.

امام صادق فرماتے ہیں:جب امام زماں قیام کریں گے توپشت کوفہ میں ایک مسجدتعمیرکریں گے جسکے ہزاردروازے ہونگے ۔

. بحارالانوار/ج ٩٧ /ص ٣٨٥

مساجدفضیلت کے اعتبارسے

سنت مو کٔدہ ہے کہ انسان اپنی نمازوں کومسجدمیں اداکرے اورمسجدوں میں سب سے افضل مسجدالحرام ہے جس میں نمازپڑھناسوہزارثواب رکھتاہے اس کے بعدمسجدالنبی (صلی اللہ علیہ و آلہ)ہے اس کے مسجدکوفہ اس کے بعدبیت المقدس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعدہرشہرکی جامع مسجداس کے بعدمحلہ اوربازار کی مسجدہے اورجیسے ہی مسجدمیں داخل ہوتودورکعت نمازتحیت مسجدپڑھے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ انہ قال:اذادخل احدکم المسجد فلایجلسحتی یصلی رکعتین رسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:تم میں جب بھی کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تومحل نمازپر بیٹھنے سے پہلے دورکعت نماز(تحیت مسجد) پڑھے ۔

. المبسوط/ج ۸/ص ۹۰

مسجدالحرام میں نمازپڑھنے کاثواب

عن ابی جعفرعلیہ السلام انہ قال:من صلی فی المسجد الحرام صلاة مکتوبة قبل اللہبہامنہ کل صلاة صلاہامنذیوم وجبت علیہ الصلاة وکل صلاة یصلیہاالی ان یموت. امام باقر فرماتے ہیں:جوشخص مسجدالحرام میں ایک واجب کواداکرے توخداوندعالم اس کی ان تمام نمازوں کوجواس نے واجب ہونے کے بعدسے اب تک انجام دی ہیں قبول کرتاہے اوران تمام کوبھی قبول کرلیتاہے جووہ آئندہ مرتے دم تک انجام دے گا۔ . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۲۸

قال محمدبن علی الباقرعلیہ السلام: صلاة فی المسجدالحرام ا فضل من مئة الف صلاة) فی غیرہ من المساجد۔(۱

امام باقر فرماتے ہیں:مسجدالحرام میں ایک نمازپڑھنادوسری مسجدوں میں سوہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

. ۱(ثواب الاعمال /ص ۳۰)

مسجدالنبی (صلی اللہ علیہ و آلہ)میں نمازپڑھنے کاثواب

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:صلاة فی مسجدی تعدل عنداللہ عشرة آلاف) فی غیرہ من المساجدالّامسجدالحرام فانّ الصلاة فیہ تعدل ما ئة ا لٔف صلاة ۔(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:میری مسجد(مسجدالنبی)میں ایک نمازپڑھنامسجدالحرام کے علاوہ دوسری مساجدمیں ایک ہزارنمازپڑھنے سے افضل ہے کیونکہ مسجدالحرام میں ایک نمازپڑھنادوسری مساجدمیں سوہزارنمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۲۸

قال ابوعبداللہ علیہ السلام : صلاة فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ تعدل بعشرة آلاف صلاة.

امام صادق فرماتے ہیں:مسجدالنبی (صلی اللہ علیہ و آلہ)میں ایک نمازپڑھناہزارنمازوں کے برابرہے۔

. کافی/ج ۴/ص ۵۵۶

مسجدکوفہ میں نمازپڑھنے کاثواب

مسجدکوفہ وہ مسجدہے کہ جس ایک ہزارانبیا ء اورایک ہزاراوصیاء نے نمازیں پڑھیں ہیں ،وہ ت نوربھی اسی مسجدمیں ہے کہ جس سے حضرت نوح کے زمانے میں پانی کاچشمہ جاری ہوااورپوری دنیامیں پانی ہی پانی ہوگیاتھا،یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں سے کشتی نوح (علیہ السلام)نے حرکت کی اوراس میں سوارہونے والے لوگوں نے نجات پائی،یہ وہ مسجدہے کہ جسے معصومین نے جنت کاایک باغ قراردیاہے ،یہ وہ مسجدہے کہ جس میں امام اول علی ابن ابی طالب کو شہیدکیاگیاہے ،اس مسجدمیں نمازپڑھنے کے بارے میں روایت میں ایاہے: عن محمدبن سنان قال: سمعت اباالحسن الرضاعلیہ السلام یقول:الصلاة فی مسجدالکوفة فردا‌ا فٔضل من سبعین صلاة فی غیرہا جماعة ۔

محمدبن سنان سے مروی کہ میں نے امام علی رضا کویہ فرماتے ہوئے سناہے: مسجدکوفہ میں فرادیٰ نمازپڑھنا(بھی)دوسری مساجدمیں جماعت سے سترنمازیں پڑھنے سے افضل ہے ۔

. بحارالانوار/ج ۸۰ /ص ۳۷۲

عن المفضل بن عمرعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:صلاة فی مسجدالکوفة تعدل الف صلاة فی غیرہ من المساجد۔

مفضل ابن عمر سے مروی کہ امام صادق فرماتے ہیں: مسجدکوفہ میں ایک نمازپڑھنادوسری مساجدمیں جماعت سے پڑھنے سے افضل ہے ۔

. ثواب الاعمال/ص ۳۰

عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:صلاة فی مسجدالکوفة،الفریضة تعدل حجة مقبولة والتطوع فیہ تعدل عمرة مقبولة

امام محمدباقر فرماتے ہیں:مسجدکوفہ میں ایک واجب نمازپڑھناایک حج مقبولہ کاثواب ہے اورایک مستحبی نمازپڑھناایک عمرہ مُقبولہ کاثواب ہے۔

. کامل الزیارات/ص ۷۱

امام صادق سے مروی ہے :حضرت علی مسجدکوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص مسجدمیں داخل ہوااورکہا:“السلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علیک یاامیرالمومنین ورحمة اللہ وبرکاتہ ”امام علی (علیه السلام)نے اس کے سلام کے جواب دیا،اس کے بعداس شخص نے عرض کیا:اے میرے مولا! آپ پرقربان جاؤں،میں نے مسجدالاقصیٰ جانے کاارادہ کیاہے ،لہٰذامیں نے سوچاکہ آپ کو سلام اورخداحافظی کرلوں ،امام (علیه السلام) نے پوچھا:تم نے کس سبب سے وہاں جانے کاقصدکیاہے ؟جواب دیا:خداکافضل کرم ہے اوراس نے مجھے ات نی مال ودولت عطاکی ہے مینفلسطین جاکرواپسآسکتاہوں ،پسامام (علیه السلام)نے فرمایا:
فبع راحلتک وکلّ ذادک وصلّ فی ہذاالمسجدفانّ الصلاة المکتوبة فیہ مبرورةوالنافلة عمرة مبرورة۔
تم اپنے گھوڑے اورزادسفرکوفروخت کردواوراس مسجدکوفہ میں نمازپڑھوکیونکہ اس مسجدمیں ایک واجب نمازاداکرناایک مقبولی حج کے برابرثواب رکھتاہے اورمستحبی نمازپڑھناایک مقبولی عمرہ کے برابرثواب رکھتاہے۔
. کافی/ج ۱/ص ۴۹۱
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:لماسری بی مررت بموضع مسجدکوفة واناعلی البراق ومعی جبرئیل علیہ السلام فقال:یامحمد!انزل فصل فی ہذاالمکان ، قال: فنزلتُ فصلیتُ. نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جب مجھے آسمانی معراج کے لئے لے جایاگیاتومیں براق پہ سوارتھااورجبرئیل (علیه السلام)بھی میرے ساتھ تھے ،جب ہم مسجدکوفہ کے اوپرپہنچے توجبرئیل (علیه السلام) نے مجھ سے کہا:اے محمد!زمین پراترجاؤاوراس جگہ پرنمازپڑھو،میںزمین پرنازل ہوااور(مسجدکوفہ میں)نمازپڑھی۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۳۱

حرم آئمہ اطہار میں نمازپڑھنے کاثواب
آئمہ اطہار کے حرم میں نمازپڑھنابہت ہی زیادہ فضیلت رکھتاہے ،یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں نمازپڑھنے کابہت زیاد ہ ثواب ہے ، دعائیں مستجاب ہوتی ہیں،رویات میں ایاہے کہ امام علی کے حرم میں ایک نمازپڑھنادولاکھ نمازوں کے برابرثواب رکھتاہے۔ حرم آئمہ اطہار میں نمازپڑھنے اوردعاکرنے کے بارے میں دعاکے باب میں ذکرکریں گے۔

مسجدقبااورمسجدخیف میں نمازپڑھنے کاثواب
مدینہ میں ایک مسجدقباہے کہ جس کی بنیادروزاول تقویٰ وپرہیزگاری پررکھی گئی ہے ، مسجدفضیح جسے مسجدردّشمس بھی کہاجاتاہے اسی مسجدکے پاس ہے مسجدقبامیں نمازپڑھنے کے بارے میں روایت میں ایاہے:
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من اتیٰ مسجدی قبافصلی فیہ رکعتین رجع بعمرة. نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص میری مسجدمسجدقبامیں دورکعت نمازپڑھے وہ ایک عمرہ کے برابرثواب لے کرواپسہوتاہے . . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۲۹
مسجدخیف وہ مسجدہے کہ جومنی میں واقع ہے اوراس مسجدمیں ایک ہزارانبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں اوربعض روایت کے مطابق اس میں سات سوانبیائے الٰہی نے نمازپڑھی ہیں معاویہ ابن عمارسے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے معلوم کیا:اس مسجدکومسجدکہنے وجہ کیاہے ؟امام (علیه السلام) نے فرمایا: لانہ مرتفع عن الوادی وکل ماارتفع عن الوادی سمی خیفا. کیونکہ یہ مسجدوادی منی کی بلندجگہ ہے اوروادی میں جوچیزبلندہوتی ہے اسے خیف کہتے ہیں
. علل الشرائع /ج ۲/ص ۴۳۶
عن ابوجمزة الثمالی عن ابی جعفرعلیہ السلام انہ قال:من فی مسجد الخیف بمنی مئة رکعة قبل ان یخرج منہ عدلت سبعین عاما ومن سبح فیہ مئة تسبیحة کتب لہ کاجرعتق رقبة . ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے امام باقر فرماتے ہیں:جوشخص مسجدخیف میں منی میں اس سے باہرآنے سے پہلےسورکعت نمازپڑھے اس کی وہ نمازسترسال کی عبادت کے برابرثواب رکھتی ہے اورجوشخص اس میں سومرتبہ تسبیح پروردگارکرے اس کے لئے راہ خدامیں ایک غلام آذارکرنے کاثواب لکھاجاتاہے۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۳۰

مسجدسہلہ میں نمازپڑھنے ثواب
مسجدسہلہ کوفہ میں واقع ہے ،جس میں حضرت ابراہیماورحضرت ادریس کاگھرہے ،روایت میں ایاہے کہ وہ سبزپتھرکہ جس پرتمام انبیائے کرام کی تصویربنی ہے اسی مسجدمیں واقع ہے اوروہ پاک پتھربھی اسی مسجدمیں ہے کہ جس کے نیچے کی خاک سے خداوندعالم نے انبیاء کوخلق کیاہے۔
عن الصادق علیہ السلام قال:اذادخلت الکوفة فات مسجدالسہلة فضل فیہ واسئل اللہ حاجتک لدینک ودنیاک فانّ مسجدالسہلة بیت ادریس النبی علیہ السلام الذی یخیط فیہ ویصلی فیہ ومن دعااللہ فیہ بمااحبّ قضی لہ حوائجہ ورفعہ یوم القیامة مکاناعلیاالی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

درجة ادریس علیہ السلام واجیرمن الدنیاومکائد اعدائہ.
امام صادق فرماتے ہیں:جب آپ شہرکوفہ میں داخل ہوں اورمسجدسہلہ کادیدارکریں تومسجدمیں ضرورجائیں اوراس میں مقامات مقدسہ پرنمازپڑھیں اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی دینی اوردنیاوی مشکلات کوحل کرنے کی دعاکریں،کیونکہ مسجدسہلہ حضرت ادریس کاگھرہے جسمیں خیاطی کرتے تھے اورنمازبھی پڑھتے تھے
جوشخص اس مسجدمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہراس چیزکے بارے میں جسے وہ دوست رکھتاہے دعاکرے تواس کی وہ حاجت پوری ہوگی اورروزقیامت حضرت ادریس کے برابرمیں ایک بلندمقام سے برخوردارہوگااوراس مسجدمیں عبادت کرنے اورنیازمندی کااظہارکرنے کی وجہ سے دنیاوی مشکلیں اوردشمنوں کے شرسے خداکی امان میں رہے گا۔ .
بحارالانوار/ج ۱۱ /ص ۲۸۰
روی ان الصادق علیہ السلام انہ قال:مامن مکروب یاتی مسجدسہلة فیصلی فیہ رکعتین بین العشائین ویدعواللہ عزوجل الّافرج اللہ کربتہ.
امام صادق فرماتے ہیں:ہروہ شخص جوکسی بھی مشکل میں گرفتارہو مسجدسہلہ میں ائے اورنمازمغرب وعشاکے میں درمیان دورکعت نمازپڑھ کرخدائے عزوجل سے دعاکرے توخداوندعالم اس کی پریشانی دورکردے گا۔
. تہذیب الاحکام/ج ۶/ص ۳۸
قال علی بن الحسین علیہماالسلام :من صل فی مسجدالسہلة رکعتین ، زاداللہ فی عمره سنتین.
امام زین العابدین فرماتے ہیں:جوشخص مسجدسہلہ میں دورکعت نمازپڑھے ،خداوندعالم اس کی عمرمیں دوسال کااضافہ کردیتاہے۔
. مستدرک الوسائل /ج ۳/ص ۴۱۷

مسجدبراثامیں نماپڑھنے کاثواب
مسجدبراثاعراق کے شہربغدامیں واقع ہے ،اس مسجدکی چندفضیلت یہ ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ کی زمین ہے ،جب حضرت علی جنگ نہروان سے واپس ہورہے تھے اوراس جگہ پرپہنچے توآپ نے یہاں پرنمازپڑھی اورحسن وحسین +نے بھی اس مسجدمیں نمازپڑھی ہے ،اس مسجدمیں ایک پتھرہے کہ جس پرحضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کوقراردیاتھا،اسی جگہ پرحضرت مریم کے لئے چشمہ حاری ہواتھا،یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت علی کے لئے سورج پلٹااورآپ نے نمازعصرکواس کے وقت میں اداکیا، اورکہاجاتاہے کہ حضرت یوشع اسی مسجدمیں دفن ہیں
. رہنمائے زائرین کربلا/ص ۲۵
بیت المقدس ، مسجدجامع ،محلہ وبازارکی مسجدمیں نمازپڑھنے کاثواب عن السکونی عن جعفربن محمدعن آبائہ عن علی علیہم السلام قال:صلاة فی البیت المقدس تعدل ا لٔف صلاة ، وصلاة فی مسجدالاعظم مائة صلاة ، وصلاة فی المسجدالقبیلة خمس وعشرون صلاة ، وصلاة فی مسجدالسوق اثنتاعشرة صلاة ، وصلاة الرجل فی بیتہ وحده صلاة واحد۔
حضرت علیفرماتے ہیں:بیت المقدس میں ایک نمازپڑھناہزارنمازوں کے برابرہے اورشہرکی جامع مسجد میں ایک نمازپڑھناسونمازوں کے برابرہے اورمحلہ کی مسجدمیں ایک نمازپڑھنا پچیس نمازوں کے برابرہے اوربازارکی مسجدمیں ایک نمازپڑھنابارہ نمازوں کے بابرہے اورگھرمیں ایک نمازپڑھناایک ہی نمازکاثواب رکھتاہے ۔
. ثواب الاعمال /ص ۳۰

مسجدکے میں مختلف حصوں میں نمازپڑھنے کی وجہ
جب انسان مسجدمیں جائے اوراپنی نمازکی جگہ کوبدلنامستحب ہے یعنی دوسری کودوسری پرپڑھے
عن الصادق جعفربن محمد علیہما السلام انّہ قال:علیکم بِاتْیَانِ الْمساجد فانّہابیوت اللہ فی الارض،مَن اَتاہامتطہراًطَہره اللہ مِن ذنوبہ،وکتب من زوّارہِ، فاکثروفیہامن الصلاة والدعاء وصلوا المساجدفی بقاع المختلفة فان کل بقعة تشہد للمصلی علیہایوم القیامة تم مسجد میں حاضر ہوا کروکیونکہ مسجد یں زمین پر خدا کا گھر ہیں پس جو شخص طہارت کے ساتھ مسجدمیں داخل ہو تا ہے خدا وند عالم اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کا نام زائرین خدا میں لکھاجاتاہے پس تم مسجدمیں بہت زیادہ نمازیں پڑھاکرواوردعائیں کرواورمسجدمیں مختلف جگہوں پرنمازپڑھاکروکیونکہ مسجدکاہرقطعہ روزقیامت اپنے اوپرنمازپڑھنے والے کے لئے نمازکی گواہی دے گا۔
. امالی(شیخ صدوق)/ص ۴۴۰

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسجدداخل ہوتے دائیں قدم رکھنے کی وجہ

مستحب ہے کہ مسجدمیں داخل ہوتے وقت پہلے داہناقدم اندررکھیں اورمسجدسے نکلتے وقت بایاں قدم باہررکھیں کیونکہ داہناقدم بائیں قدم سے اشرف ہوتاہے،اورتاکہ خداوندعالم اسے اصحاب یمین میں قراردے اورقدم رکھتے وقت بسم اللہ کہیں ،حمدوثنائے الٰہی کریں محمدوآل محمد علیہم الصلاۃ والسلام پردرودبھیجیں اورخداسے اپنی حاجتوں کوطلب کریں عن یونس عنہم علیہم السلام قال قال:الفضل فی دخول المسجد ان تبدا بُرجلک الیمنی اذادخلت وبالیسری اذاخرجت.

یونس سے روایت ہے ،معصوم(علیہ السلام) فرماتے ہیں:مسجدمیں داخل ہونے کے لئے بہترہے کہ آپ دائیں پیرسے داخل ہواکریں اوربائیں پیرسے باہرآیاکریں. کافی/ج ۳/ص ۳۰۹

روایت میں ایاہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مسجدمیں داخل ہوتے تھے وقت "بسم اللہ اللہمّ صل علی محمدوآل محمد ، واغفرلی ذنوذبی وافتح لی ابواب رحمتک"اورمسجدسے کے باہرآتے وقت دروازے کے پاس کھڑے ہوکر"اللہمّ اغفرلی ذنوذبی وافتح لی ابواب فضلک"کہتے تھے

. مستدرک الوسائل/ج ۳/ص ۳۹۴

اہل مدینہ کی ایک بزرگ شخصیت ابوحفص عطارسے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے ہوئے سناہے :رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جب بھی تم میں سے کوئی شخص نمازواجب پڑھے اورمسجدسے باہرآنے لگے تودروازہ میں کھڑے ہوکریہ دعاپڑھے: اَللّٰہُمَّ دَعَوْت نی فَاَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ مَکْتُوْبَتَکَ وَانْتَشَرْتُ فِیْ اَرْضِکَ کَمَااَمَرْت نیْ فَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِکَ وَاجْت نابَ مَعْصِیَتِکَ وَالْکِفَافَ مِنَ الرِّزقْ ِ بِرَحْمَتِکَ. ترجمہ:بارالٰہا!تونے مجھے دعوت دی ،پس میں نے تیری دعوت پرلبیک کہااورتیرے واجب کواداکیااورمیں تیرے فرمان کے مطابق تیری زمین پر(روزی کی تلاش میں)نکلا، پس میں تیرے فضل وکرم سے تجھ سے اپنے عمل میں تیری اطاعت کی درخواست کرتاہوں اورگناہ ومعصیت سے دوری چاہتاہوں اورتجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے رزق وروزی میں کفاف) چاہتاہوں.(۱

. ۱(وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۵۱۷ (

مسجدکے صاف وتمیزرکھنے کی وجہ

مسجدمیں جھاڑولگانااوراس کی صفائی کرناسنت مو کَدہ ہے اوراسے نجس کرناحرام ہے.

مسجدمینصفائی کرنے اوراس میں چراغ کے جلانے سے انسان کے دل میں نورانیت پیدا،خضوع وخشوع اورتقرب الٰہی ہوتی ہے اورلوگ اسے ایک اچھاانسان محسوب کرتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من کنس فی المسجدیوم الخمیس لیلۃ) الجمعۃ فاخرج منہ التراب قدرمایذر فی العین غفراللہ لہ.(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جوشخص جمعرات کے دن شب جمعہ مسجدمیں جھاڑولگائے اورآنکھ میں سرمہ لگانے کے برابرگردوخاک کومسجدسے باہرنکالے توخداوندعالم اس کے گناہوں بخشدیتاہے .

. ۱(ثواب الاعمال/ص ۳۱ (

حکایت کی گئی ہے کہ ایک مجوسی اپنی کمرپرمجوسی کمربندباندھے اورسرپرمجوسی ٹوپی لگائے ہوئے مسجدالحرام میں داخل ہوا،جب وہ خانہ کعبہ کے گردگھوم رہاتھاتواس نے دیکھاکہ دیوارکعبہ پرکسی کالعاب دہن لگاہواہے ،اس نے دیوارکعبہ سے لعاب دہن کوصاف کردیااورمسجدالحرام سے باہرنکل آیا،جیسے ہی وہ باہرآیاتوناگہاں ہواکاایک تیزجھونکاآیااوراس کے سرپہ لگی ہوئی ٹوپی ہوامیں اڑھ گئی،اس نے اپنی ٹوپی کوہرچندپکڑنے کی کوشش کی مگروہ اس کے ہاتھ نہ آئی ،ناگاہ ہاتف غیبی سے ایک آوازاس کے کانوں سے ٹکرائی :جب تجھے ہمارے گھرپہ کسی کالعاب دہن لگے ہوئے دیکھناپسندنہیں ہے توہمیں بھی تیرے سرپرکفرکی نشانی لگے ہوئے دیکھناپسندنہیں ہے ،یہ بات سن کراس آتش پرست نے) اپنی کمرسے وہ کمربندبھی کھول کرپھینک دیااورمسلمان ہوگیا.(۳

. ۳(نماز،حکایتہاوروایتہا/ص ۱۴ (

رویت میں آیاہے کہ ایک بوڑھی اوربےنوا عورت اس مسجد میں کہ جس میں پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) نمازپڑھتے تھے ، جھاڑو لگا یا کرتی تھی اورمسجدکوصاف رکھتی تھی ،وہ عورت بہت ہی زیادہ غریب وفقیرتھی اورمسجد کے کسی ایک گوشہ میں سویا کرتی تھی ، نمازجماعت میں حاضرہونے والے لوگ اس کے لئے آب وغذا کا انتظام کرتے تھے ،ایک دن پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)اور مسجد میں داخل ہوئے اوراس ضعیفہ کو مسجد میں نہ پایاتومسجدموجودلوگوں سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا،حاضرین مسجدنے جواب دیا:

یانبی اللہ! وہ عورت شب گذشتہ انتقال کر گئی ہے اور اسے دفن بھی کردیا گیا ہے ،پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) اس کے انتقال کی خبر سن کر بہت زیادہ غمگین ہوئے اور کہا : تم نے مجھ تک اس کے مرنے کی خبر کیوں نہیں پہنچائی تھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تم مجھے اس عورت کی قبرکاپتہ بتاؤ، ان لوگوں نے آنحضرت کو اس ضعیفہ کی قبرکاپتہ بتایااورنمازکے بعدچندلوگ آپ کے ہمراہ اس کی قبر پرپہنچے ،پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)نے اس کی قبرنمازپڑھنے کے لئے کہا،آنحضرت آگے کھڑے ہوئے اورآپ کے ساتھ آئے ہوئے لوگ صف باندھ کرپیچھے کھڑے ہوگئے اور سب نے پیغمبراسلام (صلی اللہ علیه و آلہ)کے ساتھ کھڑے ہوکرنمازمیت پڑھی اور) اس کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگی ۔(۱

. ۱(ہزاریک نکتہ درباره نماز/ش ۷۵۸ /ص ۲۳۸ (

بدبودارچیزکھاکرمسجدمیں انے کی کراہیت کی وجہ

مسجدمیں کوئی ایسی چیزکھاکرآنایاساتھ میں لانامکروہ ہے کہ جس کی بوسے مومنین کواذیت پہنچے ، لہسن یاپیازوغیره کھاکرمسجدمیں آنے سے پرہیزکیاجائے ۔ عن محمدبن مسلم عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:سئلتہ عن اکل الثوم فقال:انمانہی رسول صلی اللہ علیہ والہ عنہ لریحہ فقال:من اکل ہذہ البقلة المنت نة فلایقرب مسجدنا. محمدابن مسلم سے مروی ہے کہ میں امام باقر سے لہسن کے بارے میں معلوم کیاتوامام (علیه السلام) نے فرمایا: نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ):نے اس کی بدبوکی وجہ سے (اسے کھاکرمسجدمیں جانے کو)منع کیاہے اورفرمایاہے :جوشخص اس بدبودارگھاس کوکھائے تووہ ہمارے مسجدوں کے قریب بھی نہ آئے ۔

. علل الشرائع/ج ۲/ص ۵۱۹

عم محمدبن سان قال:سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن اکل البصل الکراث، فقال:لاباس باکلہ مطبوخاوغیرمطبوخ ،ولکن ان اکل منہ مالہ اذافلایخرج الی المسجد کراہیة اذاہ علی من یجالس.

محمدابن سان سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے پیازاورترہ کے بارے میں سوال کیاتوامام (علیه السلام) نے فرمایا:ان دوچیزوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ پختہ استعمال کیاجائے یاغیرپختہ ، لیکن اگر انہیں کھاکرمسجدمیں نہ جائے کیونکہ اس کی بدبوسے مسجدمیں بیٹھے والوں کواذیت ہوتی ہے۔

. علل الشرائع/ج ۲/ص ۵۲۰

مسجدوں کااس طرح بلندبناناکہ اس سے اطراف میں موجودگھروں کے اندرنی حصے نظرآتے ہوں مکروہ ہے

عن جعفربن محمد عن ابیہ علیہ السلام : انّ علیارا ئ مسجدا بالکوفة قدشرف فقال:کانہابیعة ،وقال:ان المساجدلاتشرف تبنی جما.

روایت میں آیاہے کہ حضرت علی نے کوفہ میں ایک مسجدکو اطراف کے گھروں سے بلنددیکھاتوآپ نے فرمایا:یہ گرجاگھر(معبدیہودونصاریٰ)ہے اورفرمایا:مسجدوں کوبلندنہیں بناناچاہئے بلکہ انہیں پست وکوتاہ بنایاجائے۔ . علل الشرئع/ ۲/ص ۳۲۰

نمازکے آداب واسرار

قبلہ

جب بندہ مومن اس چیزکاعلم رکھتاہے کہ خداوندعالم ہرجگہ اورہرسمت میں موجودہے،نہ اس کے رہنے کی کوئی جگہ مخصوص ہے وہ لامکان ہے ،ہم جدھربھی اپنا رخ رکھیں وہ ہمیں دیکھ رہاہے اورسن رہاہے پھرکیاضروری ہے کہ انسان کسی ایک مخصوص سمت رخ کرکے پروردگارکی عبادت کرے اوراس سے رازونیازکرے؟ صرف ظاہری طورسے جس طرف بھی کھڑے ہوکر نمازپڑھنے ،رکوع وسجودکرنے کوعبادت نہیں کہتے ہیں بلکہ باطنی طورسے بھی عبادت کرناضروری ہے یعنی دل کوپروردگارعالم کی طرف متوجہ کرناضروری ہے ،اگردل خداکی طرف نہ ہوتواسے عبادت نہیں کہتے ہیں

خداوندعالم یہی چاہتااوردوست رکھتاہے اوراسی چیرکاامرکرتاہے میرابندہ باطنی طورسے بھی میری ہی عبادت کرے اورظاہری طورکے علاوہ معنوی اعتبارسے بھی میری طرف توجہ رکھے اورغیرخداکاخیال بھی نہ کرے لہٰذاپروردگارنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زمین پر ایک جگہ معین کیاتاکہ بندے اس طرف رخ کرکے اس کی عبادت کریں اور اپنے دل میں غیر اخداکاارادہ بھی نہ کریں۔
خداوندعالم کی حمدوثنااورتسبیح وتقدیس کرنے میں کسی دوسرے کادل میں خیال بھی نہیں آناچاہئے بلکہ دل کوپروردگار کی طرف مائل رکھنازیادہ ضروری ہے ،کیونکہ اگرکتاب وسنت کی طرف رجوع کیاجائے توسب کاحکم یہی ہے کہ انسان رب دوجہاں کی عبادت کرنے میں اپنے دل کوبھی متوجہ رکھے بلکہ کتاب وسنت میں دل وباطن کوخداکی طرف متوجہ رکھنے کوزیادہ لازم قراردیاگیاہے
قرآن وسنت میں کسی چیزکوقبلہ قراردینے کاجوحکم دیاگیاہے اس کی اصلی وجہ دل وباطن کوخداکی طرف توجہ کرنامقصودہے، تاکہ انسان کے تمام اعضاوجوارح میں ثبات پایاجائے کتاب وسنت میں ایک مخصوص سمت رخ کرکے نمازپڑھنے کاحکم دیا ہے کیونکہ جب دل ایک طرف رہے گاتواس میں زیادہ سکون واطمینان لیکن اگراعضاوجوارح مختلف جہت وسمت میں ہوں توپھردل بھی ایک طرف نہیں رہے گااوربارگاہ خداوندی میں حاضرنہیں رہ سکے گااورعبادت میں اصلی چیزدل وباطن کوخداکی طرف توجہ کرناہے اوروہ آیات وروایات کہ جن میں ذکروعبادت اورتقوائے الٰہی اختیارکرنے کی تاکیدکی گئی ہے وہ سب قلب کے متوجہ ہونے کولازم قراردیتی ہیں۔
جس سمت رخ کرکے تمام مسلمان اپنی نمازوں اورعبادتوں کوانجام دیتے ہیں ،اورجس کی طرف اپنے دلوں کومتوجہ کرتے ہیں اسے قبلہ کہاجاتاہے اسی لئے کعبہ کوقبلہ کہاجاتاہے کیونکہ تمام مسلمان اپنی نمازوعبادت کواسی کی سمت انجام دیتے ہیں خانہ کعبہ مکہ مکرمہ میں واقع ہے جوپوری دنیاتمام مسلمانوں کا مرکزاورقبلہ ہے خانہ کعبہ کے بارے میں چند اہم نکات وسوال قابل ذکرہیں:

۱۔خانہ کعبہ کوکعبہ کیوں کہاجاتاہے؟

اس بارے میں روایت میں آیاہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں ائی اورانہوں نے آنحضرتسے چندسوال کئے ،ان میں سے ایک یہودی نے معلوم کیا:کعبہ کوکعبہ کیوں کہاجاتاہے ؟نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا: لانّہاوسط الدنیا. کیونکہ کعبہ دنیاکے درمیان میں واقع ہے ۔

. امالی (شیخ صدوق)/ص ۲۵۵

۲۔خانہ کعبہ کے چارگوشہ کیوں ہیں؟

یہودی نے بنی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے معلوم کیا:خانہ کعبہ کوچارگوشہ بنائے جانے کی وجہ کیاہے؟ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:کلمات اربعہ(سبحان اللہ ، والحمدللہ ، ولاالہ الّاللہ ، واللہ اکبر)کی وجہ سے ۔

. امالی (شیخ صدوق)/ص ۲۵۵

روایت میں آیاہے کہ کسی نے امام صادق سے معلوم کیا:کعبہ کوکعبہ کیوں کہاجاتاہے ؟آپ نے فرمایا؟کیونکہ کعبہ کے چارگوشہ ہیں،اس نے کہا:کعبہ کے چارگوشہ بنائے جانے کی وجہ کیاہے ؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا:کیونکہ کعبہ بیت المعمور کے مقابل میں ہے اوراس کے چارگوشہ (لہٰذاکعبہ کے بھی چارگوشہ ہیں)اس نے معلوم کیا:بیت المعورکے چارگوشہ کیوں ہیں؟فرمایا:کیونکہ وہ عرش کے مقابل میں ہیں اوراس کے چارگوشہ ہیں (لہٰذابیت المعمور کے بھی چارگوشہ ہیں)روای نے پوچھا:عرش کے چارگوشہ کیوں ہیں؟فرمایا:کیوں وہ کلمات کہ جن پراسلام کی بنیادرکھی گئی ہے وہ چارہیں جوکہ یہ ہیں:

سبحان اللہ ، والحمدللہ ، ولاالہ الّاللہ ، واللہ اکبر.

. علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۹۸

۳۔خانہ کعبہ کو”بیت اللہ الحرام ”کیوں کہاجاتاہے؟

حسین بن ولیدنے حنان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ:میں نے امام صادق سے معلوم کیا:خانہ کعبہ کو”بیت اللہ الحرام ”کیوں کہاجاتاہے ؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:کیونکہ اس میں مشرکوں کاداخل ہوناحرام ہے اس لئے کعبہ کو”بیت اللہ الحرام” کہاجاتاہے

۴۔خانہ کعبہ کوعتیق کیوں کہاجاتاہے ؟

ابوخدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے معلوم کیا:خانہ کعبہ کوعتیق کیوں کہاجاتاہے ؟ آپ نے فرمایا:...کعبہ اس لئے عتیق کہاجاتاہے کہ یہ جگہ سیلاب میں عرق ہونے سے آزاداورمحفوظ ہے (جب طوفان نوح (علیہ السلام) آیاتھاتواسوقت بھی کعبہ غرق نہیں ہواتھااورنوح نے کشتی میں بیٹھے ہوئے کعبہ کادیدارکیاتھا(

. علل الشرئع /ج ۲/ص ۳۹۸

ابن محاربی سے مروی ہے امام صادق فرماتے ہیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم نے حضرت نوح کے زمانہ مینطوفان کے وقت کعبہ کے علاوہ پوری زمین کوپانی مینغرق کردیاتھااسی لئے اس بقعہ مبارکہ کوبیت عتیق کہاجاتاہے کیونکہ یہ جگہ اس وقت بھی غرق ہونے سے آزادومحفوظ تھی ،راوی کہتاہے کہ میں نے امام (علیہ السلام) سے عرض کیا:کیایہ بقعہ مبارکہ اس دن آسمان پرچلاگیاتھاجوغرق ہونے سے محفوظ رہا؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:نہیں بلکہ اپنی جگہ پرتھااورپانی اس تک نہیں پہنچااوریہ بیت پانی سے مرتفع قرارپایا۔

. تفسیرنورالثقلین/ج ۳/ص ۴۹۵

ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمدباقر سے معلوم کیا: خداوند عالم نے کعبہ کوعتیق کے نام سے کیوں ملقب کیاہے ؟آپ (علیہ السلام)نے فرمایا: خداوندعالم نے روئے زمین پرجت نے بھی گھربنائے ہیں ہرگھرکے لئے ایک مالک اورساکن قراردیاہے مگرکعبہ کاکسی کومالک وساکن قرارنہیں دیابلکہ پروردگاراس گھرکامالک وساکن ہے اورامام (علیہ السلام) نے فرمایا:خداوندعالم نے اپنی مخلوقات میں سب سے پہلے اس گھرپیداکیااس کے بعدزمین کواس طرح وجودمیں لایاکہ کعبہ کے نیچے سے مٹی کوکھینچااورپھراسے پھیلادیا۔

. کافی /ج ۴/ص ۱۸۹

کعبہ کب سے قبلہ بناہے؟ کیا اسلام کے آغازہی سے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اورتمام مسلمان خانہ کعبہ کی طرف نمازپڑھتے آرہے ہیں اورکیاخانہ کعبہ اول اسلام سے مسلمانوں کاقبلہ ہے یاکعبہ سے پہلے کوئی دوسرابھی قبلہ تھااوراس طرف نمازپڑھی جاتی تھی اوربعدمیں قبلہ تبدیل کردیاگیاہے؟

جس وقت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)درجہ رسالت پرمبعوث ہوئے تواس وقت مسلمانوں کاقبلہ بیت المقدس تھاجسے قبلہ اوّل کہاجاتاہے لیکن بعدمیں خداکے حکم سے قبلہ کوبدل دیاگیا اورخانہ کعبہ مسلمانوں کادوسراقبلہ قرارپایا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے درجہ نبوت پرفائز ہونے کے بعد ۱۳ /سال تک مکہ مکرمہ میں قیام مدت کے درمیان بیت المقدس کی سمت نماز پڑھتے رہے اور مدینہ ہجرت کرنے کے بعد بھی سترہ مہینہ تک اسی طرف نماز یں پڑھتے رہے ۔

معاویہ ابن عمارسے مروی ہے کہ : میں نے امام صادق معلوم کیاکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے چہرے کوکس وقت کعبہ کی طرف منصرف کیاگیا؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:

بعدرجوعہ من بدر،وکان یصلی فی المدینة الی بیت المقدس سبعة عشرشہرا ثمّ) اعیدالی الکعبة ۔(۱

جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)جنگ بدرسے واپس ہوئے توقبلہ کو تغییر کردیا گیا ___________اورمدینہ ہجرت کے بعدآنحضرت سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نمازپڑھتے رہے اس کے بعد قبلہ کوکعبہ کی طرف گھمادیاگیا۔

۱(وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۲۱۶ (

ابوبصیرسے مروی ہے کہ میں نے امام باقریاامام صادق +میں کسی ایک امام (علیہ السلام)سے معلوم کہا: کیاخداوندعالم بیت المقدس کی سمت رخ کرکے نمازپڑھنے کاحکم دیاتھا؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:ہاں،کیاتم نے یہ آیہ مبارکہ نہیں پڑھی ہے

>وَمَاجَعَلْنَا الْقِبْلَةَالّتِی کُنْتَ عَلَیْہَاالِّالِنَعْلَمَ مَنْ یَّتِبِعِ الرّسُول مِمّنْ یَنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَاِنْ) کَانَتْ لَکَبِیْرَةً اِلّاعَلَی الّذِیْنَ ہُدَی اللهُ وَمَاکَانَ اللهُ لِیُضِیعَ اِیْمَانَکُمْ ...<(۱

اور ہم نے پہلے قبلہ (بیت المقدس) کو صرف اس لئے قبلہ بنایا تھا تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ کون رسول! کا اتباع کرتا ہے اور پچھلے پاؤں جاتاہے گرچہ یہ قبلہ ان لوگوں کے علاوہ سب پر گراں ہے جن کی اللہ نے ہدایت کردی ہے اور خدا تمہارے ایمان کو ضایع نہیں کرناچاہتا تھا ، وہ بندوں کے حال پر

) مہربان اور رحم کرنے والاہے ۔(۲ . ۲)وسائل الشیعہ /ج ۳/ص ۲۱۶) . ۱(سورہ بقرہ/آیت ۱۴۳ (

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کعبہ کوبہت زیادہ دوست رکھتے تھے اورمدینہ ہجرت سے پہلے مکہ میں جب بیت المقدس کی سمت نمازپڑھتے تھے توکعبہ کواپنے اوربیت المقدس کے درمیان کرتے تھے

حمادحلبی سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے معلوم کیا:کیانبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)بیت المقدس کی سمت نمازپڑھتے تھے ؟فرمایا:ہاں، میں نے کہا:کیا اس وقت خانہ کُعبہ آنحضرت کی کمرکے پیچھے رہتاتھا؟فرمایا:جسوقت آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکہ میں رہتے تھے توکعبہ کوکمرکے پیچھے قرارنہیں دیاکرتے تھے لیکن مدینہ ہجرت کرنے کے بعدکعبہ کی طرف قبلہ تحویل ہونے تک کعبہ کواپنی پشت میں قراردیتے تھے ۔
. کافی /ج ۳/ص ۲۸۶

رازتحویل قبلہ
تحویل قبلہ کے بارے میں چار اہم سوال پیداہوتے ہیں: قبلہ بیت المقدس سے کعبہ طرف کب اورکیوں تحویل ہواہے اورخداوندعالم نے روزاول ہی سے کعبہ کی سمت نمازپڑھنے کاحکم کیوں نہیں دیا؟اوربیت المقدس کی سمت پڑھی گئی کی تکرارواجب ہے یانہیں ؟ پہلے سوال کے جواب میں تفسیرمنہج الصادقین میں لکھاہے کہ: جس دن اللہ کی طرف سے تغییرقبلہ کاحکم نازل ہوااس دن نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مسجدنبی سلمہ میں تشریف رکھتے تھے اور مسلمان مردوعورتوں کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ظہر پڑھنے میں مشغول تھے اور دوسری رکعت کے رکوع میں تھے کہ جبرئیل امین نے آنحضرت کے دونوں بازو پکڑ کر آپ کا چہرہ کعبہ کی سمت کردیااورجومردوعورت آپ کے پیچھے نمازپڑھ رہے تھے ان سب کے چہروں کوبھی کعبہ کی سمت کردیا اورمردعورتوں کی جگہ اورعورتیں) مردوں کی جگہ پرکھڑے ہوگئے ۔(۱
اس مسجدکو”ذوالقبلتین“دوقبلہ والی مسجدکہاجاتاہے کیونکہ یہی وہ مسجدہے کہ جس میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ) نمازظہر اداکررہے تھے کہ جبرئیل نے آنحضرت کے چہرہ کارخ دونوں شانے پکڑکربیت المقدس سے کعبہ کی طرف کردیا ،پیغمبرکی یہ آخری نمازتھی جوبیت المقدس کی طرف پڑھی گئی اوریہ پہلی نمازتھی جوکعبہ کی سمت پڑھی گئی تھی ،آنحضرت نے اس نمازکودوقبلہ کی طرف انجام دیاپہلی دورکعت بیت المقدس کی طرف اوردوسری دورکعت نمازکعبہ کی سمت اداکی لہٰذایہ وہ مسجدہے کہ جس میں ایک ہی نمازکودوقبلہ کی طرف رخ کرکے پڑھاگیاہے اسی لئے اس مسجدکو ”ذوالقبلتین“ کہاجاتاہے ۔
. ۱(تفسیرمنہج الصادقین /ج ۱/ص ۳۴۱ (
قبلہ کے تحویل کرنے کی چندوجہیں بیان کی گئی ہیں :

پہلی وجہ

کتب تفاسیر میں لکھاہے: کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے درجہ نبوت پرفائز ہونے کے بعد ۱۳ /سال تک مکہ مکرمہ میں قیام مدت کے درمیان بیت المقدس کی سمت نماز پڑھتے رہے اور مدینہ ہجرت کرنے کے بعد بھی سترہ مہینہ تک اسی طرف نماز یں پڑھتے رہے جوروزاول سے یہودیوں کاقبلہ تھااوریہودی اسے اپنے قبلہ مانتے تھے لہٰذا وہ لوگ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)وان کی پیروی کرنے والوں کو طعنہ دیا کرتے تھے اورکہتے تھے کہ : تم مسلمان تو ہمارے قبلہ کی رخ کرکے نماز ھتے ہیں اور ہماری پیروی کرتے ہیں، اور کہتے تھے کہ: جب تم ہمارے قبلہ کو قبول رکھتے ہو اور اسی کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھتے ہوتو پھرہمارے مذہب کو کیوں قبول نہیں کرلیتے ہو؟۔
ہجرت کرنے کے بعدبھی پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)گرچہ بیت المقدس کی سمت شوق سے نماز یں پڑھتے تھے اور دل وجان سے حکم خداپرعمل کرتے تھے مگر دشمنوں کی طعنہ زنی سے رنج بھی اٹھا تے تھے اور غمگین رہتے تھے پس جب دین اسلام قدرے مستحکم ہوگیاتوایک دن آپ نے جبرئیل سے کہا :میری یہ خواہشہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہم مسلمانوں کو قبلہ یہودکی طرف کھڑے ہوکرنماز پرھنے سے منع کرے اورہمارے لئے ایک مستقل قبلہ کی معرفی کرے ،جبرئیل نے عرض کیا : میں بھی آپ کی طرح ایک بندئہ خدا ہوں مگر آپ خداوندعالم کے نزدیک اولوالعزم پیغمبر ہیں لہٰذا آپ خوددعا کریں اور اپنی آرزوکو پروردگار سے بیان کریں
لیکن رسول اکرام (صلی اللہ علیہ و آلہ) اپنی طرف سے کوئی تقاضا نہیں کرنا چاہتے تھے، فقط جس کام کا خدا آپ کو حکم دیتا تھا وہی انجام دیتے تھے اور جس بارے میں فرمان خدا ابلاغ نہیں ہو تا تھا اس کے انتظار میں رہتے تھے ، تبدیل قبلہ کے بارے میں بھی وحی الٰہی کے منتظر تھے، لہٰذاایک دن نمازظہرکے درمیان جبرئیل امین وحی لے کرنازل ہوئے:
<وَقَدْ نَرَیٰ تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِّيَنَکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ) الحَرَامِ وَحَيْثُ مَاکُنْتُمْ فَوَلُّوْاوَجُوهَکُمْ شَطْرَهُ>(۱
ترجمہ:اے رسول! ہم آپ کا آسمان کی طرف متوجہ ہونے کودیکھ رہے ہیں ،ہم عنقریب آپ کو اس قبلہ کی طرف موڑدیں گے جسے آپ پسندکرتے ہیں لہٰذا اپنا رخ مسجد الحرام کی جہت کی طرف موڑدیجئے اور جہان بھی رہئے اسی طرف رخ کیجئے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

۲)نورالثقلین /ج ۱/ص ۱۳۷ ۔مجمع البیان/ج ۱/ص ۱۹۱ ۔ المیزان) ۔ ۱(سورہ بقرہ/آیت ۱۴۴ (۔ /ج ۱/ص ۳۲۸

دوسری وجہ

تبدیل قبلہ کے بارے میں جواسراربیان کئے جاتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ خداوندعالم تبدیل کی وجہ سے پہچان کراناچاہتاتھا کہ کون لوگ حقیقت میں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی پیروی کرتے ہیں اور کون حکم خدا ورسول کی خلاف ورزی کرتے ہیں جیساکہ خدا وند معتال قرآن مجید میں فرماتا ہے :

>وَمَاجَعَلْنَا الْقِبْلَةَالَّتِی کُنْتَ عَلَیْہَاالِاَلِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَبِعِ الرّسُول مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَاِنْ کَانَتْ لَکَبِیْرَةً اِلاّعَلَی الَّذِیْنَ ہُدَی اللهُ وَمَاکَانَ اللهُ لِیُضِیعَ اِیْمَانَکُمْ<...

اور ہم نے پہلے قبلہ (بیت المقدس) کو صرف اس لئے قبلہ بنایا تھا تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ کون رسول! کا اتباع کرتا ہے اور پچھلے پاؤں جاتاہے گرچہ یہ قبلہ ان لوگوں کے علاوہ سب پر گراں ہے جن کی اللہ نے ہدایت کردی ہے اور خدا تمہارے ایمان کو ضایع نہیں کرناچاہتا تھا ، وہ) بندوں کے حال پر مہربان اور رحم کرنے والاہے ۔(۱

۔ ۱(سورہ بقرہ/آیت ۱۴۳ (

امام جعفرصادق فرماتے ہیں: ہذابیت استعبد اللہ تعالی بہ خلقہ لیختبربہ طاعتہم فی اتیانہ فحثہم علی تعظیمہ وزیارتہ وجعلہ محل انبیائہ وقبلة للمصلین لہ۔

یہ گھرات نابلند ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے بندوں سے مطالبہ کیاہے وہ اس کے واسطے سے میری عبادت کریں تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کاامتحان لے سکوں اوریہ پتہ چل جائے کہ کون اس کی عبادت کرتے ہیں اورکون عبادت کوترک کرتے ہیں اسی لئے میں نے کعبہ کی تعظیم وزیارت کاحکم دیاہے اوراسے انبیاء کرام کامحل اورنمازگزاروں کاقبلہ قراردیاہے ۔

۔ من لایحضرہ الفقیہ /ج ۲/ص ۲۵۰

اس آیہ مٔبارکہ اورحدیث شریفہ سے واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے زمانے میں دوطرح کے مسلمان تھے ، کچھ ایسے لوگ تھے جو آسانی سے فرمان خداکو نہیں مانتے تھے اوررسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے قول وفعل پراعتراض اورچون وچراکرتے تھے ،وہ لوگ نبی کی ہربات کونہیں مانتے تھے اور خانہ کعبہ کو قبلہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھے ۔

کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو یقین سے اللہ ورسول اور قرآن پرایمان رکھتے تھے اوراس چیزپراعتقادرکھتے تھے کہ رسول اسلام اپنی مرضی سے نہ کچھ کہتے ہیں اور نہ کرتے ہیں بلکہ وہی کرتے اور کہتے ہیں جسکا م کا خدا آپ کو حکم دیتا ہے اور وہ لوگ دل و جان سے حکم الٰہی کو اجرا کرتے تھے جیسے ہی ان لوگوں تک تبدیل قبلہ کی خبر ہوئی تو انھوں نے اپنے رخ کعبہ کی طرف کرلئے لیکن جومنافق تھے انھوں نے اعتراض شروع کردئے ۔

تیسری وجہ

علامہ ذیشان حیدرجوادی ترجمہ وتفسیر قرآن کریم میں لکھتے ہیں:تحویل قبلہ کاایک رازیہ بھی ہے کہ اس طرح یہودیوں کاوہ استدلال ختم گیاکہ مسلمان ہمارے قبلہ کی اتباع کررہے ہیں،اوریہ دلیل ہے کہ ہمارامذہب برحق ہے اوراس کے علاوہ کوئی مذہب خدائی نہیں ہے ،قرآن کریم واضح کردیاکہ بیشک بیت المقدس ایک قبلہ ہے لیکن جس خدانے اسے قبلہ بنایاہے اسے تبدیل کرنے کاحق بھی رکھتاہے ،اگریہودیوں کاایمان خداپرہے توجس طرح پہلے حکم خداکوتسلیم کیاتھااسی طرح دوسرے حکم کوبھی تسلیم کرلیں۔

روزاول ہی کعبہ کوقبلہ کیوں قرارنہیں دیا؟

اگرکوئی یہ سوال کرے :کیاوجہ ہے کہ خدا وند عالم نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اوران کی اتباع کرنے والوں کو پہلے بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس کے بعد خانہ کعبہ کی طرف نماز اداکرنے کا حکم جاری کیا اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے سے منع کردیا؟

جس وقت پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی اور مسلمان کے پاس کوئی طاقت وغیرہ نہیں تھی لیکن یہودومسیح کی تعداد بہت زیادہ تھی اور طاقت بھی انہی لوگوں کے پاس تھی اگرخداوندعالم اسی وقت کعبہ کی طرف نمازپڑھنے کاحکم جاری کردیتااور مسلمان ان کے قبلہ کی مخالفت کردیتے اور بیت المقدس کی طرف نماز نہ پڑھتے توان کے اندر غصّہ کی آگ بھڑک جاتی اور اسی وقت مسلمانوں کی قلیل جماعت کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ختم کرکے اسلام کونابودکردیتے اسی لئے خدا نے مسلمانوں کو پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا تاکہ قوم یہود ومسیح (جو بیت المقدس کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے) مسلمانوں کو بغض وکینہ کی نگاہوں سے نہ دیکھیں اورانھیں اپنا دشمن شمار نہ کریں اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ بھی نہ بنائیں لیکن جب روز بر وزقرآن واسلام کی پیروی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتاگیا اور مسلمان طاقتور ہوتے گئے اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی رہبری میں ایک مستقل حکومت کے قابل ہو گئے تواس وقت خداوندعالم نے قبلہ بدلنے کا حکم جاری کیا اور کہا کہ آج کے بعدتمام مسلمان مستقل ہیں اور ان کا قبلہ بھی مستقل ہو گا، قبلہ تبدیل ہونے کے بعد اگر دشمن مخالفت بھی کرتے تھے تو مسلمانوں پر کوئی اثرنہیں ہو تا تھا ۔

قبلہ اول کی سمت پڑھی گئی نمازوں کاحکم کیاہے ؟

جب حکم خداسے قبلہ تبدیل ہوگیا تومسلمانوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہواکہ ہم نے اب تک جت نی بھی نمازیں بیت المقدس کی سمت رخ کر کے پڑھی ہیں ان کا کیا حکم ہے ،ہماری وہ نماز یں صحیح ہیں یا باطل ہیں اوران کادوبارہ پڑھناواجب ہے ؟ لہٰذاکچھ لوگوں نے اس مسئلہ کو پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی خدمت میں مطرح کیا اور آنحضرت سے پوچھا :یانبی اللہ!ہم نے وہ تمام نمازیں جوبیت المقدس کی طرف رخ کرکے انجام دی ہیں کیاوہ سب قبول ہیں یاان کااعادہ کرناضروری ہے ؟

جبرئیل امین وحی لے کرنازل ہوئے اورفرمایا:) >وَمَا کَانَ اللہ لُ◌یُضْیعَ اِیْمَا نَکُمْ اِنَّ اللہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَحْیمٌ >(١

جان لیجئے کہ وہ نمازیں جوتم نے قبلہ اوّل (بیت المقدس) کی طرف انجام دیں ہیں وہ سب صحیح ہیں خدا تمھارے ایمان (نماز) کو ضایع نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ بندوں کے حال پر مہربان اور رحم کرنے والاہے۔

حضرت امام جعفرصادق فرماتے ہیں : اس آیہ مٔبارکہ مٔیں نماز کو ایمان کا لقب دیا گیا) ہے۔(٢

. ٢)نورالثقلین/ج ١/ص ١٣٧) . ١(سورہ بقرہ /آیت ١٣٨ (

اذان واقامت

وہ چیزکہ جس کے ذریعہ لوگوں کونمازکاوقت پہنچنے کی اطلاع دی جاتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرنے ونمازپڑھنے کی طرف دعوت دی جاتی ہے اسے اذان کہاجاتاہے ۔ لغت قاموس میں“اذّن ،اُذان،اَذّن…”کے معنی اعلان،دعوت اوربلانابیان کئے گئے ہیں اور “مصباح المنیر”میں اس طرح لکھاہے:“آذَنتُہُ اِیذَاناًوَتَا ذَّنْتُ (اَعلَمتُ)وَا ذّن الموذّنُ بالصلاةا عُلم بِہا…” میں نے اعلان کیااورمو ذّن نے اذان دی یعنی لوگوں کونمازکی طرف دعوت دی اورقرآن کریم میں بھی لفظ “اذّن واذان ”اعلان کرنے کے معنی میں استعمال ہواہے

) >وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ.>اورلوگوں کے درمیان حج کااعلان کرو۔(١) >وَاَذَانٌ مِنَ اللہوَرَسُوْلِہِ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرْ>(٢

اوراللہورسول کی طرف سے حج اکبرکے دن انسانوں کے لئے اعلان عام ہے

. ٢)سورہ تٔوبہ آیت ٣) . ١(سورہ حٔج آیت ٢٧ (

اذان واقامت کی اہمیت

مستحب ہے کہ بلکہ سنت مو کٔدہ ہے کہ نمازگزاراپنے اپنی روزانہ کی پانچوں واجب نمازوں کواذان واقامت کے ساتھ پڑھے خواہ انسان ان نمازوں کوان کے وقت میں اداکررہاہو یاان کی قضابجالارہاہو البتہ اگرنمازجماعت ہورہی ہے توجماعت کی اذان واقامت پراکتفاء کرناصحیح ہے،خواہ اس نے نمازجماعت کی اذان واقامت کوسناہویانہ سناہو،اذان واقامت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے وقت مسجدمیں حاضرہویانہ ہو۔
نمازجمعہ سے پہلے بھی اذان واقامت کہناسنت مو کُدہ ہے اور عیدالفطر و عیدالاضحی کی نمازکے لئے تین مرتبہ ”الصلاة ” کہاجائے ۔ خداوندعالم قرآن کریم میں اذان کامسخرہ کرنے والوں کوغیرمعقول انسان قراردیتے ہوئے ارشادفرماتا ہے:
>وَاِذَا نَا دَیْتُم اِلیٰ الصَّلوٰةِ اتَّخذوھا ھُزُواً وَلَعِباً ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَومٌلَاَ یَ ْقِلُوْ ِنَ< اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کا مذاق اور کھیل بنا لیتے ہیں کیونکہ یہ با لکل بے عقل قوم ہیں۔
. سورہ مٔائد ہ آیت ۵۸
امام صادق فرماتے ہیں:مریض کوبھی چاہئے کہ جب نمازپڑھنے کاارادہ کرے تو اذان واقامت کہہ کرنمازپڑھے خواہ آہستہ اوراپنے لئے ہی کہے ،(اگراپنے بھی اذان واقامت کے کلمات کوزبان سے اداکرنے کی قدرت نہ رکھتاہوتودل سے اذان اقامت کہے)کسی نے پوچھااگرانسان بہت زیادہ مریض ہوتو کیاپھربھی اسے اذان واقامت کہناچاہئے ؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:ہرحال میں اذان اقامت کہناچاہئے کیونکہ اذان واقامت کے بغیرنمازہی نہیں ہے ۔
. ٣(استبصار/ج ١/ص ٣٠٠ (
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : من ولدلہ مولودفلیو ذّن فی اذنہ الیمنی باذان) الصلاة والیقم فی اذنہ الیسری فانّہاعصمہ من الشیطان الرجیم۔(٢ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:کسی بھی گھرمیں جب کوئی بچہ دنیامیں آئے تو اس کے دائیں کان میں اذان اوربائیں کان میں اقامت کہی جائے کیونکہ اس کے ذریعہ وہ بچہ شیطان رجیم کے شرسے محفوظ رہتاہے ۔
. ٢(کافی /ج ۶/ص ٢۴ (
علی ابن مہزیارنے محمدابن راشدروایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ہشام ابن ابراہیم اپنے بارے میں بتایاہے کہ میں امام علی رضا کی خدمت میں مشرف ہوئے اوراپنے مریض و بے اولادہونے کے بارے میں شکایت کی توامام(علیہ السلام) نے مجھے حکم دیاکہ اے ہشام!تم اپنے گھرمیں بلندآوازسے اذان کہاکرو
ہشام کا بیان ہے کہ :میں نے امام (علیہ السلام)کے فرمان کے مطابق عمل کیااورخداوندعالم نے اس عمل کی برکت سے مجھے اس بیماری سے شفابخشی اور کثیراولادعطا کی۔
محمدابن راشدنے کہتے ہیں کہ :میں اورمیرے اہل خانہ اکثربیماررہتے تھے ،جیسے ہی میں نے ہشام سے امام (علیہ السلام) کی یہ بات سنی تومیں نے بھی اس پرعمل کیاتوخداوندعالم نے مجھ اورمیرے عیال سے مریضی دورکردیا۔
. تہذیب الاحکام/ج ٢/ص ۵٩
امام علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں :جوشخص اذان واقامت کے ساتھ نمازپڑھتاہے ملائکہ کی دو صف اس کے پیچھے نمازپڑھتی ہیں کہ جن کے دونوں کنارے نظرنہیں آتے ہیں اورجوشخص فقط اقامت کے ساتھ نمازپڑھتاہے توایک فرشتہ اسکے پیچھے نمازپڑھتاہے ۔
. ٢(من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٢٨٧ (
مفضل ابن عمرسے مروی ہے حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص واجب نمازوں کو اذان واقامت کے ساتھ انجام دیتا ہے ، ملا ئکہ کی دوصفیں اس کی اقتداء کرتی ہیں اورجوشخص فقط اقامت کہہ کرنمازپڑھتاہے تو ملائکہ کی ایک صف اس کے پیچھے نماز پڑھتی ہے، میں نے پوچھا:اس کی مقدارکت نی ہے ؟ امام (علیہ السلام) نے جواب دیا:اس مقدارحداقل مشرق ومغرب کے درمیان کی زمین ہے اورحداکثرزمین وآسمان کے درمیان ہے ۔
. ثواب الاعمال/ص ٣٣
امام صادق فرماتے ہیں:پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی مسجدکی دیوارآدمی کے برابرتھی ،رسولخدابلال سے کہتے تھے :اے بلال!دیوارکے اوپرجاؤاورکھڑے ہوکر بلندآوازسے اذان کہوکیونکہ خداوندعالم نے ایک ہواکومعین کرکھاہے جواذان کی آوازکوآسمان تک پہنچاتی ہے اورجب ملائکہ اہل زمین سے اذان کی آوازسنتے ہیں توکہتے ہیں :یہ حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی امت کی آوازہے جواللہ کی وحدانیت کانعرہ لگارہی ہے اوروہ فرشتے اللھسے امت محمدی کے لئے اس وقت تک استغفارکرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نمازسے فارغ ہوتے ہیں۔
. ٢(کافی/ج ٣/ص ٣٠٧ (

مو ذّن کے فضائل
روایت میں ایاہے کہ شام سے شخص ایک امام حضرت امام صادق کی خدمت میں مشرف ہوا،آپ نے اس مرد شامی سے فرمایا : انّ اوّل من سبق الیٰ الجنة بلالٌ،قال:ولِمَ؟قال:لانّہ اوّل من اذّنَ۔ حضرت بلا ل وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے بہشت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں داخل ہونگے اس نے پوچھا ! کسلئے ؟ آپ نے فرمایا : کیونکہ بلال وہ شخصہیں جنھوں نے سب سے پہلے اذان کہی ہے۔
تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۲۸۴
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: مو ذّن اذان واقامت کے درمیان اس شہیدکاحکم رکھتاہے جوراہ خدامیں اپنے خون میں غلطاں ہوتاہے پس حضرت علی سے آنحضرتسے عرض کیا:آپ نے اذان کہنے کی ات نی بڑی فضلیت بیان کردی ہے کہ مجھے خوف ہے کہ آ پ کی امت کے لوگ اس کام کے لئے ایک دوسرے پر شمشیر چلائیں گے (اور مو ذّن بننے کے لئے ایک دوسرے کا خون بہائیں گے)، آنحضرت نے فرمایا :وہ اس کام کوضعیفوں کے کاندھوں پررکھ دیں گے (اذان کہنا ات نا زیادہ ثواب و فضیلت رکھنے کے با وجود ضعیف لو گو ں کے علاوہ دوسرے حضرات اذان کہنے کی طرف قدم نہیں بڑھائیں گے)اورمو ذّن کاگوشت وہ ہے کہ جسپر جہنم کی آگ حرام ہے جواسے ہرگزنہیں جلاسکتی ہے۔
. ۲ (من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/باب الاذان والاقامۃ/ص ۲۸۳ (
جابرابن عبداللہ سے مروی ہے کہ:رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے مو ذّن کے لئے تین باردعاکی : بارالٰہا!مو ذّن لوگوں کوبخش دے،جابرکہتے ہیں میں نے کہا:یارسول اللہ!اگرمو ذّن کایہ مقام ہے توایسالگتاہے کہ اذان کہنے کے لئے لوگوں کے درمیان تلواریں چلاکریں گی ؟آنحضرت نے فرمایا:
اے جابر!ایک وقت ایسابھی آئے گا کہ اذان کاکام بوڑھوں کے کاندھوں پرڈال دیاجائے گا (اورجوان لوگ اذان کہنااپنے لئے عیب شمارکریں گے)اورسنو!کچھ گوشت ایسے ہیں جن پرآتش جہنم حرام ہے اوروہ مو ذّن لوگوں کاگوشت ہے۔
. ۱(مستدرک الوسائل/ج ۴/ص ۲۲ (
قال علی علیہ السلام:یحشرالمو ذّنون یوم القیامۃ طوال الاعناق۔ حضرت علیفرماتے ہیں:مو ذّن لو گ روزقیامت سرافرازاورسربلندمحشورہونگے۔ . بحارالانوار/ج ۸۳ /ص ۱۴۹
ایک یہودی نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے مو ذّن کی فضیلت کے بارے میں سوال کیاتوآپ نے فرمایا:میری امت کے مو ذّن روزقیامت کے دن انبیاء وصادقین اورشہداء کے ساتھ محشورہونگے۔
. الخصال/ص ۳۵۵
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : خدا وندمتعال کا وعدہ ہے کہ تین لوگوں کو بغیرکسی حساب کے داخل بہشت کیا جائے گا اور ان تینوں میں سے ہر شخص ۸۰ / ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا اور وہ تین شخص یہ ہیں: ۱۔ مو ذّن ۲۔ امام جماعت ۳۔ جوشخص اپنے گھر سے با وضو ہو کر مسجدمیں جاتاہے اور نماز کو جماعت کے ساتھ اداکرتاہے۔ .
مستدرک الوسائل/ج ۱/ص ۴۸۸
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من اذان فی مصرمن امصارالمسلمین وجبت لہ الجنۃ. رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جوشخص (اپنے)مسلمان بھائیوں کے کسی شہرمیں اذان کہے تواس پرجنت واجب ہے۔
. ثواب الاعمال/ص ۳۱

اذان واقامت کے راز
فضل بن شاذان نے اذان کی حکمت کے متعلق امام علی رضا سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ جس میں امام (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوندتبارک وتعالیٰ کی جانب سے لوگوں کواذان کاحکم دئے جانے کے بارے میں بہت زیادہ علت وحکمت پائی جاتی ہیں،جن میں چندحکمت اس طرح سے ہیں :
۱۔اذان، بھول جانے والوں کے لئے یاددہانی اورغافلوں کے لئے بیداری ہے ،وہ لوگ جونمازکا وقت پہنچنے سے بے خبررہتے ہیں اوروہ نہیں جانتے ہیں کہ نمازکاوقت پہنچ گیاہے یاکسی کام میں مشغول رہتے ہیں تووہ اذان کی آوازسن کروقت نمازسے آگاہ ہوجاتے ہیں،مو ذّن اپنی اذان کے ذریعہ لوگوں کوپروردگاریکتاکی عبادت کی دعوت دیتاہے اوران میں عبادت خداکی ترغیب وتشویق پیداکرتاہے، توحیدباری تعالی کے اقرارکرنے سے اپنے مومن ومسلمان ہونے کااظہارکرتاہے ،غافل لوگوں کووقت نمازپہنچنے کی خبردیتاہے ۔ ۲۔مو ذّن کومو ذّن اس لئے کہاجاتاہے کہ وہ اپنی اذان کے ذریعہ نمازکااعلان کرتاہے ۳۔تکبیرکے ذریعہ اذان کاآغازکیاجاتاہے اس کے بعدتسبیح وتہلیل وتحمیدہے ،اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوندعالم نے پہلے تکبیرکوواجب کیاہے کیونکہ اس میں پہلے لفظ "اللہ" آیاہے اورخداوندعالم دوست رکھتاہے کہ اس کے نام ابتدا کی جائے اوراس کایہ مقصدتسبیح (سبحان اللہ)اورتحمید(الحمدللہ)اورتہلیل (لاالہ الااللہ)میں پورانہیں ہوتاہے ان کلمات کے شروع لفظ "اللہ"نہیں ہے بلکہ آخرمیں ہے ۔
۴۔اذان کے ہرکلمہ کودودومرتبہ کہاجاتاہے ،اس کی وجہ یہ ہے تاکہ سننے والوں کے کانوں میں اس کی تکرارہوجائے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورعمل میں تاکیدہوجائے تاکہ اگرپہلی مرتبہ سننے میںغفلت کرجائیں تودوسری مرتبہ میں غفلت نہ کرسکیں اوردوسری وجہ یہ ہے کیونکہ دودورکعتی لہٰذااذان کے کلمات بھی دودوقراردئے گئے ہیں۔
۵۔اذان کے شروع میں تکبیرکوچارمرتبہ قرادیاگیاہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان بطورناگہانی شروع ہوتی ہے ،اس سے پہلے کوئی کلام نہیں ہوتاہے کہ جوسننے والوں کوآگاہ ومت نبہ کرسکے ،پس شروع میں پہلی دوتکبیرسامعین کومت نبہ وآگاہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہیں تاکہ سامعین بعدوالے کلمات کوسننے کے لئے آمادہ ہوجائیں۔ ۶۔تکبیرکے بعد"شہادتین"کومعین کئے جانے کی وجہ یہ ہے :کیونکہ ایمان دوچیزوں کے ذریعہ کامل ہوتاہے:
۱۔ توحیداورخداوندعالم کی وحدانیت کااقرارکرنا۔
۲۔نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)کی رسالت کی گواہی دیناکیونکہ خداورسول کی اطاعت اورمعرفت شناخت ایک دوسرے سے مقرون ہیں یعنی خداکی وحدانیت کی گواہی کے ساتھ اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دیناضروری ہے کیونکہ شہادت اورگواہی اصل وحقیقت ایمان ہے اسی لئے دونوں کی شہاد ت دوشہادت
قراردیاگیاہے یعنی خداکی واحدانیت کااقرابھی دومرتبہ ہوناچاہئے اوراس کے رسول کی رسالت کااقراربھی دومرتبہ ہوناچاہئے جس طرح بقیہ حقوق میں دوشاہدکے ضروری ہونے کو نظرمیں رکھاجاتاہے ،پس جیسے ہی بندہ خداوندعالم کی وحدانیت اوراس کے نبی کی رسالت کااعتراف کرتاہے توپورے ایمان کااقرارکرلیتاہے کیونکہ خدااوراس کے رسول کااقرارکرنااصل وحقیقت ایمان ہے ۔
۷۔پہلے خداورسول کا اقرارکیاجاتاہے اس کے بعدلوگوں نما__________زکی طرف دعوت دی جاتی ہے ،اس کی وجہ یہ ہے:حقیقت میں اذان کونمازکے لئے جعل وتشریع کیاگیاہے کیونکہ اذان کے معنی یہ ہیں کہ مخلوق کونمازکی طرف دعوت دینا،اسی لئے لوگوں کونمازکی طرف دعوت دینے کواذان کے درمیان میں قرار دیاگیاہے یعنی چارکلمے اس سے پہلے ہیں اورچارکلمے اس کے بعدہیں،دعوت نمازسے پہلے کے چارکلمے یہ ہیں: دوتکبیراوردوشہادت واقرار،اوردعو ت نمازکے بعدکے چارکلمے یہ ہیں:لوگوں کوفلاح وکامیابی کی طرف دعوت دینااوراس کے بعد بہترین عمل کی طرف دعوت دیناتاکہ لوگوں میں نمازپڑھنے کی رغبت پیداہو،اس کے بعدمو ذٔن ندائے تکبیربلندکرتاہے اوراس کے بعدندائے تہلیل(لاالہ الااللہ)کرتاہے،پس جس طرح دعوت نماز(حیّ علی الصلاۃ)سے پہلے چارکلمے کہے جاتے ہیں اسی طرح اس کے بعدبھی چارکلمے ہیں اورجس طرح مو ذٔن ذکروحمدباری تعالیٰ سے اذان کاآغازکرتاہے اسی طرح حمدوذکرباری پرختم کرتاہے ۔
۸۔اگرکوئی یہ کہے کہ :اذان کے آخرمیں تہلیل(لاالہ الااللہ) کوکیوں قرادیاگیاہے اورجس طرح اذان کے شروع میں تکبیرکورکھاگیاتھاتوآخرمیں کیوں نہیں رکھاگیاہے ؟ اذان کے آخرمیں تہلیل (لاالہ الااللہ) کوقراردیاگیاتکبیرکونہیں اورشروع میں تکبیرکورکھاگیاہے تہلیل کونہیں،اس کی وجہ ہے کہ: خداوندعالم یہ چاہتاہے کہ آغازاورانجام اس کے نام وذکر سے ہوناچاہئے، تکبیرکے شروع میں لفظ "اللہ"ہے اورتہلیل کے آخرمیں بھی لفظ "اللہ "ہے پس اذان کاپہلالفظ بھی "اللہ"ہے اورآخری لفظ بھی اسی لئے اذان کے شروع میں تکبیرکواورآخرمیں تہلیل کوقراردیاگیاہے ۔
. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۵۸
حضرت امام حسین فرماتے ہیں کہ: ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجدکی منارسے مو ذٔن کی آوازبلندہوئی اوراس نے " الله اَکبَر،اَللهُ اَ کبَر" کہا تو امیرالمو منین علی ابن ابی طالب اذان کی آواز سنتے ہی گر یہ کرنے لگے ، انھیں روتے ہوئے دیکھ کر ہماری بھی آنکھوں میں آنسوں اگئے ،جیسے ہی مو ذٔن نے اذان تمام کی توامام (علیه السلام) ہمارے جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا :کیا تم جانتے ہو کہ مو ذٔن اذان میں کیاکہتا ہے اوراس کاہرکلمہ سے کیارازاورمقصدہوتاہے؟ ہم نے عرض کیا : الله اور اس کے رسول اوروصی پیغمبر ہم سے بہتر جانتے ہیں،پسآپ(علیه السلام) نے فرمایا :
لوتعلمون مایقول:لضحکتم قلیلاوَلِبَکَیْتم کثراً۔ اگر تمھیں یہ معلوم ہوجائے کہ مو ذٔن اذان میں کیا کہتا ہے توپھر زندگی بھر کم ہنسیں گے اور زیادہ روئیں گے ، اس کے بعد مولا ئے کا ئنات اذان کی تفسیراوراس کے رازواسراربیا ن کرنے میں مشغول ہوگئے اورفرمایا:
"اَللّٰہُ اَکْبَر"
اس کے معنی بہت زیادہ ہوتے ہیں جن میں چندمعنی یہ بھی ہیں کہ جب مو ذٔن "اللہ اکبر" کہتاہے تووہ خداوندمتعا ل کے قدیم ، موجودازلی وابدی ، عالم ،قوی ، قادر،حلیم وکریم، صاحب جودوعطا اورکبریا ہونے کی خبردیتاہے لہٰذاجب مو ذٔن پہلی مرتبہ "اللہ اکبر" کہتاہے تواس کے یہ معنی ہوتے ہیں:
خداوہ ہے کہ جوامروخلق کامالک ہے ،تمام امروخلق اس کے اختیارمیں ہیں ہرچیزاس کی مرضی وارادہ سے وجودمیں اتی ہے اوراسی کی طرف بازگشت کرتی ہے، خداوہ ہے کہ جوہمیشہ سے ہے اورہمیشہ رہے گا،جوہرچیزے سے پہلے بھی تھااورہرچیزکے فناہوجانے کے بعدبھی رہے گا،اس کے علاوہ دنیاکی تمام چیزوں کے لئے فناہے وہ ہرچیزسے پہلے بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھااورہرچیزکے بعد بھی رہے گا، وہ ایساظاہرہے کہ جوہرشے پُرفوقیت رکھتاہے اورکوئی اسے درک نہیں کرسکتاہے ،وہ باطن ہرشے ہے کہ جونہیں رکھتاہے پس وہ باقی ہے اوراس کے علاوہ ہرشئ کے لئے فناہے ۔

جب موذن دوسری مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتاہے تواسکے یہ معنی ہوتے ہیں: العلیم الخبیر ، علم بماکان ویکون قبل ان یکون یعنی خداوندعالم ہرچیزکاعلم وآگاہی رکھتاہے ،وہ ہراس چیزکاجوپہلے ہوچکی ہے اورجوکام پہلے ہوچکاہےپہلے سے علم رکھتاتھااورجوکچھ آئندہ ہونے والاہے یاوجودمیں انے والاہے اس کابھی پہلے ہی علم رکھتاہے ۔

جب تیسری مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتاہے تواسکے یہ معنی ہیں: القادرعلی کل شئیقدرعلی مایشاء ،القوی لقدرتہ،المقتدرعلی خلقہ، القوی لذاتہ، قدرتہ قائمة علی اشیاء کلّہا۔ خداوہ ہے کہ جوہرشے پُراختیاروقدرت رکھتاہے ،وہ اپنی قدرتے بل بوتے پرسب سے قوی ہے ، وہ اپنے مخلوق پرصاحب قدرت ہے ،وہ بذات خودقوی ہے اوریہ قدرت اسے کسی عطانہیں ہے ،اس قدرت تمام پرمحکم وقائم ہے ،وہ جب چاہے کسی امرکاحکم دے سکتاہے اورجیسے ہی وہ کسی امرکافیصلہ کرتاہے اوراس کے ہونے ارادہ کرتاہے تووہ صرف ”کُن “یعنی ہوجاکہتاہے اوروہ چیزہوجاتی ہے۔

جب چوتھی مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتاہے توگویاوہ ____________ یہ کہتاہے: خداوندعالم حلیم وبردبارہے اوربڑا کرامت والاہے ،وہ ایساس طرح مددوہمراہی کرتاہے کہ انسان کواس کی جبربھی نہیں ہوتی ہے اورنہ وہ دکھائی دیتاہے ،وہ عیوب اس طرح چھپاتاہے کہ انسان اپنے آپ کوبے گناہ محسوس کرتاہے ،وہ اپنے حلم وکرم اورصفاحت کی بناپرجلدی سے عذاب بھی نازل نہیں کرتاہے۔ ” اللہ اکبر“کے ایک معنی بھی ہیں کہ خداوندعالم مہربان ہے ،عطاوبخشش کرنے والاہے اورنہایت کریم ہے ۔

” اللہ اکبر“کے ایک معنی بھی ہیں کہ خداوندعالم جلیل ہے اور جن صفات کامالک ہے صفت بیان کرنے والے بھی اس موصوف کامل صفت بیان نہیں کرسکتے ہیں اوراس کی عظمت وجلالت کی قدرکوبھی بیان نہیں کرسکتے ہیں،خداوندعالم علووکبیرہے ،صفت بیان کرنے صفات کے بیان کرنے بھی اسے درک نہیں کرسکتے ہیں پس مو ذّن ”اللہ اکبر“کے ذریعہ یہ بیان کرتاہے :

اللہ اعلیٰ وجل ، وھوالغنی عن عبادہ ، لاحاجة بہ الی اعمال خلقہ خداوندعالم اعلیٰ واجلّ ہے،سب سے بلندوبرترہے ، وہ اپنے بندوں سے بے نیازہے ،وہ بندوں کی عبادت سے بے نیاز ہے (وہ اس چیزکامحتاج نہیں ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں ،کوئی اس کی عبادت کرے وہ جب بھی خداہے اورکوئی اس کی نہ کرے وہ تب بھی خداہے ،ہماری عبادتوں سے اس کی خدائی میں کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی ہے اورعبادت نہ کرنے سے اس کی خدائی میں کوئی کمی نہیں آسکتی ہے)۔

”اشھدان لا ا لٰہ اِلاّاللہ“

جب پہلی مرتبہ اس کلمہ شہادت کوزبان پرجاری کرتاہے تواس چیزکااعلان کرتاہے کہ پر وردگا ر کے یکتا ویگا نہ ہونے کی گواہی دل سے معرفت وشناخت کے ساتھ ہونی چا ہئے دوسرے الفاظ میں یہ کہاجائے کہ مو ذّن یہ کہتاہے کہ: میں یہ جانتاہوں کہ خدا ئے عزوجل کے علاوہ کوئی بھی ذات لائق عبادت نہیں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیزکومعبودومسجودکے درجہ دیناحرام اورباطل ہے اورمیں اپنی اس زبان سے اقرارکرتاہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے اوراس چیزکی گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے علاوہ میری کوئی پناگاہ نہیں ہے اوراللہ کے علاوہ کوئی بھی ذات ہمیں شریرکے شرسے اورفت نہ گرکے فت نہ سے نجات دینے والانہیں ہے ۔

جب دوسری مرتبہ ”اشھدان لاالٰہ الاّاللہ“کہتاہے تواس کی معنی اورمرادیہ ہوتے ہیں : میں گواہی دیتاہوں کہ خدا کے علاوہ کو ئی ہدا یت کر نے والا موجود نہیں ہے اوراس کے کوئی راہنمانہیں ہے ،میں اللہ کوشاہدقراردیتاہوں کہ اس کے علاوہ میراکوئی معبودنہیں ہے ،میں گواہی دیتاہوں کہ تمام زمین وآسمان اورجت نے بھی ان انس وملک ان میں رہتے ہیں اوران میں تمام پہاڑ، درخت ،چوپایہ ،جانور،درندے ،اورتمام خشک وترچیزیں ان سب کااللہ کے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے ،اوراللہ کے علاوہ نہ کوئی رازق ہے اورنہ کوئی معبود،نہ کوئی نفع پہنچانے والاہے اورنہ نقصان پہنچانے والا،نہ کوئی قابض ہے نہ کوئی باسط،نہ کوئی معطی ہے اورنہ کوئی مانع ،نہ کوئی دافع ہے اورنہ کوئی ناصح ،نہ کوئی کافی ہے اورنہ کوئی شافی ،نہ کوئی مقدم ہے اورنہ کوئی مو خّر،بس پروردگارہی صاحب امروخلق ہے اورتمام چیزوں کی بھلائی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیارمیں ہے جودونوں جہاں کارب ہے ۔

” اشھدان محمدًا رسول اللہ“

جب مو ذّن پہلی مرتبہ اس کلمہ کوزبان پرجاری کرتاہے تواس چیزکااعلان کرتاہے کہ :میں اللہ کوشاہدقراردیتاہوں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے اورحضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ) اس کے بندے اور اس کے رسول وپیامبر ہیں اورصفی ونجیب خداہیں،کہ جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام لوگوں کی ہدایت کے دنیامیں بھیجاہے ،انھیں دین حق دیاہے تاکہ اسے تمام ادیان پرآشکارکریں خواہ مشرکین اس دین کوپسندنہ کریں ،اورمیں زمین وآسمان میں تمام انبیاء

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ومرسلین ا ورتمام انس وملک کوشاہدقرار دیتاہوں کہ میں یہ گواہی دے رہاہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)سیدالاولین والآخرین ہیں۔

جب مو ذّن دوسری مرتبہ کلمہ" اشھدان محمدًا رسول اللہ " کوزبان جاری کرتاہے تووہ یہ کہتاہے کہ کسی کوکسی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سب کواللہ کی ضرورت ہے، وہ خداکہ جوواحدو قہارہے اوراپنے کسی بندے بلکہ پوری مخلوق میں کسی کامحتاج نہیں ہے ،خداوہ ہے کہ جس نے لوگوں کے درمیان ان کی ہدایت اور تبلیغ وترویج دین اسلام کے لئے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)بشیرونذیراورروشن چراغ بنا کر بھیجا ہے، اب تم میں جو شخص بھی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)اوران کی نبوت ورسالت کاانکا ر کرے اور آنحضرتپرنازل کتاب (قرآن مجید) پر ایمان نہ لائے توخدا ئے عزّوجل اسے ہمیشہ کے لئے واصل جہنم کردے گا اور وہ ہرگزناراپنے آپ کونارجہنم سے نجات دلاسکے

"حیّ علیٰ الصلا ۃ"

جب پہلی مرتبہ اس کلمہ کوزبان کہتاہے تواس کی مرادیہ ہوتی ہے :اے لوگو! اٹھو اور بہتر ین عمل (نماز) کی طرف دوڑو اور اپنے پرور دگا ر کی دعوت کو قبول کرو اور اپنی نجش کی خاطراپنے رب کی بارگاہ میں جلدی پہنچو،اے لوگو! اٹھواور وہ آگ جوتم نے گناہوں کو انجام دینے کی وجہ سے اپنے پیچھے لگائی ہے اسے نماز کے ذریعہ خاموش کرو،اوراپنے آپ کوگناہوں سے جلدی آزادکراؤ، صرف خداوندعالم تمھیں برائیوں سے پاک کر سکتاہے ،وہی تمھارے گناہوں کومعاف کرسکتاہے ،وہی تمھاری برائیوں کونیکیوں سے بدل سکتاہے کیونکہ وہ بادشاہ کریم ہے ،صاحب فضل وعظیم ہے ۔

جب دوسری مرتبہ " حیّ علیٰ الصلا ۃ " کہتاہے تواس کے یہ معنی ہوتے ہیں:اے لوگو!اپنے رب سے مناجات کے لئے اٹھواوراپنی حاجتوں کواپنے رب کی بارگاہ میں بیان کرو،اپنی باتوں کواس تک پہنچاؤاوراس سے شفاعت طلب کرو،اس کاکثرت سے ذکرکرو،دعائیں مانگواورخضوع وخشوع کے ساتھ رکوع وسجودکرو۔

"حیّ علیٰ الفلاح"

جب مو ذّن پہلی مرتبہ اس کلمہ کوکہتاہے تووہ لوگوں سے یہ کہتا ہے : اے اللہ کے بندو !راہ بقا کی طرف آجاؤ کیونکہ اس راستے میں فنانہیں ہے اوراے لوگو!راہ نجات کی طرف آجاؤ کیونکہ اس راہ میں کوئی ہلا کت وگمرا ہی نہیں ہے ،اے لوگو!راہ زندگانی کی طرف آنے میں جلدی کروکیونکہ اس راہ میں کوئی موت نہیں ہے، اے لوگو! صاحب نعمت کے پاس آجاؤکیونکہ اس کی نعمت ختم ہونے والی نہیں ہے ،اس بادشاہ کے پاس آجاؤکہ جس کی حکومت ابدی ہے جوکبھی ختم نہیں ہوسکتی ہے ،خوشحالی کی طرف آؤکہ جس کے ساتھ کوئی رنج وغم نہیں ہے ،نورکی طرف آؤکہ جس کے ساتھ کوئی تاریکی نہیں ہے ،بے نیازکی طرف آؤکہ جس کے ساتھ فقرنہیں ہے ،صحت کی طرف آؤکہ جس کے ساتھ کوئی مریضی نہیں ہے ،قوت کے پاس آؤکہ جس کے ساتھ کوئی ضعف نہیں ہے اوردنیاوآخرت کی خوشحالی کی طرف قدم بڑھاؤاورنجات آخرت کاسامان کرو۔

جب دوسری "حیّ علیٰ الفلاح "کہتاہے تواس کی مرادیہ ہوتی ہے :اے لوگو!آؤاوراپنے آپ کو خدا سے قریب کرو اورجس چیزکی تمھیں دعوت دی گئی ہے اس کی طرف چلنے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرو اور فلاح ورستگاری کے ساتھ حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ)(اورائمہ اطہار)کے قرب وجوارجگہ حاصل کرو ۔

"اللہ اکبر"

جب مو ذّن اذان کے آخرمیں پہلی مرتبہ " اللہ اکبر " کہتاہے تووہ یہ جملہ کہہ کر اس بات کا اعلا ن کرتا ہے کہ ذا ت پروردگار اس سے کہیںزیادہبلند وبرتر ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی یہ جانے اس کے پاس اپنے اس بندے کے لئے کیاکیانعمت وکرامتیں ہیں جو اس کی دعوت پرلبیک کہتاہے ،اس کی پیروی کرتاہے،اس کے ہرامرکی اطاعت کرتاہے ،اس کی معرفت پیداکرتاہے ،اس کی بندگی کرتاہے ،اس کا ذکرکرتاہے ،اس سے انس ومحبت کرتاہے ،اسے اپنی پناگاہ قراردیتاہے ،اس پراطمینان کامل رکھتاہے ،اپنے دل میں اس کاخوف پیداکرتاہے اوراس کی مرضی پرراضی رہتاہے تو خدا ومتعال اس پراپنا رحم وکرم نازل کرتا ہے۔ جب مو ذّن اذان کے آخرمیں دوسری مرتبہ " اللہ اکبر " کہتاہے تووہ اس کلمہ کے ذریعہ اس بات کااعلان کرتا ہے کہ ذا ت پروردگار اس سے کہیںزیادہ بلند وبرتر ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی یہ جانے اس کے پاس اپنے اپنے اولیاء اوردوستوں کے لئے کس مقدارمیں کرامتیں موجودہیں اور اپنے دشمنوں کے لئے اس کے پاس کت ناعذاب وعقوبت ہے ،جواس کی اس کے رسول کی دعوت پرلبیک کہتاہے اورحکم خداورسول کی اطاعت کرتاہے ان کے لئے اس کی عفووبخشش کت نی ہے اورکت نی نعمتیں ہیں اورشخص اس کے اوراس کے رسول کے حکم کوماننے سے انکارکرتاہے اس کے لئے کت نابڑاعذاب ہے ۔

" لَااِلٰہ اِلّااللہ"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب مو ذُن " لَااِلٰہ اِلّااللہ " کہتاہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں:خدا وند عالم لوگو ں کے لئے رسول ورسالت اوردعوت وبیان کے ذریعہ ایک دلیل قاطع ہے کیونکہ اسنے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول ورسالت کابہترین انتظام کیاہے ،پس جواس کی دعوت پرلبیک کہتاہے اس کے لئے نوروکرامت ہے اورجوانکارکرتاہے چونکہ خداوندعالم دوجہاں سے بے نیازہے لہٰذااس کاحساب کرنے میں بہت جلدی کرتاہے ۔
"قدقامت الصلاة"
جب بندہ نمازکے لئے اقامت کہتاہے اوراس میں " قدقامت الصلاة "کہتاہے تواس کے یہ معنی ہیں:
حان وقت الزیارة والمناجاة ، وقضاء الحوائج ، ودرک المنی والوصول الی اللہ عزوجل والی کرامة وغفرانہ وعفوہ ورضوانہ یعنی پروردگارسے مناجاتاوراس سے ملاقات کرنے ،حاجتوں کے پوراہونے ،آرزو ئں کے پہنچنے ،بخشش،کرامت ،خوشنودی حاصل کرنے کاوقت پہنچ گیاہے ۔ شیخ صدوق اس روایت کے بعدلکھتے ہیں: اس حدیث کے راوی نے تقیہّ میں رہنے کی وجہ سے جملہ "حیّ علیٰ خیرالعمل" کا ذکر نہیں کیا ہے کہ حضرت علینے اس جملہ کیاتفسیرکی ہے لیکن اس جملہ کے بارے میں دوسری حدیثوں میں آیاہے: روی فی خبرآخر:انّ الصادق علیہ االسلام عن "حی علی خیرالعمل" فقال:خیرالعمل الولایة، وفی خبرآخرخیرالعمل بر فاطمة وولدہا علیہم السلام. روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام صادق سے"حیّ علیٰ خیرالعمل"کے بارے میں سوال کیا گیا ، حضرت نے فرمایا : "حیّ علیٰ خیرالعمل"یعنی ولایت اہل بیت ۔ اور دوسری روایت میں لکھا ہے :"حیّ علیٰ خیرالعمل"یعنی حضرت فاطمہ زہرا اور ان کے فرزند کی نیکیونطرف آؤ۔

. توحید(شیخ صدوق)/ ص ۲۳۸ .معانی لاخبار /ص ۴۱ .بحارالانوار/. ۸۱ /ص ۱۳۱

عن محمدبن مروان عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:ا تٔدری ماتفسیر"حی علی خیرالعمل" قال:قلت لا، قال:دعاک الی البر، ا تٔدری برّمن؟قلت لا، قال:دعاک الی برّفاطمة وولدہا علیہم السلام.
محمدابن مروان سے مروی ہے کہ امام محمدباقر نے مجھ سے فرمایا:کیاتم جانتے ہوکہ "حی علی خیرالعمل "کے کیامعنی ہیں؟میں نے عرض کیا:نہیں اے فرزندرسول خدا،آپ نے فرمایا: مو ذُن تمھیں خیرونیکی کی طرف دعوت دیتاہے ،کیاتم جانتے ہووہ خیرنیکی کیاہے؟میں نے عرض کیا: نہیں اے فرزندرسول خدا ، توامام (علیہ السلام) نے فرمایا:وہ تمھیں حضرت فاطمہ زہرا اوران کی اولاداطہار کے ساتھ خیرونیکی کاحکم دیتاہے۔
. علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۶۸

بلال کومو ذُن قراردینے کی وجہ
اذان واقامت میں شرط یہ ہے کہ مو ذُن وقت شناس ہواورنمازکاوقت شروع ہونے کے بعداذان واقامت کہے ،وقت داخل ہونے سے پہلے کہی جانے والی اذان واقامت کافی نہیں ہے، اگروقت سے پہلے کہہ بھی دی جائے تووقت پہنچنے کے بعددوبارہ کہاجائے ،بلال وقت شناس تھے ،اورکبھی وقت سے پہلے اذان نہیں کہتے تھے اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)بلال کی اذان وآوازکودوست رکھے اسی لئے بلال کوحکم دیاکرتے تھے اورکہتے تھے: اے بلال!جیسے نمازکاوقت شروع ہوجائے تو مسجدکی دیوارپرجاؤاوربلندآوازسے اذان کہو۔
ایک اورروایت میں آیاہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس دومو ذُن تھے ایک بلال اوردوسرے ابن ام مکتوم ،ابن ام مکتوم نابیناتھے جوصبح ہونے سے پہلے ہی اذان کہہ دیاکرتے تھے اورحضرت بلال طلوع فجرکے وقت اذان کہاکرتے تھے ،نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:
ان ابن مکتوم یو ذُن بلیل، اذاسمعتم اذانہ فکلواواشربواحتی تسمعوااذان بلال. ابن مکتوم رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذاجب تم ان کی اذان سنو تو کھانا پینا کیا کرو یہاں تک کہ تمھیں بلال کی اذان کی آوازآئے (لیکن اہل سنت نے پیغمبر کی اس حدیث کوپلٹ دیاہے ____________اورکہتے ہیں کہ بلال رات میں اذان دیاکرتے تھے،اورکہتے ہیں:نبی نے فرمایاہے کہ: جب بلال کی اذان سنوتوکھاناپیناکرو) ۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص/ ۲۹۷

مو ذُن کے مرد،مسلمان اورعاقل ہونے کی وجہ
اذان واقامت کہنے والے کامردہوناچاہئے اورکسی عورت کااذان واقامت کہناصحیح نہیں ہے کیونکہ مردوں کاعورت کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اذان واقامت پر اکتفاکرناصحیح نہیں ہے لیکن عورت کاعورتوں کی جماعت کے لئے اذان واقامت ذان جماعت کہناصحیح اورکافی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اذان واقامت کہنے والی عورت آوازات نی بلندرہے کہ اس کی آوازمردوں کے کانوں تک نہ پہنچے کیونکہ عورتوں کواپنی آوازکوبھی پروده میں رکھناچاہئے اسی لئے عورت عورت کوچاہئے کہ جہری نمازوں اگرنامحرم آوازکوسن رہاہوتوآہستہ پڑھے جیساکہ ہم رازجھرواخفات میں ذکرکریں گے۔
زاراہ سے مروی ہے کہ میں نے امام باقر سے پوچھا:کیاعورتوں کوبھی اذان کہناچاہئے) ؟امام(علیہ السلام) (علیہ السلام)نے فرمایا:ان کے لئے شہادتین کہناہی کافی ہے ۔(۱ قال الصادق علیہ السلام:لیسعلی النساء ا ذٔان ولااقامة ولاجمعة ولاجماعة. امام صادق فرماتے ہیں:عورتوں کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت ،اورنہ جمعہ ہے نہ جماعت۔

. ۲)من لایحضره الفقیہ/ج ۱/ص ۲۹۸) . ۱(تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۵۸ (

مو ذٔن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل وباایمان ہواگرکوئی مجنون یاغیرمومن اذان یااقامت کہے تووه قبول نہیں ہے کیونکہ قلم تکلیف اٹھالیاگیاہے البتہ مو ذٔن کابالغ ہوناشرط نہیں ہے بلکہ نابالغ بچہ کی اذان واقامت صحیح ہے جبکہ وه بچہ ممیزہو۔

اذان کے کلمات کی تکرارکرنے کومستحب قراردئے جانے کی وجہ
جولوگ اذان کی آوازکوسن رہے ہیں ان کے لئے مستحب ہے کہ جب مو ذٔن اذان کہہ رہاہوتو اس وقت خاموش رہیں اور اذان کے کلمات کوغورسے سنیں اورمو ذٔن کی زبان سے اداہونے والے کلموں کی تکرارکریں،یہاں تک اگرانسان بیت الخلامیں بھی اذان کی آوازسنے تواس کی تکرارکرے
قال ابوعبدالله علیہ السلام :ان سمعت الاذان وانت علی الخلاء فقل مثل مایقول المو ذٔن ولاتدع ذکراالله عزوجل فی تلک الحال.
امام صادق فرماتے ہیں:اگرتم بیت الخلامیں ہواوراذان کی آوازسنوتومو ذٔن کے کلمات کی تکرارکرواوراس حال میں ذکرخداسے غفلت نہ کرو۔
. علل الشرائع/ج ۱/ص ۲۸۴
سلیمان ابن مقبل مدائنی سے روایت ہے وه کہتے ہیں کہ میں نے امام موسی کاظمسے پوچھا: حدیث میں آیاہے :مستحب ہے کہ جب مو ذٔن اذان کہے تو اذان سننے والا اذان کے کلموں کی تکرارکرے خواه اذان کوسننے والابیت الخلامیں ہی کیوں نہ بیٹھاہو ،اس کے مستحب ہونے کی کیاوجہ ہے ؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:
انّ ذلک یزیدفی الرزق
) کیونکہ اذان کے کلموں کی حکایت اورتکرارکرنے سے رزق وروزی میں اضافہ ہوتاہے ۔(۳ . ۲ (من لایحضره الفقیہ/ج ۳/باب الاذان والاقامة. (۳)بحارالانوار/ج ۸۴ /ص ۱۷۴ (ایک شخص حضرت امام جعفرصادق کی خدمت میں آیاکہا:اے میرے مولامیں بہت ہی غریب ہوں اپ مجھے کوئی ایساچیز بتائیں کہ جس سے میری یہ فقیری ختم ہوجائے ،امام (علیہ السلام)نے اس فرمایا :
ا ذِّنْ کُلَّماسمعت الاذان کمایو ذِّن المو ذِّن۔ جب بھی تم اذان کی آوازسنوتو اسے مو ذٔن کی طرح تکرارکرو۔
. مکارم الاخلاق /ص ۳۴۸

اذان واقامت کانقطہ أغاز
اذان واقامت کہ جس کی اہمیت اوراس کے فضائل وفوائد اوراس کے احکام کے متعلق آپ نے ات نی زیاده نے ملاحظہ فرمائیں ان چیزوں سے یہ معلوم ہوتاہے کہ اس نقطہ أغازوحی الٰہی ہے ،تمام علماء وفقہائے شیعہ اثناعشری کااس بات اتفاق وعقیده ہے کہ دین اسلام میں اذان واقامت کاآغازوحی الٰہی کے ذریعہ ہواہے کیونکہ ہمارے پاس کے بارے میں معتبرروایتیں موجودہیں جواس چیزکوبیان کرتی ہیں کہ اذان اقامت کاآغازاورمشروعیت وحی کے ذریعہ ہوئی ہے لیکن علمائے اہل سنت اکثریت اس بات پرعقیده رکھتی ہے کہ اذان واقامت کاعبدالله ابن زیدکے خواب کے ذریعہ ہواہے جسے حدیث رو ئیاکانام دیاگیاہے اورکہتے ہیں کہ اذان واقامت کے متعلق الله کی طرف کوئی نازل نہیں ہوئی ہے۔
وه احادیث جووحی کواذان واقامت کے نقطہ آغازقراردیتی ہیں: عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:لما اسری برسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم الی السماء فبلغ البیت المعموروحضرت الصلاة فاذّن جبرئیل علیہ السلام واقام فتقدم صلی الله علیہ) وآلہ وسلم وصف الملائکة والنبیون خلف محمدصلی الله علیہ وآلہ وسلم۔(۲ حضرت امام باقرفرماتے ہیں:جب شب معراج پیغمبراسلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(صلی اللہ علیه و آله)کو آسمان کی سیرکرائی گئی اوربیت المعمورمیں پہنچے ،جب وہاں نمازکاوقت پہنچاتواللہ کی طرف سے جبرئیل امین (علیه السلام)نازل ہوئے اوراذان واقامت کہی ،رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نمازجماعت کے لئے آگے کھڑے ہوئے اورانبیاء وملائکہ نے حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیه و آله)کے پیچھے صف میں کھڑ ے ہوکرجماعت سے نمازپڑھی ۔ ۲(کافی (باب بدء الاذان والاقامة)۔ من لایحضرہ الفقیہ(باب الاذان الاقامة) (

.استبصار/ج ۱(عدد فصول الاذان والاقامة)/ص ۳۰۵ ۔ تہذیب /ج ۱(باب عددفصول الاذان ۔ والاقامة)/ص ۶۰

زرارہ اورفضیل ابن یسارنے امام محمدباقر سے روایت کی ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں: جب شب معراج نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کو آسمان کی سیرکرائی گئی اوربیت المعمورمیں پہنچے اورنمازکاوقت پہنچاتواللہ کی طرف سے جبرئیل امین (علیه السلام)نازل ہوئے اوراذان واقامت کہی ،رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نمازجماعت کے لئے آگے کھڑے ہوئے اورانبیاء وملائکہ نے آنحضرتکے پیچھے جماعت سے نمازپڑھی ،ہم نے امام باقر سے پوچھا:جبرئیل نے کس طرح اذان واقامت کہی؟آپ (علیه السلام)نے فرمایا:اس طرح سے: اللہ اکبر،اللہ اکبر،ا شہدان لاالہ الّاالله ،ا شہدان لاالہ الّاالله ، اشہدانّ محمدارسول اللہ ، اشہدانّ محمدارسول اللہ ،حیّ علی الصلاح، حیّ علی الصلاح،حیّ علی الفلاح،حیّ علی الفلاح،حیّ علی خیرالعمل ،حیّ علی خیرالعمل ، اللہ اکبر،اللہ اکبر،لاالہ الّااللہ،لاالہ الّااللہ۔ اوراقامت بھی اذان کی طرح کہی بس ات نے فرق کے ساتھ کہ‘‘حیّ علی خیرالعمل’’ اور‘‘اللہ اکبر’’کے درمیان ‘‘ قدقامت الصلاة ،قدقامت الصلاة ’’ کہا۔ امام صادق فرماتے ہیں کہ:نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے بلال / کو اذان کی تعلیم دی اور پیغمبرکے زمانہ میں اسی طرح اذان ہوتی رہی یہاں تک کہ آنحضرت اس دنیاسے) رخصت ہوگئے ۔(۱

. ۱(استبصار/ج ۱/ص ۳۰۵ ۔ تہذیب /ج ۱/ص ۶۰ (

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:لماہبط جبرئیل علیہ السلام بالاذان علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان راسہ فی حجرعلی علیہ السلام فاذن جبرئیل واقام فلما انبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:یاعلی سمعت ؟قال:نعم ،قال حفظت ؟قال:نعم) ،قال:ادع لی بلالأنعلمہ فدعاعلی علیہ السلام بلالأفعلمہ۔(۱

امام صادق فرماتے ہیں:جس وقت جبرئیل اذان لے کر نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)پرنازل ہوئے تواس وقت آنحضرت (کعبہ کے سایہ میں)امام علی (علیه السلام)کے زانوئے اقدس پرسر پررکھے ہوئے آرام کررہے تھے ،جبرئیلنے اذان واقامت کہی ،جیسے رسول اللہ (صلی اللہ علیه و آله)بیدارہوئے اورکہا:یاعلی(علیه السلام)!جبرئیل نے جوکچھ مجھ سے کہاکیاوہ سب کچھ تم نے بھی سناہے؟حضرت علینے جواب دیا:جی ہاں،آنحضرت نے کہا:کیااسے حفظ کیا؟ فرمایا:جی ہاں،اس کے بعدآنحضرت نے کہا:اے علی (علیه السلام)!بلال کوبلاؤاورانھیں اس کی تعلیم دو،امام علی نے بلال کوبلایااورانھیں اذان کی تعلیم دی۔ وہ اذان واقامت جوجبرئیل نے شب معراج کہی تھی خودنبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے لئے کہی تھی لیکن جب دوسری مرتبہ اذان واقامت لے کرنازل ہوئے تووہ لوگوں تک پہچانے اوراسے شرعی قراردینے کے لئے لے کرنازل ہوئے ۔

۱(کافی (باب بدء الاذان والاقامة)ج ۳/ص ۳۰۲ ۔من لایحضرہ الفقیہ(باب الاذان (

. والاقامة)/ج ۱/ص ۲۸۱

احادیث اہل سنت

علمائے اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں ایسی احادیث موجودہیں جواس بات کوبیان کرتی ہیں کہ اذان واقامت کاآغازوحی پروردگارکے ذریعہ ہواہے اورحدیث رؤیاکوباطل اوربے بنیادقراردیتی ہیں

شہاب الدین ابن حجرعسقلانی ‘‘فتح الباری ’’میں لکھتے ہیں: انّ الاذان شرع بمکة قبل الہجرة

ہجرت سے پہلے مکہ میں اذان کا شرعی طورسے حکم نازل ہوچکاتھاکیونکہ طبرانی نے سالم ابن عبداللہ ابن عمرنے اپنے والدسے یہ روایت نقل کی ہے: لما اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الیہ الاذان فنزل بہ فعلمہ بلالا. جسوقت نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)معراج پرگئے تو خداوندعالم نے ان پروحی کے) ذریعہ اذان نازل کی اورآنحضرت (زمین پر)اذان لے کرنازل ہوئے اوراس کی بلال کوتعلیم دی ۔(۱) عن انس :انّ جبرئیل اَمَرَالنّبی صلّی اللہ علیہ وسلم بِالاذانِ حین فُرِضَتْ الصّلاةُ.(۲ انس سے مروی ہے:جب نمازواجب ہوئی توجبرئیل نے نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کواذان کاحکم دیا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

. ۲)فتح الباری شرح بخاری /ج ۲//ص ۶۲) . ۱)فتح الباری شرح بخاری /ج ۲//ص ۶۲ (

) عن عائشة:لما اُسری بی اذّن جبرئیل فظنّت الملائکة انّہ یصلّی بہم فقدّمَنِی فَصَلَّیْتُ.(۳ عائشہ سے روایت ہے کہ:نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے فرمایاہے :جب مجھے معراج پرلے جایاگیاتووہاں جبرئیل (علیه السلام)نے نمازکے لئے اذان کہی توملائکہ نے گمان کیاکہ پیغمبر ہمارے ساتھ نمازپڑھناچاہتے ہیں لیکن انھوں نے مجھے آگے کیا،پھرمیں نے نمازپڑھی ۔

. ۳)فتح الباری ابن حجرعسقلانی/ج ۲//ص ۶۲ ۔درّ منثور(جلال الدین سوطی)/ج ۴/ص ۱۵۴ (

بزازنے علیسے روایت کی ہے:جب خداوندعالم نے اپنے رسول کواذان کی تعلیم دینے کاارادہ کیاتوجبرئیل نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے لئے ایک براق نامی سواری لے کرآئے اور آنحضرت اس پرسوارہوئے اورجیسے ہی اس حجاب تک پہنچے کہ جوخدائے رحمن سے ملاہواتھا،ایک فرشتہ اس پردہ سے باہرآیااوراس نے ”اللہ اکبر،اللہ اکبر“کہاتوپردے کے پیچھے سے آوازآئی:میرابندہ صحیح کہتاہے ،میں ہی سب سے بڑاہوں ، میں ہی سب سے بڑاہوں اس کے بعدملک نے ”اشہدان لاالہ الااللہ“کہاتوپردے کے پیچھے سے آوازآئی:میرابندہ صحیح کہتاہے ،میں ہی معبودبرحق ہوں اورمیرے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے اس کے بعدملک نے”اشہدان محمدارسول اللہ “کہاتوپردے کے پیچھے سے آوازآئی:میرابندہ صحیح کہتاہے ،میں نے محمد کورسول بناکربھیجاہے اس کے بعدملک نے ”حی الصلاح ، حی علی الفلاح ، قدقامت الصلاة“ کہااوراس کے بعد”اللہ اکبر،اللہ اکبر“کہاتوپردے کے پیچھے سے آوازآئی: میرابندہ صحیح کہتاہے ،میں ہی سب سے بڑاہوں ، میں ہی سب سے بڑاہوں،اس کے بعدملک نے ” لاالہ الااللہ“کہاتوپردے کے پیچھے سے آوازآئی:میرابندہ صحیح کہتاہے ،میں ہی معبودبرحق ہوں اورمیرے علاوہ کوئی معبودنہیں ہے۔
اس کے بعداس فرشتے نے آنحضرت کاہاتھ پکڑا اور آگے بڑھایااورتمام اہل آسمان نے کہ) جن میں ادم ونوح بھی تھے آپ کی امامت میں نمازجماعت اداکی ۔(۴

. ۴)ینابیع المودة /ج ۱/ص ۶۶ ۔درمنثور/ج ۴/ص ۱۵۴ (

سفیان اللیل سے مروی ہے کہ:جب امام حسن (اورمعاویہ کے درمیان صلح)کاواقعہ رونماہوا، میں اسی موقع مدینہ میں آپ کی خدمت میں شرفیاب ہوا،اس وقت آپ کے اصحاب بھی بیٹھے ہوئے تھے ، کافی دیرتک آپ(علیه السلام) سے باتیں ہوتی رہیں، راوی کہتاہے :ہم نے ان کے حضورمیں اذان کے بارے میں گفتگوچھیڑدی توہم سے میں سے بعض لوگوں نے کہا:اذان کاآغاز عبداللہ ابن زیدابن عاصم کے خواب کے ذریعہ ہواہے تو حسن ابن علی (علیه السلام)نے ان سے فرمایا: اذان کامرتبہ اس سے کہیںزیادہ بلندبرترہے ،جبرئیل (علیه السلام)نے (شب معراج)آسمان میں دومرتبہ اذان کہی اوراسے نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کوتعلیم دی) اورایک مرتبہ اقامت کہی اوراسکی بھی رسول خدا (صلی اللہ علیه و آله)کو تعلیم دی ۔(۱
. ۱)المستدرک (حاکم نیشاپوری)/ج ۳/ص ۱۷۱ (
”درمنثور“اور”کنزالعمال “میں حضرت علی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے) انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عُلّم الاذان لیلة اُسْرِیَ بِہِ وَفُرِضَتْ علیہ الصّلاةُ.(۱ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)کومعراج کی شب اذان کی تعلیم دی گئی اورآپ پرنمازواجب کی گئی۔
. ۱)کنزالعمال/ج ۱۲ /ص ۳۵۰ /ح ۳۵۳۵۴ ۔درمنثور/ج ۴/ص ۱۵۴ (
ابوالعلاء سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ:میں نے محمدابن حنفیہ سے کہا:ہم لوگ کہتے ہیں کہ اذان کاآغازایک انصاری کے خواب کے ذریعہ ہواہے یہ بات سنتے ہی محمدابن حنفیہ نے ایک شدیدچیخ مارکرکہا: کیاتم لوگوں نے شریعت اسلام کے اصولوں میں ایک اصل اوراپنے دین کی علامتوں میں سے ایک علامت کوہدف قراردیاہے اوریہ گمان کرتے ہوکہ یہ ایک انصاری کے خواب سے ہواہے جواس نے اپنی نیندمیں دیکھاہے جبکہ خواب میں سچ اورجھوٹ دونوں کاامکان پایاجاتاہے ،کبھی باطل خیالات بھی ہوسکتے ہیں،میں نے محمدابن حنفیہ سے کہا:یہ حدیث تولوگوں کے درمیان عام اورمشہورہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،انهوں نے جواب دیا:خداکی قسم یہ عقیدہ بالکل باطل ہے) .(۲
ا ہل سنت کی ان مذکورہ احادیث اس بات کوثابت کرتی ہیں کہ دین اسلام میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی ہجرت سے کئی سال پہلے مکہ میں شب معراج وحی کے ذریعہ اذان کاآغاز ہوچکا تھا اور عبداللہ ابن زیدکے خواب کاواقعہ جونقل کیاجاتاہے وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے مدینہ ہجرت کرنے کے کافی عرصہ بعدکاواقعہ ہے .
۲(السیرة الحلبیہ /ج ۲/ص ۳۰۰ ،منقول ازکتاب الاعتصام /ص ۲۹) .

حدیث رؤیا
اکثرعلمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ اذان واقامت کاآغازعالم رؤیامیں ہواہے اوراذان واقامت کے متعلق اللہ کی طرف سے کوئی وحی نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ اذان اقامت کاآغازعبداللہ ابن زیدکے خواب سے ہواہے جسے حدیث رو ئیاکانام دیاگیاہے اورعمرابن خطاب نے اس کے خواب کی تائیدکی ہے اوروہ حدیث رؤیایہ ہے:
عبداللہ ابن زیدسے روایت ہے کہ جس وقت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ناقوس بنانے کاحکم دیاتاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کونمازکے لئے جمع کیاجائے ،میں اس وقت سورہاتھاتومیں نے خواب میں دیکھاکہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے میرے گردگھوم رہاہے ،میں نے اس سے کہا:اے اللہ کے بندے! کیایہ ناقوس بیچناپسندکروگے؟اس نے کہا:تم اس کا کیاکروگے ؟میں نے کہا:اس کے ذریعہ لوگوں کونمازکے لئے بلاؤں گا،اس نے کہا:کیاتم نہیں چاہتے ہوکہ میں تمھیں ناقوس سے بہترچیزکی راہنمائی کروں؟ میں نے کہا:ہاں!اس نے کہا:لوگوں کونمازکے لئے جمع کرنے کے لئے اس طرح کہو اللہ اکبر،اللہ اکبر،اللہ اکبر،اللہ اکبر،اشہدان لاالہ الااللہ،اشہدان محمدارسول اللہ،حی علی الصلاح ،حی علی الصلاح ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ، اللہ اکبر،اللہ اکبر،لاالہ الااللہ۔ عبداللہ ابن زیدکا کہناہے کہ جب وہ شخص میرے پاس سے جانے لگاتوکچھ دورچل کربولا: اورجب تم نمازکے لئے کھڑے ہوجاؤ تواس طرح اقامت کہو: اللہ اکبراللہ اکبر،اشہدان لاالہ الااللہ،اشہدان محمدارسول اللہ،حی علی الصلاح حی علی الفلاح ،قدقامت الصلاة قدقامت الصلاة ،اللہ اکبراللہ اکبر،لاالہ الااللہ .
عبداللہ ابن زیدکہتاہے کہ میں صبح ہوتے ہی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں پہنچااورجوکچھ خواب میں دیکھاتھا آنحضرت کے حضورمیں بیان کردیا۔ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:انشاء اللہ تعالیٰ تیرایہ خواب سچاہے لہٰذابلال کے ساتھ کھڑے ہوجاؤاورجوکچھ خواب میں دیکھاہے وہ سب بلال کویادکراؤتاکہ وہ اسی طرح اذان کہاکریں کیونکہ بلال کی آوازتم سے بہت اچھی ہے لہٰذامیں بلال کے ساتھ کھڑاہوااورانھیں اذان کی تعلیم دی اوربلال نے اذان شروع کی۔ عبداللہ ابن زیدکہتاہے کہ:جب بلال نے اس طرح اذان کہی اورعمرابن خطاب جواس وقت اپنے گھرمیں تھے اذان کی آوازسنی توفوراًگھرسے باہرنکلے اورحالت یہ تھی کہ عباء مین پرگھسٹ رہی تھی ،تیزی کے ساتھ دوڈے ہوئے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس آئے اوربولے :یارسول اللہ!قسم اس ذات کی جس نے آپ کوپیغمبری پرمبعوث کیاہے میں نے بھی اسی کی طرح خواب دیکھاہے جیسے اس نے دیکھاہے .
۱(سنن ابی داؤد،کتاب الصلاة،باب کیف الاذان،رقم ۴۹۹ /ص ۱۲۰) .

حدیث رؤیاکے بارے میں شیعوں کانظریہ
جیساکہ پہلے ذکرکرچکے ہیں تمام علمائے شیعہ کااس بات پراتفاق ہے کہ اذان واقامت کاآغازوحی پروردگارکے ذریعہ ہے ،پس وحی کے علاوہ کسی چیزکے ذریعہ اذان واقامت کانقطہ آغازقراردیناباطل اوربے بنیادہے ،اس بارے میں چندنکات ذکرہیں:
۱۔غوروفکرکی بات ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالی نے اپنے حبیب کونماز،روزہ ،حج ،زکات ...اوران کے احکامات کی تعلیم دی ہے ،توکیااس نے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کولوگوں کونمازکی طرف دینے اوراس کے وقت پہنچنے کی اطلاع دینے کے لئے جبرئیل امین کسی چیزکوبیان نہیں کیاہوگاکہ اس طرح سے لوگوں کووقت نمازپہنچنے کی اطلاع دیاکرو۔
۲۔نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)دومرتبہ اذان واقامت ک تعلیم دی گئی تھی ایک مرتبہ اس وقت کہ جب آپ معراج پرگئے تووہاں جبرئیل نے اذان اقامت کہی اورملائکہ وانبیائے الٰہی نے آپ کے پیچھے نمازاداکی اوردوسری مرتبہ اس وقت زمین پرلے کر نازل ہوئے جب آنحضرت مولائے کائنات کے زانوئے وبارک سررکھے ہوئے آرام کررہے تھے توجبرئیل وحی لے کرنازل ہوئے اورفرمایاکہ نمازسے پہلے اس طرح اذان واقامت کہاکرپس عبداللہ ابن زیدکے خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہے .
۳۔اگراذان واقامت کی اہمیت اوراس کے فضائل وفوائد کے بارے ہم نے جوروایتیں نقل کی ہیں ان سب چیزوں یہ واضح ہوتاہے کہ اذان کواللہ تبارک تعالیٰ کی جانب سے مشروعیت دیاگیاہے ورنہ اسکی دین اسلام میں ات نی زیادہ اہمیت نہ ہوتی .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴۔ابن عقیل نے اجماع نے دعوی کیاہے: اجتمعت الشیعة علی ان الصادق علیہ السلام لعن قوما رعموا،انّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اخذالاذان من عبداللہ بن زید فقال(علیہ السلام):ینزل الوحی علی نبیکم ، فتزعمون انہ اخذالاذان من عبداللہ ابن زید دین اسلام میں وحی الٰہی کونقطہ آغاز اذان قراردیناضروریات مذہب شیعہ ہے اورعلمائے شیعہ کااجماع ہے کہ امام صادق نے اس جماعت پرلعنت کی ہے کہ جویہ گمان کرتے ہیں کہ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اذان کوعبداللہ ابن زیدکے خواب سے اخذکیاہے اوریہ رسول پرایک تہمت وبہتان ہے بلکہ اذان کووحی پروردگارسے اخذکیاگیاہے جیساکہ امام صادق فرماتے ہیں:

۵۔نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کہ جنھوں نے جودین اسلام کی بنیادرکھی اورلوگوں نمازوحکمت کی تعلیم دی ،کیاآپ نے دین اسلام میں کسی چیزکووحی پروردگارکے علاوہ رائج کیاہے

۶۔جولوگ عبداللہ ابن زیدکے خواب کواذان کی ابتداقرادیتے ہیں اس کی بنیادی وہ یہ ہے کیونکہ ایک صاحب __________نے اس کے خواب تائید کی تھی اس لئے تاکہ دین اسلام میں پیغمبرکے ساتھ ان کانام بھی روشن رہے اس لئے ایک حدیث کوجعل کرلیاگیا۔

۷۔یہ کیسے ممکن ہے کہ جوشخص معیارآدمیت ہو،ذمہ دارشریعت ہو،افضل المرسلین ہو، وحی کے بغیرکوئی کلام ہی نہ کرتاہواوراللہ تبارک وتعالیٰ کامحبوترین بندہ ہواس پراذان واقامت کے متعلق اللہ کی طرف سے وحی نازل نہ ہواورحتی خواب میں بھی نہ دکھے اوران کے بعض صحابہ اذان کے کلمات کوخواب حاصل کرلیں اورانھیں یادرہیں کہ ہم نے خواب میں یہ اوریہ کلمات دیکھے ہیں؟

حدیث رؤیاکے بارے میں بعض اہل سنت کانظریہ

اہل سنت کی کتابوں سے وہ احادیث جوہم نے ”اذان واقامت کے نقطہ آغاز“کے عنوان میں ذکرکی ہیں ان میں بعض احادیث میں عبداللہ ابن زیدکے خواب کوغلط قرادیاگیاہے حدیث رؤیاکے بارے میں سرخی اپنی کتاب”المبسوط“میں لکھتے ہیں: ابوحفص عالم خواب میں اذان کے آغازہونے سے انکارکرتے تھے اورکہتے تھے کہ:تم لوگوں نے معالم اورشعائراسلامی میں سے ایک پراعتمادکرتے ہواورکہتے ہوکہ وہ رؤیاکے ذریعہ ثابت ہواہے لیکن ایساہرگزنہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کومعراج ہوئی اورآپ کو مسجدالاقصیٰ لے جایاگیااورانبیاء کوجمع کیاگیاتوایک فرشتہ نے اذان واقامت کہی اورپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ان کے ساتھ اداکی اورکہاجاتاہے کہ جبرئیل اذان لے کرنازل ہوئے تھے ۔

. المبسوط/ج ۱/ص ۱۲۸

حدیث رویامیں جن راویوں کے ذکرکئے گئے ہیں ان کے بارے میں کتب اہل سنت سے ایک مختصرساجائزہ ذکرہے:

حدیث رو ٔیاکے راویوں میں محمدابن اسحاق کاذکرکیاگیاہے ،جس کی سندکے بارے میں دارقطنی کہتے ہیں:

”اختلف الآئمة ولیس بحجة انمایعتبربہ ” آئمہ کے درمیان اس کے بارے میں اختلاف) پایاجاتاہے اوروہ حجت نہیں ہے ،بساس پرتھوڑاسااعتبارکیاگیاہے ۔(۱ قال ابوداو دُ:سمعت احمدذکرمحمد بن اسحاق فقال:کان رجلا یشتہی الحدیث) ،فیا خُذکتب الناس فیضعہافی کتبہ۔(۲

ابوداؤدکہتے ہیں:میں نے محمدابن اسحاق کے بارے میں احمدابن حنبل سے سنا،وہ کہتے ہیں کہ: اسے حدیثیں نقل کرنے کی بہت زیادہ ہوس رہتی تھی لہٰذاوہ لوگوں کی کتابیں لے کرانھیں اپنی کتابوں میں قراردیاکرتا تھا۔

۹/ ۲)تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۸) . ۱(تہذیب الکمال/ج ۲۴ /ص ۴۲۱ (

قال المروذی قال احمدبن حنبل:کان اسحاق یدلس ...وقال ابوعبداللہ:قدم ابن اسحاق) بغداد،فکان لایبالی عمن یحکی ،عن الکلبی وغیرہ.“(۱

مروذی کہتاہے:احمدابن حنبل نے محمدابن اسحاق کے بارے کہاہے کہ وہ تدلیس کرتاتھااورحقیقت کوچھپادیاکرتاتھا پس جب وہ بغدادآیاتوکسی بات کی پرواہ کئے بغیرہرایک سے(جسسے دل چاہے) کلبی وغیرہ سے حدیث نقل کرتاتھا۔

) قال حنبل بن اسحاق :سمعت اباعبداللہ یقول:ابن اسحاق لیسبحجة.(۲ حنبل ابن اسحاق کہتے ہیں:میں نے ابوعبدللہ کویہ کہتے سناہے کہ ابن اسحاق حجت نہیں ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

.۹/ ۲) تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۸) .۹/ ۱(تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۸ (

قال عبداللہ بن احمدمارا ئیت ا بٔی اتقن حدیثہ قط،وکان یتتبّعہ بالعلوو النزول،قیل لہ :یحتج) بہ؟قال:لم یکن یحتج بہ فی السنن.(۳
عبداللہ ابن احمد کہتے ہیں:میں نے کبھی نہیں دیکھاکہ میرے باپ نے اس کی حدیث پریقین کیاہواوراسے معتبرقراردیاہوبلکہ اس کی نقل کی ہوئی حدیث کے بارے میں تحقیق کرتے تھے جب ان سے پوچھاگیاکہ کیامحمدابن اسحاق کی احادیث کودلیل کے طورپرپیش کیاجاسکتاہے ؟انھوں نے جواب دیا: سنن میں ان سے احتجاج نہیں کیاجاسکتاہے ۔ قال ایوب بن اسحاق سامری: سئلت احمد بن حنبل :اذاانفرد ابن اسحاق بحدیث تقبلہ) ؟قال :لا،واللہ انّی را ئیتہ یحدث عن جماعة بالحدیث الواحدولایفصل کلام ذامن کلام ذا.(۴ ایوب ابن اسحاق ابن سافری کہتے ہیں:میں نے احمدابن حنبل سے پوچھا:اگرکسی حدیث کوفقط ابن اسحاق سے نقل کیاجائے توکیاآپ اسے قبول کریں گے؟جواب دیا:ہرگزنہیں،خداکی قسم میں نے دیکھاہے کہ وہ ایک جماعت سے حدیث کونقل کرتاہے بغیراسکے کہ وہ ایک کی بات کودوسرے کی بات سے الگ کرے۔

.۹/ ۴) تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۸) .۹/ ۳ (تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۸ (

نسائی اس کے بارے میں کہتے ہیں:
”لیسبالقوی“
) وہ راوی قوی نہیں ہے۔(۱
حدیث رؤیامیں محمد ابن ابراہیم ابن حارث جیسے راوی کاذکربھی ہے ، اس راوی کے بارے میں عقیلی نے عبداللہ ابن احمدسے اورانھوں نے اپنے والد(حنبل)سے نقل کیاہے جس میں امام حنبل کہتے ہیں:
) فی حدیثہ شیٔ یروی احادیث ا حٔادیث مناکیرا ؤمنکرة.(۲ اس راوی کی حدیث کے بارے یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ مجہول اورناپسندروایتیں نقل کرتاہے۔
حدیث رؤیامیں عبداللہ ابن زیدکانام ہے کہ جسنے اذان کے بارے میں یہ خواب دیکھاتھا، اس کے بارے میں بعض کتب اہل سنت میں ترمذی کے حوالے سے بخاری کایہ قول نقل کیاگیاہے:
”لانعرف لہ الّاحدیث الاذان“ ہم عبداللہ ابن زیدکی اس حدیث اذان کے علاوہ کسی دوسری روایت کونہیں جانتے) ہیں۔(۳

. ۲)تہذیب التہذیب(ابن حجر) /ج ۹/ص ۶) .۹/ ۱(تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۳۹ (.۵/ ۳(تہذیب الکمال/ج ۱۴ /ص ۵۴۱ ۔تہذب التہذیب(ابن حجر)/ج ۱۹۷ (

حاکم نیشاپوری ”المستدرک “میں عبداللہ ابن زیدکے بارے میں لکھتے ہیں: عبدﷲ بن زید ہوالذی اریٰ الاذان ،الّذی تداولہ فقہاء الاسلام بالقبول ولم یخرج فی) الصحیحین لاختلاف الناقلین فی اسانیده.(۱
عبداللہ ابن زیدوہ شخص ہے جسنے اذان کوخواب میں دیکھااورعلمائے اسلام نے اسے رسمیت دی ہے لیکن اس حدیث سندکی کے بارے میں ناقلین کے درمیان اختلاف پائے جانے کی وجہ سے مسلم اوربخاری دونوں نے اپنی صحیح میں اس حدیث کوبالکل ذکرنہیں کیاہے ۔ . ۱(المستدرک (حاکم نیشاپوری)/ج ۳/ص ۳۳۶ (
حاکم نیشاپوری کایہ دعویٰ اس چیزکی طرف اشارہ کرتاہے کہ ان کی نظرمیں عبداللہ ابن زیدکے خواب کے ذریعہ اذان واقامت کاآغازہونا باطل اوربے بنیادہے اورحاکم نیشاپوری کے علاوہ متعددعلمائے اہل سنت نے بھی اذان کی ابتد اء کوعبداللہ ابن زیدکے خواب ذریعہ ہونے سے انکارکیاہے اوروحی الہٰی کے ذریعہ اذان کے آغاز ہونے کوقبول کیاہے۔ اذان واقامت میں حضرت علی کی امامت کی گواہی دینے کاراز اذان واقامت میں“اشہدان محمدا رسول اللہ”کے بعد حضرت علی کی امامت وولایت کی دومرتبہ گواہی دینایعنی ”اشہدان علی ولی اللہ“کہنا
علماوفقہاکہتے ہیں:“اشہدان علی ولی اللہ”اذان واقامت کاجزء نہیں ہے مگرپیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)رسالت کی گواہی کومکمل کرتاہے اورآج کے زمانہ میں شیعوں پہچان ہونے شمارہوتاہے پس “اشہدانّ محمد رسول اللہ”کے بعدقربت اورتبرک کی نیت سے “اشہدان علی ولی اللہ” بہترہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس طرح نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی نبوت ورسالت میں کوئی شک نہیں ہے اسی طرح حضرت علی خداکے ولی اورمومنین کے مولاوامیربرحق ہونے بھی کوئی شک نہیں ہے ،روایت معراج میں لکھاہے کہ عرش معلی پررسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ساتھ مولائے کائنات بھی لکھاہواہے ، جنت کے دروازے بھی آپ کانام لکھاہے دوسرے الفاظ میں یوں کہاجائے کہ جس پربھی پروردگارنے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کانام لکھ رکھاہے اسی کے ساتھ امام علیٰ کانام بھی لکھاہواہے لیکن کچھ لوگوں ان روایتوں سے آپ کے نام کوختم کردیاہے اوراپنے بزرگوں کانام لکھ دیاہے اسی لئے ہم شیعہ حضرات اذان واقامت میں"اشہدانّ محمد رسول اللہ"کے بعد "اشہدان علی ولی اللہ"کہہ کراس بات کااعلان کرتے ہیں کہ عرش معلی پرنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ساتھ علی ابن ابی طالب کانام درج ہے نہ ان کاکہ جنھیں لوگوں نے حدیث معراج میں داخل کردیاہے ۔
پس اذان واقامت میں امام علی کی شہادت کی گواہی دینے سے اذان واقامت باطل نہیں ہوسکتی ہے ،اورنہ اسے بدعت کہاجاسکتاہے کیونکہ ہم اسے اذان اقامت کاحصہ نہیں سمجھتے ہیں اوراسے بقصدقربت کہتے ہیں،اہل سنت کی کتابوں میں بھی علی کے ذکرکوعبادت قرادیاگیاہے اوریہ روایت نقل کی گئی ہے: "ذکرعلی عبادة."علی کاذکرعبادت ہے۔
جب علی کاذکرعبادت ہے تواذان واقامت میں ان ذکرکرنے سے کیسے اذان واقامت باطل ہوسکتی ہے اوران کاذکرکیسے بدعت ہوسکتاہے۔

. کنزالعمال/ج ۱۱ /ص ۶۰۱ .البدایة والنہایة/ج ۷/ص ۳۹۴ .ینابیع المودة /ج ۲/ص ۲۲۹

نمازکے آداب واسرار

اول وقت

مستحب ہے کہ ہرمسلمان اپنی نمازوں کواول وقت اداکرے ، دین اسلام میں نمازکواول وقت اداکرنے اوراوقات نمازکی محافظت کرنے کی بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے اورآیات وروایات میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے
اکثرعلمائے کرام نے محافظت نمازسے نمازکااول وقت مرادلیاہے اورمعصومین بھی یہی اشارہ دیاہے وہ آیات کریمہ اوراحاد یث کہ جنھیں ہم نے ابھی "نمازکواس کے وقت میں اداکرنا "کے عنوان میں ذکرکی ہیں ان میں محافظت نمازسے نمازکااول وقت مرادہے کتب احادیث میں اول وقت کی اہمیت وفضلیت کے بارے میں معصومین سے کثیرتعدادمیں روایتیں نقل ہوئی ہیں:
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مولائے کائنات سے وصیت کرتے ہیں:) لاتو خّرہا فانّ فی تاخیرہامن غیرعلة غضب اللہ عزوجل .(۱ اے علی! نمازکوتاخیرمیں نہ ڈالنا،جوشخص نمازکوبغیرکسی مجبوری کے تاخیرمیں ڈالتاہے اس سے خداوندمتعال ناراض ہوجاتاہے ۔
) قال علی علیہ السلام :اوصیکم بالصلاة وحفظہافانہاخیرالعمل وہی عمود دینکم .(۲ مولائے کائنات حضرت علیفرماتے ہیں:میں تمھیں وصیت کرتاہوں کہ اوقات نمازکی حفاظت کرتے رہنااورہرنمازکواول وقت اداکرتے رہنا،کیونکہ نمازسب سے بہترین عمل ہے اوروہی تمھارے دین کاستون ہے۔

.۷۹/ ۲)بحارالانوار/ج ۲۰۹) . ۱ (خصال (شیخ صدوق) /ص ۵۴۳ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن محمدبن مسلم قال:سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول:اذادخل وقت صلاة فتحت ابواب السماء لصعودالاعمال،فمااحب ان یصعدعمل اول من عملی، ولایکتب فی الصحیفة احداوّل) منی .(۱
امام صادق فرماتے ہیں:جیسے نمازکاوقت شروع ہوتاہے تواوپرتک اعمال کے پہونچنے کے لئے آسمان تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں،میری تمنایہ ہوتی ہے میراعمل سب سے پہلے صعودکرے لورمجھ سے پہلے صحیفہ میں کسی کانام نہ لکھاجائے ۔ عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:ایمامومن حافظ علی الصلاة الفریضة فصلاہالوقتہافلیس) بومن الغافلین۔(۲
حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں : ہر وہ مومن جو واجب نمازوں کا پابند رہتا ہے اور انھیں اوّل وقت بجالا تا ہے اس کو گروہ غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

. ۲)وسائل الشیعہ/ج ۲/ص ۶۵۶) . ۱(تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۴۱ (

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ فضل الوقت الاول علی الاخیرکفضل الآخرة علی) الدنیا.(۱
امام صادق فرماتے ہیں: نماز کا اوّل وقت آخروقت پر اسی طرح فضیلت رکھتا ہے جس طرح آخرت دنیا پر فضیلت رکھتی ہے ۔
) قال ابوعبداللہ علیہ السلام :امتحنواشیعت ناعندمواقیت الصلاة کیف محافظتہم علیہا۔(۲ امام صادق فرماتے ہیں :ہمارے شیعوں کواوقات نماز کے ذریعہ پہچانو!اوردیکھوکہ وہ اوقات نمازکی کس طرح حفاظت کرتے ہیں۔

. ۲)سفینة البحار/ج ۲/ص ۴۴) . ۱(کافی/ج ۳/ص ۲۷۴ (

عبداللہ ابن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے ہوئے سناہے: لکلّ صلاة وقتان واول الوقت افضلہ ولیس لاحداٍ نٔ یجعل آخرالوقتین وقتا الّافی عذرمن) غیرعلة .(۱
ہرنمازکے دووقت ہوتے ہیں (اول وقت اورآخروقت)اوراول وقت (آخروقت)سے افضل ہوتاہے اورکسی کے لئے جائزنہیں ہے کہ بغیرکسی عذرومجبوری کے آخری وقت کواپنی نمازکاوقت قراردے اورآخری وقت میں نمازاداکرے ۔
حکیم لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت کرتے ہوئے کہا : اے بیٹا ! مرغ کو اپنے آپ سے زیادہ ہو شیارنہ ہونے دینا ، کیونکہ مرغ نماز کا وقت شروع ہو تے ہی اپنی آواز بلند کردیتاہے اور) نماز کا وقت پہنچنے کا اعلان کرتا ہے ، پساے بیٹا ! مرغ کے بولنے سے پہلے بیدار ہو اکرو ۔(۲

. ۲)ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۹۷۸ /ص ۳۰۱) . ۱(کافی/ج ۳/ص ۲۷۴ (

قال علیہ السلام :ان العبداذاصلی الصلاة فی وقتہاوحافظ علیہاارتفعت بیضاء نقیة ،تقول حفظت نی حفظک اللہ واذالم یصلہالوقتہاولم یحافظ علیہاارتفعت سوداء مظلمة تقول ضیعت نی) ضیعک اللہ.(۱
امام صادق فرماتے ہیں :جب کوئی بندہ نمازکواس کے اول وقت میں اداکرتاہے اوراوقات نمازکی حفاظت کرتاہے تو وہ نمازپاک وسفیدہوکرآسمان کی طرف جاتی ہے اورصاحب کے لئے کہتی ہے :جس طرح تونے میری حفاظت کی ہے خداوندعالم تیری بھی اسی حفاظت کرے لیکن جوبندہ نمازکواس کے وقت میں ادانہیں کرتاہے اوراوقات نمازکی حفاظت نہیں کرتاہے تووہ نمازسیاہ چہرہ کے ساتھ آسمان کی طرف روانہ ہوتی ہے اورصاحب نمازکے کہتی ہے:جس طرح تونے مجھے ضائع وبربادکیاہے خداتجھے بھی اسی طرح ضائع وبربادکرے۔
. ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۹ (
عن ابی عبدا للہ علیہ السلام قال:من صلی الصلوات المفروضات فی اول وقتہاواقام حدودہارفعہاالی السماء بیضاء نقیة وہی تہتف بہ تقول حفظک اللہ کماحفظت نی واستودعک اللہ ملکاکریما،ومن صلہابعدوقتہامن غیرعلة ولم یقم حدودہارفعہاالملک سوداء مظلمة وہی تہتف بہ ضیعت نی ضیعک اللہ کماضیعت نی.
امام صادق فرماتے ہیں :جب کوئی بندہ نمازکواس کے اول وقت میں اداکرتاہے اورحدود نمازکی حفاظت کرتاہے توایک فرشتہ اس نمازکوپاک وسفیدشکل کے ساتھ آسمان کی طرف لے جاتا ہے اوروہ نمازاس نمازی سے یہ صاحب کے لئے کہتی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے :جس طرح تونے میری حفاظت کی ہے خداوندعالم تیری بھی اسی طرح حفاظت کرے،تونے مجھے ایک عظیم وکریم ملک کے سپردکیاہے لیکن جوبندہ نمازکوبغیرکسی مجبوری کے نمازکوتاخیرمیںڈالتاہے اوراس کے حدودکی حفاظت نہیں کرتاہے توایک ملک اس نمازکوسیاہ وتاریک بناکر آسمان کی طرف روانہ ہوتا ہے اوروہ اس صاحب نمازسے بلندآوازمیں کہتی ہے:تونے مجھے ضائع کیاخداتجھے اسی طرح ضائع وبربادکرے جس طرح تونے مجھے ضائع وبربادکےاہے۔

. امالی (شیخ صدوق) ۴/ص ۳۲۸

قال رسول الله صلی علیہ وآلہ :مامن صلاة یحضروقتہاالّانادیٰ ملک بین یدی) الناس:ایہاالناس !قومواالیٰ نیرانکم الّتی ا ؤقدتموہاعلیٰ ظہورکم فاطفو ہٰابصلاتکم.(۱ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فر ما تے ہیں :ہر نما ز کا وقت شروع ہو تے ہی ایک فر شتہ ندائے عمو می بلند کر تا ہے: اے لو گو ! اٹھو اور وہ آگ جوخود _____________تم نے گنا ہوں کو انجا م دے کر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے پیچھے لگا ئی ہے اسے نما ز کے ذریعہ خا موش کر دو۔ اسی روایت کو بعض راویوں نے اس طرح نقل کیاہے:

ان ملک الموت علیہ السلام یحضرفی کلّ یوم خمس مرات فی بیوت الناس فی اوقات الصلوات الخمس وینادی علیٰ احدمن الاحادوینادی بہذہ ایہاالناس! قومواالیٰ نیرانکم التی) اوقدتموہا.(۲

بیشک ملک الموت روزانہ پانچ مرتبہ پنجگانہ نماز کے وقتوں میں لوگوں کے گھروں میں حاضرہوتاہے اورہرایک شخص کوآوازدیتاہے اور اس طرح دیتاآوازہے :اے لوگو! اٹھو اور وہ آگ جوخود تم نے گنا ہوں کو انجا م دے کر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے پیچھے لگا ئی ہے اسے نما ز کے ذریعہ خا موش کر دو۔

. ۲)من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۸) . ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۸ (

اول اوقات نمازکی محافظت وفضیلت کے بارے میں چندمندرجہ ذیل واقعات ذکرہیں: امام علی ابن ابی طالبکی تاریخ حیات میں لکھا ہے کہ آپ جنگ صفین میں دشمنان اسلام سے جنگ کررہے تھے کہ آپ اچانک سورج کی طرف دیکھنے لگے ،ابن عباس نے کہا:یاامیرالمومنین ! یہ آپ کیاکررہے ہیں ؟حضرت علینے جواب دیا: اَنْظُرُاِلَی الزَّوَالِ حتّی نُصَلِّی.
میں دیکھ رہاہوں کہ ابھی زوال کاوقت ہواہے یانہیں تاکہ(اول وقت)نمازاداکروں،ابن عباس نے تعجب سے کہا:کیایہ نمازکاوقت ہے؟اس وقت ہم دین اسلام کے دشموں سے جنگ کرنے میں مشغول ہیں لہٰذااس وقت جنگ کونمازپرترجیح دیناچاہئے،اگرہم نے ایسے خطرناک موقع جنگ سے ہاتھوں کوروک لیاتودشمن ہم پر غالب آجائیں گے ،مولائے کائنات نے جواب دیا: علیٰ مانقاتلہم ؟انّمانقاتلہم علی الصلاة .
ہماری ان سے کس بنیادپرجنگ ہورہی ہے ؟بے شک اسی نمازہی کی وجہ سے ان) دشمنوں سے جنگ ہورہی ہے ۔(۲

. ۲(وسائل الشیعہ /ج ۳/ص ۱۷۹ (

روایت میں ملتاہے کہ مولائے کائنات نے کبھی نمازکوتاخیرمیں نہیں ڈالافقط دو موقع ایسے پیشآئے ہیں کہ امام علی کو نمازپڑھنے میں ات نی دیرہوگئی کہ آپ کے نماز قضاہوگئی اورسورج کوپلٹایاگیااورامام(علیہ السلام) نے نمازکواس کے وقت میں ادا کیا اوروہ دوموقع یہ ہیں: ۱۔محمدابن عمیرحنان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق کی محضرمبارک میں عرض کیا:جب اما م علی پرنمازظہروعصرجمع _____________کرنالازم تھاتوپھرکس علت وسبب کی بناپرمولائے کائنات نے نماز عصرکوتاخیرمیں ڈالااوراسے ترک کیا؟ امام(علیہ السلام) نے فرمایا:
جب امیرالمومنیننمازظہرسے فارغ ہوئے توایک مردے کی کھوپڑی نظرآئی ، امام (علیہ السلام) نے اس سے معلوم کیا:توکون ہے ؟اس نے جواب دیا:میں فلان سر زمین کے فلان بادشاہ کافرزندہوں،امیرالمومنین نے فرمایا:تومجھے اپنی داستان زندگی کوبیان کر اوراپنے زمانے میں اچھے اوربرے رونماہوئے واقعات کوبیان کر،اس جمجمہ نے اپنے داستان زندگی بیان کرناشروع کیاوراپنے زمانے میں گذرہوئے واقعات کوبیان کرنے لگااورامام(علیہ السلام) اس کی داستان زندگی سننے میں سرگرم ہوگئے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا،اس کے بعدجب امام (علیہ السلام) اس جمجمہ سے باتیں سن چکے توسورج کوپلٹنے کاحکم دیا،سورج نے کہا:اب مینغروب ہوچکاہوں لہٰذااس وقت کیسے پلٹ سکتاہوں،امیرالمومنیننے خدائے عزوجل سے سورج کوپلٹادینے درخواست کی پس خداوندعلام نے سترہزارفرشتوں کوسترہزارزنجیروں کے ساتھ سورج کی طرف روانہ کیا،ان فرشتوں نے زنجیروں کوسورج کی گردن مینڈالااورکھینچناشروع کیایہاں تک کہ سورج اوپرآگیااوردوبارہ اس کی روشنی سب جگہ پھیل گئی اورسورج صاف طرح نظرآنے لگااورامیرالمومنیننے اپنی نمازکوعصرکواس کے وقت میں اداکیااورپھرسورج دوبارہ اپنی جگہ پرپہنچ گیا،اس کے بعدامام صادق نے فرمایا:یہ تھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیرالمومنینکی تاخیرسے نمازکی پڑھنے وجہ۔
. علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۵۱
۲۔محمدابن جعفرکی دوبیٹیاں"ام جعفر"یا"ام محمد"نے اپنی جدّہ محترمہ "اسمابنت عمیس سے روایت کی ہے ،ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کابیان ہے کہ :میں اپنی جدّہ محترمہ اسمابنت عمیس اوراپنے چچاعبداللہ ابن جعفرکے ہمراہ گھرسے باہرگئی ہوئی تھی ،جب "صہبا"کے قریب پہنچے تواسمابنت عمیسنے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹی !ایک دن ہم رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے ہمراہ اسی جگہ پرموجودتھے کہ آنحضرت نے نمازظہرپڑھی اوراس کے بعد علی (علیه السلام) کو اپنی خدمت میں طلب کیااورامام (علیه السلام) سے اپنی ضرورتوں میں مددچاہی یہاں تک کہ عصرکاوقت پہنچ گیااورنبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے نمازپڑھی ،اس کے بعدعلی (علیه ___________السلام)آنحضرت کی خدمت میں پہنچے اورپیغمبرکے پہلومیں بیٹھ گئے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی نازل کی اورآنحضرت نے اپنے سرمبارک کوامیرالمومنین کے دامن اقدسرکھ کرآرام کرتے رہے یہاں تک سورج غروب ہوگیا،جب آنحضرت نے آنکھیں کھولیں توعلی (علیه السلام)سے معلوم کیا:
اے علی (علیه السلام)!کیاتم نمازپڑھ لی تھی،حضرت علی (علیه السلام)نے عرض کیا:نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیه و آله)کیونکہ آپ کاسرمبارک میرے دامن پررکھااورآپ آرام کررہے تھے اورمیں نے آپ کوبیدارنہیں کرناچاہالہٰذاسی طرح بیٹھارہایہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا،پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے دعاکے ہاتھ بلندکئے اوربارگاہ خداوندی میں عرض کی:
اللّہمّ ان ہذاعلیّ عبداحتبسنفسہ علی نبیک فردّعلیہ الشرقہا. بارالٰہا!یہ علی (علیه السلام) تیرابندہ ہے کہ جس نے تیرے نبی کی خاطراپنے آپ نمازپڑھنے سے روکے رکھااوراپنے آپ کومحبوس رکھاپس تواس کے لئے سورج پلٹادے تاکہ وہ نمازکواداکرسکے ابھی نبی دعامیں مشغول تھے کہ سورج طلوع ہوا اور تمام زمین وپہاڑپراس کی روشنی پھیل گئی اورعلی (علیه السلام) نے بلند ہو کر وضو کیا اورنمازعصرپڑھی ،اس کے بعدسورج دوبارہ غروب ہوگیا۔
. علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۵۲
روایت میں ایاہے کہ ایک روزمامون نے اپنے دربارمیں امام علی رضا کودعوت دی جب امام(علیه السلام) اس کے دربارمیں پہنچے اوروہاں پرعمران صابی(گروہ صائبین کے رہنما) سے بحث ومناظرہ شروع ہوا،بحث و گفتگو یہاں اس حدتک پہنچی کہ عمران کے دل میں آہستہ آہستہ قبول اسلام کی حالت پیدا ہورہی تھی کہ اسی دوران اذان کی آواز بلندہوئی ،جیسے امام (علیه السلام) نے اذان کی آوازکوسناتوبحث ومناظرہ کواسی جگہ پرختم کردیااور عمران سے فرمایا:نمازکا وقت ہو گیا ہے ، عمران نے کہا :اے میرے آقا!اس وقت میرادل کچھ نرم ہوتاجارہاتھا اگر آپ اور کچھ دیرتک مناظرہ کو جاری رکھتے تو شاید میں مسلمان ہو جاتا، امام نے فرمایا : پہلے نماز پڑھیں اس کے منا ظرہ کو ادامہ دیں گے ، امام (علیه السلام) نے نماز سے فارغ ہو نے کے بعد دوبارہ بحث ومناظرہ شروع کیا اور عمران صابی نے مذہب اسلام قبول کرلیایہ واقعہ بہت طولانی ہے مگراصل چیزکوبیان مقصودہے اوروہ یہ ہے کہ امام (علیه السلام) نے ___________اول وقت کوترجیح دی اورمناظرہ کوروکناپسندکیا،اس واقعہ کوشیخ صدوقنے اپنی کتاب توحیدمیں تفصیل کے ساتھ ذکرکیاہے۔
ابراہیم ابن موسی القزار سے روایت ہے کہ امام رضا بعض آل ابوطالب کے استقبال کے لئے شہرسے باہرگئے ہوئے تھے اورہم آنحضرت کے ہمراہ تھے ،جب نمازکاوقت پہنچاتوامام اپنے صحابیوں کے ساتھ اسی جگہ پرقریب میں گئے اورایک بڑے سے پتھرکے پاس کھڑے ہوکرمجھ سے فرمایا:اے ابراہیم !نمازکاوقت ہوچکاہے لہٰذاتم اذان کہو،میں نے عرض کیا:اے ہمارے آقا!ہم اس وقت اپنے آنے والے صحابیوں کے انتظارمیں کھڑے ہوئے ہیں،امام (علیه السلام)نے فرمایا:خداتمھارے گناہوں کومعاف کرے، بغیرکسی عذرکے نمازکوتاخیرمیں نہ ڈالو،پس تم آؤاورہمارے ساتھ اول وقت نماز پڑھو، راوی کہتاہے کہ میں نے اذان کہی اورامام (علیه) (السلام)کے ساتھ نمازاداکی .(۱
. ۱(منتہی الاعمال/ج ۲/ص ۸۸۱ (
حضرت امام حسن عسکری کی عادت یہ تھی کہ جیسے نمازکاوقت پہنچتا تھا تو فوراًاپنے ہاتھوں کوہراس کام جس میں مشغول ہوتے تھے پیچھے کھینچ لیاکرتے تھے اور کسی بھی کام کو نماز پر تر جیح نہیں دیتے تھے بلکہ نماز کوہرکام پر مقدم رکھتے تھے ابوہاشم جعفری سے مزوی ہے کہ : میں ایک روزجب حضرت امام حسن عسکریکی خدمت میں مشرف ہوا تودیکھاکہ امام (علیه السلام) اس وقت کسی چیز کے لکھنے میں مشغول ہیں مگرجیسے ہی نماز کا وقت پہنچا تو امام (علیه السلام) نے لکھنا بند کردیا اور فوراً نماز وعبادت میں مشغول ہوگئے
محمد شاکری سے مروی ہے کہ: امام حسن عسکری رات پھر نمازعبا دت میں مشغول رہتے تھے اوررکوع و سجود کرتے رہتے تھے اور میں سوجاتاتھا، جب نیند سے بیدار ہوتاتھاتو امام(علیه السلام) کو سجدے کی حالت میں پا تا تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام حسن عسکری کی سونح حیات میں کہ:آپ زندان بھی میں دنوں میں روزہ رکھتے اور راتوں کو بیدار رہ کر عبادت کرتے تھے اور عبادت کے علاوہ کچھ بھی نہیں کرتے تھے اور کسی سے کوئی گفتگو بھی نہیں کرتے تھے، امام (علیہ السلام) کی عبادت اورزہد وتقویٰ کا اثریہ تھا کہ جن لو گو ں کو امام کو آزاروانیت پہنچا نے کے لئے زندان میں بھیجا جاتاتھا ، وہ آپ کو عبادت و مناجات کی حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ متا ثر ہو تے تھے ، عباسیوں (کہ جن کے حکم سے امام حسن عسکری کو زندان کیا گیا تھا)نے صالح بن وصیف سے کہا : کہ وہ امام (علیہ السلام) پر بہت زیادہ فشار ڈالے اورہر گز ان پر رحم نہ کرے ، صالح نے کہا : میں نے دو بد تر ین جلاّ د کو ان کے سر پہ چھوڑر کھا ہے ، لیکن ان دونوں کے دلوں پر امام کی عبادت و نماز) روزے کا اثر یہ ہو اکہ وہ دونوں عبادت کے بلند مرتبہ پر فائز گئے ۔(۱ حضرت امام جعفر صادق اپنے ایک شاگرد''مفضل ابن عمر''کوتوحید باری تعالیٰ کے بارے میں ہفتہ میں چاردن ،صبح سے زوال تک ایک خصوصی درس دیاکرتے تھے اورروزانہ نمازظہر) کاوقت شروع ہوتے ہی درس کوختم کردیاکرتے تھے.(۲
----

۲)بحارالانوار/ج ۳/ص ۸۹) . ۱(امام حسن عسکری/ص ۴۱ . ۴۲ (

حضرت عیسیٰ بن مریم کے زمانے میں ایک عورت بہت ہی زیادہ نیک و عبادت گزار تھی، جب بھی نماز کا وقت ہوجاتاتھا اورجس کام میں بھی مشغول رہتی تھی فوراً اس کام کواسی حالت پر چھوڑ دیا کر تی تھی اور نمازو اطاعت خداوندی میں مشغول ہوجاتی تھی ،ایک دن جب یہ عورت ت نورمیں روٹیاں بنانے میں مشغول تھی تومو ذّن کی صدائے اذان بلند ہوئی تو اس کام کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑی ہو گئی اور عبادت الہٰی میں مشغول ہو گئی ، وہ نمازپڑھ رہی تھی تو شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ پیدا کیا کہ جب تک تو نماز سے فراغت پائے گی توت نور میں لگی ہو ئی روٹیاں جل کر راکھ ہو جا ئیں گی ، مو منہ نے دل میں جواب دیا : اگرمیری تمام روٹیاں بھی جل جا ئیں تو یہ روز قیامت میرے بدن کے آتش جہنم میں جلنے سے بہتر ہے ، ابھی یہ عورت نمازمیں ہی مشغول تھی کہ اس کا بچہ ت نورمیں گر گیا ، شیطان نے کہا :

اے عورت ! تو نماز پڑ ھ رہی ہے اور تیرا بچہ ت نورمیں جل رہاہے ، اس عابدہ نے جواب دیا : اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی یہی مرضی ہے کہ میں نمازپڑھوں اور میرا بیٹاآگ میں جل جائے تو میں خدا کے اس حکم پر راضی ہوں اور مجھے مکمل یقین ہے کہ جب تک میں نماز میں مشغول ہو ں میراپروردگارمیرے فرزند کو آگ میں جلنے سے محفوظ رکھے گا ، ابھی یہ عورت نمازمیں مشغول تھی کہ اس کا شوہر گھر میں داخل ہو ا تواس نے دیکھا کہ زوجہ نماز میں مشغول ہے اور ت نور میں روٹیاں صحیح وسالم موجو د ہیں اور بچہ بھی سکون کے ساتھ ت نو ر میں بیٹھا ہو ا آگ سے کھیل رہا ہے اور اس کے بدن پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہے ، خدا ئے مہربان کی قدرت سے وہ آگ گلز ار بن گئی،جب وہ عورت نماز سے فارغ ہو گئی تو شوہرنے زوجہ کاہاتھ پکڑااوراسے ت نورکے پاس لایا ، عورت نے جیسے ہی ت نور میں نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ بچہ اور روٹیاں دونوں صحیح وسالم ہیں:آگ نے نہ بچہ کے بدن پرکوئی اثرکیاہے اورنہ روٹیاں جلی ہیں ، یہ ماجرادیکھ کر دونوں تعجب میں رہ گئے، مرد نے باری تعالیٰ کا شکر اداکیا اور عورت نے سجدہ شُکراداکیا ،شوہر نے بچہ کو ت نور سے باہر نکالا اور حضرت عیسیٰ کی خدمت میں لے کر آیا اورآپ سے پورا واقعہ بیان کیا ،حضرت عیسیٰ نے کہا : جاؤ اور اس بچہ کی ماں سے معلوم کرو اس نے خدا کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے اور اس کے پاس خدا کا کیا راز ہے ؟ اگریہ کرامت کسی مرد کے پاس ہوتی تو جبرئیل خدا کی طرف اس پر وحی لے کر نازل ہوتے وہ مردبچہ کولے کراپنے گھر واپس آیا اور زوجہ سے معلوم کیا : تم خدا سے کت نی زیادہ قریب ہو کہ یہ معجزہ رونما ہوا ہے ؟ بیوی نے جواب دیا : میں کارآخرت کو دنیا کے کاموں پر ترجیح دیتی ہوں ، نماز وعبادت کو ہر کام پر مقدم رکھتی ہوں اور جب سے ہوش سنبھا لاہے ان چند روز کے علاوہ جو ہر ماہ میں عورتوں سے مخصوص ہیں بغیر طہارت (وضو)کے نہیں رہتی ہوں اُن ایّام کے علاوہ بقیہ دوسرے دنوں میں خواہ میرے پلس بز ار کام ہی کیوں نہ ہوں جیسے ہی اذان کی آوازسنتی ہوں فوراًکام سے ہاتھ پیچھے ہٹالیتی ہوں اور نماز وعبادت پرور دگار میں مشغول ہو جاتی ہوں ،اگر کوئی مجھ پر ظلم وجفا کرتا ہے یا مجھ کو گالیاں دیتی ہے ، ان تمام کینہ و عداوت کو دل سے نکال دیتی ہوں اور اس کے عوض میں کوئی جواب نہیں دیتی ہوں ،میں خدا وند متعال کی قضاء وقدر پر راضی ہوں ، فرمان خدا کی تعظیم کرتی ہوں ، اس کی مخلوق پر رحم کرتی ہو ں،اپنے گھرسے کسی بھی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتی ہوں اورنماز شب وصبح ہر گز ترک نہیں کرتی ہوں ، جب حضرت عیسٰیاس عورت کی یہ تمام خصوصیا) ت سنی توفرمایا:اگریہ عورت مرد ہوتی تو ضرور پیغمبر خدا ہو تی۔(۱
. ۱(ہزارویک نکتہ درباره نماز/ش ۴۲۹ /ص ۱۳۵ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام خمینی اپنے زمانے میں ایک نمونہ شخصیت تھے کہ جنھوں نے نماز پڑھنے کے لئے بہت زیادہ تاکید کی ہے اور لوگوں کو نماز کی حقیقت ومعارف سے آگاہ کیا ہے ، آپ نے کبھی بھی زندگی کے مشکل ترین حالات یا اوج کا میابی کے وقت ، صحیح وسالم ہوں یا بیمار ہوں ،سفر میں ہوں یا حضرمیں ،اپنے ملک میں ہوں یا جلاو طنی میں نمازاول وقت اداکرتے تھے اورکسی بھی کام کونمازپرترجیح نہیں دیتے تھے بلکہ نماز کو ہر کام پر مقدم رکھتے تھے، حضرت امام خمینی کی تاریخ زندگی میں لکھاہے:
جس وقت آپ فرانس میں جلاوطنی کی زند گی گذاررہے تھے ، وہ حضرا ت جو آپ کے ہمراہ تھے ان میں سے بعض کا بیان ہے کہ جس وقت آپ فرانس میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے معلوم کیاکہ قبلہ کسی طرف ہے ، آپ پیرس میں رات میں بھی تین بجے نیندسے بیدارہوتے اور خدا کی عبادت میں مشغول ہوجاتے تھے۔
حجت الاسلام جناب سیداحمدخمینی بیان کرتے ہیں : جس وقت ایران سے شاہ نے فراراختیار کی ، ہم اس وقت پیرس میں تھے ، فرانس کی پولیس نے تمام سڑ کیں اور شاہر اہ بندکردئے تھے ، مختلف ملکوں سے آئے ہوئے صحافی اور خبرنگار وہا ں پر موجود تھے ، افریقہ ، ایشا، یورپ وامریکہ وغیرہ کے اخباری نمائندے بھی موجود تھے اور تقریباً ایکسوپچاس ملکوں کے ویڈیوکیمر ے فیلم بنارہے تھے اور امام خمینی کی تقریر کوبراہ راست پخش کررہے تھے ، آپ یقین کیجئے ات نی تعداد میں خبرنگار حاضر تھے ، کیونکہ اس سال کی یہ سب سے بڑا حادثہ اور خبرتھی، سب کی نظریں اس طرف جمی ہوئی تھی کہ ایران سے شاہ فرارکرگیا ہے ،پس اس کے بعداب امام خمینی کیا تصیم گیری کرتے ہیں ، امام سڑک کے کنارے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے ، تمام کیمروں کے رخ آپ ہی کی طرف تھے،امام نے چندمنٹ تقریر کی اور حالات و مسائل کو بیان کیا ، میں آپ کے برابر میں کھڑا ہوا تھا ، ایک دفعہ امام میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا : احمدبیٹا! کیا نمازظہر کا وقت ہوگیا ہے ؟ میں نے کہا : جی باباجان ! اب ظہر کا وقت ہے ،جیسے ہی امام خمینی کووقت نمازسے آگاہ ہوئے فوراً :'' السلام علیکم ورحمتہ ا للہ وبرکا تہ''کہااوراسی موقع پر اپنی تقریر کو ختم کرکے نماز کے لئے آمادہ ہوگئے کیونکہ نماز ظہر کا اول وقت تھا ، آپ فکرکریں ایسی جگہ پر کہ جہاں پر آپ کو پوری دنیا میں اور بی بی سی لندن کے ٹیلیویزن سے دیکھ رہے ہیں .CNN لاکھو ں ، کروڑوں انسان خصو صاً اور امام اپنی تقریر کواول وقت نماز کی وجہ سے ختم کردیں اور نماز ظہرکواول وقت ادا کر نے کے لئے تقریرکوختم کردیں
اورجب آپ رات میں پیرس سے تہران کے لئے روانہ ہوئے توجہاز کے اندر سب حضرات) سورہے تھے، صرف آپ ہی ت نہا بیدار تھے اور نماز شب پڑھ رہے تھے۔(۱
. ۱(ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۲۹۰ /ص ۹۴ (

نمازکوضائع کرنے کاعذاب
بغیرکسی مجبوری کے نمازکوتاخیرمیں ڈالنے اوراول وقت اداکرنے مینغفلت اورسستی کرنے کو دوسری عبارت میں نمازکوضائع کرناکہاجاتاہے،جس طرح قرآن وروایات میں اول وقت نماز اداکرنے کی بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے اوراول وقت اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہیں اسی طرح ان لوگوں کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے جواپنی نمازوں میں سہل انگاری کرتے ہیں،اوراول وقت نمازکے اداکرنے میں غفلت وسستی استعمال کرتے ہیں۔ خداوندعالم نے قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے لئے ایک عذاب معین کاوعدہ دیاکہ جس کانام ویل ہے :
) >فَوَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ الَّذِ یْنَ ہُمْ عَن صَلاَ تِہِمْ سَاہُونَ <(۲ ویل اورتباہی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں . . سورہ ماعون/آیت ۴۔ ۵ امام صادق اس قول خداوندی کے بارے مینفرماتے ہیں: ''ساہون ''سے مرادیہ ہے: تاخیرالصلاۃ عن اول وقتہالغیرعذر.
بغیرکسی مجبوری کے نمازکواس کے اول وقت سے تاخیرمیںڈالنے کوسہل انگاری کہاجاتاہے
اورخداوندعالم سورہ مٔریم ارشادفرماتاہے: >فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌاَضَاعُواالصَّلَاۃَوَاتَّبَعُوالشَّہَوٰاتَ فَسَوْفَ یَلْقُوْنَ غَیًا<
. سورہ مریم /آیت ۵۸ ۔ ۵۹
پھران کے بعدان کی جگہ پروہ لوگ آئے جنھوں نے نمازکوبربادکردیااورخواہشات کااتباع کرلیاپسیہ عنقریب اپنی گمراہی سے جاملیں گے۔
''غی'' جہنم میں ایک وادی ہے کہ جس کی آگ سب سے زیادہ تیزاورعذاب سب سے زیادہ سخت ہوگا۔
تفسیرمنہج الصادقین میں لکھاہے کہ:آیت میں نمازکے ضائع کرنے اورخواہشات نفس کی اتباع کرنے والوں سے امت محمدی کے یہودی اورفاسق وگنہگارلوگ مرادہیں۔
. منہج الصادقین /ج ۵/ص ۴۳۸

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :لاتضیعواصلاتکم فانّ من ضیع صلاتہ حشرہ اللھمع قارون وفرعون وہامان (لعنہم اللھواخزلہم)وکان حقاًعلی اللہ ان یدخلہ النارمع المنافقین والویل) لمن لم یحافظ صلاتہ۔(۳
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں :اپنی نمازوں کوضایع نہ کرو، جو شخص اپنی نمازوں کوضایع کرتاہے خداوندعالم اسے قارون،فرعون اورہامان (خدااں پر لعنت کرے اوررسواکرے)کے ساتھ محشورکرے گااورخداوندمتعال کوحق ہے کہ نمازکے ضایع کرنے والوں کو منافقین کے ساتھ جہنم میں ڈال دے اورویل ہے ان لوگوں کے لئے جواوقات نمازکی محافظت نہیں کرتے ہیں۔

۔ ۳)بحارالانوار/ج ۸۲ /ص ۲۰۲) ۔ ۲)سورہ __________مٰاعون/آیت ۴۔ ۵ (

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :لایزال الشیطان دعراًمن المومن ماحافظ علی) الصلوات الخمس فاذاضیعن تجارا عُلیہ وا وُقعہ فی العظائم۔(۱
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:بیشک شیطان ہراس مومن سے خوف کھاتاہے جواپنی پنجگانہ نمازوں کواول وقت پابندی سے اداکرتا رہتا ہے لیکن جب وہ اپنی نمازوں کونمازوں ضایع کرتاہے توشیطان اس پرقابض ہوجاتاہے اوراسے گناہ کبیرہ میں ڈال دیتاہے۔) قال علی علیہ السلام:من ضیع صلاتہ ضیع عملہ غیرہ۔(۲
امام علیفرماتے ہیں:جس نے اپنی نماز کو تبا ہ وبر با د کر دیا اس کے دوسر ے اعمال اس سے زیادہ تبا ہ وبر با د ہو جا ئیں گے ۔

۔ ۲)مستدک الوسائل/ج ۱/ص ۱۷۲) ۔ ۱)بحارالانوار/ج ۸۲ /ص ۲۰۲ (

عن امیرالمومنین علیہ السلام انّہ قال:علیکم بالمحافظة علی اوقات الصلاة فلیس منی) من ضیع الصلاة۔(۳
امام المتقین حضرت علی فرماتے ہیں : اوقات نماز کی حفاظت کرنا تم پر واجب ہے جو شخص نماز کو ضایع کرتاہے وہ ہم سے نہیں ہے۔
۔ ۳)مستدرک الوسائل /ج ۱/ص ۱۸۴ (
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : من صلی الصلاة لغیروقتہارفعت لہ سوداء مظلمة) تقول ضیعت نی ضیعک اللہ کماضیعت نی .(۱
پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں :جوشخص نمازکواس کے غیروقت میں پرھتاہے تواس وہ نمازسیاہ اورتاریک ہوکرروانہ ہوتی ہے اورصاحب نمازسے کہتی ہے:تونے مجھے ضائع کیاہے خداتجھے بھی اسی طرح ضائع وبربادکرے جس طرح تونے مجھے ضائع وبربادکیاہے۔
۔ ثواب الاعمال/ص ۲۲۹
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : لاینال شفاعتی غدا من اخرالصلاة المفروضة بعدوقتہا۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:کل روزقیامت اسے میری ہرگزشفاعت نصیب نہ ہوگی جواپنی واجب نمازوں کوان کے وقت سے تاخیرمینڈالتے ہیں۔ ۔ امالی (شیخ صدوق)/ص ۴۸۳

نمازجماعت

نمازجماعت کی اہمیت
وہ لوگ جومسجدکے پڑوسی ہیں یامسجدسے اذان کی آوازسنتے ہیں ان کے لئے مستحب ہے بلکہ سنت مو کًدہ ہے کہ اپنی روزانہ کی پانچوں واجب نمازوں جماعت کےساتھ اداکریں،بالخصوص نمازصبح اورمغرب وعشاء کی نماز کوجماعت کے ساتھ اداکریں اورنمازجمعہ اورعیدین کے کوبھی جماعت سے پڑھاجائے ۔
نمازجماعت اہمیت کے لئے چنداحادیث ذکرہیں:
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے پنجگانہ نمازوں میں سے ایک __________بھی نمازکوجماعت کے بغیرادانہیں کیاہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اوراسلام کے آغازسے نمازجماعت قائم کرتے تھے اورحضرت علیاورجناب خدیجہ کے ساتھ نمازجماعت برگذارکرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے رحلت کے وقت بھی نمازجماعت قائم کی۔
مرحوم شیخ عباس قمی "منتہی الاعمال" میں نقل کرتے ہیں:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نمازجماعت کواس قدراہمیت دیاکرتے تھے کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخر ی لمحات میں بھی نمازجماعت کادامن نہیں چھوڑااورشدیدبیمار ہونے کے باوجود اپنے دستہا ئے مبارک کوامام علی (علیہ السلام)اور فضل ابن عباس کے شانوں پررکھا اور ا ن کا سہا رالے کرنہایت مشکل سے مسجد میں تشریف لائے اور نماز کو جماعت کے ساتھ اداکیا۔
. منتہی الاعمال/ج ۱/ص ۱۰۳
حضرت امام صادقفرماتے ہیں:ایک مرتبہ جب پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ان لوگوں کے گھروں کوجلادینے کاحکم جاری کیا جو(منافقین)لوگ اپنے گھروں میں نمازپڑھتے تھے اورنمازجماعت میں حاضرنہیں ہوتے تھے ،ایک نابینا شخص آنحضرت کی خدمت میں ایا اورعرض کیا:اے اللہ کے پیارے نبی ! میں ایک نابیناشخص ہوں،جب اذان کی آوازبلند ہو تی ہے تومجھے کو ئی شخص ایسا نہیں ملتا ہے جو میری راہنمائی کرے تاکہ میں مسجدمیں پہنچ سکوں اور آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر جماعت سے پڑھوں ؟ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے اس نابیناکی بات سن کرارشادفرمایا :
شدّمن منزلک الی المسجدحبل واحضرالجماعة .
تم اپنے گھر سے لے کر مسجد تک ایک رسی کو وسیلہ قرار دو اور اس کی مددسے اپنے آپ کو نماز جماعت کے لئے مسجد تک پہنچایا کرو ۔
. تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۶۶
امام صادق فرماتے ہیں:کوفہ میں امام المتقین حضرت علی کوخبردی گئی کہ مسجد کے ہمسایوں میں کچھ لو گ ایسے بھی ہیں جو نماز جماعت میں حاضرنہیں ہوتے ہیں توآپ نے فرمایا:
لیحضرون معناصلات ناجماعة ،اولَتحولن عنّاولایجاورناولانجاورہم۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ ہمارے ساتھ نمازجماعت میں شرکت کیاکریں یاپھروہ ایساکریں یہاں سے دورچلے جائیں تا کہ انہیں مسجد کا ہمسایہ نہ کہاجاسکے اور ہم بھی ان کے ہمسایہ نہ کہلا ئیں۔
. امالی (شیخ صدوق)/ص ۶۹۶
دین اسلام میں نمازجماعت کو ات نی زیادہ اہمیت دی گئی ہے اوراس کے بارے میں ات نی زیادہ تاکیدکی گئی ہے کہ اگرکوئی شخص اجتماع سے پرہیزکرنے کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہویاجماعت سے بے اعت نائی کرے اوربغیرعذرکے جماعت میں شریک نہ ہوتواس کی نمازباطل ہے ۔
زرارہ اور فضیل سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے (امام صادق)سے معلوم کیا:کیانمازکو جماعت سے پڑھناواجب واجب ہے ؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا: الصلوات فریضة ولیس الاجتماع بمفروض فی الصلوات کلہاولکنہاسنة من ترکہاسنة رغبة عنہاوعن جماعة المسلمین من غیرعلة فلاصلاة لہ.
نمازواجب ہے لیکن کسی بھی نمازکوجماعت سے پڑھناواجب نہیں ہے بلکہ سنت مو کُدہ ہے اورجوشخص اس سنت سے دوری اورجماعت مسلمین سے دوری کرنے کی بناپربغیرکسی مجبوری کے نمازجماعت کوترک کرے تواس کی نمازہی نہیں ہوتی ہے ۔ . تہذیب الاحکام/ ۳/ص ۲۴
عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:من ترک الجماعة رغبة عنہاوعن جماعة المسلمین من غیرعلة فلاصلاة لہ۔
امام باقر فرماتے ہیں:جوشخص نمازجماعت سے اورمسلمانوں کے ساتھ ایک جگہ جمع ہوجانے سے دوری اختیارکرنے کی بناپربغیرکسی مجبوری کے نمازجماعت کوکرترک کرتاہے تو اس کی نمازہی نہیں ہوتی ہے ۔
. امالی/ص ۵۷۳
قال امیرالمومنین علیہ السلام:من سمع النداء فلم یجبہ من غیرعلة فلاصلاةلہ۔ امیرالمو منین حضرت علی فرماتے ہیں :جو شخص اذان کی آواز سنے اور اسپر لبیک نہ کہے اور بغیر کسی مجبوری کے نماز جماعت میں شرکت نہ کرے (اورفرادیٰ نمازڑھے) گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی ہے۔
. تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۴
عن ابی جعفرعلیہ السلام انّہ قال:لاصلاة لمن لایشہدالصلاة من جیران المسجد الّامریض ا ؤمشغول ۔
حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں : جو شخص مسجد کا ہمسایہ ہے اور نمازجماعت میں شرکت نہیں کرتاہے ، اس کی نمازہی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ شخص مریض ہو یاکوئی عذررکھتاہو۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۷۶

عن الصادق علیہ السلام :شکت المساجدالی الذین لایشہدونہامن جیرانہا ، فاوحی اللہ عزوجل الیہا:وعزتی وجلالی لاقبلت لہم صلاۃ واحدۃ ولااظہرت لہم فی الناس عدالۃ ولانالتہم رحمتی ولاجاورنی فی الجنۃ ۔
حضرت امام صادق فرماتے ہیں: مسجد وں نے بارگاہ خداوندی میں ان لوگوں کے بارے میں جو اس کے ہمسایہ ہیں اور بغیر کسی عذر کے نماز کے لئے مسجد میں حاضرنہیں ہو تے ہیں شکایت کی توخداوندعالم نے مسجدوں پروحی نازل کی :میں اپنے جلال وعزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں: میں ان لوگوں میں سے کسی ایک شخص کی بھی نماز قبول نہیں کر تا ہوں ،(میں دنیامیں ان لوگوں کو)ان کے معاشرے میں اچھے اور نیک آدمی کے نام سے نہیں شناخت نہیں کراتاہوں(اور تمام لوگ انھیں برابھلا کہتے ہیں اورآخرت میں ان انجام یہ ہوگاکہ) انھیں میری رحمت نصیب نہ ہو گی اور بہشت میں میرے قرب وجوار میں جگہ نہیں پائیں گے۔
. سفینۃ البحار/ج ۱/ص ۶۶۰
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:قال لقمان لابنہ :...صلّ فی الجماعۃ ولوعلی راسٔ زجّ. حضرت امام صادق فرماتے ہیں:حضرت لقماننے اپنے فرزندسے وصیّت کی : اے بیٹا! ہمیشہ نماز کو جماعت کے ساتھ اداکرنا خواہ تم نیزے پرہی کیوں نہ ہو۔ . من لایحضرہ الفقیہ /ج ۲/ص ۲۹۷

جماعت کی فضیلت وفوائد
جب دین اسلام نمازجماعت کی ات نی زیادہ تاکیدکی گئی اوراس قدرکی اہمیت بیان کی گئی ہے یقیناًنمازجماعت کے لئے بہت زیادہ ثواب معین کیاگیاہوگااوربہت زیادہ فضائل بیان کئے ہوگے ۔
دین اسلام میں معصومین کی زبانی نمازجماعت فضائل کے جوفضائل وفوائد ذکرگئے ہیں ہم ان میں سے چنداحادیث کوذکرکررہے ہیں:
امیرالمومنین حضرت علی فرماتے ہیں : خدا وندعالم نے جت نے بھی فرشتے خلق کئے ہیں ان میں کچھ ایسے ہیں جوہمیشہ صف میں سیدھے کھڑے رہتے ہیں اورکسی بھی وقت حالت قیام سے باہرنہیں آتے ہیں اور بعض فرشتے ایسے جوہمیشہ رکوع کی حالت میں رہتے ہیں اور کسی بھی وقت حالت رکوع سے باہرنہیں آتے ہیں اور بعض فرشتے ایسے ہیں جوہمیشہ زمین پرسجد ے میں رہتے ہیں اور کسی بھی وقت سجدے سے سربلندنہیں کرتے ہیں ،پس جولوگ اپنی نمازوں کوجماعت کے ساتھ اداکرتے ہیں تووہ قیام،رکوع اورسجود کی حالت میں ان فرشتوں کے مشابہ ہیں اب اگر کوئی شخص ان تمام فرشتوں کے ثواب سے بہرہ مندہوناچاہتاہے ان سب کے برابرثواب حاصل کرناچاہتاہے تواسے چاہئے کہ نماز جماعت کو ترک نہ کرے۔
. مناہج الشارعین /ص ۲۱۲ ۔ ۲۱۳
محمدبن عمارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا سے ایک خط کے ذریعہ معلوم کیا:کسی شخص کانمازواجب کومسجدکوفہ مینفرادیٰ پڑھناافضل ہے یااسے جماعت پڑھنا؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:
الصلافی جماعۃ افضل. جماعت سے پڑھناافضل ہے۔
تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۵
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:من حافظ علی الجماعۃ حیث ماکان مرّعلی الصراط کالبرق اللامع فی اول زمرۃ مع السابقین ووجہہ ا ضٔوءُ من القمرلیلۃ البدر،وکان لہ بکل یوم ولیلۃ یحافظ علیہاثواب شہید.
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:ہروہ شخص جونمازجماعت کا پابند رہتا ہے وہ روزقیامت سب سے پہلے پل صراط سے بجلی کے مانند تیزی سے گذرجائے گا اوراس کا چہرہ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ چمکدارہوگا،پس وہ شخص جو شب وروزکی پنچگانہ نمازوں کے اوقات کی محافظت کرتاہے اورنمازکوجماعت سے اداکرتاہے تواسے ایک شہیدکادرجہ وثواب عطاکیاجاتاہے ۔
. ثواب الاعمال وعقاب الاعمال/ص ۲۹۱
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: انّ اللہ وَعدَ اَن یدخل الجنّۃ ثلاثۃ نفربغیرحساب،ویشفع کل واحد منہم فی ثمانین الفا:المؤذّن،والامام،ورجل یتوضا ثمّ دخل المسجد،فیصلّی فی الجماعۃ.
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : خدا وندمتعال کا وعدہ ہے کہ تین لوگوں کو بغیرکسی حساب کے داخل بہشت کیا جائے گا اور ان تینوں میں سے ہر شخص ۸۰ / ہزار لوگوں کی شفاعت کرے گا اور وہ تین شخص یہ ہیں : ۱۔مو ذٔن ۲۔ امام جماعت ۳۔وہ شخص جو اپنے گھر سے با وضو ہو کر مسجدمیں جاتاہے اور نماز کو جماعت کے ساتھ اداکرتاہے
. مستدرک الوسائل /ج ۶/ص ۴۴۹

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ:صفوف الجماعة کصفوف الملائکة والرکعة فی الجماعة،اربعةوعشرون رکعة،کلّ رکعة احب الی اللھمن عبادة اربعین سنة۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:میری امت کی نمازجماعت کی صفیں آسماں پر ملائکہ کی صفوں کے مانندہیں ،خداوند عالم نمازجماعت کی ہررکعت کو چالیس برس کی عبادتوں سے بھی زیادہ دوست رکھتاہے۔

. الاختصاص (شیخ مفید) ۳۹

قال رسول اللہ صلی علیہ والہ:من مشیٰ الیٰ المسجد یطلب فیہ الجماعة کان لہ بکل خطوة سبعون الف حسنة ویرفع لہ من الدرجات مثل ذٰلک فان مات وہوعلیٰ ذٰلک وکّل اللہ بہ سبعین الف ملک یعودونہ فی قبرہ ویبشرونہ ویو نُسونہ فی وحدتہ ویستغفرون لہ حتی یبعث۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جوشخص نمازجماعت میں شریک ہونے کی غرض سے مسجدکی جانب قدم بڑھائے تواس کے ہرقدم پرسترہزارنیکیاں لکھی جاتی ہیں اوراسی مقدارمیں اس کامقام بلندہوتاہے ،اگروہ اس حالت میں انتقال کرجائے توخداوندعالم سترہزارملائکہ کو اسے قبرمیں اتارنے کے لئے روانہ کرتاہے ،وہ فرشتے اسے خوشخبری دیتے ہیں اورقبرکی ت نہائی(اورتاریکی) اس کی مددکرتے ہیں اورجب تک وہ فرشتے اس کی قبرمیں رہتے ہیں اس کے لئے استغفارکرتے رہتے ہیں۔

. من لایحضرہ الفقیہ /ج ۴/ص ۱۷

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:الصلاة فی جماعة تفضل علی کلّ صلاة الفردباربعة وعشرین درجة تکون خمسة وعشرین صلاة.

امام صادق فرماتے ہیں:نمازجماعت فرادیٰ نمازپرچوبیس درجہ فضیلت رکھتی ہے کہ ایک نمازپچیسنمازوں کاثواب رکھتی ہے ۔

. تہذب الاحکام/ج ۳/ص ۲۵

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : ایک دن نمازظہرکے بعد جبرئیل امین سترہزارفرشتوں کے ہمراہ نازل ہوئے اور مجھ سے کہا : اے محمد ! تمہاراپروردگاتم پر درودو سلام بھیجتا ہے اوراس نے تمہارے لئے دوتحفے بھیجے ہیں جو تم سے پہلے کسی بھی نبی کوہدیہ نہیں کئے گئے ہیں،میں نے جبرئیل سے پوچھا: وہ دوہدیہ کیا ہیں ؟ جبرئیل نے عرض کیا :تین رکعت نمازوتراورپانچ وقت نمازجماعت ،میں نے کہا :اے جبرئیل !اللہ تبارک تعالیٰ نے میری امت کے لئے نمازجماعت میں کیااجرو ثواب معین کیا ہے ؟ جبرئیل نے جواب دیا: اگر جماعت میں دوشخص(ایک امام اوردوسراماموم) ہوں تو خداوند عالم ہرشخص کے نامہ أعمال میں ہر رکعت کے عوض ایکسو پچاس نمازوں کا ثواب درج کرتاہے اور اگر تین شخص ہوں توہر ایک شخص کے لئے ہر رکعت کے عوض چھ سو نمازوں کا ثواب درج کرتاہے اور اگر چار آدمی ہوں توہرایک کے لئے ہر رکعت کے عوض بارہ سونمازوں کا ثواب لکھتاہے ،اگرپانچ آدمی ہیں توہرایک کے لئے دس ہزارچارسونمازوں کاثواب لکھتاہے،اگرچھ آدمی ہیں توہرایک کے لئے چارہزارآٹھ سونمازوں کاثواب لکھتاہے ،اگرسات آدمی ہیں توہرایک کے لئے نوہزارچھ سونمازیں لکھی جاتی ہیں،اگرآٹھ آدمی ہوں توہرایک کے لئے ۱۹۲۰۰ /نمازیں لکھی جاتی ہیں اسی طرح اگر جماعت میں نو شخص موجود ہوں توتب بھی یہی ثواب لکھاجاتا ہے اورجب نمازجماعت میں حاضرہونے والوں کی تعداددس تک پہنچ جاتی ہے تواگرتمام آسمان کاغذ، تما م دریاوسمندرروشنائی،تمام درخت قلم اور تمام جن وملک اورانسان کا تب بن جائیں تب بھی ان دس لوگوں کی ایک رکعت کا ثواب نہیں لکھ سکتے ہیں.

اس کے بعدجبرئیل نے مجھ سے عرض کیا:اے محمد!کسی مومن کا امام جماعت کی ایک تکبیرکودرک کرلیناساٹھ ہزارحج وعمرہ سے بہترہے اوردنیاومال دنیاسے سترہزاردرجہ افضل ہے اورکسی مومن کا امام (علیہ السلام)کے پیچھے ایک رکعت نمازپڑھنافقیروں اورحاجتمندوں پرایک لاکھ دینارخرچ کرنے سے افضل ہے اورکسی مومن کاامام (علیہ السلام)کے ساتھ ایک سجدہ کرناراہ خدامیں سوغلام آزادکرنے سے افضل ہے ۔

. بحارالانوار/ج ۸۵ /ص ۱۴ ۔ ۱۵

ایک روایت میں آیاہے کہ ایک دن عبداللہ ابن مسعود ات نی تاخیر سے نمازجماعت میں پہنچے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)پیغمبر افتتاحی تکبیر (یعنی تکبیرةالاحرام)کہہ چکے تھے اورابن مسعوداس تکبیرکوحاصل نہ کرسکے تواس کے عوض ایک بندہ آزاد کیا ،اس کے بعد پیغمبراسلام کی خدمت میں ائے اورعرض کیا:یانبی اللہ!کیاایک غلام کے آزادکردینے سے مجھے جماعت کی اس تکبیرکاثواب حاصل ہوگیاہے جسے میں درک نہیں کرپایاتھا؟رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے جواب دیا:ہرگزنہیں،یہ جواب سن کرعبداللہ ابن مسعودنے عرض کیا:اگرمیں ایک اورغلام آزادکردوں؟ آنحضرت نے فرمایا:اے ابن مسعود!اگرتم جوکچھ زمین وآسمان میں ہے اس کو راہ خدا میں انفاق کردوپھربھی اس تکبیرکاثواب حاصل نہیں کرسکتے ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. جامع الاخبار/ص ۹۱ ـ ۹۲

صف اول کی فضیلت

مستحب ہے کہ انسان نمازجماعت کی پہلی صف میں خصوصاامام جماعت کے پیچھے حاصل کرے لیکن یہ بھی مستحب ہے کہ بزرگ وافضل ومتقی لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں،پہلی صف میں کھڑے ہوکرنمازپڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے ،اس بارے میں چندروایت ذکرہیں:

قال ابوالحسن موسی الجعفرعلیہماالسلام :ان الصلاة فی صف الاول کالجہادفی سبیل الله عزوجل ۔

حضرت امام موسیٰ بن جعفر فرماتے ہیں : صف ا ول میں کھڑ ے ہو کر جماعت کے ساتھ پڑھنا راہ خدا میں جہا د کرنے کے مانندہے ۔

. من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۳۸۵

عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:افضل الصفوف اوّلہاوافضل اوّلہادنامن الامام۔ امام محمدباقر فرماتے ہیں:سب سے افضل وبرترپہلی صف ہے اورپہلی صف میں امام کے قریب والی جگہ سب سے افضل ہوتی ہے۔

. وسائل الشیعہ/ج ۵/ص ۳۸۷

قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم:من حافظ علی الصف الاول والتکبیر الاولی لایوذی مسلما اعطاہ اللهمن الاجر مایعطی المو ٔذن فی الدنیاوالآخرة ۔ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص پہلی صف میں نمازپڑھتاہے اورپہلی تکبیرکودرک کرلیتاہے کوئی بھی مسلمان اسے اذیت نہیں پہنچاسکتاہے اورخداوندعالم اسے وہی اجروثواب عطاکرتاہے جوایک مو ٔذن کودنیاوآخرت میں عطاکرتاہے ۔ . من لایحضرہ الفقیہ /ج ۴/ص ۱۸

نمازجماعت کانقطہ آغاز

اس میں کوئی شک نہیں ہے اورکتب تواریخ میں بھی یہی ملتاہے کہ جس وقت سے خداوندعالم نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)درجہ رسالت مبعوث کیا اورآپ کوپہلے آپ کواپنے اقرباء کے لئے تلیغ دین کاحکم ملااوراس کے بعدکھلی کوئی تبلیغ کرنے کے لئے حکم خداملاتوسب سے پہلے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب ایمان لائے اس کے بعدحضرت خدیجہ ایمان دین اسلام سے مشرف ہوئیں اورجیسے ہی پروردگارنے آنحضرت کونماز پڑھنے کاحکم دیاتو آپ نے امام علی (علیه السلام)اورخدیجہ کے ساتھ نمازجماعت قائم کی اورزندگی میں کبھی بھی جماعت کے بغیرنمازادانہیں کی ۔

نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)وہ ذات گرامی ہیں کہ جنھوں نے زندگی میں کبھی فرادیٰ نمازنہیں پڑھی ہے بلکہ ہمیشہ اپنی واجب نمازوں کوجماعت سے پڑھے تھے اورآغازاسلام کے بعدسے چھ مہینہ تک صرف تین شخص نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)،حضرت علی اورجناب خدیجہ کے درمیان نمازجماعت قائک ہوتھی ۔

اسماعیل ابن ایاس ابن عفیف کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: میں ایک تاجرآدمی تھا،جب میں تجارت کے لئے زمانہ جٰاہلیت میں شہرمکہ میں داخل ہو ا اورتجارت کاسامان خریدنے کے لئے عباس ابن عبدالمطلب کے پاس پہنچاکیونکہ وہ بھی ایک تاجرشخص تھے ، ہم دونوں (خانہ کعبہ کے نزدیک کھڑے ہوئے)ناگہاں میں نے کعبہ کے قریب ایک خیمہ سے ایک جوان نکلتے ہوئے دیکھا،وہ جوان کعبہ قریب آئے ،میری نگاہوں نے ات ناحسین چہرہ آج تک کبھی نہیں دیکھاتھا،وہ جوان کعبہ کے مقابل آکر کھڑے ہو ئے اورسورج کس طرف دیکھا(کہ نمازکے وقت ہوگیاہے یانہیں)اس کے بعدوہ جوان نمازکے لئے کھڑے ہوگئے ،اسی وقت ایک بچہ اورایک عورت خیمہ سے باہرنکلے وہ بچہ آکر دائیں جانب کھڑا ہوگیااوروہ عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی ،ہماری نگاہوں نے دیکھا کہ وہ بچہ اور عورت اپنے آگے کھڑے ہونے کی شخص کی اتباع کررہے ہیں، اگر وہ رکوع میں جاتے ہیں تو یہ دونوں ان کے ساتھ رکوع میں کرتے ہیں اور اگر وہ سجد ہ کرتے ہیں تو یہ دونوں بھی ان کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں ، اس بے سابقہ منظرکودیکھ کرمیرے جسم پرایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی ،اور میرے اندر ہیجان پیدا ہوگیا لہٰذا میں نے نہایت تعجب کے ساتھ عباس ابن عبدالمطلب سے پوچھا : یہ کون لوگ ہیں ؟ عباس نے جواب دیا:

وہ شخص جوآگے کھڑے ہوئے ہیں محمد ابن عبدالله (صلی الله علیه و آله)ہیں اور وہ بچہ عبدالله کے بھائی عمران کے فرزند علی ابن ابی طالبہیں اور وہ عورت جو پیچھے کھڑی ہو ئی ہیں وہ حضرت محمدمصطفی (صلی الله علیه و آله)کی ہمسر خدیجہ ہیں، اس کے بعد عباس ابن مطلب نے کہا:

میرے چچازاد بھائی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی الله علیه و آله) فرماتے ہیں: ایک دن وہ بھی آئے گا کہ جب قیصروکسریٰ کا پورا خزانہ ہمارے اختیار میں ہو گا ، لیکن خدا کی قسم اس وقت پوری کائنات میں اس مذہب کی پیروی کرنے والے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صرف یہی تین لوگ ہیں،اس کے بعد راوی کہتاہے :اے کاش !خداوندعالم مجھے ات نی توفیق دیتاکہ آنحضرت کے پیچھے اس وقت) نمازپڑھنے والوں علی (علیه السلام) کے بعددوسراآدمی ہوتا.(۲

. ۲(مناقب امیر المومنین /ج ۱/ص ۲۶۱ ـینابیع المو دّة /ج ۲/ص ۱۴۷ (

امام علی ابن طالب نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)کے پیچھے نمازپڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں:
اناعبدالله ، واخورسول الله ، واناالصدیق الاکبر، لایقولہابعدی الّاکاذب مفتری ولقدصلیت) مع رسول الله (ص)قبل الناس بسبع سنین واناأوّل من صلی معہ .(۱ میں بندہ خداہوں اوررسول خدا (صلی الله علیه و آله)کابھائی ہوں اورمیں ہی صدیق اکبرہوں اورمیرے بعد صدیق اکبرہونے کادعویٰ کرنے والاشخص خالصتاًجھوٹ بولتاہے اورجن لوگوں نے سب سے پہلے رسول خدا (صلی الله علیه و آله) کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی ہے میں نے ان لوگوں سے سات سال پہلے آنحضرت کے پیچھے نمازیں پڑھناشروع کردی تھی اورمیں ہی پہلا وہ شخص ہوں جسنے آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔
۱(الغدیر/ج ۳/ص ۲۲۱ ـسنن کبروی /ج ۵/ص ۱۰۷ (
مرحوم ثقة الاسلام شیخ ابوجعفرکلینی کتاب ”کافی “میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں: عن ابی جعفر علیہ السلام قال:لماسریٰ برسول الله صلی الله علیہ وآلہ الی السماء فبلغ البیت المعموروحضرت الصلاة فاذن جبرئیل واقام فتقدم رسول صلی الله علیہ وآلہ وصف الملائکة والنبیون خلف محمدصلی الله علیہ وآلہ.
حضرت امام باقر فرماتے ہیں:جب شب معراج پیغمبراسلام (صلی الله علیه و آله)کو آسمان پرلے جایاگیاتو آنحضرتبیت المعمورمیں پہنچے ،جیسی ہی نمازکاوقت پہنچاتواللہ کی طرف سے جبرئیل امین (علیه السلام)نازل ہوئے اوراذان واقامت کہی ،رسول اکرم (صلی الله علیه و آله)نمازجماعت کے لئے آگے کھڑے ہوئے اورانبیا(علیه السلام)وملائکہ نے آنحضرتکے پیچھے صف میں کھڑے ہوکرجماعت سے نمازپڑھی ۔
. کافی (باب بدء الاذان والاقامة)ج ۳/ص ۳۰۲
روایت میں آیاہے کہ پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)شدید گرمی کے ایام میں بھی نمازظہر وعصرکے لئے جماعت قائم کرتے تھے لیکن منافقین کاایک گروہ جومومنین کی صفوں میں تفرقہ ایجادکرنے کے لئے گرم ہواکوبہانہ قراردیتے تھے اورنمازجماعت میں شرکت نہیں ہوتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کونمازجماعت میں شریک ہونے سے منع کرتے تھے ،ان کے اس پروپیگنڈہ کی وجہ سے نمازجماعت میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی گئی اوریہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی:
> حَاْفِظُواعَلَی الصَّلَوٰت وَالصَّلٰوةِالْوُسْطیٰ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ< تم اپنی نمازوں بالخصوص نمازوسطیٰ نمازظہرکی محافظت اورپابندی کرو اوراللہ کی بارگاہ میں خضوع وخشوع کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ۔
. سوره بُقرة /آیت ۲۳۸ . تفسیرنمونہ /ج ۲/ص ۱۴۶
ان مذکوره احادیث سے یہ واضح ہوتاہے کہ اجیسے ہی نمازکے وجوب کاحکم نازل ہواتواسی وقت پہلی ہی نمازمیں جماعت کی بنیادرکھ دی گئی تھی اورآغازسلام ہی سے نمازجماعت کاآغازہوچکاتھااورشب معراج ایک عظیم نمازجماعت برگذارہوئی کہ جبرئیل امین نے اذان واقامت کہی اوراس کے بعدانبیائے الٰہی اورتمام ملائکہ نے آنحضرت کے پیچھے نمازجماعت پڑھ کراپنے لئے فخرومباہات کیا۔
روئے زمین پرایک اورنمازبڑے عظمت ووقارکے ساتھ برگذارہوگی کہ جب ہمارے آخری امام ظہورفرمائیں گے اور آسمان سے عیسیٰ (علیه السلام)بھی آکراس نمازمیں شرکت کریں گے ،خداوندعالم سے دعاہے کہ بہت جلدامام زمانہ کرے اورہمیں ان کے اصحاب وانصاراوران کے ماموممین سے قراردے(آمین بارب العالمین)۔

رازجماعت
دین اسلام میں نمازجماعت کے قائم کرنے کی چندوجہ بیان کی گئی ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ نمازکے ذریعہ کے مسلمانوں کے درمیان اتحادقائم ہوتاہے ،مومنین کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے ،احوال پرسی ہوتی ہے ،سب ایک دوسرے کی خبررکھتے ہیں. امام علی بن موسی الرضا +فرماتے ہیں:دین اسلام میں نمازجماعت کواس لئے قراردیاگیاہے تاکہ اس کے ذریعہ اخلاص،توحید،اسلام اورعبادت خداندی ظاہری طورسے بھی اظہارہوجائے کیونکہ نمازجماعت کے اظہارکے ذریعہ عالم شرق وغرب کے لئے خداوندعالم کے بارے میں ایک دلیل قائم ہوجاتی ہے اورنمازجماعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ منافق لوگ جونمازہلکااورآسان کام شمارکرتے ہیں وہ اس چیزپرمجبورہوجائیں جس چیزکاظاہر ی

طورسے اقرارکرتے ہیں اس کاسب لوگوں کے سامنے اقرارکرے اوراس چیزکے پابندجائیں جووہ اپنی زبان سے اسلام کے بارے میں اظہارکرتے ہیں اورنمازجماعت کے قراردئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نمازجماعت میں حاضرہونے والے لوگ ایک دوسرے کے مسلمان اورمتقی وپرہیزگارہونے کی گواہی دے سکیں۔
. علل الشرایع /ج ۱/ص ۲۶۲
عن ابی عبدالله علیہ السلام قال : انماجعلت الجماعة والاجتماع الی الصلاة لکی یعرف من یصلی ممن لایصلی ، ومن یحفظ مواقیت الصلاة ممن یضیع.
امام صادق فرماتے ہیں :دین اسلام میں نمازجماعت کواس لئے قراردیاگیاہے تاکہ اس کے ذریعہ نمازپڑھنے والوں کی نمازنہ پڑھنے والوں سے پہچان ہوسکے اوریہ معلوم ہوجائے کہ کون لوگ اوقات نمازکی پابندی کرتے ہیں اورکون نمازکوضایع کرتے ہیں ۔
. وسائل الشیعہ/ج ۵/ص ۳۷۷
اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نمازجماعت کے وجہ مومنین ومسلمین کے درمیان اتحادبرقرار ہوتاہے مومنین صبح ،دوپہراورشام میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں،احوال پرسی کرتے ہیں، دین اسلام میں نمازجماعت کواسی لئے مقررکیا گیاہے کہ تاکہ صبح سویرے مومن بھائی ایک دوسرے سے ملاقات کریں ایک دوسرے کی احوال پرسی کریں اورپھردوبارہ ظہرمیں ملاقات کریں اوررات میں بھی ملاقات کریں اورنمازجماعت کواس لئے مقررکیاگیاہے تاکہ بستی کے لوگ آپس میں متحدرہیں اورکوئی ان کے خلاف کسی طرح کاپروپیگنڈہ نہ پھیلائے لیکن اس طرح بھی دیکھنے میں آتاہے کہ کچھ لوگ مسلمانوں کے درمیان اختلاف ڈالنے کی وجہ سے امام جماعت کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلاتے ہیں اورپیش نمازپرمختلف طریقہ سے اعتراض کرتے ہیں یہاں کہ اسلام کالباس پہن کرمسجدمیں حاضرہوتے ہیں اوریہ نبی کے زمانے میں ہوتاتھااورمنافقین لوگ مسلمانوں درمیان تفرقہ ڈالنے کے لئے گرمی یاسردی کوبہانہ قرادیتے تھے اورکہتے تھے اس گرمی میں کس نماپڑھیں اورپیغمبرکی باتوں پراعتراض بھی کرتے تھے ۔
مسٹر ہمفر(جو حکومت برطا نیہ لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتاتھا) لکھتا ہے کہ :مسلمانوں کے درمیان اتحادوہماہنگی کوختم کرنے کاصرف ایک ہی راستہ ہے اوروہ یہ کہ ہے نماز جماعت کوختم کیاجائے اوراسے ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ امام جمعہ وجماعت کے خلاف غلط خبریں شایع کی جائیں ،ان پرطرح طرح کی تہمتیں لگائی جائیں ،ان کے خلاف پروپیگنڈ ہ پھیلا جائے اور لوگوں کو علما ء دین وآئمہ جماعات سے بدظن کیاجا ئے اور لوگوں کوان کا استقبا ل کم کرنا چاہئے بالخصوص ضروری ہے کہ امام جماعت کے فاسق وفاجر ہونے پر دلیلیں قائم کی جا ئیں تاکہ لوگ ان سے بدظن ہوجائیں اور اس سوء ظن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ ان کے دشمن ہو جائیں اور پھر ان کے پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھے گا اور علماء وامام جماعت کالوگوں سے رابط ختم ہوجائے۔
. ہزارویک نکتہ دورباره نماز.ش ۱۵۵ /ص ۴۹
”ہرس لیف“ کہتاہے : میں نے زندگی میں بہت زیادہ کلیساومعبدکادیدارکیاہے کہ جن میں کسی طرح کی کوئی مساوات نہیں پائی جاتی ہے اورمسلمانوں کے بارے میں بھی میراایہی خیال تھاکہ ان کی عبادتگاہوں میں بھی کوئی اخوت ومساوات نہیں پائی جاتی ہوگی لہٰذاخیال یقین میں بدلنے کے لئے عیدالفطرکے دن ان کی مسجدوں کانظارہ کرنے کے لئے شہرمیں گھومنے نکلا ،جب لندن کی “وو کنج ” مسجد کانظارہ کیاتومیری نگاہوں میں ایک عجیب منظردیکھنے میں آیااور میرے دل نے مجھ سے کہا :عالیترین مساوات تومسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے ۔
وہ کہتاہے کہ: میں نے مسجدمیں دیکھاکہ مختلف قسم کے لوگ ، گورے ،کالے ،عالی ، دانی ، شہری دیہاتی امیروغریب سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں اور سب اخوت وبھائی چارہ کے ساتھ اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہیں اوراسی طرح کامنظرممباساشہرکی نوبیا مسجد کے دیکھنے پیش آیاوہاں بھی میری نگاہوں دیکھاکہ کسان،مزدور اور سیاستمدار لوگ نہایت خوشی سے ایک دوسرے کو گلے لگارہے ہیں ،ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں ،مصافحہ کررہے اورسب ایک دوسرے کوعیدکی مبارکبادپیش کررہے ہیں ، منصب دار لوگ نماز میں کسی دوسرے کے پاس کھڑے ہونے میں کوئی حماقت محسوس نہیں کر رہے ہیں ، وہاں پر کسی کو اپنی بزرگی کا خیال نہیں ہے بلکہ سب خدا کی بار گاہ میں برابرکا درجہ رکھتے ہیں ، کوئی بھی شخص کسی دوسرے پر برتری نہیں رکھتا ہے، جسوقت میں نے امام جماعت سے ملاقات کی (جوزندگی میں کسی مذہبی رہنماسے پہلی ملاقات تھی)انھوں نے مجھ سے کہا : مسلمانوں کا عقیدہ یہی ہے کہ تما م انبیاء برحق ہیں اور جوکتاب خدانے ان پر نازل کی ہیں وہ بھی برحق ہیں ، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ تمام باتیں جو میں نے مسلمانوں کے خلاف سنی تھیں وہ سب غلط ثابت ہورہی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دین اسلام صلاحیت رکھتا ہے کہ پورے دنیا کے لوگ اسے قبول کریں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ہزارویک نکتہ دربارہ نماز.ش ۶۴۴ /ص ۲۰۶
شیخ الرئیس ابو علی سینا نے ایک خط ابوسعید ابی الخیرکی خدمت میں ارسال کیا اور لکھا : جس جگہ اللہ کی عبادت کریں گھر میں یامسجد میں یاصحرا میں اور اس سے کوئی چیزطلب کریں وہ جواب ضروردیتا ہے اورتمناؤں کو پوری کرتا ہے پھرکیاضروری ہے انسان مسجد میں جائے اور نمازکوجماعت سے اداکرے جبکہ خداوند متعال رشہ رگ سے بھی زیادہ انسان سے قریب ہے چاہے ؟ ابوسعید نے ابو علی سینا کے خط کا جواب دیا اور اس میں ایک بہت عمدہ مثال لکھی:
اگر کسی مکان میں متعدد چراغ روشن ہو ں اور ان میں سے ایک چراغ خاموش ہو جائے تو روشنی میں کوئی کمی محسوس نہیں ہو گی کیونکہ ابھی دوسرے چراغ روشن ہیں اس لئے اندھیراہو نے کا امکان نہیں ہے لیکن اگر وہ تمام چراغ جداجداکمرے میں روشن ہوں تو جس کمرے کا بھی چراغ خاموش ہو جائے گا اس میں اندھیرا چھاجائے گا انسان بھی ان چراغوں کے مانند ہیں کیونکہ جولوگ گناہوں میں الودہ ہیں اگر وہ گھرمیں (یامسجدمیں)فرادیٰ نماز پڑھتے ہیں تو اس خاموش چراغ کے مانند ہیں جسمیں ہرگزنورنہیں پایاجاتاہے اورایسے لوگوں کی نماز ان کو بہت ہی کم فائدہ پہنچا تی ہے ،بلکہ ممکن ہے ایسے لوگ رحمت وبرکات الہٰی سے بھی محروم ہوجائیں .
مسجدمیں نیک وصالح لوگ بھی نمازمیں شریک ہوتے ہیں لہٰذااگرتمام لوگ مسجد میں آکر جماعت سے نمازیں پڑھیں توشاید خداوندعالم ان نیک وصالح لوگوں کے حاضرہو نے کی وجہ سے ان گناہگا رلوگوں کی بھی قسمت بیدار ہو جائے اور خدا کی رحمت وبرکات نازل ہو نے لگیں۔
. ہزارویک نکتہ دربارہ نماز/ش ۵۷۳ .ص ۱۸۱

نمازکے آداب واسرار

واجبات نمازکے اسرار

واجبات نمازگیارہ ہیں:
۱۔نیت ۲۔تکبیرۃ الاحرام ۳۔قیام ۴۔قرائت ۵۔ذکر ۶۔رکوع ۷۔سجود ۸۔تشہد ۹۔سلام ۱۰ ۔ترتیب ۱۱ ۔موالات.
۱۔نیت ۲۔تکبیرۃ الاحرام ۳۔قیام متصل بہ رکوع یعنی رکوع سے پہلے کھڑ ے ہونااورتکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اوررکوع میں جانے سے پہلے قیام کرنا ۴۔رکوع ۵۔دوسجدے اب ہم ان واجبات نمازکے رازاوروجوبا____________ت کویکے بعددیگرے بالترتیت ذکرکررہے ہیں:

رازنیت
انسان جس کام کوانجام دیتاہے اس کی طرف متوجہ ہونے اوراس کے مقصدسے آگاہ ہونے کونیت کہاجاتاہے اورہرکام کے انجام پرثواب وعقاب نیت پرموقوف ہوتاہے ،اگر عمل کو آگاہی واراده کے ساتھ انجام دیتاہے تووہ باعث قبول ہوتاہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : انّماالاعمال بالنیات ولکلّ امرءٍ مانویٰ،فمن غزیٰ ابتغاء) ماعنداللہ فقدوقع اجرہ علی اللہ،ومن غزیٰ یریدعرض الدنیاا ؤنویٰ عقالأٔلم یکن لہ الّامانواہ.(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:انسان کے ہر عمل کاتعلق اس کی نیت سے ہوتاہے اور عمل کی حقیقت نیت کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے اورثواب بھی نیت کے حساب دیاجاتاہے ،اس کے نصیب میں وہی ہوتاہے جس چیزکاوہ قصدکرتاہے ،پس وہ جو شخص رضای الٰہی کی خاطرجنگ کرتاہے اورکسی نیک کام خداکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انجام دیتاہے توخداوندعالم اسے اس کااجروثواب عطاکرتاہے ضروراجرعطاکرتاہے اورجوشخص متاع دنیاکوطلب کرتاہے اسے اس کے علاوہ جسچیزکی اس نے نیت کی ہے کچھ بھی نصیب نہیں ہوتاہے۔
. ۱(تہذیب الاحکام /ج ۱/ص ۸۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لاقول الّابعمل ولاقول ولاعمل الّابنیۃ ،ولاقول ولاعمل ولانیۃ الّاباِصابۃ السنۃ
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:عمل کے بغیرکوئی قول نہیں ہوتاہے اورکوئی قول وعمل نیت کے بغیرکے بغیرنہیں ہوتاہے اورکوئی قول وعمل اورنیت سنت کے بغیرنہیں ہوتاہے۔
. کافی/ج ۱/ص ۷۰

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ اللہ یحشرالناس علیٰ نیاتہم یوم القیامۃ ۔ امام صادق فرماتے ہیں:خداوندعالم روزقیامت انسان کوان کی نیت کے اعتبارسے محشورکرے گا۔
. تہذیب الاحکام/ج ۶/ص ۱۳۵

راز اخلاص وقصدقربت

جس طرح انسان ظاہری طور سے ذکرخداکرتاہے اسی طرح باطنی اعتبارسے اپنی نمازوعبادت کوصرف پروردگارعالم سے قربت حاصل کرنے اوراس کی رضاوخوشنودی حاصل کرنے لئے انجام دے،نمازی کوچاہئے کہ اپنے دل میں حکم وفرمان الٰہی کوانجام دینے کا ارادہ کرے اورخالصتاًخداکے لئے انجام دے، اگردل میں تھوڑاسابھی غیرخداکاارادہ ہوتووہ عمل باطل ہے ،عمل وہی قیمتی ہے جس عمل پرالٰہی رنگ چڑھاہواورجت نازیادہ رنگ چڑھاہوات ناہی زیادہ قیمتی ہوتاہے عمل کوصرف خداکے لئے انجام دینا،کسی دوسرے کوعبادت میں شریک نہ بنانے اوردل میں خوف خدارکھنے کواخلاص اورصدق نیت کہاجاتاہے ،خداوندعالم کثرت عمل اور طولانی رکوع وسجودکونہیں دیکھتاہے بلکہ حُسن نیت اوراخلاص کی طرف نگاہ کرتاہے عمل میں اخلاص کودیکھتاہے،عمل میں اخلاص پیداکرناہرانسان کے بس کی بات نہیں ہے،اگرنیت خالص ہوتوتھوڑاکام بھی بہت زیادہ ہے اوراخلاص کے ساتھ انجام دیاجانے والاچھوٹاکام بھی باعث عظمت ہوجاتاہے،اگر عمل میں اخلاص ہوتوایک ضربت بھی ثقلین کی عبادت پربھاری ہوسکتی ہے اوریہ مقام مولائے کائنات علی ابن ابی طالب +ہی کوحاصل ہواہے ۔ نمازگزاراپنی نمازوں کوفقط اللہ کے لئے انجام دے اوراس میں کسی دوسرے کاقصدنہ کرے اگرعمل میں اخلاص نہیں ہے تواس عمل کاکوئی فائدہ نہیں ہے اوروہ قبول ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتاہے ،خداندعالم نیت کے اعتبارسے عمل کوقبول کرتاہے اگرنیت صحیح ہے توانجام بھی اچھاہوتاہے لیکن اگرمیں خرابی اورریاکاری پائی جاتی ہے تووہ عمل ہرگزقبول نہیں ہوتاہے ۔

اگرکوئی شخص نمازوعبادت کوظاہری کے علاوہ باطنی طورسے بھی ماں باپ ، یاکسی رئیس وسرپرست کے خوف سے یالوگوں کودکھانے کی غرض سے انجام دے اوردل میں نمازی ،متقی ،پرہیزگاراورایک نیک انسان کہلائے جانے کاارادہ کرے ،مثلا یہ قصدکرے کہ اگرمیں نے نمازنہ پڑھی تومیرے والدین یاکوئی دوسراشخص مجھے ضرب لگائے یامجھے ت نبیہ کریں گے یاخوف ہوکہ نمازنہ پڑھنے کی وجہ سے مجھے محفل میں شرمندہ ہوناپڑے گایامجھے کسی کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی اوراس کے علاوہ جت نی بھی چیزیں ریاکاری میں شمارہوتی ہیں ان کاقصدکرے تووہ نمازاللہ کی بارگاہ میں مقبولیت کادرجہ نہیں رکھتی ہے ریاکاری سے مرادیہ ہے کہ انسان ظاہروباطن یکسان نہ ہو، دوسرے لوگوں کی موجودگی میں نماز پڑھتے وقت خضوع وخشوع کا اظہار کرتا ہوتا کہ وہ لوگ اسے متقی وپرہیز گار شمار کریں لیکن جب ت نہائی میں نماز پڑھے تو اس کی نماز میں کوئی خضوع وخشوع نہ پایاجاتا ہو ا وربہت جلدبازی میں نماز پڑھتا ہو

حضرت امام خمینی کی تو ضیح المسائل میں لکھا ہے : انسان کو چاہئے کہ فقط حکمِ خدا انجام دینے کے لئے نماز پڑھے پس جو شخص نماز میں ریاکاری کرتا ہے اور لوگوں کو دکھا نے کی غرض سے نماز پڑھتا ہے تا کہ لوگ اس کومتقی وپر ہیز گا ر کے نام سے یاد کریں ، اسکی نماز باطل ہے خواہ وہ نماز کو فقط لوگوں کو دکھا نے کے لئے پڑھتا ہو یا خدا اور لوگوں کو دکھا نے کے لئے پڑھتا ہویعنی دل میں خدا کا قصد کرے اور ریاکاری کا بھی خیال رکھے اور دوسرے مسئلہ میں لکھاہے کہ: اگرانسان نماز کا کچھ حصّہ غیرخدا کے لئے انجام دے پھر بھی نماز باطل ہے خواہ وہ حصّہ جو غیر خدا کے لئے انجام دیا گیا ہے نماز کا واجبی جزء ہو جیسے حمد وسورہ کی قرائت یا مستحبی جزء ہو جیسے قنوت ، بلکہ اگرانسان نماز کو خدا کے لئے انجام دے لیکن لوگوں کو دکھا نے کے لئے کسی مخصوص جگہ میں مثلاً مسجد میں ، یا ایک مخصوص وقت میں مثلاً اوّلِ وقت ، یا ایک مخصوص طریقہ سے مثلاً جماعت سے نماز پڑھے ، اسکی نماز باطل ہے۔
. توضیح المسائل (امام خمینی)مسئلہ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷

) >صِبْغَۃَ اللهِ وَمَنْ اَحْسَنَ مِنَ اللهِ صِبْغَۃً وَنَحْنُ لَہُ عَابِدُوْنَ<.(۲ رنگ توصرف اللہ کارنگ ہے اوراس سے بہترکس کارنگ ہوسکتاہے اورہم سب اسی کے عبادت گذارہیں۔

>وَمَااُمِرُوْااِلّالِیَعْبُدُوااللهَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوالصَّلَاۃَ وَیُوتُوالزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ) <.(۴

اورانہیں صرف اس بات کاحکم دیاگیاتھاکہ خداکی عبادت کریں اوراس عبادت کواسی کے لئے خالص رکھیں اورنمازقائم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کریں اورزکات اداکریں اوریہی سچااورمستحکم دین ہے۔

. ۴)سورہ بیّنہ/آیت ۵) . ۲(سورہ بقرہ /آیت ۱۳۸ (

) >مَن کَانَ یَرجُوالِقَاءَ رَبِّہِ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاصَالِحا وَلَایُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہِ اَحَداً<(۱
ہروہ شخص جواپنے پروردگارسے ملاقات کاامیدوارہے اسے چاہئے خداکی عبادت میں کسی بھی ذات کوشریک قرارنہ دو۔
) > قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعاَ لَمِیْن >(۲
)اے رسول!)کہدیجئے کہ میری نماز ، عبادت ،زند گی ، موت سب اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا پالنے والا ہے ۔
۲) سورئہ انعام آیت ۱۶۲) . ۱(سورہ کہف /آیت ۱۱۰ ( ) >قُلْ کُلٌّ یَعْمَلُ عَلیٰ شَاکِلَتِہِ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ہُوَاَہْدیٰ سَبِیْلاً <(۱
)اے رسول!)کہدیجئے کہ ہرایک اپنے طریقہ پرعمل کرتاہے توتمہاراپردوگاربھی خوب جانتاہے کہ کون سب سے زیادہ سیدھے رستے پرہے۔ . ۱(سورہ أسراء/آیت ۸۴ (
امام صادق فرماتے ہیں:اہل جہنم کے ہمیشہ آگ میں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی دنیامیں یہ نیت تھی کہ اگرہم ہمیشہ کے لئے بھی دنیامیں رہیں گے توہمیشہ معصیت خداوندی کوانجام دیتے رہیں گے اوراہل بہشت کے جنت میں ہمیشہ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی دنیامیں یہ نیت تھی کہ اگرہم دنیامیں بھی باقی رہے توہمیشہ اطاعت باری تعالیٰ کوانجام دیتے رہیں گے،یہ صرف نیت ہی کاانجام ہے کہ یہ گروہ ہمیشہ کے لئے جنت میں اوروہ گروہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گااس کے بعدامام(علیہ السلام) نے آیہ کریمہ کی تلاوت کی :اورفرمایا:‘‘علیٰ شاکلتہ’’سے‘‘ علیٰ نیّتہ ’’مرادہے۔
. کافی/ج ۲/ص ۸۵
امام صادق ایک اورحدیث میں آیہ مبارکہ(۱) کے بارے میں فرماتے ہیں: آیت میں خداکامقصدیہ نہیں ہے کہ عمل کوطول دیاجائے بلکہ مرادیہ ہے کہ تم میں کس کاعمل سب سے زیادہ صحیح ہے اورعمل وہی صحیح ہوتاہے جوخوف خدااورنیک وسچّی نیت کے ساتھ انجام دیاجاتاہے،خداوندعالم طولانی رکوع وسجودکونہیں دیکھتاہے بلکہ عمل میں اخلاص کودیکھتاہے اورعمل کو اخلاص کے ساتھ انجام دیناخودعمل سے زیادہ سخت ہوتاہے اورعمل خالص یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی حمدوثناء کادل میں ارادہ نہ کرنا،اس کے علاوہ کسی کواپنی عبادت میں شریک نہ بنانااورنیت عمل سے افضل ہوتی ہے بلکہ عمل ہی کونیت کہاجاتاہے ،اس بعدامام (علیہ السلام)نے اس آیہ مبارکہ کی) تلاوت کی :اورفرمایا:‘‘علیٰ شاکلتہ’’سے‘‘ علیٰ نیّتہ ’’مرادہے۔(۲ ۱(اس نے مووت وحیات کواس لئے پیداکیاہے تاکہ تمھاری آزمائش کرے کہ تم میں (. حُسن نیت کے اعتبارسے سب سے بہترکون ہے ،سورہ مُلک /آیت ۲
. ۲(کافی/ج ۲/ص ۱۶ (
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: ریاکارشخص کی تین پہچان بیان کی ہیں:
۱۔ جب ت نہائی میں ہوتاہے توعمل کوسستی اورلاپرواہی کے ساتھ انجام دیتاہے
۲۔ جب اپنے پاس لوگوں کودیکھتاہے (اوران کی موجوگی میں نمازپڑھتاہے)تواپنے عمل میں طول ونشاط بڑھادیتاہے
۳۔ اوراسچیزکوبہت زیادہ دوست رکھتاہے ہرکام میں اس کی تعریف کی جائے ۔
. قرب الاسناد/ص ۲۸
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال:انّ اللہ تعالی لایقبل عملافیہ مثقال ذرّة من ریاءٍ۔ نبی اکرمفرماتے ہیں:خداوندعالم انسان کے ہراس عمل کوکہ جس میں ذرہ برابربھی ریاکاری کی بوپائی جاتی ہے ہرگز قبول نہیں کرتاہے ۔
. مستدرک الوسائل /ج ۱/ص ۱۲
قال ___________ابو عبداللہ علیہ السلام:کل ریاء شرک انّہ من عمل للناس کان ثوابہ علی الناس ومن عمل للہ کان ثوابہ علی اللہ۔
امام صادقفرماتے ہیں ہرطرح کی ریاکاری شرک ہے ،جوشخص کسی کام کولوگوں کے دکھانے کے لئے انجام دیتاہے اس کاثواب لوگوں کی طرف جاتاہے اورجوشخص خداکے لئے انجام دیتاہے اس کاثواب اللہ کی طرف جاتاہے۔
. کافی /ج ۲/ص ۲۹۳
عن ابی جعفرعلیہ السلام قال : لوانّ عبداًعمل عملاًیطلب بہ وجہ اللہ عزوجل والدارالآخرةوفادخل فیہ رضااحد مّن الناس کان مشرکاً۔
اما م باقر فرماتے ہیں:اگرکوئی بندہ کسی کام کواللہ کی خوشنودی اورعاقبت خیرکے لئے انجام دے لیکن اس میں کسی

شخص کی خوشنودی بھی شامل حال ہوتووہ مشرک ہے ۔
. ثواب الاعمال/ص ۲۴۲
روایت میں آیاہے:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے کسی نے پوچھا:یارسول اللہ !وہ کونسی شئے ہے جس کے ذریعہ روزقیامت نجات پائی جائے گی ؟آنحضرت نے فرمایا:نجات اس چیزمیں ہے کہ آپ (دنیامیں)خداکودھوکانہ دیں،ورنہ وہ کل روزقیامت تمہیں دھوکادے گاکیونکہ جوخداکومکروفریب دیتاہے خدابھی اسے مکروفریب دے گااوراس کے دل سے ایمان کوسلب کرلے گا،اگرانسان غورفکرکرے تووہ خداکونہیں بلکہ خودکودہوکادے رہاہے
اس نے پوچھا:انسان خدا کو کیسے دھوکادے سکتاہے ؟آپ نے فرمایا: خدا کو دھوکادینایہ ہے کہ انسان اس کام کوجس کااللہ نے حکم دیاہے انجام دے لیکن اس کوانجام دینے میں کسی دوسرے کاقصدکرے.میں تمہیں وصیت کرتاہوں کہ ریاکاری کرنے میں خداسے ڈرو،کیونکہ ریاکاری شرک ہے، روزقیامت ریاکارشخص کو چارنام سے پکاراجائے گا:اے کافر!،اے فاسق!،اے خائن!،اے تباہ کار!تیرے تمام اعمال حبط ہوگئے اورثواب باطل ہوگیاہے ،آج تیری رہائی ونجات کاکوئی سامان نہیں ہے ،اپنے کئے ہوئے اعمال کااجروثواب اسی سے طلب کرجس کے لئے تونے انجام دئے ہیں۔
. امالی /ص ۶۷۷ ۔ ثواب الاعمال/ص ۷۵۵ ۔معانی الاخبار/ص ۳۴۱
اگرکوئی شخص لوگوں کے درمیان ترویج دین اسلام کی خاطر نمازکو اچھے اندازمیں اداکرتاہے تواسے ریاکاری نہیں کہتے ہیں،اس بارے میں عبداللہ ابن بکیرنے عبیدسے روایت کی ہے ،وہ کہتے ہیں کہ میں نے میں نے امام صادق سے پوچھا:اس شخص کے بارے میں کیاحکم ہے جواپنی نمازکولوگوں کے درمیان اس قصدسے انجام دیتاہے تاکہ لوگ اسے نمازپڑھتے ہوئے دیکھیں اوراس کے دین کی طرف تمایل پیداکریں اوراس کے طرفدارہوجائیں ؟ امام(علیہ السلام) نے فرمایا:اسے ریاکاری میں شمارنہیں کیاجاتاہے۔
. وسائل الشیعہ /ج ۱/ص ۵۶

راز تکبیرۃ الاحرام

تکبیرکے ذریعہ نمازکاآغازکئے جانے کی وجہ
واجب ہے کہ انسان جیسے ہی نمازکی نیت کرے تواس کے فوراًبعدبغیرکسی فاصلے کےتکبیرۃ الاحرام یعنی ”اللہ اکبر“کہے اوراس کے ذریعہ اپنی نمازکاآغاز کرے ۔ اگرکوئی شخص یہ سوال کرے کہ آغازنمازکے لئے تکبیرکوکیوں معین کیاگیاہے ،کیانمازکوتکبیرکے علاوہ خداوندمتعال کے کسی دوسرے نام سے ابتدا نہیں کیاجاسکتاہے ؟ روایت میں ایاہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں مشرف ہوئی ان کے عالم نے آنحضرتسے چندسوال کئے جن میں ایک یہ بھی تھاکہ نمازکوتکبیرکے ذریعہ شروع کیوں جاتاہے؟نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا: ”اللہ اکبر“فہی کلمۃ اعلی الکلمات واحبہاالی اللہ عزوجل یعنی لیس شی أکبرمنہ، ولایفتح الصلاۃ الاّبہالکرامتہ علی اللھوہواسم الاکرم ۔
”اللہ اکبر“کلموں میں سب سے افضل وبرترکلمہ ہے اوراس کلمہ کوخداوندعالم بہت زیادہ عزیزرکھتاہے یعنی اللہ کے نزدیک اس کلمہ سے بڑھ کرکوئی چیزنہیں ہے اوراس کلمہ کے علاوہ کسی دوسرے کلمہ سے نمازکی ابتداء کرناصحیح نہیں ہے کیونکہ خداصاحب کرامت ہے اوریہ کلمہ اسم اکرم ہے ۔
. علل الشرایع /ج ۱/ص ۲۵۱
ناک ایک ایسی چیزہے کہ جس کی وجہ سے انسان کے چہرے کی خوبصورتی معلوم ہوتی ہے ،لیکن اگرکسی کے چہرے پرناک ہی موجودنہ تواسے لوگ کیاکہیں گے اورکیانام دیں ،نمازمیں تکبیرۃ الاحرام کوناک کادرجہ دیاگیاہے کہ جس کے بغیرنمازادھوری ہے جیساکہ ایک حدیث میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:
ہرشے کٔے ایک چہرہ ہوتاہے اورتمہارے دین کاچہرہ نمازہے لہٰذاتمھیں چاہئے کہ اپنے کے دین چہرہ نہ بگاڑیں اورہرچیزکی ایک ناک ہوتی ہے اورنمازکی ناک تکبیرہے (ناک سے چہرے کی خوبصورتی معلوم ہوتی ہے اگرکسی شخص کے چہرہ سے ناک کوختم کردیاجائے تووہ برامعلوم ہوتاہے اسی طرح اگرنمازسے تکبیرکونکال دیاجائے تواس کی خوبصورتی ختم ہوجائے گی)۔
. کافی/ج ۳/ص ۲۷۰

اس تکبیرکوتکبیرۃ الاحرام کہے جانے کی وجہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس تکبیرکوتکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں،اوراستکبیرکوتکبیرۃ الاحرام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ محرم ہوجاتاہے اورکچھ چیزیں(جونمازگزارکے لئے غیرنمازکی حالت میں حلال ہوتی ہیں مثلاکسی چیزکاکھاناپینا،قبلہ سے منحرف ہونا،کسی سے کلام کرناچاہے ایک ہی حرف ہو)نمازگزارپرحرام ہوجاتی ہیں،اس بارے میں روایت میں آیاہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ:افتتاح الصلاة الوضوء وتحریمہا التکبیر وتحلیلہاالتسلیم۔ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں: نمازکی ابتداء وضوکے ذریعہ ہوتی ہے اورتکبیراس کی تحریم ہے اورسلام اس کی تحلیل ہے

. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۷۱۵

سات تکبیرکہنے کاراز

تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ جوکہ واجب ہے تکبیرۃ الاحرام سے پہلے یابعدمیں چھ تکبیرکہنامستحب ہے یہ مجموعاسات تکبیرہوجاتی ہیں لیکن پانچ یاتین تکبیرپربھی اکتفاء کرسکتے ہیں، ان تکبیروں کوافتتاحی تکبیرکہتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ نمازکی ابتداء ہوتی ہے لیکن حقیقت میں تکبیرۃ الاحرام کوافتتاحی تکبیرکہاجاتاہے۔ احادیث معصومین میں نمازکے شروع میں سات افتتاحی تکبیرکہے جانے کے بارے میں چندوجہ بیان اس طرح بیان کی گئی ہیں:

۱.نمازکے شروع میں سات تکبیریں کہنے کارازیہ ہے کہ نبی اکرم نے بھی نمازکومومن کے لئے بارگارہ ملکوتی میں پروازکرنے کاایک بہترین ذریعہ قراردیاہے اورپروازکے لئے سات آسمان کے پردوں کوعبورکرناضروری ہے ،جب مومن تکبیرکہتاہے تو آسمان کاایک پردہ کھل جاتاہے لہٰذاساتوں حجاب عبورہونے کے لئے سات تکبیرکہناچاہئے تاکہ بارگاہ ملکوتی میں پروازکرسکے ۔

ہشام ابن حکم سے روایت ہے کہ امام موسیٰ بن جعفر +نے سات افتتاحی تکبیرکے یہ بیان کی ہے:

انّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لما اسری بہ الی السماء قطع سبعة حُجُبٍ، فکبّر عندکلّ حجابٍ تکبیرۃ فاوصلہ اللہ عزوجل بذلک الیٰ منتہی الکرامة جب نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)نے آسمانوں کی سیرکی توسات پردوں سے گزرے توہرحجاب کے نزدیک ایک تکبیرکہی اوران تکبیروں کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت کو انتہائے کرامت و بلندی پرپہنچایا۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۰۵

۲۔ان سات تکبیروں کارازیہ ہے کہ ان کے ذریعہ خداکے صفات ثبوتیہ اورسلبیہ کی تصدیق کی جاتی ہے۔

جابرابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں مولاامیرالمومنین علی ابن ابی طالب +کی خدمت میں موجودتھا،آپ نے ایک شخص کونماز پڑھتے ہوئے دیکھا،جب وہ نمازسے فارغ ہواتومولانے اس سے پوچھا:اے مرد!کیاتم نمازکی تاویل وتعبیرسے آشنائی رکھتے ہو؟اس نے جواب دیا:میں عبادت کے علاوہ نمازکی کوئی تاویل نہیں جانتاہوں،بس ات ناجانتاہوں کہ نمازایک عبادت ہے ،امام (علیه السلام)نے اس سے فرمایا:

قسم اس خدا کی جس نے محمد (صلی الله علیه و آله)کونبوت عطاکی ،خداعالم نے جت نے بھی کام نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)کوبجالانے کاحکم دیاہے اس میں کوئی رازاورتعبیرضرورپائی جاتی ہے اوروہ سب کام بندگی واطاعت کی نشانی ہیں ،اس مردنے کہا:اے میرے مولا!آپ انہیں مجھے ضروربتائے وہ کیاہیں؟امام (علیه السلام)نے فرمایا: نمازکے شروع میں سا ت تکبیرکہناچاہئے ان سات تکبیرکارازیہ ہے کہ جب تم پہلی ”اللہ اکبر“ کہوتواپنے ذہن میں یہ خیال کرو کہ خداوندعالم قیام وقعودکی صفت سے پاک ومنزہ ہے ،وہ نہ کھڑاہوتاہے اورنہ بیٹھتاہے ،اورجب دوسری مرتبہ ”اللہ اکبر“ توخیال کروکہ خدانہ چلتاہے اورنہ بیٹھتاہے اورتیسری تکبیرسے یہ ارادہ کروکہ خداجسم نہیں رکھتاہے اوراسے ذہن میں تصورنہیں کیاجاسکتاہے ،چوتھی تکبیرکہنے کارازیہ ہے کہ اس میں کوئی بھی عرض حلول نہیں کرسکتاہے اوراسے کوئی مرض نہیں لگ سکتاہے اورپانچوی تکبیرکہنے کارازیہ ہے وہ جوہروعرض جیسی صفت سے منزہ ہے اورچھٹی تکبیرکہنے سے اس چیزکاارادہ کروکہ وہ نہ کسی چیزمیں حلول کرسکتاہے اورنہ کوئی چیزاس میں حلول کرسکتی ہے اورچھٹی تکبیرکہنے سے یہ خیال کروکہ خداوندعالم نہ کبھی نابودہوسکتاہے اورنہ اس میں کسی طرح کی تبدیلی آسکتی ہے وہ تغیروتبدل سے مبراء ہے اورساتوی تکبیرکہنے سے یہ خیال کروکہ اس میں کبھی بھی حواس خمسہ حلول نہیں کرسکتے ہیں۔

. بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۵۳

۳۔سات تکبیروں کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے جسے ہم معصوم کی ایک دوحدیث کے ضمن میں ذکرکررہے ہیں جسے ”تہذیب الاحکام “اور”من لایحضرہ الفقیہ“میں ذکرکیاگیاہے:

حضرت امام صادق سے روایت ہے کہ :ایک دن جب پیغمبراسلام (صلی الله علیه و آله) نمازکے لئے کھڑے ہوئے توامام حسین آنحضرتکے پاس کھڑے ہوئے تھے، آنحضرت نے تکبیرکہی مگرامام حسیننے تکبیرنہ کہی ،پیغمبرنے دوبارہ تکبیرکہی پھرامام حسین (علیه السلام) نے تکبیرنہ کہی ،آنحضرتاسی طرح پیوستہ تکبیرکہتے رہے اورمنتظرتھے کہ حسین

(علیه السلام)کب تکبیرکہتے ہیں یہاں تک کہ پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)نے سات مرتبہ تکبیرکہی،جیسے ہی ساتوی تکبیرکہی توحسین (علیه السلام)نے تکبیرکاجواب دیا،امام صادق فرماتے ہیں :اسی لئے نمازکے شروع میں سات تکبیرکہنامستحب قرارپائی ہیں ۔
. تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۶۷

امام محمدباقر فرماتے ہیں کہ:امام حسیننے کچھ دیرمیں بولناشروع کیایہاں تک کہ امام حسین ۔نے بولنے میں اتنی دیرکی کہ پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)کوامام حسینکے کی زبان اقدس میں قوت گویائی نہ رکھنے کاخوف پیداہوا، آنحضرت جب نمازکے لئے مسجدمیں ائے توامام حسین ۔ کوبھی اپنے ہمراہ لے کر آئے اورنمازپڑھتے وقت امام حسین کواپنے دائیں جانب کھڑاکیااورنمازپڑھناشروع کی ،لوگوں نے بھی آنحضرت کے پیچھے صف میں کھڑے ہوکرشروع کی ،آنحضرت نے جیسے ہی تکبیرکہی توحسین (علیه السلام)نے بھی تکبیرکہی ،رسول اکرم (صلی الله علیه و آله)نے دوبارہ تکبیرکہی توحسین (علیه السلام)نے دوبارہ تکبیرکہی،یہاں تک کہ پیغمبرنے سات مرتبہ تکبیرکہی اورحسین (علیه السلام)نے آپ کی اتباع میں سات مرتبہ تکبیرکہی ،اسی لئے نمازکے شروع میں سات تکبیرکہنامستحب قرارپائی ہیں۔ من لایحضرہ الفقیہ/ج ۳۰۵۱

۴۔روایت میں سات افتتاحی تکبیرکی ایک اوروجہ اس طرح بیان کی گئی ہے: فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ امام علی رضا ان سات تکبیروں کی مشروعیت کی وجہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

اگرکوئی تم سے یہ معلوم کرے کہ نمازکے شروع میں سات تکبیروں کوکیوں مشروع کیاگیاہے؟ اس کاجواب یہ ہے کہ ان سات تکبیروں میں ایک تکبیرواجب ہے اوربقیہ مستحب ہیں اوران استحبابی تکبیرکی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نمازدورکعت ہے(۱)اوردورکعت نمازمیں مجموعاًسات تکبیرپائی جاتی ہیں:

۱۔تکبیراستفتاح یعنی تکبیرۃ الاحرام ۲۔پہلی رکعت کے رکوع میں جانے کی تکبیر ۳۔ ۴۔ پہلی رکعت کے دونوں سجدوں میں جانے کی تکبیر ۵۔دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر

۶۔ ۷ دوسر ی رکعت کے دونوں سجدوں کی تکبیر

نمازکے شروع میں سات تکبیرکہنے رازیہ ہے کہ اگرنمازی ان مذکورہ سات تکبیروں میں کوئی تکبیربھول جوجائے یاکلی طورسے ان سے غافل ہوتوشروع میں کہی جانے والی تکبیریں) اس کاتدارک کرسکتی ہیں اورنمازمیں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔(۱ ۱(اوربعدمیںظہروعصراورعشاکی ____________نمازمیں دودورکعت کاضمیمہ کیاہے اورمغرب میں ایک (رکعت اورنمازصبح میں کوئی اضافہ نہیں کیاہے اسے ہم پہلے حدیث کے ضمن میں"واجب نمازوں کی رکعتوں کی تعدادکت نی ہے"کے عنوان میں ذکرکرچکے ہیں۔

. ۱(علل الشرایع/ج ۱/ص ۲۶۱ (

تکبیرکہتے وقت دونوں ہاتھوں کوکانوں تک بلندکرنے کاراز تکبیرۃ الاحرام اوراس کے علاوہ نمازکی دیگرتمام تکبیرکہتے وقت دونوں ہاتھوں کوکانوں تک بلندکرنامستحب ہے،اوردونوں ہاتھوں کوکانوں تک اس طرح بلندکریں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی سمت قرارپائیں۔

عن علی علیہ السلام فی قولہ تعالیٰانّ معناہ ارفع یدیک الی النحرفی الصلاۃ ۔

حضرت علی اس آیہ مُبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نمازمیں (تکبیرکہتے وقت)ہاتھوں کوکانوں تک بلندکرو۔

. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۷۲۸

تفسیرمجمع البیان میں آیہ کُریمہ کی تفسیر کے ذیل میں حضرت علیسے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی فرماتے ہیں :جب یہ آیہ مُبارکہ نازل ہوئی تونبی اکرم (صلی الله علیه و آله)نے جبرئیل امین سے پوچھا:یہ نحیرہ کیاچیزہے جس کامجھے حکم دیاگیاہے؟کہا: جبرئیل امین نے جواب دیا:نحیرہ سے مرادکچھ نہیں ہے مگریہ کہ پرودگارکاحکم ہے :جب تم نماز کیلئے قیام کرو توتکبیرۃ الاحرام کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلندکرواوراسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اوررکوع میں جانے کے بعداورسجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سربلندکرتے ہوئے تکبیرکہواوردونوں ہاتھوں کوکانوں تک بلند کروکیونکہ ہماری نمازاورساتوں اسمان میں ملائکہ کی نمازکایہی طریقہ ہے(کہ وہ تکبیرکہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کوکانوں تک بلندکرتے ہیں)کیونکہ ہرچیزکیلئے ایک زینت ہوتی ہے اورنمازکی زینت یہ ہے کہ ہر تکبیرمیں ہاتھوں کوبلندکیاجائے۔

. تفسیرمجمع البیان/ج ۲۰ /ص ۳۷۱

ایک شخص امیرالمومنین حضرت علی کی خدمت میں آیااور عرض کیا:اے خدا کی بہترین مخلوق (حضرت محمدمصطفی (صلی الله علیه و آله)) کے چچازادبھائی میں آپ پرقربان جاو ٔں،تکبیرۃالاحرام کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کے کیامعنی اوراس کارازکیاہے ؟ امام نے فرمایا:
اللہ اکبرالواحدالاحدالذی لیسکمثلہ شی لأیلمسبالاخماس ولایدرک بالحواس۔ ”اللہ اکبر“یعنی وہ ایک اوراکیلاہے ،اس کاکوئی مثل نہیں ہے ،وہ “ وحدہ لاشریک ”ہے اوراسے حواسپنجگانہ کے ذریعہ درک ومحسوسنہیں کیا جاسکتا ہے۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۰۶

نبی اکرمفرماتے ہیں: تکبیرة الاحرام کہتے وقت دونوں ہاتھوں بلند کرنا قیامت میں نامۂ اعمال لینے کے لئے ہاتھ بڑھانے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتاہے :
) >اِقْرَء کِتٰا بَکَ کَفٰیٰ بِنَفْسِکَ الْیَومَ عَلَیْکَ حَسِیْباً< (۱
) اب اپنی کتاب کو پڑھ لوآج تمھارے حساب کے لئے یہی کتاب کافی ہے۔(۲ . ۲)اسرارالصلاة (عبدالحسین تہرانی)/ص ۴۱
) . ۱(سورہ طٰہٰ/آیت ۱۱۱ (فضل بن شاذان سے مروی ہے امام علی رضا فرماتے ہیں:اگرکوئی تم سے یہ معلوم کرے کہ تکبیرکہتے وقت دونوں کوکانوں تک بلندکرنے کارازکیاہے تو ا سے یہ جواب دوکہ دونوں ہاتھوں کوبلندکرنا ایک نوع تضرع وزاری ہے اورغیرخداسے دوری کرناہے لہٰذاخداوندعالم دوست رکھتاہے کہ نمازی عبادت میں خضوع ،التماس اورتضرع کی کیفیت پیداکرے اوردوسری وجہ یہ) ہے کہ ہاتھوں کوبلند کرنے سے نیت میں استمدادپایاجاتاہے اورحضورقلب پیداہوتاہے۔(۱
. ۱(علل الشرایع/ج ۱/ص ۲۴۶ (

عرفان اسلامی میں لکھاہے ،بعض علمائے دین کہتے ہیں : نماز کی نیت کرنے کے بعد تکبیرة الاحرام کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلندکرنے کے معنی ہیں:بارالٰہا! میں گناہوں میں غرق ہوں ،تو میر ے ان دونوں ہاتھوں کو پکڑلے اورمجھے نجات دیدے . عرفان اسلامی /ج ۵/ص ۲۰۳

رازقیام

جب نمازکے لئے کھڑے ہوجائیں تو نہایت اخلاص وحضورقلب کے ساتھ تکبیرة الاحرام کہیں اوربغیرکسی حرکت کے سیدھے کھڑے رہیں،بدن کوحرکت نہ دیں ،نہ ذرہ برابرکسی طرف جھکیں اورنہ کسی چیزپرٹیک لگائیں بلکہ سیدھے کھڑے ہوکرسکون وآرام کے ساتھ تکبیرة الاحرام کہیں ۔

تکبیرة الاحرام کہتے وقت قیام کرنااوررکوع میں جانے سے پہلے قیام کرناجسے قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں یہ دونوں قیام رکن نمازہیں اگران دونوں میں سے کوئی قیام عمداًیاسہواًترک ہوجائے تونمازکادوبارہ پڑھناواجب ہے لیکن حمدوسورہ پڑھتے وقت اوراسی طرح رکوع کے بعدبھی قیام کرناواجب ہے مگر یہ ایساقیام ہے کہ جس کے عمداًًترک کرنے سے نمازباطل ہے اورسہواًترک ہوجانے سے نمازباطل نہیں ہوتی ہے ۔

مستحب ہے کہ نمازگزارقیام کی حالت میں اپنے دونوں کاندھوں کونیچے کی طرف جھکائے رکھے، دونوں ہاتھوں کو نیچے لٹکائے رکھے،دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کواپنی ران پررکھے،پیرکے انگوٹھوں کوقبلہ کی سمت رکھے،دونوں پیروں کے درمیان حداقل تین انگلیوں کے برابر اورحداکثرایک بالشت کے برابرفاصلہ رکھے،بدن کاوزن ایک ساتھ دونوں پاو ںُ پررکھے اوراللہ کی بارگاہ میں خضوع وخشوع کے ساتھ قیام کریں۔

رازوجوب قیام

نمازمیں قیام کواس لئے واجب قراردیاگیاہے تاکہ نمازگزاراس کے ذریعہ اس قیام کویادکرے جب اسے قبرسے بلندکیاجائے گااورپروردگارکے سامنے حاضرکیاجائے گا، پس نمازگزار قیام نمازکے ذریعہ روزقیامت قبروں سے بلندہوکربارگاہ خداوندی میں قیام کرنے کویادکرتاہے اورقیام نمازروزقیامت کے قیام کی یادتازہ کراتی ہے جیساکہ قرآن کریم میں ارشادباری تعالیٰ ہے: >یَومَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْن<(۱)یادکرواس دن کوکہ جس دن سب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہو نگے۔
. ۱(سورہ طٰہٰ/آیت ۱۱۱ (

حضرت آیت اللہ جوادملکی تبریزی “اسرارالصلاة”میں لکھتے ہیں :نمازکی حالت میں قیام کرنے کافلسفہ یہ ہے کہ انسان با رگا ہ باری تعا لیٰ میں کھڑے ہو کر اس کی بند گی کا حق اداکر ے اور اللہ کی نعمت و برکتوں بہرہ مند ہو اور اپنے دل میں یہ خیال پیداکرے کہ کل مجھے قیامت میں بھی اس کی بارگاہ میں قیام کرنا ہے ،قیام میں قیام کواسی لئے واجب قرادیاگیاہے تاکہ نمازگزاراس قیام کے ذریعہ روزقیامت کے قیام کویادکرے ۔
. اسرارالصلاة /ص ۲۰۴

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تفسیر ‘‘کشف الاسرار ’’ میں لکھاہے:نمازمیں کی حالت میں نماز گزارکی چار شکل وہیئت پائی جاتی ہیں قیام، رکوع،سجود قعود، اس کی حکمت و فلسفہ یہ ہے کہ مخلوقات عالم کی بھی چار صورت ہیں بعض موجودات ایسے ہیں جو ہمیشہ سیدھے کھڑا رہتے ہیں وہ درخت وغیرہ ہیں (جواللہ کی حمدوثنا کرتے رہتے ہیں)اوربعض موجودات ایسے ہیں جوہمیشہ رکوع کی مانندخمیدہ حالت میں رہتے ہیں جیسے چوپائے، اونٹ، گائے ،بھیڑ ،بکریاں وغیرہ اوربعض ایسے بھی جو ہمیشہ زمیں پرسجدہ کے مانندپڑے رہتے ہیں وہ حشرات اورکیڑے وغیرہ ہیں اور بعض موجودات ایسے ہیں جوہمیشہ زمین پر بیٹھے رہتے ہیں وہ حشیش و نباتات وگل وگیا ہ وغیرہ ہیں اوریہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

خدا وند عالم اپنی عبادت کے لئے انسان پرنمازمیں موجودات جہان کی ان چاروں صورتوں کوواجب قراردیاہے تاکہ انسان قیام ورکوع وسجود وقعو د کے ذریعہ ان تمام موجودات کی تسبیح کاثواب حاصل کرسکے کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے خدانے انسان کوعبادت میں بھی ان سے افضل قراردینے کے لئے نمازمیں قیام وقعود،رکوع وسجودکوواجب قراردیاہے ۔

. تفسیرکشف الاسرار/ج ۲/ص ۳۷۶ ۔ ۳۷۷

نمازمیں قیام ورکوع وسجوداورقعودکے واجب قراردئے جانے کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے : دنیاکی ہرشئے اللہ کی عبادت وبندگی کرتی ہے ،کچھ موجودات ایسے ہیں جوزندگی بھرسیدھے کھڑے رہتے ہیں وہ درخت وغیرہ ہیں اوربعض موجودات ایسے ہیں جوہمیشہ رکوع کی طرح خمیدہ حالت میں رہتے ہیں وہ چوپائے (اونٹ گائے،بھیڑ،بکری ،گھوڑے)وغیرہ ہیں اورکچھ ایسے ہیں جومنھ کے بل زمین پر پڑے رہتے ہیں وہ حشرات وغیرہ ہیں اورکچھ ایسے بھی ہیں جوزمین پربیٹھے رہتے ہیں وہ حشیش ونباتات وغیرہ ہیں اوریہ سب موجودات اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ،اس کی حمدوثناکرتے رہتے ہیں لہٰذاخدوندعالم نے اشرف المخلوقات کواپنی عبادت کے لئے ان سب موجودات کے طرزعبادت کویکجاجمع کردیاہے جس کے مجموعہ کونمازکہاجاتاہے تاکہ انسان موجودات عالم کی تسبیح کوانجام دے سکے ۔

رازقرائت

نمازمیت کے علاوہ تمام دورکعتی (واجب اورمستحبی)نمازوں کی دونوں رکعتوں میں اوردورکعتی نمازوں کے علاوہ تین رکعتی (نمازمغرب)اورچاررکعتی (ظہروعصر وعشاء)نمازوں کی پہلی دونوں رکعتوں میں تکبیرۃ الاحرام کے فوراًبعدسورہ حُمداورکسی ایک اورسورے کی قرائت کرناواجب ہے۔

حمدکے بجائے کسی دوسرے کی قرائت کرناصحیح نہیں ہے اورکوئی شخص حمدکے بجائے کسی دوسرے سورہ کی قرئت کرے تواسکی نمازباطل ہے ۔ ابن ابی جمہوراحسائی نے اپنی کتاب‘‘ عوالی اللئالی ’’میں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے یہ روایت کی ہے: قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:لاصلاۃ الّابفاتحۃ الکتاب. نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :سورہ حُمدکے بغیرنمازی ہی نہیں ہوتی ہے ۔

. عوالی اللئالی/ج ۱/ص ۱۹۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:لاصلاۃ لمن لم یقرا بٲمّ الکتاب فصائداً. پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :جو شخص نماز میں سور ۂ حمداوراس کے علاوہ دوسرے کی قرا ئت نہیں کرتا ہے اسکی نماز صحیح نہیں ہے ۔

. مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۱۵۸

سورہ حُمدکے بعدکسی ایک مکمل سورہ کی قرائت کرناواجب ہے ،اگرکوئی شخص دونوں سوروں سے ایک سورے کے ترک کرنے پرمجبورہوجائے میں تواس صورت میں حمدکاترک کرناجائزنہیں ہے، ایسانہیں ہوسکتاہے کہ حمدکوچھوڑکردوسرے سورہ کی قرائت پراکتفاء کرے خواہ واجبی نمازہویا مستحبی جیساکہ حدیث میں آیاہے:

عن محمدبن مسلم عن ابی عبدجعفرعلیہ السلام قال : سئلتہ عن الذی لایقرء بفاتحۃ الکتاب فی صلاتہ ؟ قال: لاصلاۃ الّا ٲن یقرء بہافی جہرا ٲواخفات، قلت:ایمااحبّ الیک اذاکان خائفاا ٲومستعجلایقرء سورۃ ا ٲوفاتحۃ ؟فقال:فاتحۃ الکتاب.

محمدابن مسلم سے مروی ہے ،میں نے امام باقر سے پوچھا:اس شخص کی نمازکے بارے میں کیاحکم ہے جواپنی نمازمیں سورہ حُمدکی قرائت نہیں کرتاہے ؟امام(علیہ السلام) نے جواب دیا:

سورہ حُمدکے بغیرنماز(قبول)نہیں ہوتی ہے ،چاہے جہری نمازپڑھ رہاہویااخفاتی ،میں نے کہا:اگروہ شخص حالت خوف میں ہے یاکسی ضروری کام کے لئے جلدی ہے(اوراس کے پاس صرف ات ناوقت ہے کہ وہ فقط ایک سورہ کی قرائت کرسکتاہے) آپ کس چیزکودوست رکھتے ہیں وہ اس صورت میں سورہ کوپڑھے یاحمدکو؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:سورۂ حمدکوپڑھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. الکافی/ج ۳/ص ۳۱۷

قرائت کے واجب قراردئے جانے کی وجہ
بعض لوگ ایسے ہیں جو اصلاً قرآن کی تلاوت نہیں کرتے ہیں یاکسی روزکرتے ہیں اورکسی روزنہیں کرتے ہیں ،نمازمیں اس لئے تلاوت کوواجب قراردیاگیاہے تاکہ قرآ ن نہ پڑھنے والے لوگ کم ازکم روزانہ پانچ مرتبہ نمازکے واسطہ سے قرآن کی تلاوت کرسکے اوراس کے ثواب سے محروم نہ رہے ۔
فضل بن شاذان نے امام علی رضا سے منقول نمازمیں قرائت کے واجب قرادئے جانے کی وجہ اس طرح بیان کی ہے:
امرالناس بالقرائة فی الصلاة لئلایکون القرآن مہجوراًمضیعاً، ولیکن محفوظا مدرسا فلایضمحل ولایجہل.
نمازمیں قرائت قرآن کریم کواس لئے واجب قرار دیا گیا ہے تاکہ قرآن مجیدلوگوں کے درمیان مہجورومتروک واقع نہ ہونے پائے بلکہ (گروآلود اورضایع ہونے سے)محفوظ رہے بلکہ حفظ ومطالعہ کے دامن میں قراررہے اورتاکہ لوگ اسے نہ بھول پائیں۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۱۰
قال صلی اللہ علیہ وآلہ:قراء ة القرآن فی الصلاة افضلٌ من قراء ة القرآن فی غیرالصلاة ۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں: نماز میں قرآن کی قرائت کرنا غیرنماز میں تلاوت کرنے سے افضل ہے۔
. تحف العقول/ص ۴۳
حضرت امام محمدباقر فرماتے ہیں:جوشخص کھڑے ہوکرنمازپڑھتاہے اوروہ نمازمیں قیام کی حالت میں قرآن کریم کی قرائت کرتاہے تو جت نے بھی حرفوں کی قرائت کرتاہے ،ہرحرف کے بدلہ اس کے نامہ اعمال میں سونیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر بیٹھ کر نمازپڑھتاہے تو ہر حرف پر پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،لیکن اگرکوئی شخص غیرنمازکی حالت میں قرآن کی قرائت کرتاہے توخداوندعالم اس کے نامہ أعمال میں ہرحرف کے عوض دس نیکیاں درج کرتاہے ۔ ثواب الاعمال/ص ۱۰۱

راز استعاذہ
سورہ حٔمدکی قرائت شروع کرنے سے پہلے مستحب ہے کہ اللہ تبارک وتعالی سے شیطان رجیم کے بارے میں پناہ مانگی جائے کیونکہ نمازمیں واجب ہے کہ انسان اپنی نیت کوآخرصحیح وسالم رکھے،اورنمازمیں اخلاص وحضورقلب رکھے،خداکے علاوہ کسی دوسری چیزکواپنے ذہن میں نہ لائے اورانسان کاعمل جت نازیادہ مہم ہوتاہے شیطان بھی اپنی پوری قدرت کے ساتھ اس پرحملہ کرنے کوشش کرتاہے اورشیطان نمازوعبادت خداوندی کوبہت زیادہ دشمن رکھتاہے کیونکہ وہ یہ جانتاہے کہ نمازوعبادت انسان کوگناہ ومنکرات سے دوررکھتی ہے لہٰذابندہ مٔومن جب نمازکے لئے قیام ہے توشیطان اس کے دل میں وسوسہ پیداکرنا چاہتا ہے اوراسے نمازمیں اخلاص وحضورقلب رکھنے سے منحرف کرنے اور ریاکاری کی چنگاری پیداکرنے کی کوشش کرتاہے ،اورہروقت بندوں کوراہ عبادت سے چھوڑدےنے اور گناہ ومنکرات میں ملوث ہونے کی دعوت دینے کے لئے حاضرہوتاہے ۔
وسوسہ شیطانی سے بچنے اورنمازمیں اخلاص وحضورقلب پیداکرنے لئے مستحب ہے کہ نمازگزارجب نمازکے لئے قیام کرے توسورہ حٔمدسے پہلے اللہ سے شیطان رجیم کی پناہ مانگے اور”آعوذباللھمن الشیطان الرجیم “کہے ۔
نمازکے شروع میں استعاذہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اللھسے شیطان رجیم کی پناہ مانگنامستحب ہے لہٰذانمازمیں قرآن کی قرائت کرنے سے شیطان رجیم سے پناہ مانگنامستحب ہے جیساکہ قرآن کریم میں ارشادخداوندی ہے:
<فَاِذَاقَرَا تَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْبِاللهِ مِنَ الشَّیْطَاْنِ الرَّجِیْمِ،اِنَّہُ لَیْسَ لَہُ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ آمَنُوْاوَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ>
جب آپ قرآن پڑھیں توشیطان رجیم کے مقابلہ کے لئے اللہ سے پناہ طلب کریں،شیطان ہرگزان لوگوں پرغلبہ نہیں پاسکتاہے جوصاحبان ایمان ہیں اورجواللھپرتوکل واعتمادرکھتے ہیں۔
. سورہ نٔحل/آیت ۹۸ ۔ ۹۹

ہرسورہ کے شروع میں”بسم اللہ...“ہونے کی وجہ
”بسم ا للہ...“ سورہ کاجزء ہے اس لئے سورہ کی ابتداء اسی کے ذریعہ ہونی چاہئے ،کیونکہ ہرکام کی ابتداء “ بسم ا للہ الرحمن الرحیم ” کے ذریعہ ہونی چاہئے ،اگرکسی نیک کی کام ابتدا اللہ تبارک تعالیٰ کے نام سے ہونی چاہئے ،اگرکسی کام

کی ابتدا اللہ کے نام سے نہ کی جائے تواس میں شیطان کے دخل ہونے کاامکان پایاجاتاہے اوراس کام کے نامکمل ہونے کابھی امکان رہتاہے اس لئے ہرنیک کی ابتداء اللہ کے نام کی جائے اسی لئے ہرسورہ کی ابتداء " بسم ا للہ..." کے ذریعہ ہونی چاہئے اسبارے میں حدیث میں آیاہے: عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال:کلّ امرذی بالٍ لم یذکرفیہ باسم اللہ فَہوابتر.
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:ہروہ کام جو"بسم اللہ... "سے شروع نہیں ہوتاہے وہ پایہ تکمیل کونہیں پہنچتاہے۔
. المیزان /ج ۱/ص ۱۴ ۔بحارالانوار/ج ۹۲ /ص ۲۴۲

راز قرائت حمد

نمازمیت کے علاوہ تمام دورکعتی (واجب اورمستحبی)نمازوں کی دونوں رکعتوں میں اوردورکعتی نمازوں کے علاوہ تین رکعتی (نمازمغرب)اورچاررکعتی (ظہروعصر وعشاء)نمازوں کی پہلی دونوں رکعتوں میں تکبیرة الاحرام کے فوراًبعدسورہ حُمدکی قرائت کرناواجب ہے اورحمدکے بجائے کسی دوسرے کی قرائت کرناصحیح نہیں ہے اورکوئی شخص حمدکے بجائے کسی دوسرے سورہ کی قرئت کرے تواس کی نمازباطل ہے ۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:لاصلاة لمن لم یقرا بٲمّ الکتاب فصاعداً۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :جو شخص نماز میں سور ئہ حمداوراس کے علاوہ دوسرے کی قرا ئت نہیں کرتا ہے اسکی نماز صحیح نہیں ہے ۔
. مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۱۵۸
سورہ حُمدکے ذریعہ قرائت کے آغازکئے جانے ک وجہ روایتوں میں اس طرح بیان کی گئی ہے:
فضل بن شاذان نے امام علی رضا سے منقول نمازمیں قرائت کے واجب قرادئے جانے کی وجہ اس طرح بیان کی ہے:
انمابدء بالحمددون سائر السورلانّہ لیس شی مٔن القرآن والکلام جمع فیہ من جوامع الخیروالحکمة ماجمع فی سورة الحمد.
قران کریم میں کوئی سورہ یاکوئی کلام ایسانہیں ہے کہ جس میں سورہ حُمدکے برابرخیروحکمت موجودہو
اورقول"الحمدللہ"ادائے شکرالٰہی ہے کہ جسے خداوندعالم نے واجب قراردیاہے ان نعمتوں کے بدلہ میں جواسنے اپنے بندوں پرنازل کی ہیں۔ . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۱۰
حدیث معراج میں آیاہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے اورآپ کونمازپڑھنے کاحکم دیاگیاتوآپ نمازکے لئے کھڑے ہوئے اورتکبیرکہہ نمازشروع کی تووحی پروردگارنازل ہوئی :میرانام لو!تونبی راکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے "بسم اللہ ..."اوراس طرح "بسم اللہ..."کوہرسورہ کے شروع میں رکھاگیااوراسے سورہ کاجزء قراردیاگیااس کے بعدوحی نازل ہوئی:اے رسول !میری حمدکرو،آنحضرت نے سورہ حُمدکی قرائت کی ۔
. الکافی/ج ۳/ص ۴۸۵
روایت میں آیاہے ،امام صادق سے کسی نے اس آیہ مُبارکہ (۱)کے بارے میں پوچھاتو امام (علیہ السلام)نے فرمایا:سورہ حُمدکو سبع مثانی کہاجاتاہے کیونکہ سورہ حُمدایساسورہ ہے جس میں سات آیتیں ہیں اوران میں سے ایک بھی ہے اسی لئے سبع کہاجاتاہے اورمثانی اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ سورہ نمازکی پہلی دورکعتوں میں پڑھا جاتا ہے ۔
. مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۱۵۷
پہلی رکعت میں سورہ قُدراوردوسری میں توحیدکے مستحب ہونے کی وجہ فقہاء کے درمیان مشہوریہ ہے کہ واجب نمازوں کی پہلی اوردوسری رکعت میں سورہ حمدکے بعدایک مکمل سورہ کی قرائت کرناواجب ہے لیکن مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حُمدبعدسورہ قدراوردوسری رکعت میں سورہ تُوحیدکی قرائت مستحب ہے ہمارے تمام آئمہ اطہار کی یہی سیرت رہی ہے وہ اپنی نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ حمدکے بعدسورہ قدراوردوسری رکعت میں سورہ تُوحیدکی قرائت کرتے تھے ۔ رویات میں آیاہے کہ امام علی ابن موسی الرّضا واجب نماز وں کی پہلی رکعت میں سورئہ حمد کے بعد سورئہ قدراور دوسری رکعت میں سورئہ حمد کے بعد سورئہ توحید کی قرائت کرتے تھے ۔
. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۷۶۰
ایک اورروایت میں آیاہے:ایک شیعہ اثنا عشری شخص نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف) کی خدمت میں خط تحریرکیااور امام (علیہ السلام) سے پوچھا:اے میرے مولا!آپ پرمیری جان قربان ہو!میں آپ سے ایک چیزمعلوم کرناچاہتاہوں اوروہ یہ ہے کہ نماز کی پہلی اوردوسری رکعت میں سورہ حُمدکے بعدکس سورہ کی قرائت کرنازیادہ فضیلت رکھتاہے ؟امام (علیہ السلام)نے جواب میں تحریرفرمایا:
پہلی رکعت میں سورئہ اور دوسری رکعت میں سورئہ اور امام (علیہ السلام)نے فرمایا:تعجب ہے کہ لوگ نمازوں میں سورئہ قدر کی قرائت نہیں کرتے ہیں، کسطرح ان کی نمازیں بارگاہ ربّ العزّت میں قبول ہوتی ہیں ۔
. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۷۶۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن روایت میں یہ بھی ملتاہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)پہلی رکعت میں حمدکے سورہ توحیداوردوسری رکعت میں سورہ قدرکی قرائت کرتے تھے اورشب معراج بھی آپ کوپروردگارنے پہلی رکعت میں حمدکے سورہ تُوحیدپڑھنے کاحکم دیا: اے محمد!(ص)سورہ حمدکے بعداپنے پروردگارکاشناسنامہ اورنسبت کوپڑھوقُلْ ہُوَاللهُ اَحَدٌ،اَللهُ الصَّمَدُ،لَمْ یَلِدْوَلَمْ یُوْلَدْ،وَلَمْ یَکُنْ لَّہُ کُفُوًااَحَدٌ>

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)نے نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعدسورہ تُوحید کی قرائت کی اورجب دوسری رکعت میں سورہ حُمدپڑھاتوپروردگارکی طرف سے وحی نازل ہوئی:

اے محمد!(ص)دوسری رکعت میں سورہ حُمدکے بعد کی قرائت کروکیونکہ یہ سورہ روزقیامت تک تمہارااورتمہارے اہلبیت سے منسوب ہے ،یہ سورہ تمہارااورتمہارے اہلبیت کی پہچان نامہ ہے جسمیں تمہاراشجرہ موجودہے ۔

. کافی/ج ۳/ص ۴۸۵

سوال یہ ہے جب سنت رسول یہ ہے کہ پہلی رکعت میں توحیداوردوسری رکعت میں قدرکی قرائت کی جائے توپھرپہلی رکعت سورہ قُدرکی قرائت کرنازیادہ ثواب کیوں رکھتاہے؟ اس کی وجہ اورراز کیاہے؟

اس کاجواب خودحدیث معراج سے واضح ہے کیونکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)کی ذات وہ ہے کہ جواللہ تبارک وتعالیٰ سے اس درجہ قریب تھے کہ قاب وقوسین کی منزل تک پہنچ گئے تھے اوراللہ ورسول کے درمیان کوئی واسطہ نہیں تھااسی اللہ نے اپنے حبیب کوحکم دیا:سورہ حُمدکے بعدتوحیدکی قرائت کرواوردوسری رکعت میں سورہ قدرپڑھوکیونکہ سورۂ توحید میراشجرہ نامہ ہے اوراس میں میری نسبت ذکر ہے اورسورہ قُدر تمہارے اہلبیت اطہار سے ایک خاص نسبت رکھتاہے اوراس میں تمہارے اہبیت کاشجرہ نامہ ذکرہے

وہ لوگ جواللہ سے قربت حاصل کرناچاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ ان عظیم القدرذات کاسہارالے کر جواللہ سے بہت زیادہ قریب ہوں اس کی بارگامیں قدم رکھیں تاکہ وہ ان کی عبادت کوان ذوات مقدسہ کے طفیل سے قبول کرلے

اہلبیت اطہار وہ ذوات مقدسہ ہیں جواللھسے بہت زیادہ قریب ہیں اسی لئے مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں اہلبیت سے منسوب سورہ قدرکی قرائت کی جائے اوردوسری رکعت میں خداوندعالم سے منسوب سورہ کی قرائت کی جائے لیکن پیغمبراسلام (صلی اللہ علیه و آلہ)کوخدانے شب معراج پہلی رکعت میں سورہ توحید اوردوسری رکعت میں سورہ قُدرکی قرائت کرنے حکم دیااس کی وجہ یہ ہے:

آنحضرت حبیب خداہیں اورخداورسول کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ خداوندعالم براہ راست وحی کے ذریعہ اپنے حبیب سے گفتگوکرتاہے اسلئے رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)کوخدانے پہلی رکعت میں اپنی ذات سے منسوب سورہ کی قرائت کاحکم دیا۔ روایت میں آیاہے :مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حُمدکے بعد "انّا انزلناہ..." اوردوسری رکعت میں "قل ہواللہ..."کی قرائت کی جائے کیونکہ سورہ قُدرنبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)اوران کے اہلبیت اطہار کاسورہ ہے لہٰذاہمیں چاہئے کہ اپنی نمازوں میں ان ذوات مقدسہ کو خدا تک پہنچنے کا وسیلہ قراردیں کیونکہ انھیں کے وسیلہ سے خداکی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۱۵

نمازکے آداب واسرار

سورعزائم کے قرائت نہ کرنے کی وجہ

اگرکوئی نمازی عمداًاپنی واجب نمازوں میں ان میں کسی ایک سورہ کی قرائت میں مشغول ہوجائے اورابھی سجدہ والی آیت کی قرائت نہیں کی ہے توواجب ہے کہ کسی دوسرے سورہ کی طرف منتقل ہوجائے اوراگرسجدہ ٔواجب والی آیت قرائت کرچکاہے تونمازباطل ہے کیونکہ اس آیت کی قرائت کرنے سے سجدہ کرناواجب ہے اوراس سجدہ کے کرنے سے نمازمیں ایک سجدہ کی زیادتی ہوجائے گی جوکہ نمازکے باطل ہوجانے کاسبب ہے لہٰذااس صورت میں واجب ہے کہ بیٹھ جائے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورسجدہ کرے اس کے بعدکھڑے ہوکردوبارہ نمازپڑھے ۔ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں:واجب نمازوں میں قرآن کریم کے چار عزائم سوروں میں سے کسی ایک بھی سورہ کی قرائت نہ کرواوروہ چارسورے یہ ہیں سورۂ سجدہ لُقمان ، حم سجدہ،نجم،علق،اگرکوئی شخص ان چارسوروں میں سے کسی ایک سورہ کی قرائت کرے تواس پرواجب ہے کہ سجدہ کرے اوریہ دعاپڑھے:

’’الٰہی آمنابماکفرواوعرفناماانکروا ، واجبناک الیٰ مادعوا ، الٰہی فالعفو العفو‘‘ اس کے بعدسجدہ سے سربلندکرے اورتکبیرکہے (اوردوبارہ نمازپڑھے)۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۰۶

زرارہ نے امام باقریاامام صادق سے روایت کی ہے ،امام (علیہ السلام)فرماتے ہیں:اپنی واجب نمازوں میں سجدہ والے سوروں کوقرائت نہ کروکیونکہ ان پڑھنے سے نمازمیں ایک سجدہ زیادہ ہوجائے گااور زیادتی کی وجہ سے نمازباطل ہوجائے گی ۔

. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۹۶

راز جہراوخفات

مردوں پرواجب ہے کہ صبح اورمغرب وعشا کی نمازمیں حمدوسورہ کوبلندآوازسے پڑھیں لیکن عوتیں بلنداورآہستہ آوازمیں پڑھ سکتی ہیں جبکہ کوئی نامحرم ان کی آوازنہ سن رہاہو،اگرکوئی نامحرم عورت کی آوازسن رہاہے تواحتیاط واجب یہ ہے کہ آہستہ پڑھے اورنمازظہروعصرکی نمازمیں مردوعورت دونوں پرواجب ہے کہ حمدوسورہ کوآہستہ پڑھیں لیکن مردوں کے لئے مستحب ہے ان نمازوں میں ‘‘بسم اللہ الرحمٰن الرحیم’’ کوبلندآوازسے کہیں۔ حداخفات یہ ہے کہ نمازی خوداپنی قرائت کوسن سکتاہواورحدجہریہ ہے کہ امام جہری نمازوں میں قرائت کوات نی بلندآوازسے پڑھے کہ مامومین تک اس کی آوازپہنچ سکے اورمعمول سے زیادہ آوازبلندنہ کرے یعنی اسے چیخ نہ کہاجائے ،اگرچیخ کرپڑھے تونمازباطل ہے بلکہ معتدل طریقہ اختیارکرے یعنی آوازنہ ات نی زیادہ ہوکہ اسے چیخ کہاجائے اورنہ ات نی کم ہوکہ خودکوبھی آوازنہ آئے جیساکہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے: >لَاتَجْہَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَاتُخَافِت بِہَا<

اے رسول!اپنی نمازمیں میانہ روی اختیارکرو،نہ زیادہ بلندآوازسے اورنہ زیادہ آہستہ سے پڑھو۔

. سورہ أسراء /آیت ۱۱۰

ظہروعصرکی نمازمیں قرائت حمدوسورہ کے آہستہ پڑھنے اورنمازصبح ومغربین میں بلندآوازسے پڑھنے کاحکم کیوں دیاگیاہے ،تمام نمازوں میں حمدوسورہ کوبلندیاآہستہ پڑھنے میں کیاحرج ہے ؟

فضل بن شاذان نے امام علی رضا سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں امام(علیہ السلام) نے اس چیزکی وجہ بیان کی ہے کہ بعض نمازوں کوبلندآوازسے اوربعض کوآہستہ کیوں پڑھناچاہئے؟

امام علی رضا فرماتے ہیں:بعض نمازوں کوبلندآوازسے پڑھنے کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ نمازیں اندھرے اوقات میں پڑھی جاتی ہیں لہٰذاواحب ہے کہ انھیں بلندآوازسے پڑھ___________اجائے تاکہ راستہ گزرنے والاشخص سمجھ جائے کہ یہاں نمازجماعت ہورہی ہے اگروہ نمازپڑھناچاہتاہے توپڑھ لے کیونکہ اگروہ نمازجماعت کونہیں دیکھ سکتاہے تونمازکی آوازسن کرسمجھ سکتاہے نمازجماعت ہورہی ہے (لہٰذانمازصبح ومغربین کوبلندآوزسے پڑھناواجب قراردیاگیاہے)اوروہ دونمازیں جنھیں آہستہ پڑھنے کاحکم دیاگیاہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں نمازیں دن کے اجالہ میں پڑھی جاتی ہیں اوروہاں سے گزرنے والوں کونظرآتاہے کہ نمازقائم ہے لہٰذااس میں سننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اسی لئے ان دونماز(ظہرین)کوآہستہ پڑھنے کاحکم دیاگیاہے۔

. علل الشرایع/ج ۱/ص ۲۶۳

محمدابن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے پوچھا: کیاوجہ ہے کہ نمازجمعہ اورنمازمغرب وعشاء اورنمازصبح کوبلندآوازسے پڑھاجاتاہے اور نماز ظہر و عصر کو بلندآوازسے نہیں پڑھاجاتا ہے؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:

جس وقت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے توجمعہ کادن تھااوراللہ کی طرف واجب کی گئی پہلی نمازظہرکاوقت تھا(جب آنحضرت نے نمازجمعہ پڑھناشروع کی)خداوندعالم نے ملائکہ کوحکم دیاکہ وہ پیغمبر اسلام کے پیچھے جماعت سے نمازپڑھیں اورپیغمبرکوحکم دیاکہ حمدوسورہ کوبلندآوازسے قرائت کریں تاکہ انھیں اس کی فضیلت معلوم ہوجائے اس کے بعداللہ نے نمازعصرکوواجب قراردیااور(جوفرشتے نمازظہرمیں حاضرتھے ان کے علاوہ) کسی فرشتہ کونمازجماعت میں اضافہ نہیں کیااورپیغمبراسلام کوحکم دیاکہ نمازعصرکوبلندآوازسے نہ پڑھیں بلکہ آہستہ پڑھیں کیونکہ اس نمازمیں

آنحضرت کے پیچھے کوئی (نیافرشتہ)نہیں تھا
نمازظہروعصرکے بعداللہ تعالیٰ نے نمازمغرب کوواجب قراردیااورجیسے ہی مغرب کاوقت پہنچاتوآنحضرت نمازمغرب کے لئے کھڑے ہوئے توآپ کے پیچھے نمازمغربپڑھنے کے لئے ملائکہ حاضرہوئے ،اللہ نے اپنے حبیب کوحکم دیاکہ اس نمازمیں حمدوسورہ کوبلندآوازسے پڑھوتاکہ وہ سب قرائت کوسن سکیں اوراسی طرح جب نمازعشاء کے کھڑے ہوئے توملائکہ نمازمیں حاضرہوئے توخدانے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوحکم دیاکہ اس نمازمیں بھی حمدوسورہ کوبلندآوازسے پڑھو،اس کے بعدجب طلوع فجرکاوقت پہنچاتواللہ نے نمازصبح کوواجب قراردیااوراپنے حبیب کوحکم دیاکہ اس نمازکوبھی بلندآوازسے پڑھوتاکہ جس ملائکہ پراس نمازکی فضلیت واضح کی گئی اسی طرح لوگوں کوبھی اس کی فضیلت معلوم ہوجائے۔ . علل الشرایع/ج ۲/ص ۳۲۲
یہودیوں کی ایک جماعت پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس آئی اورانھوں نے آنحضرت سے سات سوال کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھاکہ تین نمازوں کوبلندآوازسے پڑھنے کاحکم کیوں دیاگیاہے ؟آنحضرت نے فرمایا:
اس کی وجہ یہ ہے انسان جت نی بلندآوازسے قرائت کرے گااورجس مقدارمیں اس کی آوازبلندہوگی اسی مقدارمیں جہنم کی آگ سے دوررہے گااورآسانی کے ساتھ پل صراط سے گزرجائے گااوروہ خوش وخرم رہے گایہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ . خصال(شیخ صدوق)/ص ۳۵۵
روایت میں ایاہے کہ حضرت امام علی بن محمد +سے قاضی یحییٰ ابن اکثم نے چندسوال کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھاکہ نمازصبح میں قرائت کے بلندآوازسے پڑھنے کی کیاوجہ ہے ؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:
نمازصبح اگرچہ دن کی نمازوں میں شمارہوتی ہے لیکن اس کی قرائت کورات کی نمازوں (مغرب وعشا)کی طرح بلندوآوازسے پڑھناجاتاہے جس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اس نمازکی قرائت کوبلندآوازسے پڑھتے تھے اوراس لئے بلندآوازسے پڑھتے تھے کیونکہ یہ نمازشب سے قریب ہے۔
. علل الشرائع/ج ۲/ص ۳۲۳

حمد کے بعدآمین کہناکیوں حرام ہے
سورہ حمدکی قرائت کے بعدآمین کہناجائزنہیں ہے بلکہ "الحمدللہ رب العالمین"کہنامستحب ہے کیونکہ سنت رسول یہی ہے کہ قرائت حمدکے بعد "الحمدللہ رب العالمین" کہاجائے۔
حدیث معراج میں آیاہے :جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے اورخداوندعالم نے آپ کونمازپڑھنے کاحکم دیااوروحی نازل کی:
اے محمد! کہواورسورہ حُمدپڑھو ،نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ایسا ہی کیااور"ولاالضالین"کہنے کے بعد"الحمدللهرب العالمین"کہا(آمین نہیں کہا لہٰذاسنت رسول یہ ہے کہ سورہ حمدکے بعد"الحمدللهرب العالمین"کہاجائے)۔
. کافی/ج ۳/ص ۴۸۵
جمیل ابن دراج سے مروی ہے امام صادق فرماتے ہیں:جب تم جماعت سے نمازپڑھو اورامام جماعت سورہ حُمدکی قرائت سے فارغ ہوجائے توتم" الحمدللهرب العالمین" کہواورآمین ہرگزنہ کہو۔
. الکافی/ج ۳/ص ۳۱۳
معاویہ ابن وہب سے مروی ہے وہ کہتے ہیں :میں نے امام صادقسے کہا:میں امام جماعت کے "غیرالمغضوب علیهم ولاالضالین"کہنے کے بعدآمین کہتاہوں توامام (علیہ السلام)نے فرمایا:
وہ لوگ یہودی اورمسیحی ہیں جوامام جماعت کے "غیرالمغضوب علیهم ولاالضالین" کے کہنے بعدآمین کہتے ہیں۔
اس کے بعد امام(علیہ السلام) نے کوئی جملہ نہیں کہااورامام(علیہ السلام) کااس سائل کے سوال کاجواب دینے سے منھ پھیرلینااس بات کی دلیل کے ہے کہ امام(علیہ السلام) قرائت کے بعد اس جملہ کہنے کوپسندنہیں کرتے تھے ۔
. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۷۵

سورہ حمدکی مختصرتفسیر
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کچھ لوگ امیرالمومنین حضرت علی کی خدمت میں موجودتھے کاایک شخص نے امام (علیہ السلام)سے عرض کیا:اے میرے مولاآقاآپ پرہماری جان قربان ہو،ہمیں < بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرّحِيْمِ >کے معنی سے آگاہ کریں، امام (علیہ السلام)نے فرمایا:سچ یہ ہے کہ جب تم لفظ "اللہ" کو اپنی زبان پر جاری کرتے ہوتوتم خداکے افضل ترین ناموں میں سے ایک نام کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ذکرکرتے ہو ،یہ ایسانام ہے جس کے ذریعہ خدا کے علاوہ کسی دوسرے کو اس نام سے یاد نہیں کیا جاسکتا ہے اور خداکے علاوہ کسی بھی مخلوق کواس نام سے نہیں پکارا جاسکتاہے ،دوسر ے شخص نے پوچھا: ”اللہ“کی تفسیر کیا ہے ؟ حضرت علی نے فرمایا: ”اللہ“ وہ ذات ہے کہ دنیاکی ہر مخلوق ہرطرح کے رنج وغم ، مشکلات ،حاجتمندی اورنیاز مندی کے وقت اسی سے لولگا تی ہے،اور تم بھی اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کو شروع کرتے وقت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم “کہتے ہوپس تم درحقیقت یہ کہتے ہو: ہم اپنے اس کام میں اس خدا سے مدد طلب کرتے ہیں جس کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرناجائز نہیں ہے اور اس خدا سے جو رحمن ہے یعنی رزق وروزی کو وسعت کے ساتھ ہم پر نازل کرتا ہے اور وہ خدا جو رحیم ہے اوردونوں جہاں میں یعنی دنیاوآخرت میں ہم پررحم کرتاہے ۔ بحارالانوار/ج ۲۹ /ص ۲۳۲

الحمدللھرب العالمین

ایک شخص امیرالمومنین علی بن ابی طلب +کی خدمت میں ایااورعرض کیا : یاامیرالمومنین !آپ میرے لئے ” اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن“کی تفسیر بیان کیجئے ،امام علینے فرمایا : ”الحمدللّٰہ“کی تفسیریہ ہے کہ خداوندعالم نے اپنی بعض نعمتوں کو اجمالی طور سے اپنے بندوں کے سامنے ان کی معرفی کی ہے اورواضح طورسے ان کی معرفی نہیں کی ہے کیونکہ بندے تمام نعمتوں کوکامل طورسے شناخت کرنے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اس لئے کہ خداکی عطاکی ہوئی نعمتیں ات نی زیادہ ہیں کہ انسان انھیں شمار کرنے اوران کی معرفت حاصل کرنے سے قاصرہے لہٰذا ”الحمدللہ“کے معنی یہ ہیں کہ تمام حمدوثناء خداسے مخصوص ہے ان نعمتو ں کی وجہ سے جو اس نے ہمیں عطا کی ہیں اورامام (علیہ السلام) نے فرمایا:”ربّ العالمین“یعنی خداوند عالم دونوں جہاں(دنیاوآخرت)کاپیداکرنے والاہے ،اوردونوں جہاں کا مالک وصاحب اختیار ہے یعنی حیوانات وجمادات ونباتات ،آگ،ہوا،پانی ،زمین ،آسمان ،دریا... کا مالک ہے۔
. بحارالانوار/ ۲۹ /ص ۲۴۵

الرحمن الرحیم

”رحمٰن“اللہ کی ایک صفت عام ہے جودنیامیں مومن اورکافردونوں کے شامل حال ہوتی ہے اورتمام بندوں پراس کی رحمت نازل ہوتی ہے ،وہ دنیامیں ہرانسان مومن ،منافق،عالم ،جاہل ،سخی ، ظالم ،حاکم ...کورزق عطاکرتاہے ،اورکسی بندے کواپنے دروازہ رُحمت سے خالی نہیں لوٹاتاہے

” رحمٰن“ وہ ذات ہے جواپنے تمام بندوں(مومن ،منافق کافر...)کی روزی کے بارے میں شدیدطورسے متمائل رہتاہے اوران کی روزی کوقطع نہیں کرتاہے چاہے وہ کت ناہی گناہ کریں،چاہے کت نی ہی اس کی نافرمانی کریں،وہ اپنی وسیع رحمت کے ذریعہ اپنے تمام بندوں کو روزی عطا کرتا ہے اور کسی کا رزق قطع نہیں کرتا ہے اب چاہے اس بندہ کامسلمان ہویاکافر،مومن ہویامنافق ،اس کے حکم کی اطاعت کرتے ہوں یا نافرمانی ،لیکن یہ یادرہے کہ خداوندعالم زمین پر مومنین کے وجودکی خاطردوسروں پررحم کرتاہے اگردنیاسے مومنین کاوجودختم ہوجائے تویہ دنیاتباہ وبربادہوجائے ،اسبارے میں ہم پہلے حدیث کو ذکرکرچکے ہیں۔ ” رحیم“خداکی ایک خاص صفت ہے کہ جوآخرت میں فقط مومنین سے مخصوص ہے امام صادق رحمن ورحیم کے معنی اس طرح بیان کرتے :اللہ تبارک تعالیٰ ہرشئے پرقدرت رکھتاہے ،وہ (دنیامیں)اپنی تمام مخلوق پررحم کرتاہے اور(روزقیامت)فقط مومنین پررحم کرے گا۔
. کافی /ج ۱/ص ۱۱۴

امام صادق فرماتے ہیں:رحمن ایک اسم خاص ہے جوفقط اللہ تبارک تعالیٰ سے مخصوص ہے اورصفت عام ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے تمام بندوں پررحم کرتاہے اوررحیم اسم عام لیکن صفت خاص ہے یعنی روزقیامت فقط ایک مخصوص گروہ پررحم کیاجائے گا۔
. تفسیرمجمع البیان /ج ۱/ص ۵۴

حضرت علی فرماتے ہیں : خدا وند عالم اپنے تمام بندوں پررحم کرتاہے اور یہ خداکی رحمت ہے کہ اس نے اپنی رحمت سے ۱۰۰ /رحمت پیدا کی ہیں اور ان میں سے ایک رحمت کو اپنے بندوں کے درمیان قرار دیا ہے کہ جس کے ذریعہ لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں،والداپنے اپنے فرزندپررحم کرتاہے اورحیوانات مائیں اپنے بچوں پررحم کرتی ہیں،جب قیاوت کادن آئے گاتواس ایک رحمت کی ۹۹ /قسم ہوں گی کہ جس کے ذریعہ امت محمدی پرحم کیاجائے گا۔
. تفسیرامام حسن عسکری/ص ۳۷

خداکی رحمت اس درجہ عام اوروسیع ہے کہ اس کی رحمت سے ناامیدہوناگناہ کبیرہ ہے کیونکہ وہ خودقرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

) >لَاتَقْنَطُوامِنْ رَحْمَةِ اللهِ،اِنَّ اللهَیَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیْعاًاِنَّہُ ہُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ<(۱ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونااللہ تمام گناہوں کامعاف کرنے والاہے اوروہ بہت زیادہ بخشنے والااورمہربان ہے۔

۱ .(سورہ زُمر/آیت ۵۳)

مالک یوم الدین

ایک دن وہ بھی آئے گاجب تمام لوگوں کوان کی قبروں سے بلندکیاجائے اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ وعدالت میں کھڑاکیاجائے گا،وہاں کسی کی نہ اولاد کام آئے گی ،نہ کسی کواس کامال کام آئے گا،لوگوں کے تمام ذریعے ،وسیلے اورامیدیں ختم ہوجائیں گی اوراس روزنہ فرعون کی حکومت ہوگی ،نہ نمرودکی ،نہ ہامان کی ،نہ شدادکی ،نہ اورکسی دوسرے شیطان صفت انسان کی بلکہ صرف خداکاکی حکومت ہوگی اوراسی کاحکم نافذہوگا، سورہ اًنفطارمیں ارشادباری تعالیٰ ہے:

>وَالامرُ یومَئِذٍلِلّٰہِ<اس دن تمام امورخداکے ہاتھ میں ہونگے۔ اس روزتمام لوگوں سے یہ سوال ہوگا:آج حکومت کس کی ہے؟ جواب دیں گےاس خداکی جواکیلا ہے اورقہاربھی ہے،جسدن لوگوں یہ سوال کیاجائے گااس روزکوقیامت کہتے ہیں۔

. سورہ اًنفطار/آیت ۱۹

اس روزصرف انسان کے وہ نیک اعمال کام آئیں گے جواس نے دنیامیں آل محمدکی محبت وولایت کے زیرسایہ انجام دئے ہونگے

امیرالمومنین علی ابی طالب آیہ مُبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں : حقیقت یہ ہے کہ خدا وند عالم قیامت کے دن تمام مخلوق کی تقدیر کا مالک ہو گا اور جس نے دنیا میں خدا کے بارے میں شک کیاہوگا ،اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوگی اورطغیانی وسر کشی کی ہوگی وہ ان سب کو واصل جہنم کرے گا اورجن لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہوگی اوران میں تواضع وانکسا ری پائی جاتی ہو گی ان کو خلد بریں میں جگہ عنایت کر گا . " ہزارویک نکتہ دربارہ نماز"/ش ۷۷۵ /ص ۲۴۲

ایاک نعبدو ایاک نستعین

یہاں تک بندہ نے سورہ حُمدکی آیتیں قرائت کی ہیں ان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اوراس کی کرامت کااقرارکرتاہے اوراس کے مالک وخالق دونوں ہونے کی شہادت دیتاہے لیکن اب یہاں سے اس آیہ کریمہ کے ذریعہ اظہاربندگی کرتاہے اورکہتاہے :میری عبادت فقط تیرے لئے ہے ،تیرے علاوہ کسی دوسرے کوعبادت میں شریک قرارنہیں دیتاہوں یعنی میں اقرارکرتاہوں کہ میرامعبودفقط ایک ہے ۔

جوبندہ حقیقت میں اللہ تبارک تعالی کے رحیم وکریم اورمالک دوجہاں ہونے کااقرارکرتاہے ،اوراپنی عبادت کواسی سے مخصوص کرتاہے وہ کسی بھی مخلوق کے آگے سرنہیں جھکاتا ہے،اپنے آپ کوذات پروردگارکے علاوہ کسی دوسرے محتاج نہیں سمجھتاہے ،اب وہ لوگ جواللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتے ہیں اوردوسروں کے آگے سربھی جھکاتے ہیں اوردوسروں کے سامنے اپنی حاجتوں کوبیان کرتے ہیں وہ لوگ فقط زبان سے خداکوایک مانتے ہیں ،اوریقین کامل کے ساتھ اسے اپنامعبودنہیں مانتے ہیں ،اس پرمکمل بھروسہ نہیں رکھتے ہیں البتہ کسی ایسی بابرکت ذات گرامی کوجواللہ تبارک سے بہت زیادہ قریب ہواسے وسیلہ قراردینے کوشرک نہیں کہاجاتاہے اوروسیلہ کے بغیرکسی جگہ کوئی رسائی ممکن نہیں ہے ،وسیلہ کے بارے میں ذکرہوچکاہے لہٰذایہاں پربحث طولانی اورتکرارہوجائے گی ۔

جمع کی لفظ استعمال کئے جانے کاراز

اس آیہ مبارکہ کے بارے میں ایک اہم سوال یہ پیدا ہو تا ہے کہ متکلم ایک شخص ہے اور وہ خدا سے کہہ رہا ہے : ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں جب قرائت کرنے والا ایک شخص ہے پھروہ اپنے لئے جمع کا صیغہ کیوں استعمال کرتا ہے ؟ مندرجہ ذیل امورمیں سے کوئی ایک وجہ ہوسکتی ہے ۱۔دین اسلام میں نمازجماعت کی بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:

>وَارْکَعُوا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ<(۱) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ نمازجماعت کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں روایتوں کوذکرکرچکے ہیں،جماعت میں موجودتمام بندے رکوع وسجودکرتے ہیں اس لئے جمع کی لفظ استعمال کرتاہے اورنمازمیں موجودہربندہ یہ کہتاہے: بارالٰہا!میں اکیلانہیں ہوں بلکہ اس پوری جماعت کے ساتھ ہوں اورسب کی جانب سے کہتاہوں ہم تیری عبادت کرتے ہیں اورتجھ ہی سے مددطلب کرتے ہیں،جمع کی لفظ استعمال کرنے سے ایک طرح کی گواہی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھی دی جاتی ہے میرے یہ بندہ بھی تیری عبادت میں مشغول ہیں۔
شہیدمطہری فرماتے ہیں:سورہ حمد نماز کا قطعی جزء ہے ،ہم اس سورے میں خداسے کہتے ہیں :'' اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَاِ یَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' (بارالٰہا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مددچاہتے ہیں) یعنی خدا یا ! میں ت نہانہیں ہوں ، بلکہ میں تمام مسلمانوں کے ساتھ) ہوں ،میں اس جماعت کے ساتھ ہوں اسی لئے جمع کی لفظ استعمال کرتاہوں۔(۲

. ۲)بزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۹۶۶ /ص ۲۹۸) . ۱(سورہ بٔقرہ/آیت/ ۴۳ (

اگرکوئی یہ اعتراض کرے ،جومومن فرادیٰ نمازپڑھتاہے تووہ جمع کاصیغہ کیوں استعمال کرتاہے ؟اس کاجواب یہ ہے کہ اگرمومن ت نہائی میں بھی نمازپڑھتاہے اس لئے وہ جماعت کاحکم رکھتاہے اور جمع کاصیغہ استعمال کرتاہے کیونکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:
المومن وحدہ جماعة مومن بندے کی ت نہائی میں پڑھی جانے والی نمازبھی جماعت میں شمارہوتی ہے ۔
. تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۲۶۵
۲۔انبیاء وآئمہ اطہار کے علاوہ کوئی بھی شخص دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتاہے کہ میرارب مجھ سے راضی ہے اورمیں نے جواس کی عبادت کی ہے وہ سچے دل سے کی ہے ،اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ مکمل معرفت کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اوران کی عبادت برگاہ رب العزت میں قبول بھی ہوتی ہے اوروہ اپنے ان نورانی بندوں کی مددبھی کرتاہے،مگرہم تمام بندے خاک کے پتلے ہیں ،گناہوں میں الودہ ہیں،اللہ تبارک تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے ہیں اوراس کی عبادت ،اطاعت اوربندگی میں ناقص ہیں اورہم اپنی حاجتوں کواللہ کے علاوہ دوسروں کے آگے بھی بیان کرتے ہیں ،شایدہماری یہ عبادت بارگاہ خداوندی میں مقبولیت کادرجہ نہ رکھتی ہولہٰذاہم اپنی عبادتوں کے ساتھ انبیاء ورسل اورآئمہ اطہار کی عبادتوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کرتے ہیں تاکہ خداوندعالم ان کی عبادت کے وسیلے سے ہماری عبادت کوبھی قبول کرلے اوران کے وسیلے سے ہماری بھی مددکردے کیونکہ ہمیں اس بات کایقین ہے کہ وہ انبیاء ورسل اورآئمہ اطہار کی عبادتوں کوضرورقبول کرتاہے لہٰذاہم اپنی معیوب عبادتوں کوان صلحاء کے ساتھ بارگاخداوندی میں پیش کرتے ____________ہیں جس سے خداہماری ان معیوب عبادتوں کوقبول کرسکتاہے اورہماری مددکرسکتاہے۔
اگریہ سوال کرے کہ اگرہم اس مذکورقصدسے جمع کی لفظ استعمال کرتے ہیں توپھرخودانبیاء وآئمہ جمع کی لفظ کیوں استعمال کرتے تھے ؟
اس کاجواب یہ ہوسکتاہے کہ انبیاء وآئمہ اپنے محبوں کوہمیشہ یادرکھتے ہیں اوران ترقی وکامیابی کی دعاکرتے ہیں لہٰذابارگاہ خداوندی میں کہتے ہیں:بارالٰہا!توہماری عبادتوں کے ساتھ ہمارے محبوں کی بھی عبادت کوقبول کراورجس طرح توہماری مددکرتاہے ان بھی مددکراورروزقیامت بھی اپنے محبوں کاخاص خیال رکھیں اورانھیں اپنی شفاعت کے ذریعہ بہشت میں جگہ دلائیں گے ۔
۳۔ نمازمیں انسان کی فقط زبان ہی تسبیح وتقدیس پروردگانہیں کرتی ہے بلکہ اس کے تمام اعضاء وجوارح ،ہاتھ ،پیر،آنکھ، ناک، کان، دل اوردماغ شریک عبادت رہتے ہیں ،انسان نمازمیں اخلاص وحضورقلب رکھتاہے،خضوع خشوع رکھتاہے لہٰذاوہ اکیلانہیں ہے اس لئے جمع کی لفظ استعمال کرتاہے ۔
۴۔ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے: >مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلّالِیَعْبُدُوْنِ<(۱)میں نے جن وانس کونہیں پیداکیامگریہ کہ وہ میری عبادت کریں
جب خدانے تمام لوگوں کواپنی عبادت کے لئے، نمازگزارنمازمیں جمع کی لفظ سے یہ بتاناچاہتاہے چونکہ اللہ نے تمام لوگوں کواپنی عبادت کے لئے پیداکیاہے اورسب اس کی حمدوثناء کرتے ہیں اورمیں بھی انھیں میں سے ہوں لہٰذاہم سب تیری ہی توعبادت کرتے ہیں۔
. ۱(سورہ ذٔاریات/آیت ۶۵ (

اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم.
تفسیرفاتحة الکتاب میں لکھاہے : ہم نمازمیں اس آیہ مٔبارکہ کو زبان پر جاری کرتے ہو ئے پروردگار سے عرض کرتے ہیں : اے ہمارے پروردگار ! تو ہمیں توفیق عطاکر کہ جس طرح ہم تیری پہلے سے عبا دت کرتے آرہے ہیں آئندہ بھی تیرے مطیع وفرما نبردار بندے بنے رہیں . تفسیرفاتحة الکتاب/ص ۴۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیرالمومنین حضرت علی سے پوچھا گیا : پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)اور تمام مسلمان نماز میں دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں:'' اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' پروردگارا! تو ہم کو راہ راست کی ہدایت فرما جبکہ وہ سب ہدایت یافتہ ہیں؟ امام(علیه السلام) نے جواب دیا ''اِهْدَنا''سے مرادیہ ہے کہ خدایا! توہم کو راہ راست پر ثابت قدم رکھ . ہزارویگ نکتہ درباره نماز__________/ش ۷۱۳ /ص ۲۲۵

امام صادق فرماتے ہیں:'' اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ''یعنی پروردگارا! توہمیں ایسے راستے کی ہدایت کرتارہ جو تیری محبت ودوستی پر منتہی ہوتاہواوروہ سیدھاجنت کوپہنچتاہو اورتو ہمیں خواہشات نفسکی پیروی (اورجہنم کے راستہ)سے دوررکھ .

تفسیرالمیزان/ج ۱/ص ۳۸

امام صادقفرماتے ہیں: علی ابن ابی طالب +صراط المستقیم ہیں عن السجادعلیہ السلام قال:نحن ابواب اللہ ونحن صراط المستقیم. حضرت امام سجاد فرماتے ہیں : ہم آئمہ طا ہرین اللہ کے دروازہ ہیں اورہم ہی صراط مستقیم ہیں

معانی الاخبار/ص ۳۵ .

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْن رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)آیہ مبارکہ ''اہدناالصراط المستقیم ''کے بارے میں فرماتے ہیں:صرط مستقیم سے مرادوہ دین خداہے کہ جس کوخدانے جبرئیل کے ذریعہ حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیه و آلہ)پرناز ل کیااوراس آیہ مُبارکہ ''صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْن''کے بارے میں فرماتے ہیں: اس آیت مینصراط سے مراد حضرت علی کے وہ شیعہ ہیں کہ جن پرخداوندعالم نے ولایت علی ابن ابی طالب +کے ذریعہ اپنی نعمتیں نازل کی ہیں،نہ ان پرکبھی اپناغضب نازل کرے گااورنہ وہ کبھی گمراہ ہوں گے۔

. تفسیرنورالثقلین/ج ۱ج/ص ۲۳

امام صادق فرماتے ہیں:''صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ''سے حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیه و آلہ) اوران کی ذریت مرادہے۔

. تفسیرنورالثقلین/ج ۱ج/ص ۲۳

امیرالمومنین حضرت علی - فرماتے ہیں:اللہ تبارک وتعالیٰ کاانکارکرنے والے ''مغضوب علیہم ''اور''ضالین''میں شمارہوتے ہیں۔

. بحارلانوار/ج ۹۲ /ص ۳۵۶

امام صادق ''غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْن''کے بارے مینفرماتے ہیں: ''مغضوب علیہم ''سے ناصبی مرادہیں اور''ضالین '' سے وہ لوگ مرادہیں جوامام کے بارے میں شک کرتے ہیں اوران کی معرفت نہیں رکھتے ہیں۔

. تفسیرقمی /ج ۱/ص ۲۹

نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)فرماتے ہیں:''المغضوب علیہم''سے یہودی اور''ضالین ''سے نصاری مرادہیں

. بحارالانوار/ج ۸۲ /ص ۲۱

حسین دیلمی ''ہزارویک نکتہ درباره نماز''میں لکھتے ہیں: قرآن کریم نے فرعون وقارون اور ابولہب کواورقوم عادوثموداورقوم بنی اسرائیل کوان میں شمارکیاہے جن پر خداوند عالم کا قہروغضب نازل ہو ا ہے (۱) اسی لئے ہم لوگ نماز میں روزانہ کہتے ہیں بارالہا ! تو ہم کو ان لوگو ں میں سے قرار نہ دے جن پر تو نے اپنا غضب نازل کیا ، اور جو لوگ گمراہ ہو گئے پروردگارا! تو ہم کو اعتقاد واخلاق وعمل میں فرعون ،قارون وابو لہب اور قوم عادوثمو دو بنی اسرائیل کے مانند قرار نہ دے اور ہمارے) قدموں کوان کے راستے کہ طر ف اٹھنے سے باز رکھ(۲

----

۱ (اعراف /آیت ۸۵ ۔ ۹۲ ،بقره /آیت ۶۱ کی طرف اشاره ہے۔ (. ۲(ہزارویک نکتہ درباره نماز/ش ۸۸۰ /ص ۲۷۳ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سورہ تُوحیدکی مختصرتفسیر
سورہ توحیدکوتوحیدکہے جانے اوراس کے نزول کی وجہ اس سورہ کوتوحیدکہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس پورے سورہ میں پہلی آیت سے آخری آیت تک توحیدباری تعالیٰ کاذکرہے اوراس سورہ کواخلاص بھی کہتے ہیں کیونکہ انسان اس سورہ کی معرفت اوراس پرایمان واعتقاد رکھنے سے شرک جیسی نجاست سے پاک وخالص ہوجاتاہے بعض کہتے ہیں:اگرکوئی اس سورہ کوتعظیم خداکوذہن میں رکھ کرقرائت کرتاہے توخداوندعالم اسے آتشجہنم سے نجات دے دیتاہے۔ کتب تفاسیرمیں اس سورہ کی شان نزول کی حدیث کے ضمن میں چندوجہ بیان کی گئی ہیں:
١۔ابی ابن کعب اورجابرسے مروی ہے کہ مشرکین نے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے کہا:آپ ہمارے لئے اپنے خداکی معرفت بیان کریں توآنحضرت پریہ سورہ نازل ہوا۔ ٢۔ابن عباس سے مروی ہے :عامربن طفیل اوراردبن ربیعہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں آئے ،عامرنے کہا: اے محمد!تم ہمیں کس کی طرف دعوت دیتے ہو؟آنحضرت نے کہا: خداکی طرف،اس نے کہا:تم اپنے اس خداکی صفت بیان کرو،وہ سونے سے بناہے یاچاندی سے ،لوہے سے بناہے یالکڑی سے؟پسخداوندعالم نے یہ سورہ نازل کیا۔ ٣۔محمدابن مسلم نے حضرت امام صادق سے روایت کی ہے ،امام فرماتے ہیں کہ: یہودیوں نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے سوال کیااورکہا :اے محمد!تم اپنے پروردگارکی معرفت بیان کرواوراس کانسب بتاؤ(کہ وہ خدا کون ہے ، اس کا باپ کون ہے ، اس کافرزند کون ہے شایدہم ایمان لے آئیں) آنحضرت نے تین دن ان کی بات کاجواب نہ دیااورغور وفکر کرتے رہے کیونکہ وحی پروردگا ر کے منتظر تھے ، اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی بھی جملہ اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے تھے لہٰذاخدا کی طرف سے سورئہ ''قُلْ ہُوَاللهُ اَحَدْ ... '' نازل ہوا۔
. تفسیرمجمع البیان/ج ١٠ /ص ۴٨۵
مرحوم کلینی نے کافی معراج النبی سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے جس کاخلاصہ یہ ہے کہ جسوقت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)معراج پرگئے اورنمازکاوقت پہنچاتوخدانے آپ کووضوکرنے کاحکم دیا ،آپ نے وضوکیااورنمازکے کھڑے ہوئے ،انبیاء ملائکہ نے آپ کے پیچھے نمازجماعت کے کھڑے ہوئے ہیں خداوندعالم نے وحی نازل کی:
اے محمد! ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''کہواورسورہ حٗمدپڑھو ،نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ایسا ہی
کیااور''ولاالضالین''کہنے کے بعد''الحمدللهرب العالمین''کہا(آمین نہیں کہا لہٰذاسنت رسول یہ ہے کہ سورہ حمدکے بعد''الحمدللهرب العالمین''کہاجائے) خدانے کہا: اے محمد!(ص)سورہ حمدکے بعداپنے پروردگارکاشناسنامہ اورنسبت کوپڑھواوراے رسول !ان مشرکین سے کہدو وہ اللہ ایک ہے،اللهبرحق اوربے نیازہے ،اس کاکوئی عدیل ونظیرنہیں ہے کہ جواس کے مثل ہو،پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نماز کی پہلی رکعت میں سورئہ حمد کے بعد سورہ تُوحید کی قرائت کی اورجب دوسری رکعت میں سورہ حٗمدپڑھاتوپروردگارطرف سے وحی نازل ہوئی: اے محمد!(ص)دوسری رکعت میں سورہ حٗمدکے بعد کی قرائت کروکیونکہ یہ سورئہ روزقیامت تک تمہارااورتمہارے اہلبیت سے منسوب ہے یہ سورہ تمہارااورتمہارے اہلبیت کاشناسنامہ ہے جسمیں تمہاراشجرہ موجودہے ۔
. کافی/ج ٣/ص ۴٨۵

اَحَدْکہے جانے کی وجہ
سوال یہ ہے کہ خداوندعالم نے ''احد''کیوں کہا''واحد''کیوں نہیں کہا؟مختصرجواب یہ کہ احداورواحددونوں میں فرق پایاجاتاہے ''احد''یعنی وہ اکیلاعددکہ جس میں کسی طرح کی دوئی ،ترکیب اورتجزیہ کاامکان نہیں ہے اوروہ اپنی ذات میں تجزیہ وتقسیم کی صلاحیت نہیں رکھتاہے اوراس کے لئے ثانی اوردوئی کاوجودنہیں پایاجاتاہے لیکن ''واحد''ایساعددہے جس میں تجزیہ وترکیب اورتقسیم بندی کاامکان پایاجاتاہے اوراسکاثانی موجودہوتاہے۔ امیرا لمو منین حضرت علی سے سورئہ توحید کی تفسیربیان کرنے کی فرمائش کی گئی تو آپ نے فرمایا :''قل ھواللہ احد'' یعنی خدا ایسااکیلاہے کہ جس کی ذات وصفات میں تعددنہیں پایاجاتاہے (اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے)''اللہ الصمد''یعنی خدا کی ذات ایسی ہے کہ جس کے کوئی اعضاء واجزاء نہیں ہیں اور ہر چیز سے بے نیاز ہے(یعنی خداجسم نہیں رکھتاہے (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’لَمْ يَلِدْ‘‘يعنى اس كے كوئى فرزند بهى نہيں ہے تاكہ وه فرزند اس كى حكومت كا وارث بن سكے كيونكہ جوصاحب فرزندہوتاہے وه جسم بهى ضرور ركهتاہے اور جو جسم ركهتا ہے اس كے فنابهى ہے اور جو مر جاتاہے اس كى حكومت وباد شاہت كسى دوسرے كى طرف منتقل ہوجاتى ہے (ليكن خدا نہ جسم ركهتا ہے نہ كوئى فرزند اور نہ اس كو موت آ ئے گى ، وه ہمشيہ سے ہے اور ہمشيہ رہے گا(

’’وَلَم لوُلَدْ‘‘يعنى اس كوكسى نے پيدا نہيں كيا ہے ،اگراس كے كوئى باپ ہوتاتووه بادشاہت اورخدائى كے لئے زياده لائق ومستحق ہوتا اوركم ازكم وه باپ اپنے بيٹے كا شريک ضرورہوتا۔

. تفسيرمجمع البيان/ج ١٠ /ص ۴٨٩

راز تسبيحات اربعہ

تين اورچاركعتى نمازكى تيسرى اورچوتهى ركعت ميں نمازى كواختيارہے چاہے ايک مرتبہ سوره حُمدپرهے ياتين مرتبہ تسبيحات اربعہ يعنى ‘‘سبحان الله والحمدللهو لاالہ الآّالله والله اكبر’’كہے اورايسابهى كرسكتاہے كہ تيسرى ركعت ميں حمداورچوتهى ركعت ميں تسبيحات اربعہ پڑهے

اس كى كياوجہ ہے كہ تين وچاركعتى نمازوں كى تيسرى وچوتهى ركعت ميں تسبيحات اربعہ كاپڑهنازياده ثواب ركهتاہے اورسوره حُمدبهى پڑه سكتے ہيں ليكن پہلى ودوسرى ركعت ميں حمدكاپڑهناواجب ہے تسبيحات اربعہ نہيں پڑه سكتے ہيں ؟

حقيقت يہ ہے كہ پنجگانہ نمازوں ميں سے ہرنمازدوركعت تهى كيونكہ جب شب معراج الله تعالىٰ نے امت رسول پرنمازكوواجب قراردياتوہرنمازكودوركعتى واجب قرارديا تهاليكن پيغمبراسلام (صلى الله عليه و آله)نے ظہركى نمازميں دوركعت ،عصركى نمازميں دوركعت، مغرب كى نمازميں ايک ركعت اورعشاكى نمازميں دوركعت كوزياده كيا۔ پہلى دونوں ركعتوں ميں قرائت اورتيسرى وچوتهى ركعت ميں تسبيحات اربعہ كے ذريعہ فرق كئے كى وجہ امام على رضا نے اس طرح بيان كى ہے:

شروع كى دونوں ركعتوں ميں قرائت اورآخركى دونوں ركعتوں ميں تسبيحات اربعہ كواس لئے معين كياگياہے تاكہ الله كى طرف سے واجب كى گئى دونوں ركعتوں اورپيغمبراكرم (صلى الله عليه و آله)كى طرف سے واجب كى گئى آخرى دونوں ركعتوں كے درميان فرق ہوجائے (الله تعالىٰ نے دونوں ركعتوں ميں قرائت كوواجب قراردياہے اگرپيغمبراسلام (صلى الله عليه و آله)بهى اپنى طرف سے واجب كى گئى نمازميں حمدكى قرائت كوواجب قراردے ديتے توالله تعالىٰ سے واجب كى گئى ركعتوں اوررسول اسلام كى طرف واجب كى گئى ركعتوں ميں كوئى فرق نہ رہتا)۔

. من لايحضره الفقيہ/ج ١/ص ٣٠٨

محمدابن عمران نے حضرت امام صادق سے پوچها:اس كى كياوجہ ہے كہ نمازكى تيسرى اورچوتهى ركعت ميں تسبيحات اربعہ كاپڑهناقرائت كرنے سے زياده افضل ہے؟امام(عليه السلام) نے فرمايا:جب نبى اكرم (صلى الله عليه و آله)معراج پرگئے اورآپ آخرى دوركعتوں ميں مشغول تهے كہ عظمت پرودگاركامشاہده كياتوحيرت ذره ہوگئے اوركہا:‘‘سبحان الله ، والحمدلله ، ولاالہ الآّالله ، والله اكبر’’اسى وجہ سے تسبيح كو قرائت سے افضل قراردياگياہے۔ . من لايحضره الفقيہ/ج ١/ص ٣٠٨

اس كى كياوجہ ہے كہ تسبيح فقط چارہيں اسسے كم وزياده كيوں نہيں ہيں؟ روايت ميں آياہے كہ امام صادق سے كسى نے پوچها:كعبہ كوكعبہ كس لئے كہاجاتاہے؟امام(عليه السلام) نے فرمايا:كيونكہ اس كے چارگوشہ ہيں،پوچها:اس كے چارگوشہ كيوں ہيں؟امام (عليه السلام) نے فرمايا:كيونكہ وه بيت المعموركے مقابلہ ميں ہے اوراس كے چارگوشہ ہيں (لہٰذاكعبہ كے چارگوشہ ہيں)راوى نے پوچها:بيت المعموركے چارگوشہ كيوں ہيں؟امام(عليه السلام) نے فرمايا:كيونكہ وه عرش كے مقابلہ ميں ہے اورعرش كے چارگوشہ ہيں اسى لئے بيت المعمورے كے بهى چارگوشہ ہيں،راوى نے پوچها:عرش كے چارگوشہ كيوں ہيں؟امام نے فرمايا:كيونكہ وه كلمات كہ جن پردين اسلام كى بنيادركهى گئى ہے چارہيں اوروه كلمات يہ ہيں:

’’سبحان الله ، والحمدلله ، ولاالہ الآّالله ، والله اكبر‘‘

. علل الشرايع/ج ٢/ص ٣٩٨

ركوع كے راز

كسى كى تعظيم وادب كى خاطراس كے آگے اپنے سراوركمركوخم كردينے كوركوع كہتے ہيں،ركوع ايک ايسى عبادت ہے جونمازگزاركى حالت تذلل كودوبالاكرديتى ہے اورانسان ركوع كى حالت ميں اپنے آپ كوخدائے قيوم كے سامنے ذليل وحقيرشماركرتاہے جس سے اس كاايمان اورزياده پختہ ہوجاتاہے،بارگاره خداوندى ميں خضوع خشوع كے ساتھ اس كى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تعظیم کے لئے سروگردن کے خم کردینے کورکوع کہاجاتاہے ،قرآن کریم اوراحادیث میں اس کی بہت زیادہ اہمیت اورفضیلت بیان کی گئی ہے۔
>وَاَقِیْمُوْالصَّلٰوة وَآتُوْالزَّکٰوةَ وَارْکَعُوْامَعَ الرَّاکِعِیْنَ< نمازقائم کرو،زکات اداکرواوررکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ . سورہ بقرہ/آیت ۴۳
>یٰامَرْیَمُ اقْنُتی لِرَبِّکِ وَاسْجُدی وَارْکَعی مَعَ الرَّاکِعِیْنَ< اے مریم تم اپنے پروردگارکی اطاعت کرواورسجدہ اوررکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔
. سورہ آل عمران/آیت ۴۳ >یٰااَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُواارْکَعُواوَاسْجُدُواوَاعْبُدُوارَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَلَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ< اے ایمان والو!رکوع کرو،سجدہ کرواوراپنے پروردگارکی عبادت کرواورکارخیرانجام دوکہ شایداسی طرح کامیاب ہوجاؤاورنجات حاصل کرلو۔
. سورہ حج/آیت ۷۷
مرحوم طبرسی تفسیرمجمع البیان میں لکھتے ہیں کہ جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ پہنچے تونوی ہجری میں اہل مدینہ گروہ درگروہ آنحضرتکے پاس رہے آتے رہے اوراللھورسول اوراس کی نازل کی ہوئی کتاب پرایمان لاتے رہے اورمسلمان ہوتے گئے اوردین اسلام کے ہرقانون کوقبول کرتے گئے ،ایک دن طائفہ ثقیف سے ایک جماعت جب آنحضرت کی خدمت میں پہنچی اورآپ نے انہیں بتوں کے بجائے اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے جھکنے اورنمازپڑھنے کاحکم دیاتواس جماعت نے جواب دیا:ہم ہرگزخم نہیں ہوں گے کیونکہ یہ کام ہمارے لئے ننگ وعارہے ، پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا: لاخیرفی دینٍ لیسفیہ رکوع ولاسجود
جس مذہب میں رکوع وسجود نہ ہواس میں کوئی خیر وکا میا بی نہیں پائی جاتی ہے ،خداوندعالم نے ان کے اس خیال کوباطل قراردینے کے لئے اس آیہ مبارکہ کونازل کیا:) >وَاِذَاقِیْلَ لَہُمْ ارْکَعُواالَایَرْکَعُْونَ<(۱) اورجب ان سے رکوع کرنے کے لئے کہاجاتاہے تورکوع نہیں کرتے ہیں۔(۲ . ۲)مجمع البیان /ج ۱۰ /ص ۲۳۶) .
۱(سورہ مرسلات/آیت ۴۸ (عن ابی جعفرعلیہ السلام انّہ قال:لاتعادالصلاة الّامن خمسة : الطہور ، والوقت ، والقبلة) ، والرکوع ، والسجود .(۱
امام صادق فرماتے ہیں:پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بغیر نمازباطل ہے اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں :وضو وقت قبلہ رکوع سجود۔
. ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۳۳۹ (
قال ابوجعفرعلیہ السلام:من اتمّ رکوعہ لم یدخلہ وحشة القبر۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں:جسکارکوع ___________مکمل ہوتاہے وہ وحشت قبرسے محفوظ رہے گا۔
. بحارالانوار/ج ۶/ص ۲۴۴
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لاصلاة لمن لم یتم رکوعہا وسجودہا۔ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جس شخص کارکوع وسجودکامل نہ ہواس کی نمازباطل ہے ۔
. بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۵۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:انّ اسرق السراق مَن سرق مِن صلاتہ قیل:یارسول اللہ:کیف یسرق صلاتہ ؟قال:لایتم رکوعہا ولاسجودہا۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:وہ شخص سب سے بڑاچورہے جواپنی نمازکی چوری کرتاہے توآنحضرت سے پوچھاگیا:نمازکی چوری کسی طرح کی جاتی ہے؟فرمایا:رکوع وسجودکوکامل طورسے انجام نہ دینا۔
. مستدرک الوسائل /ج ۱۸ /ص ۱۵۰

رکوع میں تسبیح کے قراردئے جانے کاراز
واجب ہے کہ ہرنمازگزاراپنی نمازکی پہلی رکعت میں حمدوسورہ کی قرائت کے بعداوردوسری رکعت میں حمدوسورہ کی قرائت وقنوت کے بعداورتیسری وچوتھی رکعت میں سورہ حمدیاتسبیحات اربعہ پڑھنے کے بعدتکبیرکہے اوررکوع میں جانے کے بعد اطمینان کے ساتھ تین مرتبہ ''سبحان اللہ''یاایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم وبحمدہ''کہے یاتحمید(الحمدللّٰہ)یاتہلیل(لاالہ الااللہ)یاتکبیر(اللہ اکبر)کہے یاان کے علاوہ کوئی بھی دوسراذکرکرے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ذکرتین مرتبہ ''سبحان اللہ''کہنے کے برابرہو،اگرکوئی شخص رکوع بطورکلی تسبیح کو ترک کردے تواس کی نمازباطل ہے ۔ رکوع وسجودمیں تسبیح ہی کوقراردیاگیاہے ،اورقرائت وغیرہ میں کیوں نہیں ہے اس میں کیارازہے؟
فضل بن شاذان سے مروی ہے :امام علی رضا فرماتے ہیں:رکوع وسجودمیں تسبیح کے قراردئے جانے کی چندوجہ ہیں جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ بندہ مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ خضوع خشوع،تعبدوتقوا،سکون واطمینان،تواضع وتذلل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورقصدقربت کے علاوہ اپنے رب کی تسبیح وتقدیس ،تعظیم وتمجیداورشکرخالق ورازق بھی کرے ،جس طرح تکبیر(اللہ اکبر) اورتہلیل (لاالٰہ الّا اللہ) کہتاہے اسی طرح تسبیح وتحمید(سبحان ربی العظیم وبحمدہ)بھی کہے اوراپنے دل ودماغ کوذکرخدامیں مشغول کرے تاکہ نمازی کی فکروامیداسے غیرخداکی طرف متوجہ ومبذول نہ کرسکے ۔

. علل الشرایع /ج ١/ص ٢۶١ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:مجھے رکوع وسجودکی حالت میں قرائت (قران)سے منع کیاگیاہے، رکوع میں خداوندعالم کی تعظیم کرنی چاہئے اورسجدہ میں دعازیادہ کرنی چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ سجدہ کی حالت میں کی جانے والی تمھاری دعا(بارگاہ رب العزت میں)قبول ہوجائے۔

معانی الاخبار/ص ٢٧٩

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رکوع وسجودمیں قرائت نہیں کی جاتی ہے بلکہ ان دونوں میں خدائے عزوجل کی حمدثناکی جاتی ہے۔

. قرب الاسناد/ص ١۴٢

رکوع وسجودکی تسبیح فرق رکھنے کی وجہ

ذکررکوع وسجودکی تسبیح مینفرق پایاجاتاہے یعنی رکوع میں ‘‘ سبحان ربی العظیم وبحمدہ ’’ اورسجدہ میں‘‘ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ’’کہاجاتاہے اس کارازکیاہے کہ رکوع میں ‘‘ربی العظیم’’اورسجدہ میں‘‘ ربی الاعلیٰ’’کہاجاتاہے؟ عقبہ ابن عامرجہنی سے مروی ہے: جب آیہ مُبارکہ نازل ہوئی تورسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے ہمیں حکم دیاکہ اسے اپنی نمازکے رکوع میں قراردواورجب آیہ مُبارکہ نازل ہوئی توآنحضرت نے ہمیں حکم دیاکہ اسے اپنی نمازکے سجدہ میں میں قراردو۔

. تہذب الاحکام/ج ٢/ص ٣١٣

حسین بن ابراہیم نے محمدبن زیادسے روایت کی ہے کہ: ہشام بن حکم نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا:اس کی وجہ کیاہے کہ رکوع میں‘‘ سبحان ربی العظیم وبحمدہ ’’ اورسجدہ میں ‘‘سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ’’کہاجاتاہے؟امام (علیه السلام)نے فرمایا: اے ہشام !جب نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)معراج پرگئے اورنمازپڑھناشروع کی جب قرائت سے فارغ ہوئے توآنحضرت کے ذہن میں سات حجاب آسمانی کوعبورکرنایادآیاتوعظمت پروردگارکی خاطرگردن کی رگوں میں لرزش پیداہوگئی لہٰذااپنے دونوں ہاتھوں کوزانوں پررکھااور اس طرح تسبیح پروردگارکرنے لگے‘‘ سبحان ربی العظیم وبحمدہ ’’(میرا پرور دگا ر جو کہ با عظمت ہے ہر عیب ونقص سے پاک ومنزّہ ہے اور میں اس کی حمد میں مشغول ہوں) جب رکوع سے بلندہونے لگے توآپ کی نظروں نے اس سے بھی زیادہ بلندی دیکھی جوآپ دیکھ چکے تھے لہٰذافوراًزمین پرگرپڑے اورپیشانی مبارک کو زمین رکھنے کے بعدکہا:‘‘ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ’’(میرا پر ور دگا رجو کہ سب سے بلندوبرتر ہے . ہر عیب ونقص سے پاک ومنزّہ ہے اور میں اس کی حمد میں مشغول ہوں)جب آپ نے سات مرتبہ ان جملوں کی تکرارکی توآپ کے جسم سے رعب برطرف ہوااوریہ سنت قرارپایا۔

. علل الشرائع/ج ٢/ص ٣٣٢

رکوع کوسجدوں سے پہلے رکھنے کی وجہ

نماز میں پہلے رکوع ہے اس کے بعد دوسجدے ہیں . اگربندہ رکوع کو حقیقت کے ساتھ بجالاتا ہے تو سجدے کرنے کی لیاقت رکھتا ہے ، رکوع میں بندگی کا ادب واحترام پایاجاتاہے اور سجدے میں معبود سے قربت حاصل کی جاتی ہے اب اگر کوئی نماز گزار حقیقت میں خدا کا ادب واحترام نہیں کرتا ہے اور معرفت خدا کے ساتھ رکوع نہیں کرتا ہے وہ سجدے میں جاکر خدا سے قربت حاصل نہیں کرسکتا ہے اور رکوع کو وہی شخص عمدہ طریقہ سے انجام دے سکتا ہے جس کے دل میں خضوع وخشوع پایاجاتاہو اور وہ اپنے آپ کو خداکے سامنے ذلیل وحقیر اور محتاج سمجھتا ہو اور خوف خدا میں اپنے اعضاء وسرو گردن کو جھکا ئے رکھتا ہو ۔

. رسائل الشہیدالثانی /ص ١٣١

گردن کوسیدھی رکھنے کاراز

مردکے لئے مستحب ہے کہ رکوع کی حالت مینزانوں کواندرکی طرف اور کمر کو ہموار اور گردن کمرکے برابرسیدھی اورکھینچ کررکھے معصومین کے بارے میں روایتوں میں ملتاہے کہ رکوع کی حکالت میں اپنی اس طرح سیدھی اورصاف رکھتے تھے کہ اگرپانی کاکوئی قطرہ آپ کی ڈالاجاتاتووہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرسکتاتھا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)جب رکوع کرتے تھے تواپنی کمرکواس طرح ہموار رکھتے تھے کہ اگران کی کمرپرپانی ڈال دیاجاتاتووہ بھی اپنی جگہ پرثابت رہتا۔
. معانی الاخبار/ص ۲۸۰
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص نمازمیں رکوع وسجود کی حالت میں اپنی کمرکوہمواراورسیدھی نہ رکھے اس نمازہی نہیں ہوتی ہے
. معانی الاخبار/ص ۲۸۰
زرارہ سے روایت ہے :امام محمدباقر فرماتے ہیں: جب تم رکوع کروتواپنے رکوع میں دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کافصلہ دواوراپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کوزانوں پررکھواورپہلے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کودائیزانوں پررکھواس کے بعدبائیں ہاتھ کی ہتھیلی کوبائیں زانوں پررکھواورہاتھ کی انگلیوں کوزانوں کے اطراف میں رکھواورانگلیوں کوآپس میں نہ ملاؤ،اگرتمھاری انگلیانزانوں کے اطراف تک پہنچ رہی ہوں توکافی ہے اورمیں یہ دوست رکھتاہوں کہ ہتھیلیوں کوزانوں پررکھواورانگلیوں کوکھول کررکھونہ انھیں اپس میں نہ ملاؤاوراپنی کمرکوسیدھی رکھو،گردن کوکھینچ کررکھواوراپنے دونوں پیروں کے درمیان نگاہ کرو۔
. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۸۳
ایک شخص امام علیکی خدمت میں ایااورکہا:اے خداکی محبوب ترین مخلوق کے چچازادبھائی__________!رکوع میں گردن کوسیدھے رکھنے کے کیامعنی ہیں؟ آپ نے فرمایا: رکوع میں گردن کو سیدھا رکھنے کارازاورفلسفہ یہ ہے یعنی بارالٰہا!میں تجھ پرایمان رکھتاہوں،تیرے حکم کامطیع ہوں اورتیرے سامنے میری یہ گردن حاضرہے اگرچاہے توقطع کردے۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۱۱

رازطول رکوع

رکوع کوذکرودعاکے ساتھ طول دینامستحب ہے ، خصوصاً امام جماعت کے لئے اگرکوئی شخص نمازجماعت میں شامل ہوناچاہتاہے اورامام کومحسوس ہوجائے کہ کوئی شخص نمازمیں شریک ہوناچاہتاہے تورکوع کودوبرابرطول دےنامستحب ہے تاکہ وہ شخص نمازجماعت میں شریک ہوجائے ۔
ابواسامہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے ہوئے سناہے:...میں تمھیںطول کوع وسجودکی وصیت کرتاہوں کیونکہ تم میں سے جب بھی کوئی شخص رکوع وسجودکوطول دیتاہے توشیطان اس کے پیچھے فریادبلندکرتاہے اورکہتاہے :انھوں نے خداکی اطاعت کی اوراس حکم سے کے خلاف سرکشی کی اورگناہ کیا،انھوں نے سجدہ کیااورمیں نے سجدہ کرنے سے خودداری کی۔
. کافی /ج ۲/ص ۷۷
بریدعجلی سے مروی ہے :میں نے امام صادقسے پوچھا:نمازمیں قرآن کی زیادہ تلاوت کرنازیادہ ثواب رکھتاہے یارکوع وسجودکوطول دینا؟امام (علیہ السلام)نے جواب دیا:رکوع وسجودکوطول دینازیادہ ثواب رکھتاہے ،کیاتم نے اس قول خداوندی کونہیں سناہے جس میں وہ فرماتاہے:
) >فَاقْرَءُ وْا مَاتَیَسَّرَ مِنْہُ ، وَاَقِیْمُواالصَّلاةَ<(۱ جت ناتم سے میسرہوسکے قرآن کی تلاوت کرواورنمازکوقائم کرو،آیہ مُبارکہ میں) نمازقائم کرنے سے مرادیہ ہے کہ رکوع وسجودکوطول دینا۔(۲ . ۲)السرائر(ابن ادریسحلی)/ج ۳/ص ۵۹۸) ۱(سورہ مُزمل/آیت ۲۰ (ہم باب رکوع میں کے آخرمیں ایک حدیث نقل کررہے ہیں کہ جس میں معصوم (علیہ السلام) نے رکوع کے آداب ومستحبات کوذکرکیاہے اوروہ حدیث یہ ہے: زرارہ سے مروی ہے امام باقر فرماتے ہیں:جب تم رکوع کرنے کاارادہ کرو تو(قرائت کے بعد)سیدھے کھڑے ہوئے "اللہ اکبر"کہواورجاؤاسکے بعدرکوع کی حالت میں یہ کہو :
"اللّٰہم لک رکعتُ ولکَ اسلمتُ وعلیکَ توکلتُ وانتَ ربّی خشعَ لکَ قلبی وسمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی ودمی ومُخّی وعصبی وعظامی وماااَقَلَّتْہُ قدمائی غیرمنکرٍولامستکبرٍولامستحسرٍ سبحان ربی العظیم وبحمدہ" اوراس ذکرکی تین مرتبہ آرام وسکون کے ساتھ تکرارکرواوررکوع میں اپنے پیروں کو اس طرح مرتب قراردوکہ دونوں پاؤں کے درمیان ایک بالشت کافاصلہ رہے اوردونوں زانوں پرہتھیلی کواس طرح رکھو کہ پہلے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کودائیں زانوپرقراردواس کے بعدبائیں ہاتھ کی ہتھیلی کوبائیں زانوں پررکھو، انگلیوں کوزانوں کے اطراف میں رکھو ،جب ہاتھوں کوزانوں پررکھوتو انگلیوں کوآپس میں نہ ملاؤبلکہ انھیں کھلارکھو،کمراورگردن کوسیدھی رکھو اوردونوں پاؤں کے درمیان نگاہ کرواور(ذکررکوع سے فارغ ہونے کے بعد)رکوع سے سربلندکرو اورسیدھے کھڑے ہوکر"سمع اللہ لمن حمدہ" کہواس کے

بعد“الحمدللهرب العالمين اہل الجبروت والکبریاء والعظمة للهرب العالمين”اسکے بعددونوں ہاتھوں کوبلندکرکے تکبیرکہو اورسجدہ میں جاؤ۔
. کافی /ج ۳/ص ۳۱۹

نمازکے آداب واسرار

رازسجدہ
سجدہ لغت میں خضوع میں استعمال ہوتاہے لیکن شرع میں خداوندعالم کی تعظیم کے لئے خضوع وخشوع کے ساتھ زمین پرپیشانی رکھ دینے کے بعداس کی تسبیح وتقدیس کرنے کوسجدہ کہاجاتاہے ۔
سجدہ ایک انتہائی خضوع ہے جس سے بڑھ کرکوئی خضوع وتواضع نہیں ہے اسی کے ذریعہ بندگی کااظہارہوتاہے، اسی لئے نمازپڑھنے کی جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے۔ سجدہ فقط خداکے لئے ہوتاہے اوراس کے علاوہ کسی دوسرے کوسجدہ کرناجائزنہیں ہے، قرآن کریم کی متعددآیات (۱) میں خداوندعالم کوسجدہ کرنے کاحکم دیاگیاہے اورروایات میں بھی اس کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے
۱(فصلت/آیت ۳۷ ۔ (
سورہ نجم/آیت ۶۲ ۔سورۂ .... حجر/آیت ۹۸ ۔سورہ علق/آیت ۱۹ ۔حج ۷۷ >مُحَمَّدٌرَسُولُ اللهِ وَالَّذِیْنَ مَعَہُ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِرُحَمٰاءُ بَیْنَہُمْ تَرٰیہُمْ رُکَّعاًسُجَّدًا یَبْتَغُوْنَ فَضْلاًمِنَ اللهِوَرِضْوَاناًسِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ
>یٰاَیُّہَاالَّذِیْنَآمَنُواارْکَعُواوَاسْجُدُواوَاعْبُدُوارَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَلَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ< اے ایمان ___________والو!رکوع کرو،سجدہ کرواوراپنے پروردگارکی عبادت کرواورکارخیرانجام دوکہ شایداسی طرح کامیاب ہوجاؤاورنجات حاصل کرلو۔
. سورہ حج/آیت ۷۷
قال الصادق علیہ السلام : اقرب مایکون العبد الی الله عزّوجل وہوساجدٌ۔ وہ چیزجوبندہ کوخدائے عزوجل سے بہت زیادہ قریب کردیتی ہے وہ سجدہ کی حالت ہے۔
. ثواب الاعمال/ص ۳۴
روایت میں آیا ہے :روز قیامت خدا وند متعا ل آ تشجہنم سے کہے گا: یانارُانضجی، یانارُاِحرقی وامّاموضع السجودفلاتقربی۔ اے جہنم کی آگ! توجس کو جلانا چاہتی ہے جلا دے لیکن اعضاء سجدہ کے ہر گز قریب نہ جا نا ۔
. منہج الصادقین،ج ۸،ص ۳۹۷ سجدہ اسی وقت مفیدہے جبکہ اسے خداوندعالم کی حقیقی معرفت کے ساتھ انجام دیاجائے ،اگرسجدہ کورب دوجہاں کی معرفت کے ساتھ انجام نہ دیاجائے تووہ سجدہ بیکارہے قال الصادق علیہ السلام:ماخسروَاللهمَن اتی بحقیقة السجود ولوکان فی العمرمرة واحدة۔
حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں : خدا کی قسم اگر کوئی شخص حقیقی سجد ہ کرے اسے زندگی میں کوئی مشکل نہیں آسکتی ہے اورنہ کو ئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے خواہ پوری زندگی میں ایک ہی مر تبہ ایسا سجدہ کرے ۔
. مصباح الشریعہ /ص ۹۰
العلوی علیہ السلام :سجدابلیسسجدة واحدة اربعة آلاف عام لم یردبہازخرف الدنیا. حضرت علی فرماتے ہیں: شیطان چارہزارسال تک ایک ہی سجدے میں پڑارہااوراس کا مقصد دنیااور زینت دنیا کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔
. مستدرک سفینة البحار/ج ۴/ص ۴۶۷
شیطان ہرسجدہ کودشمن نہیں رکھتاہے بلکہ اسی سجدہ کودشمن کورکھتاہے جوحقیقت میں سجدہ ہوتاہے، شیطان کو امیرشام ،ولید،مروان ابن حکم ،مامون ،ہارون وغیرہ کے سجدوں سے کوئی خوف نہیں تھا کیونکہ ان کاسجدہ حقیقی سجدہ نہیں تھا،شیطان اگرخوف ہراساں ہوتاہے توانبیاء وآئمہ اطہار اوران کے چاہنے والوں کے سجدوں سے خوف کھاتاہے کیونکہ یہ خداوندعالم کوحقیقت میں سجدہ کرتے ہیں شیطان کے ایک چیلے نے پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)کی پشت مبارک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پرسجدہ کی حالت اونٹ کی اوجھڑی رکھی،امام علی (علیہ السلام)کے سرمبارک پرمسجدمیں حالت سجدہ میں ضربت لگائی ،امام حسین کاسرمبارک شمرملعون نے سجدہ کی حالت میں تن سے جداکیااورآج بھی اسی شیطان کے چیلے روحانی پیشواؤں پرنمازکی حالت میں گولیاں چلاکرفرارہوجاتے ہیں،محرابوں میں بم دھماکہ کرادیتے ہیں
آیت اللہ مکارم شیرازی تفسیرنمونہ میں لکھتے ہیں: ابو جہل اپنے ساتھیوں سے کہتاتھا :اگر میں نے رسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوسجدہ کی حالت میں دیکھ لیا تو اپنے پیروں کے ذریعہ ان کی گردن کوتوڑ کر رکھ دوں گا، ایک دن جب رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)نماز میں مشغول تھے توابوجہل اپنے اس نا پاک ارادہ کو انجام دینے کے لئے مسجد میں داخل ہوا لیکن جیسے ہی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے قریب پہنچا تو سب نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کواس طرح چلارہاہے جیسے کوئی چیزاس کی طرف حملہ کررہی ہے اوروہ اپنے آپ کواس سے بچارہاہے اوراپنے ہاتھوں سے دفاع کرتے ہوئے پیچھے کی طرف ہٹ رہا ہے،اس سے پوچھاگیا:تواس طرح کیاکرہاہے اوراپنے ہاتھوں سے کس چیز کو دور کررہاہے ؟ اس نے کہا : میں اپنے اور پیغمبر کے درمیان ایک نشیب دیکھ رہا ہوں جس میں آگ روشن ہے جومجھے جلادینے کاارادہ رکھتی ہے اورمیں ایک خوفناک منظر دیکھ رہا تھا مجھے کچھ بال وپر نظر آرہے تھے ،اسی مو قع پر رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ابوجہل ذرہ برابر بھی نز دیک ہو جاتا تو اللہ کے فر شتے اس کو قطعہ قطعہ کر دیتے اور اس کے جسم کے ٹکڑ ے اٹھا کر لے جا تے ۔
. تفسیرنمونہ/ج ۲۷ /ص ۱۶۵

آدم(علیھ السلام) کواوریوسف کے سامنے سجدہ کرنے کی وجہ
سوال یہ ہے کہ جب خداکے علاوہ کسی ذات کوسجدہ کرناجائزنہیں ہے توپھرخداوندعالم نے شیطان سے آدم کوسجدہ کرنے کاحکم کیوں دیا؟اورارشادفرمایا: (۱)(ہم نے ملائکہ سے کہاکہ آدم کو سجدہ کرو توابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا)اورجب حضرت یعقوب(علیہ السلام) اوران کے فرزنددربار یوسف (علیہ السلام)میں مصرپہنچے توانھوں نے اپنے والدین (۱)کوتخت پرجگہ دی (۲)اورسب لوگ یوسف کے سامنے سجدہ میں گرپڑے ،حضرت یعقوب جوکہ اللہ کے نبی تھے انھوں نے اوران کے دوسرے فرزندوں نے غیرخداکو سجدہ کیوں کیا؟
----

۲)سورہ یُوسف) . ۱(سورہ بقرہ/آیت ۳۴ ۔اعراف/ ۱۱ ۔اسراء / ۶۱ ۔کہف/ ۵۰ ۔طٰہٰ/ ۱۱۶ (. /آیت ۱۰۰

۱(بعض کاخیال ہے کہ ابوین سے مرادباپ اورخالہ ہیں اوربعض نے یہ بھی کہاہے کہ (خداوندعالم نے ماں کودوبارہ زندہ کیاتاکہ اپنے لال کاعروج دیکھ سکیں،ترجمہ وتفسیرعلامہ جوادی۔
ملائکہ نے حضرت آدم کومعبودکے عنوان سے سجدہ نہیں کیاتھابلکہ آدم (علیہ السلام)بعنوان قبلہ قابل تعظیم وتکریم قراردئے گئے تھے ،پس یہ سجدہ آدم (علیہ السلام)کے لئے نہیں تھابلکہ درحقیقت حضرت آدم کے طرف رخ کرکے تعظیم وتکریم پروردگارکوسجدہ کیاگیاتھاجیساکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: فرشتوں کاسجدہ آدم(علیہ السلام) کے لئے نہیں تھابلکہ آدم(علیہ السلام) ان کے لئے قبلہ بنائے گئے تھے کہ جن کی طرف رخ کرکے انھوں نے خداوندعالم کوسجدہ کیااوراس سجدہ کی بناپرآدم(علیہ السلام) معظم ومکرم ثابت ہوئے ،اورکسی کے لئے سزاوارنہیں ہے کہ وہ خداکے علاوہ کسی دوسرے کوسجدہ کرے اوراس کے لئے اس طرح خضوع کرے جس طرح خداکے لئے خضوع کیاجاتاہے اورسجدہ کے ذریعہ اس کی اس طرح تعظیم وتکریم کرے جیسے خداکی تعظیم وتکریم کی جاتی ہے ،اگرکسی ایک کوتعظیم وتکریم کی خاطرغیرخداکوسجدہ کرنے دیاجاتاتوحتماًہمارے ضعفائے شیعہ اورہمارے شیعوں میں سے دیگرمکلفین کویہ حکم دیاکہ وہ اپنے اس علم کے واسطہ سے علی ابن ابی طالب وصی پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوسجدہ کریں ۔
. تفسیرامام عسکری /ص ۳۸۶
زندیق نے امام جعفر صادق سے غیرخداکے لئے سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا :کیا خدا کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرناجائز ہے ؟آپ نے فرمایا :ہرگز نہیں،زندیق نے امام (علیہ السلام)سے دوبارہ پوچھا :جب غیرخداکے لئے سجدہ جائزنہیں ہے توپھر خداوند متعال نے فرشتوں کو آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم کیوں دیا تھا؟آپ نے جواب دیا:
خدا کے فرمان کے مطابق کسی کے آگے سر جھکا دینے کو اس کے لئے سجدہ شمار نہیں ہو تا ہے بلکہ وہ سجدہ خدا کے لئے ہو تا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۹۵۸
ملائکہ کاآدم (علیه السلام)کوسجدہ کرنے کی اصلی وجہ یہ ہے کہ خداوندعالم نے حضرت آدم کی خلقت سے ہزاروں سال پہلے محمدوآل محمد کے نورکوخلق کیامگرجب آدم (علیه السلام) کوپیداکیاگیاتواللہ تبارک تعالیٰ نے ان انوارمقدسہ کوصلب آدم (علیه السلام) میں قراردیالہٰذافرشتوں کوحکم دیاکہ آدم (علیه السلام) کے سامنے سجدہ کرو،ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا،درحقیقت یہ سجدہ آدم (علیه السلام) کونہیں تھابلکہ ان انوارمقدسہ کی تعظیم کاحکم تھاکہ جن کے صدقہ میں یہ پوری کائنات خلق کی گئی ہے اوروہ اس وقت صلب آدم (علیه السلام)میں موجودتھے اس لئے ملائکہ کوسجدہ کرنے کاحکم دیاگیاتھا،اسی حقیقت کے بارے میں خودنبی اکرم (صلی الله علیه و آله)ارشادفرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم(علیه السلام) کوخلق کیااورہمیں ان کی صلب میں قراردیااورفرشتوں کوحکم دیاکہ وہ ہماری تعظیم واکرام کے لئے آدم کے سامنے سجدہ کریں(ابلیس کے علاوہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا)جن کایہ سجدہ اللہ کی اطاعت اوراکرام آدم کے لئے تھاکیونکہ ہم ان کی صلب میں تھے۔
. مستدرک الوسائل/ج ۴/ص ۴۷۹
یوسف (علیه السلام)کے سامنے جناب یعقوب اوران بھائیوں کاسجدہ صرف رب العالمین کاسجدہ شکرتھااور یوسف فقط ایک قبلہ کی حیثیت رکھتے تھے جس کے ذریعہ ان کے احترام کااظہارکیاجارہاتھا،اسبارے میں علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیرمیں یہ روایت نقل کی ہے :
موسیٰ ابن احمدنے حضرت ابوالحسن امام علی نقیکی خدمت میں چندسوال مطرح کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا : اے میرے مولاوآقا!مجھے اس قول الٰہی (۱)کے بارے میں آگاہ کیجئے کہ حضرت یعقوب (علیه السلام)اوران کے فرزندوں نے حضرت یوسف (علیه السلام)کے سامنے کس لئے سجدہ کیاتھاجبکہ وہ اللہ کے نبی تھے ؟امام علی نقینے جواب دیا:
امّاسجودیعقوب وولده فانّہ لم یکن لیوسف انماکان ذلک منهم طاعة للّٰہ وتحیة لیوسف کماکان السجودمن الملائکة لآدم ولم یکن لآدم انماکان ذلک منهم طاعة للّٰہ وتحیةلآدم وسجدیوسف معهم شکراللہ۔
حضرت یعقوب اوران کے فرزندوں کاحضرت یوسف کے آگے سجدہ کرنا،ان کو سجدہ کرنامقصودنہیں تھابلکہ وہ سجدہ اللہ کی اطاعت اوراحترام یوسف (علیه السلام) کی خاطرتھاجس طرح ملائکہ کاسجدہ آدم(علیه السلام) کے لئے نہیں تھابلکہ اللہ کی اطاعت اوراکرام آدم(علیه السلام) کی خاطرتھااورحضرت یوسف (علیه السلام) نے بھی ان کے ساتھ) سجدہ شکراداکیا(۲

. ۲)تفسیرقمی /ج ۱/ص ۳۶۵) . ۱(سورہ یوسف /آیت ۱۰۰ (

منہج الصادقین میں لکھاہے :جب حضرت نوح کشتی میں سوارہوئے توشیطان بھی اس میں سوارہوا،حضرت نوح (علیه السلام)نے شیطان سے کہا:اے ابلیس !تونے تکبرکی وجہ سے اپنے آپ کوبھی اوردوسرے لوگوں کوبھی ہلاک کردیاہے ،شیطان نے کہا:میں اب کیاکروں؟نبی اللہ نے کہا:توبہ کرلے ،کہا:کیامیری توبہ قبول ہوسکتی ہے ؟ حضرت نوح نے بارگاہ خدا وند ی میں عرض کیا : پروردگا ر !! اگر ابلیس توبہ کرے ، کیا تواس کی توبہ قبول کر لے گا ؟ خطاب ہوا : اگر ابلیس اب بھی قبرآدم (علیه السلام) کو سجدہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کر لوں گا ، حضرت نوح(علیه السلام) نے جب یہ شیطان سے کہاتو ابلیسنے وہی اپنے بڑے مغرورکے ساتھ جواب دیا: جسوقت آدم زندہ تھے ، میں نے انھیں اس وقت سجدہ نہیں کیا، اب جبکہ مردہ ہوچکے ہیں کیسے سجدہ کرسکتاہوں؟۔
. تفسیرمنہج الصادقین /ج ۱/ص ۱۷۲

ہررکعت میں دوسجدے قراردئے جانے کی وجہ
ہررکعت میں ایک رکوع ہے اوردوسجدہ ہیں سوال یہ ہے کہ جس طرح ایک رکعت میں دوسجدہ ہیں تو دورکوع کیوں نہیں ہیں یاپھریہ کہ جب ہررکعت میں ایک رکوع ہے توسجدہ بھی ایک کیوں نہیں ہے ،ہررکعت میں یادورکوع ہوتے یاپھر سجدہ بھی ایک ہوتا،دونوں میں مطابقت کیوں نہیں ہے؟
رکوع وسجوددونوں میں مطابقت پائی جاتی ہے کیونکہ نمازوہ حصہ جوبیٹھ کرانجام دیاجاتاہے نمازکے اس حصہ کاآدھاہوتاہے جو حصہ قیام کی حالت میں انجام دیاجاتاہے ،رکوع قیام کی حالت میں شمارہوتاہے اورسجدہ قعودمیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شمارہوتاہے یعنی ایک سجدہ آدھے رکوع کے برابرہوتاہے اسی لئے ایک رکعت دوسجدہ رکھے گئے ہیں تاکہ رکوع سجودمیں مطابقت رہے ،اس بارے میں روایت میں ایاہے:
عیون اخبارالرضا(علیه السلام)میں امام علی رضا فرماتے ہیں :اگرکوئی تم سے یہ سوال کرے کہ ہررکعت میں دوسجدہ کیوں ہیں تواس کاجواب یہ ہے: انّماجعلت الصلاة رکعة وسجدتین لانّ الرکوع من فعل القیام والسجودمن فعل القعودوصلاة القاعدعلی النصف من صلاة القائم فضوعفت السجودلیستوی بالرکوع فلایکون بینہماتفاوت لانّ الصلاة انّماہی رکوع وسجود۔
نمازکی ہرایک رکعت میں ایک رکوع اوردوسجدہ قراردئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ رکوع کھڑے ہوکر انجام دیاجاتاہے اورسجودکوبیٹھ کر،وہ نمازکہ جوبیٹھ کرپڑھی جاتی ہے کھڑے ہوکرپڑھی جانے والی نمازکی آدھی ہوتی ہے اس لئے نمازمیں ایک سجدہ کورکوع کے دوبرابرقراردیاگیاہے تاکہ دونوں میں کوئی فرق نہ رہے کیونکہ رکوع وسجودہی اصل نماز ہیں۔
. عیون اخبارالرضا(علیه السلام) /ج ۱/ص ۱۱۵
حدیث معراج میں نمازمیں دوسجدہ کے واجب قراردئے جانے کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے:
جب نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)معراج پرگئے اورنمازپڑھنے کاحکم ہوا،جب نمازمیں مشغول ہوئے اوررکوع سے سربلندکیااورپروردگارکی عظمت کامشاہدہ کیاتواللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی:اے محمد!اپنے پروردگارکے لئے سجدہ کرو،پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)نے زمین پرسجدہ میں گرگئے ،خدائے عزوجل کی طرف سے وحی نازل ہوئی:اے رسول !کہو” سبحان ربی الاعلیٰ ” پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)نے اس ذکرکو تین مرتبہ زبان پرجاری کیا،اس کے بعدسجدہ سے سربلندکرکے بیٹھ گئے تودوبارہ عظمت پروردگارکامشاہدہ کیالہٰذاپھردوبارہ سجدہ میں گرگئے اورپہلے سجدہ کی طرح دوسراسجدہ کیا(اوراس طرح ہرنمازکی ہررکعت میں دوسجدہ واجب قرارپائے۔
. الکافی/ج ۳/ص ۴۸۶
اسی حدیث کے مانندایک اورحدیث میں ایاہے: ابوبصیرنے امام صادق سے پوچھادورکعت نمازمیں چارسجدے کیوں قراردئے ہیں(یعنی ہررکعت میں ایک رکوع اوردوسجدہ کیوں ہیں؟) امام (علیه السلام)نے فرمایا:کھڑے ہوکرپڑھی جانے والی ایک رکعت نماز،بیٹھ کرپڑھی جانے والی دورکعت کے برابرہے (اورسجدہ بیٹھ کرکیاجاتاہے اس لئے دورکعت میں چارسجدے ہیں)اوریہ کہ رکوع میں”سبحان ربی العظیم وبحمدہ” اورسجدہ ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ ”میں کیوں کہاجاتاہے اس دلیل یہ ہے کہ جب خداوندعالم نے پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)آیہ مُبارکہ “ فَسَبِّحْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ” نازل کی توآنحضرت نے لوگوں کوحکم دیاکہ تم اسے اپنی نمازکے رکوع میں قراردواورجب آیۂ مبارکہ“فَسَبِّحْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ” نازل ہوئی توآنحضرت نے حکم دیاکہ تم اسے اپنی نمازکے سجدہ میں میں قراردو۔
. من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۳۱۴
ایک شخص امیرالمومنین حضرت علی کی خدمت میں ایااورکہا:اے خداکی بہترین مخلوق(حضرت محمدمصطفی (صلی الله علیه و آله))کے چچازادبھائی !میں اپ سے معلوم کرناچاہتاہوں کہ پہلے سجدہ کے کیامعنی ہیں اوراس کاکیارازہے ؟ آپ نے فرمایا : سجدہ کارازیہ ہے کہ جب نمازی (ہررکعت میں)پہلے سجدے کے لئے زمین پر سر رکھتاہے تواس کی مرادیہ ہوتی ہے :بارالٰہا!تونے مجھے اسی خاک سے پیدا کیاہے اورجب سجدہ اُول سے سربلندکرتاہے تواس کامقصدیہ ہوتا ہے :بارالٰہا!،تونے مجھے اسی خاک سے نکالاہے اورجب دوسرے سجدے کے لئے زمین پر دوبارہ سر رکھتاہے تواس بات کی گواہی دیتاہے :ہمیں مرنے کے بعد اسی زمین میں دفن ہونا ہے اور جب سجدہ دُوم سے سربلندکرتاہے تووہ معادکی گواہی دہتے ہوئے کہتاہے : روزمحشر ہمیں دوبارہ خاک سے بلند جائے گا(جیسا کہ خداوندمتعال قرآن کریم میں ارشاد فرماتاہے : (۱) اسی زمین سے ہم نے تمھیں پیدا کیا ہے اور اسی میں پلٹا کر لے جائیں گے اور پھر دوبارہ اُس سے نکا) لیں گے)۔ (۲

. ۲)من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۳۱۴) . ۱ (سورہ طٰہٰ/آیت ۵۵ (

راز اعضائے سجدہ

سجدہ کی حالت میں بدن کے سات اعضاء کوزمین پرٹیکناواجب ہے،جنھیں اعضاء سجدہ کانام دیاگیاہے اوروہ یہ ہیں:پیشانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

،دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں،دونوں گھٹنے ،دونوں پیرکے انگوٹھے اورناک کے سرے کومحل سجدہ پرٹیکناسنت پیغمبر ہے ۔
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:سجدہ میں بدن کے سات اعضاء کوزمین پررکھناچاہئے : پیشانی، دونوں ہاتھ کی ہتھیلی ،دونوں گھٹنے ،دونوں پیرکے انگوٹھے اورناک کوبھی زمین پررکھیں لیکن ان میں سے سات اعضاء کازمین پرٹیکناواجب ہے اورناک کازمین پررکھناسنت پیغمبرہے ۔
. استبصار/ج ۱/ص ۳۲۷
روایت میں آیا ہے :روز قیامت خدا وند متعا ل آ تشجہنم سے کہے گا: یانارُانضجی، یانارُاِحرقی وامّاموضع السجودفلاتقربی۔
اے جہنم کی آگ! توجس کو جلانا چاہتی ہے جلا دے لیکن اعضاء سجدہ کے ہر گز قریب نہ جا نا ۔
. منہج الصادقین،ج ۸،ص ۳۹۷
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سجدہ کی حالت میں ان سات اعضاء کوزمین پررکھنے کی وجہ اس طرح بیان کرتے ہیں:
خلقتم من سبع ورزقتم من سبع فاسجدواللهِ علی سبع۔ خداوندعالم نے تمھیں سات چیزوں سے خلق کیاہے اورسات سے چیزوں سے رزق دیتاہے لہٰذاسات چیزوں پرخداکوسجدہ کرو۔
. مستدک الوسائل /ج ۴/ص ۴۵۵
سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کوزمین پرقراردینے کی وجہ حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے:
قال امیرالمومنین علیہ السلام:اذاسجداحدکم فلیباشربکفیہ الارض لعل اللهیصرف عنہ الغل یوم القیامة.
حضرت علی فرماتے ہیں:جب بھی تم میں کوئی شخص سجدہ کرے تواپنے دونوں ہاتھوں کوزمین رکھے شاید خداوندعالم روزقیامت تشنگی کے سوزش کواسسے برطرف کردے۔
. ثواب الاعمال/ص ۳۴

چورکی ہتھلیوں کوقطع نہ کئے جانے کی وجہ
شیعہ اثناعشری مذہب کے نزدیک اسلامی قانو ن یہ ہے کہ اگرکوئی شخص پہلی مرتبہ چوری کرے تواس کے دونوں ہاتھ کی چاروں انگلیاں قطع کردی جائیں اوردونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں وانگوٹھوں کوباقی رکھاجائے تاکہ چوربھی عبادت الٰہی کواس کے حق کے ساتھ اداکرسکے اورفریضہ الٰہی کواداکرنے میں کوئی دشواری نہ ہو روایت میں آیاہے کہ معصتم نے حضرت امام محمدتقی سے سوال کیاچورکے ہاتھوں کوکہاں تک واجب ہے ؟امام (علیہ السلام)نے جواب دیا:اس کی چاروں انگلیوں کوقطع کیاجائے اورہتھیلی کوباقی رہنے دیاجائے ،معتصم نے سوال کیا:آپ کے پاس اس کی کوئی دلیل موجودہے ؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایاہے کہ سجدہ میں سات اعضائے بدن: پیشانی ،دونوں ہاتھ کی ہتھیلی،دونوں گھٹنے ،دونوں پیرکے انگوٹھوں کازمین پرٹیکناواجب ہے اگرچورکے ہاتھوں کوگٹے یاکہنی سے قطع کیاجائے تواس کے ہاتھ ہی باقی نہیں رہے گاجسے وہ سجدہ میں زمین ٹیک سکے اورخداوندعالم قرآن کریم ارشادفرماتاہے:
) > وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَاتَدْعُوْامَعَ اللهِ احَدًا <(۱
بیشک مساجدسب اللہ کے لئے ہیں لہٰذااس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اس کے بعدامام (علیہ السلام) نے فرمایا:اس قول خداوندی میں ”مساجد“سے وہی سات اعضاء مرادہیں کہ جن کازمین پرٹیکناواجب ہے اور“ فَلَاتَدْعُوْامَعَ اللهِ احَدًا ” سے مرادیہ ہے کہ اس کے ہاتھوں کوقطع نہ کیاجائے (بلکہ فقط اس کی انگلیوں قطع کیاجائے تاکہ وہ عبادت) الٰہی کواس کے حق کے ساتھ اداکرسکے)(۲

. ۲)تفسیرالمیزان /ج ۵/ص ۳۳۵) . ۱(سورہ جن /آیت ۱۸ (

راز ذکرسجدہ

سجدہ میں بھی رکوع کے مانندذکرخداواجب ہے ،سجدہ کاکوئی ذکرمخصوص نہیں ہے بلکہ جوذکربھی کیاجائے کافی اورصحیح ہے ،چاہے “الحمدللہ ”کہے یا“لاالہ الّااللہ” کہے یاتکبیر“اللہ اکبر”کہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ذکرتین مرتبہ“سبحان اللہ”اورایک مرتبہ “سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ”کی مقدارسے کم نہ ہوالبتہ تسبیح کرنااحتیاط کے مطابق ہے یعنی بہترہے کہ تین مرتبہ “سبحان اللہ”یاایک مرتبہ “سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ” کہاجائے اور مستحب ہے کہ “سبحان ربی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الاعلیٰ و بحمده" کو اختیارکرے اورمستحب ہے کہ اس ذکرکوتین مرتبہ کہاجائے
ذکرسجده اوراس کے اسرارکوذکررکوع کے ساتھ ذکرکرچکے ہیں لہٰذاتکرارکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
اشیائے ماکول وملبوس پرسجده کیوں جائزنہیں ہے واجب ہے کہ نمازگزارزمین یاوه چیزیں جوزمین سے اگتی ہیں اورانسان کی پوشاک یاخوراک کے کام میں نہیں آتی ہیں جیسے لکڑی اوردرختوں کے پتے پرسجده کرے لیکن وه چیزیں جو انسان کی خوراک وپوشاک میں استعمال ہوتی ہیں ان پرسجده کرناجائزنہیں ہے نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:مجھے پانچ ایسی چیزعطاکی گئی ہیں جومجھ سے پہلے کسی کونہیں دی گئی :زمین کومیرے لئے سجده گاه اورپاک کرنے والی قراردیاگیاہے،میرے چہرے پردشمن کے لئے رعب وحشت عطاکرکے میری مددکی گئی ہے،مال غنیمت کومیرے لئے حلال قراردیاگیاہے،جوامع الکلام مجھے دی گئی ہیں اورمجھے شفاعت بھی عطاکی گئی ہے۔
. من لایحضره الفقیہ/ج ۱/ص ۲۴۱
ہشام ابن حکم سے مروی ہے میں نے امام صادق کی محضرمبارک میں عرض کیا:میں اپ پرقربان جاؤں مجھے ان چیزوں کے بارے میں مجھے مطلع کیجئے کہ کن چیزوں پرسجده کرناصحیح ہے اورکن پرصحیح نہیں ہے؟ امام (علیه السلام)نے فرمایا: زمین پراوروه چیزیں جوزمین سے اگتی ہیں سجده کرناجائز ہے لیکن زمین سے اگنے والی وه چیزیں جوکھانے یاپہننے کے کام میں اتی ہیں ان پرسجده کرناجائزنہیں ہے،ہشام نے کہا:میری جان آپ پرقربان جائے اس کارازہے اورکیادلیل ہے؟ امام (علیه السلام)نے فرمایا:کیونکہ سجده خداکے لئے ایک خضوع وتواضع کاحکم رکھتاہے لہٰذا کھانے اورپہننے کی چیزوں پرسجده کرناسزوارنہیں ہے کیونکہ دنیاکے لوگ کھانے ،پینے اورپہننے والی اشیاء کے معبودہیں گویاان کی پوجاکرتے ہیں لیکن سجده کرنے والاشخص خداکی عبادت کرتاہے لہٰذااسے چاہئے کہ دنیاکے فرزندوں کے معبودپرسجده کے لئے اپنی پیشانی کونہ رکھے جنھوں نے اس کادھوکاکھایاہے ،اس کے بعد امام (علیه السلام)نے فرمایا:زمین پرسجده کرناافضل ہے کیونکہ زمین پرسررکھنے سے انسان کے دل میں خداکے لئے اورزیاده خضوع خشوع پیداہوجاتاہے ۔
. من لایحضره الفقیہ/ج ۱/ص ۲۷۲

رازطول سجده

سجده کوطول دینامستحب ہے ،سجده کوجت نازیاده طولانی کیاجائے تواس کے لئے ات ناہی زیاده فضیلت کاباعث ہوتاہے اورشیطان کی ناراضگی اورمایوسی کاسبب واقع ہوتاہے لہٰذامستحب ہے کہ سجده کوطول دیاجائے تاکہ شیطان کی کمرٹوٹ جائے اوروه نمازی کے پاس بھی نہ آسکے ۔ امام صادق فرماتے ہیں: جب کوئی بنده سجده کرتا ہے اور اس کو طول دیتا ہے تو شیطان بہت ہی حسرت سے فریاد کرتے ہوئے کہتا ہے : وائے ہومجھ پر ! الله کے بندوں نے اس کے فرمان کی اطاعت کی اور میں نے اس کے حکم کی خلاف ورزی کی، انھوں نے خداکی بارگاه میں سجده کیااور میں نے اس سے خودداری کی ۔ . وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۲۶
نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:اپنے سجدوں کوطولانی کروکیونکہ شیطان کے لئے اس سے زیاده سخت اورپریشان کردینے والاعمل کوئی نہیں ہے کہ وه اولادآدم(علیه السلام) کوسجده کی حالت میں دیکھے کیونکہ شیطان کوسجده کرنے کاحکم دیاگیاتواس نے نافرمانی کی (اورہمیشہ کے لئے لعنت کاطوق اس کے گلےمیں پڑگیا)اورانسان کوسجده کرنے کاحکم ملاتواسنے خداکے اس امرکی اطاعت کی (اورکامیاب ہوگیا)۔
. علل الشرایع/ج ۲/ص ۳۴۰
روایت میں آیاہے کہ ایک جماعت نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)کے پاس آئی اورکہا:یارسول الله!آپ ہمارے لئے اپنے پروردگارسے جنت کی ضمانت کرائیں توآنحضرت نے فرمایا:تم اس کام میں طولانی سجدوں کے ذریعہ میری مددکرو(تاکہ میں تمھارے لئے جنت کی ضمانت کروں)۔
. مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۴۷۱
حضرت علیسے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)کی خدمت میں ایااورعرض کیا:یارسول الله!مجھے کسی ایسے کام کی تعلیم دیجئے کہ جس کے واسطہ سے خدامجھے اپنادوست بنالے اوراس کی مخلوق بھی مجھے دوست رکھے ،خدامیرے مال کوزیاده کرے ،میرے جسم میں سلامتی دے ،میری عمرکوطولانی کرے اورمجھے آپ کے ساتھ محشورکرے ،نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)نے فرمایا:
یہ چھ صفتیں چھ عمل کی محتاج ہیں اگرتو یہ چاہتاہے کہ خداتجھے دوست رکھے تواپنے دل میں خوف پیداکراورتقوااختیارکر،اوراگرتو یہ چاہتاہے کہ بندے بھی تجھے دوست رکھیں توان کے حق میں نیکی کراوروه چیزجومخلوق کے ہاتھوں میں ہے اس سے پرہیزکر،اوراگرتو یہ چاہتاہے کہ خداتیرے مال کوزیاده کردے توزکات

اداکر،اور اگرتواپنے جسم کی ت ندرستی وسلامتی چاہتاہے توزیادہ صدقہ دیاکر،اور اگرتواپنے طول عمرکی تمناکرتاہے توصلہ رحم کرتارہ ،اورتویہ چاہتاہے کہ خداتجھے میرے ساتھ محشورکرے توبارگاہ خداوندی میں جواکیلاہے اورقہاربھی ہے اپنے سجدہ کوطول دیاکر۔
. مستدرک الوسائل/ج ۴/ص ۴۷۲
فضل بن شاذان سے مروی ہے : ایک مرتبہ جب میں عراق پہنچا تودیکھا کہ ایک شخص اپنے ایک دوست کوملامت کررہا ہے اوراس سے کہہ رہاہے : اے بھائی ! توصاحب اہل وعیال ہے ،تجھے اپنے بچوں کی معیشت کے لئے کسب وکار کی ضرورت ہے اور مجھے خوف ہے کہ اگر تو ہمارے ساتھ تجارت کے لئے سفرنہیں کرے گاتوان سجدوں کی وجہ سے تیری آنکھوں کا نور ختم ہوجا ئے گا
اس نے جواب دیا : وائے ہو تجھ پر، تو !مجھے سجدہ کرنے کی وجہ سے ات نی زیادہ ملامت کررہاہے ،اگر ان سجدوں کی وجہ سے کسی کی آنکھوں کا نور چلاجاتاہے توپھرمحمدابن ابی عمیرکی آنکھوں کا نور ختم ہوجانا چاہئے تھا،مجھے بتاکہ تیرا ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جس نے نماز صبح کے بعد سجدہ شُکرمیں سررکھاہواورظہرکے وقت تک بلند کیا ہو
فضل بن شاذان کہتے ہیں :میں اس شخص کی یہ بات سن کر محمدابن ابی عمیرکی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ سرسجدے میں ہے، بہت دیرکے بعد سجدے سے سراٹھایا ،میں نے ان سے طول سجدہ کے بارے میں پوچھاتوانھوں نے سجدے کو طول دینے کی فضیلت بیان کرنا شروع کی اور کہا:
اے فضل ! اگر تم جمیل ا بن درّاج کو دیکھیں گے تو کیاکہیں گے ؟ فضل کہتے ہیں کہ میں جمیل ابن درّاج کے پاس پہنچاتو انھیں بھی سجدے کی حالت میں پایا، اورواقعاًانھوں نے سجدے کو بہت زیادہ طول دیا ، جب سجدے سے بلند ہوئے تو میں نے کہا : محمد ابن ابی عمیر صحیح کہتے ہیں کہ آپ سجدے کو بہت زیادہ طول دیتے ہیں ، جمیل نے کہا : اگر تم ”معروف خربوز “کو دیکھیں گے توکیاکہیں گے ؟
دوسری حدیث میں آیاہے کہ ایک شخص نے جمیل ابن درّاج سے کہا : تعجب ہے کہ آپ سجدے میں کت نازیادہ تو قّف کرتے ہیں اور بہت طولانی سجد ہ کرتے ہیں؟ جواب دیا :اگر تم نے حضرت امام جعفر صادق کو دیکھاہوتا تو تمہیں معلوم ہوجاتا کہ ہمارے یہ سجدے ان کے مقابلہ میں کچھ بھی طولانی نہیں ہیں۔
. ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۲۸۹ /ص ۹۲

سجدہ گاہ کی رسم کاآغاز
کسی پتھریاخاک کوسخت کرکے سجدہ گاہ قراردیناقدیمی رسم ہے اوراسے مذہب تشیع کی اختراع وایجادقراردینابالکل غلط ہے کیونکہ جب دین اسلام میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کونمازپڑھنے کاحکم دیاگیاتوآپ اورآپ کی اتباع کرنے والے نمازمیں زمین پرسجدہ کرتے تھے لیکن جب اللہ ورسول اوراس کی نازل کی گئی کتاب پرایمان لانے والوں کی میں اضافہ ہوتاگیااوردین اسلام رونق افروزہوتاگیااوررسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)مکہ سے ہجرت کرے مدینہ پہنچے توآپ نے زمین کے ایک ٹکڑے کومحل عبادت ومسجدکے عنوان سے معین کیااورزمین پرعلامت لگادی گئی کہ یہ جگہ محل عبادت ہے اورتمام مسلمان اس جگہ نمازاداکریں گے ،اس وقت اس کی کوئی چہاردیواری نہیں تھی اوراس زمین پرچھت وغیرہ بنائی گئی تھی اورنہ کسی سایہ کاانتظام کیاگیاتھا،جب یہ دیکھاگیااس زمین محل عبادت میں کوئی نجس جانوربھی چلاآتاہے تواس کی چہاردیواری کردی گئی مگراس وقت اس زمیں پرکسی چھت یاسایہ کاانتظام نہیں گیااورت نہ ہونے کی وجہ سے دوپہرکی جلتی دھوپ میں نمازپڑھنابہت مشکل کام تھااسی سردی کی ٹھنڈک میں نمازپڑھنانہایت مشکل تھالہٰذاآنحضرت سے لوگوں نے کہا:اے اللہ کے پیارے نبی !اس تپتی زمین پرپیشانی رکھنابہت مشکل ہے اورہماری پیشانی جلی جاتی ہیں (کیاہم زمین کے علاوہ اپنے ساتھ میں موجودکسی کپڑے پر سجدہ کرسکتے ہیں؟) پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے ان کی بات کونہ سنااور اسی طرح زمین پرسجدہ کرنے کاحکم دیااورتمام مسلمان زمین پرسجدہ رہے ۔ بیہقی نے اپنی کتاب ”سنن کبری“میں خباب ابن ارث سے روایت نقل کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ:ہم نے زمین سجدہ کرنے بارے میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے گرمی کی شدت کی شکایت کی اورکہا:یانبی اللہ!نمازکی حالت میں گرم پتھریوں پرسجدہ کرنے سے ہماری پیشانی اورہتھیلیاں منفعل ہوجاتی ہیں(پس ہم کیاکریں؟)رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)ان بات پرشکایت کوئی دھیان نہیں دیااورنہ ہی کسی نئی چیزکااظہارکیابلکہ اسی طرح سجدہ کرنے کاحکم دیااورہم زمین پرسجدہ کرتے رہے۔
. سنن کبروی/ج ۲/ص ۱۰۵
اسی زمانہ میں ایک صحابی نے نمازجواعت شروع ہونے سے قبل زمین سے ایک پتھری اٹھائی اوراسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ٹھنڈاکرلیااورنمازمیں اسی پرسجدہ کیا،اس کایہ عمل رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کرپسندآیااور آنحضرت نے اس کی تائیدکردی اس روزکے بعدلوگوں نے یہ کام شروع کردیااورنمازشروع ہونے سے قبل پتھری اٹھانے لگے اوراسی پرسجدہ کرنے لگے اوربعث اسلام ہی سے کسی ایک چیزکوسجدہ گاہ قرادینا مشروعیت ہوگیا۔ بیہقی نے اپنی کتاب ”سنن کبری“میں یہ رویات نقل کی ہے: ابوولیدسے مروی ہے کہ میں نے فرزندعمرسے سوال کیا:وہ کون شخص ہے جو مسجدمیں سب سے پہلے سنگریزہ لایا؟جواب دیا:مجھے اچھی طرح یادہے کہ بارش کی رات تھی اورمیں نمازصبح کے لئے گھرسے باہرآیاتودیکھاکہ ایک مردریگ پرٹہل رہاہے ،اس نے ایک مناسب پتھری اٹھائی اوراسے اپنے کپڑے میں رکھااوراس پرسجدہ کیاجب رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے اسے اس کام کوکرتے دیکھاتوبہت خرسندی اورخوشحالی کے ساتھ عرض کیا:یہ تونے کت نااچھاکام کیاہے ،پس یہ پہلاشخص ہے کہ جس نے اس چیزکی ابتداء کی ہے) ۔(١

. ١(سنن کبروی/ج ٢/ص ۴۴٠ (

اسی واقعہ سے یہ ثابت ہے کہ کسی چیزکو سجدہ گاہ کاعنوان قراردیناصحیح ہے یہی وہ شخص ہے کہ پہلی مرتبہ کسی چیزکوبعنوان سجدہ گاہ مسجدمیں اپنی جانمازپرقراردیاہے۔ جب مسجدمیں کسی چیزکوسجدہ گاہ کے طورپرلاناصحیح قرارپاگیاتواس کے اصحاب نے شدیدگرمی کی شکایت کی اورکہا:یانبی اللہ!ہم پیشانی اورہتھیلیوں کے جلنے سے محفوظ ہوگئے ہیں،ہرشخص ایک پتھری کوبطورسجدہ پہلے ہی اٹھالیتاہے اوراسے ٹھنڈی کرلیتاہے مگراس جسم کے جلنے کابھی کوئی علاج کیاجائے کیونکہ دھوپ میں کھڑے ہوکرنمازپڑھنابہت ہی مشکل کام ہے پس رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)ن حکم دیاکہ مسجدکے ایک حصہ میں چھت بنادی جائے تاکہ لوگ گرمی اور سردی سے محفوظ رہ سکیں ،فرمان رسول کے مطابق مسجدکے ایک حصہ میں چھت بنادی گئی اورمسلمان سایہ میں نمازپڑھنے لگے کچھ قرائن وشواہدسے معلوم ہوتاہے کہ خلفائے راشدین کے زمانہ تک مسجد میں کسی فرش اورچٹائی وغیرہ کاکوئی انتظام نہیں کیاگیاتھا بلکہ لوگ زمین ہی پر سجدہ کرتے تھے ،خلیفہ دوم نے اپنے زمانہ حکومت میں حکم دیاکہ مسجدمیں پتھریانڈادی جائیں تاکہ نمازی لوگ اس پرسجدہ کر تے رہیں،خلفائے راشدین کے بعدصحابہ اورتابعین کے زمانہ میں بھی یہی معمول تھا اورلوگ پتھریوں پرسجدہ کرتے تھے یاکسی چھوٹے سے پتھرکویاتھوڑی سی خاک اٹھاکرجانمازپربطورسجدہ گاہ رکھ لیاکرتے تھے اوراس پرسجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ خاک کوپانی ذریعہ گیلی کرکے سخت کرلیاکرتے اوراسے سجدہ قراردئے کرتھے اوریہ روش آج تک شیعوں کے درمیان قائم ورائج ہے پس شیعوں کاکسی پتھرکویاخاک کوسخت کرکے سجدہ گاہ قراردیناکوئی نئی ایجادنہیں ہے بلکہ یہ روش توپیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے زمانہ سے شروع ہے

خلیفہ دوم کے مسجدمیں سنگریزے ڈلوانے اوراس پرسجدہ کر نے کے بارے میں ابن سعد اپنی کتاب ”الطبقات“میں یہ رویات نقل کی ہے: عبداللہ ابن ابراہیم سے مروی ہے :عمرابن خطاب وہ شخص ہیں کہ جنھوں نے سب سے پہلے مسجدالنبی (صلی اللہ علیه و آله)میں پتھریانڈلوائیں لیکن ان کے اس کام کی وجہ یہ تھی کہ جب لوگ نمازڑھتے تھے اورسجدہ سے سربلندکرتے تھے تواپنے ہاتھوں کوجھاڑتے تھے جوکہ گردآلوہوجاتے تھے یاپھونک مارتے تھے تاکہ گردجھڑجائے لہٰذاحضرت عمرنے حکم دیاکہ وادی عقیق سے پتھریاں اٹھاکرمسجدمیں بچھادی جائیں ۔ . المصنف /ج ٨/ص ٣۴۵

۔کنزالعمال/ج ١٢ /ص ۵۶٣ ۔الطبقات الکبری/ج ٣/ص ٢٨۴ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے تابعین میں سے ایک شخص جن کانام مسروق بن اجدع تھاانھوں نے خاک مدینہ سے بعنوان سجدہ گاہ ایک چھوٹی سی خشت (یعنی اینٹ)بنارکھی تھی اوروہ جب بھی کہیں سفرکرتے تھے تواسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے اوراس پرسجدہ کرتے تھے

اس بارے میں مصنف ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب ”المصنف “میں ابن سیرین سے اس طرح روایت نقل کی ہے:

ابن سیرین سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: میں باخبراورآگاہ ہواہوں کہ مسروق ابن اجدع نے خاک مدینہ سے ایک اینٹ کوبنارکھی تھی ،جب بھی وہ کشتی میں سفرکرتے تھے تواسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے اوراسی پرسجدہ کرتے تھے ۔

. المصنف /ج ٢/ص ١٧٢

ابن ابی عینیہ سے مروی کہ میں نے ابن عباس کے ایک غلام ”رزین“کویہ کہتے سناہے :وہ کہتے ہیں کہ علی ابن عبداللہ ابن عباس نے میرے پاس ایک خط لکھااوراس میں مجھ سے فرمائش کی کہ میرے لئے ”مروہ “ سے ایک صاف ستھراپتھرروانہ کردوتاکہ میں اس پرسجدہ کروں۔

. تاریخ مدینہ دمشق/ج ۴٣ /ص ۵٠ ۔المصنف /ج ١/ص ٣٠٨

ان روایتوں سے یہ ثابت ہوتاہے کہ کسی چیزکوسجدہ گاہ قراردیناشیعوں سے مخصوص کرناغلط ہے بلکہ یہ توآغازاسلام ہی سے دین اسلام میں مشروعیت رکھتاہے جیساکہ پہلے ایک روایت میں و ذکرکرچک ہیں کہ ایک شخص نے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے زمانہ میں نمازشروع ہونے سے پہلے ایک چھوٹاساپتھراٹھایااوراسے ٹھنڈاکرلیااورپھراس پرنمازمیں سجدہ کیااورنبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے اس کے اس کام کی صحیح ہونے کی تائیدبھی کی،کیااس شخص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے اس پتھرکوسجدہ گاہ قرارنہیں دیاتھا؟کیامسروق ابن اجدع خاک مدینہ سے سجدہ گاہ نہیں بنارکھی تھی ؟اورکیاعلی ابن عبداللہ ابن عباس نے رزین کے پاس خط لکھ کرمروہ سے ایک پتھرکوبعنوان سجدہ گاہ طلب نہیں کیاتھا؟۔

خاک شفاپرسجدہ کرنے کاراز

ہم اوپریہ ثابت کرچکے ہیں کہ سجدعہ گاہ بناناکوئی ایجادواختراع نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کے اوائل سے ہی سے رائج ہے اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اس کی تائیدکی ہے لیکن اب ہمیں یہ ثابت کرناہے کہ بعض جگہ کی خاک بہت ہی زیادہ صاحب تکریم وتفضیل ہوتی ہے اورقابل احترام ہوتی ہے

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے چچاجناب حمزہ جنگ احدمیں شہیدہوئے اورکفارومشرکین ان کے لاشہ کے ساتھ یہ سلوک کیاکہ ابوسفیان کی بیوی (مادرمعاویہ)نے جگرچاک کیااوراسے اپنے ناپاک دانتوں سے چبایا

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے حضرت حمزہ کو‘‘سیدالشہداء ’’ کالقب دیا اورعملی طورسے دین اسلام کی اتباع کرنے والوں کواس خاک کے متبرک ہونے کو سمجھانے کے لئے حضرت حمزہ کی قبرسے تھوڑی سی خاک اٹھائی اوراسے اپنے ساتھ لے گئے ،صدیقہ کُبریٰ حضرت فاطمہ زہرا نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی ابتاع کی اورآپ نے بھی حضرت حمزہ کے حرم سے خاک اٹھائی اوراس سے ایک تسبیح تیارکی

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے نواسہ حضرت امام حسیناورجوانان بنی ہاشم کو ان کے اصحاب وانصارکے ساتھ سرزمین کرب وبلاپرنہایت ظلم وبے رحمی کے ساتھ شہیدکیاتوسیدالشہداء کالقب حضرت حمزہ سے حضرت امام حسین کی طرف منتقل ہوگیااورآپ کے حرم مطہرکی خاک خاک شفاقرارپائی ،امام زین العابدیننے عملی طورسے قرآن وعترت کی اتباع کرنے والوں کواس خاک کی عظمت وبرکت کوسمجھانے کے لئے امام حسین کے مرقدمطہرسے بعنوان تبرک کچھ خاک اٹھائی اوراس سے سجدہ گاہ بنائی اوراس کے بعدجب بھی نمازپڑھتے تھے تواسی تربت پاک پرسجدہ کرتے تھے اورآپ کے شیعہ بھی اسی خاک پاک پرسجدہ کرنے لگے

امام زین العابدین کے بعددیگرآئمہ اطہار نے بھی اسی سیرت پرعمل کیااوراسے جاری رکھااوریہی سیرت آج تک ان کی اتباع کرنے والوں درمیان رائج وقائم ہے تربت کربلاکی اہمیت اوراس پرسجدہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں چندروایت مندرجہ ذیل ذکرہیں:

امام صادق فرماتے ہیں:رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)ام سلمہ کے گھر موجود تھے اوران سے کہہ رہے تھے :مجھے اس وقت یہاں پرت نہائی کی ضرورت ہے (پس تم کمرے سے باہرچلی جاؤ) اوردیکھو!کوئی میرے پاس آنے نہ پائے ،اتفاقاًامام حسین آگئے، لیکن چونکہ امام حسیناس وقت بہت ہی کمسن تھے لہٰذاام سلمہ انھیں کمسنی کی وجہ سے نہ روک سکیں،جسبہانہ سے سے بھی روکناچاہاکامیاب نہ ہوسکیں اورامام حسین رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس پہنچ گئے چند لحظہ بعدام سلمہ امام حسین کے پیچھے آئیں تودیکھاکہ حسین (علیہ السلام) پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے سینہ مُبارک پہ بیٹھے ہوئے ہیں اورآنحضرتاپنے ہاتھوں میں ایک چیزلئے ہوئے ہیں جسے گھماپھراکردیکھ رہے ہیں اورگریہ کررہے ہیں(میں نے پوچھا؟ یانبی اللہ! یہ آپ کے ہاتھ میں کیاہے ؟تو) آنحضرت نے فرمایا: اے ام سلمہ !ابھی میرے جبرئیل آئے تھے اورانھوں نے مجھے خبردی ہے کہ تمہارایہ بچہ (حسین (علیہ السلام))قتل کردیاجائے گااوریہ چیزکہ جسے میں اپنے ہاتھوں میں گھماکردیکھ رہاہوں اسی سرزمین کی خاک ہے کہ جسپریہ میرانواسہ قتل کردیاجائے گا اے ام سلمہ! (جب میرایہ نواسہ قتل کیاجائے گااس وقت میں زندہ نہ ہوں گا مگر تم اس وقت زندہ ہونگی)پس میں اس خاک کو تمہارے سپردکرتاہوں تم اس خاک کو ایک شیشی میں رکھدواوراس کی حفاظت کرتے رہنا اوریادرکھناجب یہ خاک خون ہوجائے توسمجھ لیناکہ میرایہ عزیز شہیدکردیاگیاہے

ام سلمہ نے کہا:یارسول اللہ!خداسے کہوکہ وہ اس عظیم مصیبت کواس بچہ سے دورکردے ،پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:میں نے خداوندعالم سے اس مصیبت کے دفع ہوجانے کوکہا توخدانے مجھ پروحی نازل کی:یہ شہادت اس بچہ کے لئے ایک بلندمقام ہے جواس بچہ سے پہلے کسی بھی مخلوق کوعطانہیں کیاگیاہے اورخداوندعالم نے مجھ سے وحی کے ذریعہ بتایاکہ اس بچہ کی پیروی کرنے والے لوگ قابل شفاعت قرارپائیں گے اورخودبھی دوسروں کی شفاعت کریں گے

بیشک مہدی صاحب الزمان (عج) اسی حسین (علیہ السلام)کے فرزندوں میں سے ہیں،خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جوان کودوست رکھتاہوگااوربیشک روزقیامت ان ہی کے شیعہ کامیاب وسربلندہونگے ۔

. امالی(شیخ صدوق)/ص ۲۰۳

قال الصادق علیہ السلام:السجودعلی طین قبرالحسین (ع)ینورالیٰ الارضین السبعة ،ومن کانت معہ سبحة من طین قبرالحسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(ع)کتب مسبح اوان لم یسبح بہا۔ امام صادقفرماتے ہیں:امام حسینکی خاک قبرپرسجدہ کرناساتوں زمینوں کومنور کردیتاہے اورجوشخص تربت امام حسینکی تسبیح اپنے ہمراہ رکھتاہوچاہے اس کے دانوں پرکوئی ذکربھی نہ پڑھے پھربھی تسبیح کرنے والوں میں شمارہوگا۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۶۸

عن معاویہ بن عمارقال:کان لابی عبداللہ علیہ السلام خریطة دیباج صفراء فیہاتربة ابی عبداللہ علیہ السلام فکان اذاحضرتہ الصلاة صبّہ علی سجادتہ وسجدعلیہ ثمّ قال(ع):انّ السجودعلی تربة ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام یخرق الحجب السبع ۔

معاویہ ابن عمارسے روایت ہے کہ:امام صادق کے پاس ایک پیلے رنگ کی تھیلی تھی جس میں امام (علیہ السلام)خاک شفا رکھتے تھے ،جیسے ہی نمازکاوقت پہنچتاتھا تو اس تربت کوسجادہ پرڈالتے اوراس پرسجدہ کرتے تھے ،اگرکوئی آپ سے اس بارے میں سوال کرتاتھاتوفرماتے تھے :تربت امام حسین پرسجدہ کرناسات (آسمانی)پردوں کوپارہ کردیتاہے ۔

. بحارالانوار/ج ۹۸ /ص ۱۳۵

کان الصادق علیہ السلام لایسجدالّاعلیٰ تربة الحسین علیہ السلام تذللا للہ واستکانة الیہ۔

روایت میں آیاہے کہ امام صادق تربت امام حسینکے علاوہ کسی دوسری پرخاک سجدہ نہیں کرتے تھے اوریہ کام(یعنی خاک کربلاپرسجدہ کرنا)خضوع وخشوع خداوندمتعال میں زیادتی کے لئے انجام دیاکرتے تھے۔

. وسائل الشیعہ/ج ۳/ص ۶۰۸

نمازکے آداب واسرار

رازتشہد

تشہدمیں چارچیزواجب ہیں: ۱۔بیٹھنا ۲۔طمانینہ ۳۔شہادتین ۴۔محمدوآل محمد پردرودبھیجنا۔

ہردورکعتی نمازمیں ایک مرتبہ اورتین یاچاررکعتی نمازمیں دومرتبہ تشہد پڑھنا واجب ہے ۔ ہرنمازی پرواجب ہے کہ تمام دورکعتی نمازکی دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے کے بعداوراسی طرح چاررکعتی نماز(ظہروعصروعشاء)کی دوسری وچوتھی رکعت کے بعداورتین رکعتی نماز(مغرب)کی دوسری وتیسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے کے بعد خضوع وخشوع کے ساتھ زمین پربیٹھے اورجب بدن ساکن ہوجائے تواللہ کی وحدانیت اورپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی رسالت کی گواہی دے اورمحمدوآل محمدپرصلوات بھیج کران کی ولایت واطاعت کاثبوت دے اورتشہدمیں صرف اتناکہناکافی ہے:

اَشْہَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلّااللہ وَحْدَہ لَاشَرِیْکَ لَہ وَاَشْہَدُاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُہ وَرَسُولُہ ، اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ۔

امام صادق فرماتے ہیں:پہلی دورکعتوں(کے سجدہ کرنے کے بعدبیٹھ جائیں)اوراس طرح تشہدپڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَشْہَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلّااللہ وَحْدَہ لَاشَرِیْکَ لَہ وَاَشْہَدُاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُہ وَرَسُولُہ ، اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّد، وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہ فِیْ اُمَّتِہ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ ۔ تہذیب الاحکام / ۲/ص ۹۲

حدیث معراج میں آیاہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سات آسمانی حجاب کو عبورکرتے ہوئے ”قاب قوسین اوادنیٰ ”کے مقام تک پہنچے توپروردگارنے آپ کو نماز پڑھنے کاحکم دیا...جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر بلندکیاتوخداندعالم نے کہا:اے محمد!بیٹھ جاؤ، پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرمان الٰہی کے مطابق بیٹھ گئے ،وحی نازل ہوئی :اے محمد!میں نے تم پرجونعمتیں نازل کی ہیں اس کے بدلہ میں میرانام اپنی زبان پرجاری کرواورالہام کیاگیاکہ یہ کہو:

بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَلَااِلٰہَ اِلّااللہ وَالْاَسْمَاءِ الْحُسْنیٰ کُلُّہَا۔ اس کے بعدوحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے محمد!اپنے آپ پراوراپنے اہلبیت پردرودبھیجو،توپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے کہا: صَلّی اللہُ عَلَیَّ وَعَلیٰ اَہْلِ بَیْتِیْ۔

. الکافی/ج ۳/ص ۴۸۶

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حقیقت یہ ہے کہ ہرنمازی تشہدکے ذریعہ اللہ کی وحدانیت اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی رسالت کااقرارکرتاہے ،ان دونوں گواہی کوشہادتین کانام دیاجاتاہے اور توحیدونبوت کااقرارکرنااصول دین کی مہم اصل ہیں،انسان ان دونوں کلموں کوزبان پرجاری کرنے سے دین اسلام سے مشرف ہوجاتاہے ،یہ دونوں گواہی اسلام میں داخل ہونے اورکفروشرک جیسی باطنی پلیدگی اورجسمانی نجاست سے پاک ہونے کی کنجی ہیں ۔ نمازمیں شہادتین کوتجدیدبیعت کے عنوان سے واجب قراردیاگیاہے ،ہرنمازی روزانہ ۹مرتبہ اپنی واجب نمازوں میں ان دونوں کلموں کوزبان پرجاری کرکے اللہ اوراس کے رسول حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی تجدیدبیعت کرتاہے اورہرروزان کلموں کی تکرارکرناانسان کے ایمان وعقیدہ کومضبوط بناتاہے ،بے نمازی لوگوں کاایمان وعقیدہ ضعیف وکمزورہوتاہے اورشیطان اسپرغالب رہتاہے ۔

فضل بن شاذان سے مروی ہے :امام علی رضا فرماتے ہیں: اگرکوئی تم سے یہ معلوم کرے کہ دوسری رکعت کے بعدتشہدپڑھناکیوں واجب قراردیاگیاہے ؟ اس کاجواب یہ ہے :کیونکہ جس طرح رکوع وسجودسے پہلے اذان،دعااورقرائت کولایاگیاہے اسی طرح ان دونوں کے بعد تشہد، تحمید اور دعا کو قرار دیا گیا ہے۔

. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۶۲

راز تورک

مردکے لئے مستحب ہے کہ سجدہ سے سربلندکرنے بعداس طرح بیٹھے کہ بدن کا زوربائیں ران پررہے اوردائیں ران تھوڑاسابائیں ران کے اوپرقرارپائے اوردائیں پیرکی پشت کوبائیں پیرکے تلوے پررکھے اسی طرح دونوں سجدوںں کے درمیان بیٹھنامستحب ہے، اس حالت سے بیٹھنے کو تورّک کہاجاتاہے لیکن عورت کے لئے مستحب ہے کہ اپنی رانوں کوآپس میں ملائے رکھے ۔

دائیں جانب کوحق اوربائیں جانب کوباطل کہاجاتاہے لہٰذانمازمیں تشہدپڑھتے وقت دائیں ران کواٹھاکرتھوڑاسابائیں پراوردائیں پیرکی پشت کوبائیں پیرکے تلوے پررکھناباطل کونابوداورمٹادینے کی طرف اشارہ ہوتاہے اسی لئے تورّک کوتشہدمیں مستحب قراردیاگیاہے اسی مطلب کے بارے میں امام معصوم(علیہ السلام) سے ”من لایحضرہ الفقیہ“ ایک حدیث نقل کی گئی ہے:

روایت میں آیاہے کہ ایک شخص نے امام علی ابن ابی طالب سے پوچھا:اے خداکی محبوب ترین مخلوق(حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ)) کے چچازادبھائی!تشہدمیں دائیں ران کوبلندرکھنااوربائیں ران کونیچے رکھناکارازوفلسفہ کیاہے ؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:یعنی

اَللّٰہمّ اَمِتِ البَاطل وَاَقِمِ الْحَق۔

بارالٰہا!باطل کونابودکردے اورحق کوسربلندوقائم رکھ،(کیونکہ داہناعضو حق اور سچائی کامظہرہوتاہے اوربایاں باطل وجھوٹ کاکنایہ ہوتاہے ،اسی لئے تشہدمیں دائیں ران اورقدم کوبائیں ران اورقدم کے اوپررکھنے کومستحب قرار دیاگیاہے تاکہ کفروباطل دب کرمرجائے ،نابودہوجائے اورحق بلندہوجائے (

اس شخص نے دوبارہ سوال کیااورکہا:امام جماعت کاسلام میں ”السلام علیکم “کہنے کاکیامقصدہوتاہے؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا: انّ الامام یترجم عن اللہ عزوجل ویقول فی ترجمتہ لاہل الجماعة ا مٔان لکم من عذاب اللہ یوم القیامة۔

بیشک امام جماعت خداوندمتعال کی جانب سے اس کے بندوں کے لئے ترجمانی کرتاہے جواپنے ترجمہ میں اہل جماعت سے خداکی طرف کہتاہے مومنین سے کہتاہے :تمھیں روزقیامت کے عذاب الٰہی سے امان ونجات مل گئی ہے ۔

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۲۰

جابرابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں مولاامیرالمومنین علی ابن ابی طالب کی خدمت میں موجودتھا،آپ نے ایک شخص کونماز پڑھتے ہوئے دیکھاجب وہ نمازسے فارغ ہواتومولانے اس سے پوچھا:اے مرد!کیاتم نمازکی تاویل وتعبیرسے آشنائی رکھتے ہو؟اس نے جواب دیا:میں عبادت کے علاوہ نمازکی کوئی تاویل وتعبیرنہیں جانتاہوں،میں فقط ات ناجانتاہوں کہ نمازایک عبادت ہے ،امام (علیہ السلام)نے اسسے فرمایا: قسم اس خدا کی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)کونبوت عطاکی، خداوند عالم نے جت نے بھی کام نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کوبجالانے کاحکم دیاہے اس میں کوئی رازاورتعبیرضرورپائی جاتی ہے اوروہ سب کام بندگی واطاعت کی نشانی ہیں ،اس مردنے کہا:اے میرے مولا!آپ مجھے ان سے ضرورآگاہ کیجئے اوربتائے کہ وہ کیاچیزیں ہیں؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:

تشہدپڑھتے وقت بائیں ران پربیٹھنااوردائیں پیرکی پشت کوبائیں پیرکے تلوے پررکھنااوردائیں ران کوتھوڑاسابلندکرکے بائیں ران رکھناتاکہ وہ تھوڑی سی دب جائے (اس طرزسے بیٹھنے کو تورّک کہاجاتاہے)کامطلب یہ ہے نمازی اپنے دل میں یہ ارادہ کرے:بارالٰہا!میں نے حق کواداکیااورباطل کودفنادیاہے ہے ،تشہدیعنی تجدیدایمان اوراسلام کی طرف بازگشت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورمرنے کے بعددوبارہ زندہ ہونے کااقرارکرنااورتشہدکے یہ بھی معنی ہیں:میں اللہ کوان سب باتوں سے بزرگ وبرترمانتاہوں جوکفارومشرکین اس کی توصیف کرتے ہیں۔
. بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۵۳

راز صلوات
تشہدنمازمیں صلوات کے واجب قراردئے جانے کارازیہ ہے: نمازگزارکے لئے ضروری ہے کہ اپنے دل میں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے علاوہ ان کی آل اطہارکی بھی محبت رکھتاہواوران کے دشمن سے بیزاری بھی کرتاہو،نمازگزارکے لئے ضروری ہے کہ وہ تابع امامت وولایت ہونے کاثبوت دے ،اورصاحب محبت ومودت محمدآل محمدہونے کاثبوت دے اسی لئے نمازمیںصلوات واجب قراردیاگیاہے کیونکہ صلوات کے ذریعہ ولایت کاثبوت دیاجاتاہے کہ جس کے بغیرنمازہرگزقبول نہیں ہوتی ہے ،بارگاہ خداوندی میں صرف انھیں لوگوں کی نمازقبول ہوتی ہے جوآ ل محمدکی محبت ومودت کے ساتھ نمازاداکرتے ہیں اوراپنے دلوں میں ال رسول کی محبت کاچراغ روشن رکھتے ہیں لیکن اگران کی محبت کاچراغ دل میں روشن نہیں ہے تووہ عبادت بے کارہے اوراللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی ہے،نمازو عبادت اسی وقت فائدہ مندواقع ہوسکتی ہے جب نمازکواہلبیت کی محبت و معرفت اوران کی اطاعت وولایت کے زیرسایہ انجام دیاجائے ،اہلبیت کی محبت وولایت کے بغیرسب نمازیں بےکارہیں۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم : من صلی صلاۃ ولم یصل علیّ فیہاوعلیٰ اہل) بیتی لم تقبل منہ۔(۴
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : جو شخص نماز پڑھے اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجے اس کی نماز قبول نہیں ہے۔
. الغدیر(علامہ امینی)/ج ۲/ص ۳۰۴
نمازمیں صلوات کواس لئے واجب قراردیاگیاہے کیونکہ تاکہ اس کے ذریعہ اہلبیت اطہار کی ولایت ومحبت کااقرارکیاجاتاہے اورنمازمیں محمدوآل محمدعلیہم الصلاۃ والسلام پردرودبھیجنانمازکے صحیح وکامل اورمقبول ہونے کاثبوت ہے لہٰذااگرکوئی شخص صلوات کوترک کردے تواس کی نمازباطل ہے
عن ابی یصیروزرارۃ قالا: قال ابو عبداللہ علیہ السلام :من تمام الصوم اعطاء الزکاۃ (یعنی الفطرۃ) کماان الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ من تمام الصلاۃ ومن صام ولم یو ذہافلاصوم لہ ان ترکہامتعمداً ، ومن صلی ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وترک متعمدافلاصلاۃ لہ. ابوبصیراورزرارہ سے مروی ہے :امام صادق فرماتے ہیں:روزہ زکات فطرہ کے ذریعہ مکمل(اورقبول) ہوتاہے جس طرح نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)پرسلام کے مکمل اورقبول ہوتی ہے ، پس اگرکوئی شخص روزہ رکھے اورعمداًزکات فطرہ دیناترک کردے تواس کاروزہ قبول نہیں ہوتاہے اورجوشخص نمازپڑھے اورعمداًمحمدوآل محمد علیہم الصلاۃ والسلام پردرودنہ بھیجے تواس نمازقبول ہوتی ہے۔

رازسلام
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے نمازکومومن کی معراج قراردیاہے اور جو شخص بارگاہ ملکوتی کی طرف پروازکرتاہے تومعنوی طورسے لوگوں کی نظروں سے غائب ہوجاتاہے لہٰذاجیسے ہی مومن سفرالٰہی اورمعراج سے واپس آتاہے تواسے چاہئے کہ سب پہلے اللہ کی محبوب ترین وعظیم الشان مخلوق حضرت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)پرسلام بھیجے اس کے بعدتمام انبیاء وصلحاء کوسلام کرے اسکے بعدتمام مومنین کوسلام کرے ۔ نمازی سلام کے ذریعہ نمازسے فارغ ہوجاتاہے اوروہ چیزیں جوتکبیرۃ الاحرام کہنے کے ساتھ حرام ہوجاتی ہیں مثلاکسی چیزکاکھانا ،سونا،قبلہ سے منحرف ہوناوغیرہ یہ سب سلام کے ذریعہ حلال ہوجاتی ہیں۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:مفتاح الصلاۃ الطہور وَتحریمِہاالتکبیر وتحلیلہاالسّلام ولایقبل اللہ صلاۃً بغیرالطہور.
رسول ___________ اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:طہارت نمازکی کنجی ہے اورتکبیر"اللہ اکبر"اس کی تحریم ہے اورسلام نمازاس کی تحلیل ہے(یعنی جوچیزیں نمازکے منافی ہیں وہ تکبیرکے ذریعہ حرام ہوجاتی ہیں اورسلام کے بعدحلال ہوجاتی ہیں)اورخداوندعالم بے طہارت لوگوں کی نمازقبول نہیں کرتاہے۔
. بحارالانوار/ج ۷۷ /ص ۲۱۴
رازسلام کے بارے میں حدیث معراج میں آیاہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) معراج پرتشریف لے گئے اورآپ کونمازپڑھنے کاحکم دیاگیاتوآپ نے نمازپڑھناشروع کی اورتشہدوصلوات کوانجام دینے کے بعدملائکہ وانبیائے کرام کونمازمیں حاضردیکھا،حکم پروردگارہوا :اے محمد!ان سب کوسلام کرو،پسآنحضرت نے کہا: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ“

پروردگاکی طرف سے وحی نازل ہوئی:

ان السلام والتحیة والرحمة والبرکات انت وانت وذریتک تم پراورتمھاری آل پرخداوندعالم کی رحمت ،برکت اورسلامت نازل ہو،اس کے بعدوحی نازل ہوئی :اے پیغمبر!اب اپنے دائیں جانب متوجہ ہوجاؤ۔

. کافی/ج ٣/ص ۴٨۶

فضل بن شاذان سے مروی ہے :امام علی رضا فرماتے ہیں :نمازمیں تکبیریاتسبیح یا کسی اوردوسری چیزکوتحلیل نمازنہیں قراردیاگیاہے بلکہ سلام کوتحلیل نماز قراردیا گیاہے اورسلام کوتحلیل نمازقراردئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ (تکبیرة الاحرام کے ذریعہ) نمازمیں داخل ہوتے ہی بندوں سے کلام وباتیں کرناحرام ہوجاتاہے اورپوری توجہ خالق کی معطوف ہوجاتی ہے ،جب انسان نمازتمام کرے اورحالت نمازسے فارغ ہونے لگے تومخلوق سے کلام کرناحلال ہوجاتاہے اورمخلوق سے باتوں کی ابتداء سلام کے ذریعہ ہونی چاہئے اسی لئے سلام کوتحلیل نمازقراردیاگیاہے۔

. عیون اخبارالرضا(علیه السلام)/ج ١/ص ١١۵

محمدابن سنان نے مفضل ابن عمرسے ایک طولانی روایت نقل کی ہے ،مفضل کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق سے پوچھا:نمازمیں سلام کے واجب قراردئے جانے کی کیاوجہ ہے ؟

امام(علیه السلام) نے فرمایا:کیونکہ سلام تحلیل نمازہے میں نے عرض کیا:اس کی کیاوجہ ہے کہ نماز گزار کو سلام پڑھتے وقت اپنی دائیں جانب نگاہ کرناچاہئے اوربائیں جانب سلام نہیں دیناچاہئے ؟ امام(علیه السلام) نے فرمایا : کیونکہ وہ مو کُل فرشتہ جو انسان کی نیکیوں کو لکھتا ہے وہ دا ئیں جانب رہتا ہے اور وہ فرشتہ جوبرائیوں کو درج کرتاہے وہ بائیں جانب رہتا ہے اور(صحیح ومکمل)نمازمیں نیکیاں ہی نیکیاں پائی جاتی ہیں اوربرائی کاکوئی وجودہی نہیں ہوتاہے اس لئے مستحب ہے کہ نماز گزار سلام پڑھتے وقت اپنی دائیں جانب نگاہ کرے نہ بائیں جانب میں نے پوچھا:جب دائیں جانب ایک فرشتہ مو کُل ہے توسلام میں واحدکاصیغہ استعمال کیوں نہیں کرتے ہیں یعنی “السلام علیک ”(سلام ہوتجھ پر)کیوں نہیں کہتے ہیں بلکہ جمع کی لفظ استعمال کرتے ہیں اس کی کیاوجہ ہے کہ سلام “ السلام علیکم ” کہتے ہیں؟ امام(علیه السلام) نے فرمایا: “السلام علیکم”اس لئے کہاجاتاہے تاکہ دائیں وبائیں جانب کے دونونفرشتوں کوسلام کیاجاسکے لیکن دائیں جانب کے فرشتہ کی فضیلت دائیں طرف اشارہ کرنے سے ثابت ہوجاتی ہے ورنہ حقیقت میں دونونفرشتوں کوسلام کیاجاتاہے ،میں نے کہا:ماموم کوتین سلام کیوں کہنے چاہئے ؟امام(علیه السلام) نے فرمایا: پہلاسلام امام جماعت کے سلام کا جواب اورامام جماعت کواورامام جماعت کے دونونفرشتوں کو سلام کرنامقصودہوتاہے

دوسراسلام ان مومنین کے لئے ہوتاہے جواس کے دائیں جانب ہوتے ہیں اوران فرشتوں کوسلام کیاجاتاہے جو مومنین اورخود پرمو کُل ہیں

تیسراسلام ان مومنین کے لئے ہوتاہے جواس کے بائیں جانب ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کوسلام کیاجاتاہے جو مومنین اورخود پرمو کُل ہیں اوروہ شخص کہ جس کے بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہوتوبائیں جانب سلام نہ کرے ،ہاں اگر اس کے دائیں جانب دیوارہواورکوئی نمازی دائیں طرف نہ ہواوربائیں طرف کوئی نمازی موجودہوجواس کے ہمراہ امام جماعت کے پیچھے نمازپڑھ رہاتھاتواس صورت میں بائینطرف سلام کرے

مفضل کہتے ہیں :میں نے امام(علیه السلام) سے معلوم کیا:امام جماعت کس لئے سلام کرتاہے اورکس چیزکاقصدکرتاہے؟امام(علیه السلام) نے جواب دیا:دونونفرشتوں اورمامومین کوسلام کرتاہے ،وہ اپنے دل میں ان دونوں فرشتوں سے کہتاہے :نمازکی صحت وسلامتی کولکھواوراسے ان چیزوں سے محفوظ رکھو جونمازکوباطل کردیتی ہیں اورمامومین سے کہتاہے تم لوگ اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے محفوظ وسالم رکھو

فضل کہتے ہیں: میں نے امام(علیه السلام) سے کہا:سلام ہی کوکیوں تحلیل نمازکیوں قرادیاگیاہے؟(تکبیر،تسبیح یاکسی دوسری چیزکوکیوں نہیں قراردیاگیاہے؟)امام(علیه السلام) نے فرمایا:کیونکہ اس کے ذریعہ (دونوں کاندھوں پرمو کُل)دونونفرشتوں کاسلام کیاجاتاہے اورنمازکااس کے پورے آداب شرائط کے ساتھ بجالانااور رکوع وسجودوسلام نمازبندہ کانارجہنم سے رہائی کاپروانہ ہے ،روزقیامت جس کی نمازقبول ہوگئی اس کے دوسرے اعمال بھی قبول ہوجائیں گے ،اگرنمازصحیح وسالم ہے تودوسرے اعمال بھی صحیح واقع ہونگے اورجس کی نمازردکردی گئی اس کے دوسرے اعمال صالح بھی ردکردئے جائیں گے ۔

. علل الشرایع/ص ١٠٠۵

”معانی الاخبار“میں عبداللہ ابن فضل ہاشمی سے مروی ہے میں نے امام صادق سے سلام نمازکے معنی ومقصودکوپوچھاتوامام(علیه السلام) نے فرمایا:سلام امن وسلامتی کی علامت ہے اورتحلیل نمازہے کہ جس کے ذریعہ

نمازسے فارغ ہواجاتاہے ،میں نے کہا:اے میرے امام !میری جان آپ پرقربان ہومجھے آگاہ کیجئے کہ نمازمیں سلام کوواجب قراردئے جانے کی وجہ کیاہے؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:
گذشتہ زمانہ میں لوگوں کی یہ روش تھی کہ اگرآنے والاشخص لوگوں کوسلام کردیاکرتاتھاتواس کامطلب یہ ہوتاتھاکہ لوگ اسکے شرسے امان میں ہیں اوراگرآنے والے کواپنے سلام کاجواب مل جاتاتھاتواس کے یہ معنی ہوتے تھے کہ وہ بھی ان لوگوں کے شرسے امان میں ہے ،لیکن اگرآنے والاشخص سلام نہیں کرتاتھا تواس کے یہ معنی ہوتے تھے کہ لوگ اس کے شرسے محفوظ نہیں ہیں اوراگرآنے سلام کرتاتھامگردوسری طرف سے کوئی جواب سلام نہیں دیاجاتاتھاتویہ اس چیزکی پہچان تھی کہ آنے والاشخص کی خیرنہیں ہے اوروہ ان کے شرسے ا مان میں نہیں ہے اوریہ اخلاق عربوں کے درمیان رائج تھا،پس سلام نمازسے فارغ ہونے کی علامت ہے اورسلام مومنین سے کلام کرنے کے جائزہونے کی پہچان ہے ،اب بندوں سے باتیں کرناجائزہے، ”سلام “اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے کہ جسے نمازگزارخداوندعالم کی طرف معین کئے گئے دوفرشتوں سے مخاطب ہوکرانجام دیتاہے۔
. معانی الاخبار/ص ۱۷۶
فضل بن شاذان سے روایت ہے امام علی رضا فرماتے ہیں:نمازمیں سلام کوتحلیل نمازاس لئے قراردیاگیاہے اوراس کے بدلہ میں تکبیر،تسبیح یااورکسی دوسری چیزکوتحلیل نماز قرارنہیں دیاگیاہے کیونکہ جب بندہ تکبیرکے ذریعہ نمازمیں داخل ہوجاتاہے تو اس کابندوں سے ہمکلام ہوناحرام ہوجاتاہے اورفقط خداکی جانب متوجہ رہناہوتاہے لاجرم نمازسے خارج ہونے میں مخلوق سے کلام حلال ہوجاتاہے اورپوری مخلوق کواپنے کلام کی ابتد اسلام کے ذریعہ کرنی چاہئے لہٰذانمازگذارجب نمازسے خارغ ہوتاہے پہلے مخلوق سے ہمکلام ہونے کوحلال کرے یعنی پہلے سلام کرے اوراس کے بعدکوئی کلام کرے اسی نمازکے آخرمیں سلام کوقراردیاگیاہے۔
. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۶۲ ۔عیون اخبارالرضا/ج ۱/ص ۱۱۵
روایت میں آیاہے کہ ایک شخص نے امام علی ابن ابی طالب +سے پوچھا:اے خداکی محبوب ترین مخلوق (حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ))کے چچازادبھائی!امام جماعت کاسلام میں “السلام علیکم ”کہنے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟
تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا:
انّ الامام یترجم عن اللہ عزوجل ویقول فی ترجمتہ لاہل الجماعۃ ا مٔان لکم من عذاب اللہ یوم القیامۃ۔
کیونکہ امام جماعت خداوندمتعال کی جانب سے اس کے بندوں کے لئے ترجمانی کرتاہے جواپنے ترجمہ میں اہل جماعت سے کہتاہے :تمھیں روزقیامت کے الٰہی عذاب سے امان ونجات مل گئی ہے ۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۲۰
مفضل ابن عمروسے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے پوچھا:کیاوجہ ہے کہ سلام نمازکے بعدتین مرتبہ ہاتھوں کوبلندکیاجائے اورتین مرتبہ“اللہ اکبر” کہاجائے؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:جس وقت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے مکہ فتح کیاتواپنے اصحاب کے ساتھ حجراسودکے قریب نمازظہراداکی اورسلام پڑھاتواپنے ہاتھوں کواوپرلے گئے اورتین مرتبہ تکبیرکہی اسکے بعدیہ دعاپڑھی:
لَااِلٰہَ اِلّااللہُ وَحْدَہ وَحْدَہ ، اَنْجَزَوَعْدَہ ، وَنَصرَعَبْدَہ ، وَاَعَزَّجُنْدَہ ، وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہ ، فَلَہُ الْمُلْکُ ، وَلَہُ الْحَمْدُ ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَعَلٰی کُلِّ شَیٍ قَدِیْرٌ.
اس کے بعداپنے اصحاب کی طرف رخ کرکے ارشادفرمایا:اس تکبیراوردعاکوکسی بھی واجب نمازکے بعدترک نہ کرناکیونکہ جوشخص سلام کے بعداس دعاکوپڑھے گویااس نے اس شکرکوجواسلام وسپاہیان اسلام کاشکراس کے اوپرواجب تھااداکردیاہے۔
. علل الشرائع /ج ۲/ص ۳۶۰

رازقنوت
لغت میں خضوع وخشوع اوراطاعت وفرمانبرداری کوقنوت کہتے ہیں اوردعا ونمازاورعبادت کوبھی قنوت کہتے ہیں جیسا کہ خداوندعالم حضرت مریم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے : (۱) (اے مریم ! تم اپنے پروردگار کی اطاعت کرو(
. ۱(آل عمران /آیت ۴۲ (
محمدابن مسعودکی “تفسیرعیاشی ”میں امام صادق سے نقل کیاگیاہے کہ :اس قول خداوندی (۱) میں“ قانتین ” سے “مطیعین”مرادہے یعنی نمازکوخضوع وخشوع اوراطاعت خداوندی کے ساتھ بجالاو ٔ.
. ۱(بقرہ /آیت ۲۳۸ تفسیرعیاشی /ج ۱ج/ص ۱۲۷ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فقہا کی اصطلاح میں نمازمیں ایک مخصوص موقع پرایک خاص طریقہ سے دعاکرنے کوقنوت کہاجاتاہے اوردعاکے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دونوں ہاتھوں کوچہرے کے مقابل دونوں ہاتھوں کوآپس میں ملاکرہتھیلیوں کے رخ کوآسمان کی جانب قراردیاجائے اورہتھیلیوں پرنگاہ کھی جائے
قنوت میں کسی مخصوص ذکرکاپڑھناشرط نہیں ہے بلکہ جائزہے نمازی جس دعاوذکراورمناجات کوبھی چاہے پڑھے لیکن مستحب ہے کہ قنوت میں معصومسے منقول یہ دعاپڑھی جائے:
امام صادق فرماتے ہیں:قنوت میں یہ دعاپڑھناکافی ہے: اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلَنَا،وَارْحَمْنَا،وَعَافِنَا،وَاعْفُ عَنَّافِی الدُّنْیَاوَالآخِرَةِ ،اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر۔
. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۸۷
اورامام صادق فرماتے ہیں: نمازجمعہ کی پہلی رکعت میں قرائت کے بعد کلمات فرج کوذکرکیاجائے اوروہ یہ ہیں:
لاالہ الّاالله الحلیم الکریم ،لاالہ الّاالله العلی العظیم ، سبحان الله ربّ السموات السبع وربّ الارضین سبع ،ومافیہنّ ،ومابینہنّ، وربّ العرش العظیم، والحمدللهربّ العالمین ،اللّٰہم صلّ علی محمدوآلہ کماہدیت نابہ ۔
. تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۱۸

نمازکے آداب واسرار

رازنمازقصر
سفراورخوف کی حالت میں آٹھ شرائط کے ساتھ چاررکعتی نمازکودورکعت پڑھناواجب ہے لیکن نمازصبح اورمغرب کوپوری پڑھناواجب ہے اوراس بارے میں علمائے کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہمسافر کو قصرو اتمام کے درمیان کوئی اختیارنہیں ہے بلکہ قصرپڑھناواجب ہے۔
قال رسول صلی الله علیہ وآلہ :ان الله عزوجل تصدق علی مرضی امتی ومسافریہابالتقصیروالافطار، وہل یسراحدکم اذاتصدق بصدقة ان تردعلیہ. نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:بیشک خدائے عزوجل نے میری امت کے مریضوں اورمسافروں پرنمازکے قصرہونے اورروزے کانہ رکھنے کاتصدق عطاکیاہے ،اگرتم کسی کے ساتھ کوئی اچھائی کرواوروہ تمہارے اس تصدق کوواپس کردے توکیاتمھیں اس سے کوئی خوشی ملے گی ؟۔
. کافی/ج ۴/ص ۱۲۷
زراره اورمحمدابن مسلم سے روایت ہے: ہم دونوں نے امام محمدباقر سے عرض کیا:سفرکی حالت میں نمازپڑھنے کے بارے میں کیاحکم ہے ،اورکس طرح سے نمازپڑھنی چاہئے اورکت نی رکعت پڑھنی چاہئے ؟ اما م(علیه السلام) نے فرمایا:کیاتم نے اس آیہ مبارکہ کونہیں پڑھاہے جسمیں خداوندعالم ارشادفرمایاتاہے:
>وَاِذَاضَرَبْتُمْ فِی الاَرْضِ فَلَیْسَعَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْامِنَ الصَّلاةِ< ترجمہ:اورجب تم زمین میں سفرکروتوتمھارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی نمازیں قصرکرو۔
. سوره نساء /آیت ۱۰۱
یہ آیہ مبارکہ اس چیزپردلالت کرتی ہے کہ سفرمیں نمازکوقصرپڑھناواجب ہے جس طرح حضرمیں نمازکوپوری پڑھناواجب ہے ،راوی کہتے ہیں کہ ہم نے امام (علیه السلام) نے سے عرض کیا:خداوندعالم نے آیہ مبارکہ مینفرمایاہے کہ جس سے وجوب کے معنی نہیں سمجھے جاتے ہیں اوراس نے ”افعلوا“ نہیں کہاہے کہ جس سے وجوب کے معنی سمجھ میں ائیں پس اس آیہ مبارکہ سے کس طرح ثابت کیاجاسکتاہے کہ سفرمیں نمازکوقصرپڑھناواجب ہے جس طرح حضرمیں پوری واجب ہے؟امام (علیه السلام) نے فرمایا: کیاخداوندعالم نے صفااورمروہ کے بارے میں ارشادنہیں فرمایاہے:
>فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَواعْتَمَرَفَلاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ یَطُوْفَ بِہِمَا< جوشخص بھی حج یاعمره کرے اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کادونوں پہاڑیوں کاچکرلگائے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. سورہ بقرہ/آیت/ ۱۵۸
اورکیاتم نہیں جانتے ہوکہ ان دونوں کاچکرلگاناواجب ہے کیونکہ خدائے عزوجل نے اس کا اپنی کتاب میں ذکرکیاہے اورنبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)نے اسے انجام دیاہے پس اسی طرح سفرمیں نمازکوقصرپڑھنا واجب ہے کیونکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)نے سفرمیں نمازکوقصرپڑھا ہے اورخداوندعالم نے قصرکواپنی کتاب میں ذکرکیاہے،راوی کہتے ہیں کہ ہم نے امام باقر سے عرض کیا: اگرکوئی شخص سفرمیں نمازکوچاررکعتی پڑھے،اسے اپنی نمازکااعادہ کرناچاہئے یانہیں؟امام (علیه السلام)نے فرمایا:
اگراس کے سامنے آیہ ٔتقصیرکوپڑھاگیاہے اوراسے تقصیرکے بارے میں بتایاگیاہے تواعادہ کرناواجب ہے لیکن اگرآیت کی قرائت نہیں کی گئی ہے اوراسے تقصیرسے آگاہ نہیں کیاگیاہے اوراسے تقصیرکے بارے میں تعلیم نہیں دی گئی ہے تواس کااعادہ نہیں ہے ،اس کے بعدامام (علیه السلام)نے فرمایا:
الصلوات کلہافی السفررکعتان کل صلاۃ الاّالمغرب فانہاثلاث لیس فیہا تقصیرترکہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی السفروالحضرثلاث رکعات. نمازمغرب کے علاوہ روزانہ کی تمام نمازوں میں سے ہرنمازکوسفرمیں دورکعت پڑھناواجب ہے، نمازمغرب میں کوئی تقصیرنہیں ہے کیونکہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)سفراورحضرمیں نمازمغرب کواسی طرح پڑھتے تھے ۔
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۴۳۴
عیون اخبارالرضا مینفضل بن شاذان سے مروی ہے: اگرکوئی شخص یہ سوال کرے کہ : سفرمیں نمازکے قصرپڑھنے کاحکم کیوں جاری ہواہے؟تواسے اس طرح جواب دو:کیونکہ نمازاصل میں دس رکعت واجب تھی اورسات رکعت کابعدمیں(پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)کی فرمائش سے) اضافہ کیاگیاہے اس کے بعدخداوندعالم نے مسافرکے لئے ان زحمت ومشقت کی وجہ سے جواسے سفرمیں اٹھانی پڑتی ہیں اورچونکہ نمازاللہ کے لئے ہی پڑھی جاتی ہے اسی لئے اس نے نمازمغرب کے علاوہ تمام اضافی کی گئی رکعتوں کوختم کردیاہے اورنمازمغرب سے اس لئے کوئی رکعت کم نہیں کی ہے کیونکہ نمازمغرب اصل میں مقصورہ ہے ۔
. عیون اخبارالرضا /ج ۱/ص ۱۰۶
محمدابن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق کی محضرمبارک میں ان سے معلوم کیاکہ: سفراورحضرمیں نمازمغرب کوتین رکعت کیوں پڑھاجاتاہے اوربقیہ نمازوں کودورکعت ؟امام (علیه السلام) نے فرمایا:کیونکہ رسول اکرم (صلی اللہ علیه و آلہ)ہرنمازدودورکعتی واجب کیاگیاتھااوراورآنحضرت نے تمام نمازوں میں دودورکعت کاضمیمہ کیااورپھرنمازمغرب سے ایک رکعت کوکم کردیااورسفرمیں ہرنماز میں سے دورکعت کوکم کردیالیکن نمازمغرب کوسفرمیں اسی تین رکعت کی حالت پررکھاکیونکہ اورفرمایا:نمازمغرب سے کسی رکعت کوکم کرتے ہوئے مجھے حیاآتی ہے اسی لئے نمازمغرب کوسفروحضرمیں تین رکعت ہی پڑھی جائے ۔
. بحارالانوار/ج ۸۶ /ص ۵۶
نمازصبح کوسفروحضرمیں اسی دورکعتی حالت پررکھاگیاہے اس بارے میں سعدنے مسیب سے منقول امام علی بن الحسین کی ایک روایت”پنچگانہ نمازوں“کے عنوان میں ذکرکرچکے ہیں لہٰذاتکرارکی ضرورت نہیں ہے ۔
عیون اخبارالضا مینفضل بن شاذان سے مروی ہے: اگرکوئی شخص یہ سوال کرے کہ آٹھ فرسخ کے سفرمیں ہی نمازکوکیوں قصرقراردیاگیاہے اس سے کم میں کیوں نہیں؟تواس کاجواب یہ ہے:کیو نکہ عموماً قافلہ اورحیوان بردارلوگ اوردی__________گرمسافروں کے لئے آٹھ فرسخ ایک دن کی سیرہے اسی لئے ایک دن کی سیرکے حساب سے نمازکوقصرقراردیاگیاہے
اوراگرکوئی یہ کہے کہ ایک دن کی سیرکی مقدارمیں نمازکوقصرکیوں رکھاگیاہے ؟اس کاجوب یہ ہے کہ اگرایک دن کی سیرمیں نمازکے قصرہونے کوواجب قرارنہ دیاجاتاتو ہزارسال کی سیرمیں بھی قصرکوواجب قرارنہ دیاجاتاکیونکہ ہروہ دن جوآج کے بعدآتاہے وہ بھی آج ہی کے مانند ہوتاہے یعنی دن سب برابرہیں اج ہویاکل،آج اورکل کے دن میں کوئی فرق نہیں ہے ،اگرایک دن کی سیرمیں نمازکوقصرنہ رکھاجاتاتواس کے نظیرمیں بھی قصرنہ رکھاجاتا اگرکوئی یہ کہے کہ سیرمینفرق ہوتاہے اونٹ ایک دن میں اٹھ فرسخ راستہ طے کرتاہے مگرگھوڑامثلاًبیس فرسخ راستہ طے کرتاہے (اورآج کے زمانہ میں انسان ایک دن جہازکے ذریعہ نہ معلوم کت نی دورپہنچ جاتاہے)پس یہ ایک دن کی مسافت کوآٹھ فرسخ کیوں قراردیاگیاہے ؟اس کاجواب یہ ہے :کیونکہ اونٹ اورقافلے والوں کی سیرغالب آٹھ فرسخ ہوتی ہے اوراونٹ اورقافلے والے لوگ غالباًاس مقدارمسافت کوایک دن مینطے کرتے ہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. عیون اخبارالرضا /ج ۱/ص ۱۰۶

حیض کی حالت میں ترک شدہ نمازوں کاحکم

دین اسلام میں کسی بھی شخص کے لئے نمازکومعاف نہیں کیاگیاہے بلکہ ہرحال میں نمازواجب ہے اوروہ نمازیں جوعمداًیاسہواًیاکسی مجبوری کی بناء پرترک وجاتی ہیں ان کی قضابجالاناواجب ہے البتہ عورتوں کی وہ نمازیں جوہرماہ کی عادت کے دنوں میں یانفاس کی حالت میں ترک ہوجاتی ہیں ان کے لئے دین اسلام میں رخصت دی گئی ہے اور ان کی قضابجالاناواجب نہیں ہے لیکن روزوں کی قضابجالاناواجب ہے ۔ عن ابی جعفروابی عبداللہ علیہماالسلام قالا:الحائض تقضی الصیام ولاتقضی الصلاۃ. امام باقراورامام صادقفرماتے ہیں:حائضہ عورت اپنے روزوں کی قضاکرے اورنمازکی قضانہیں کرے گی۔

. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۱۶۰

حالت حیض میں ترک شدہ نمازوں کی قضاکیوں واجب نہیں ہے ؟ حیض ونفاس کی حالت میں ترک شدہ نمازکی قضاہے مگرروزہ کی نہیں ہے دین اسلام میں کسی بھی شخص کے لئے نمازکومعاف نہیں کیاگیاہے بلکہ ہرحال میں نمازواجب ہے اوروہ نمازیں جوعمداًیاسہواًیاکسی مجبوری کی بناء پرترک ہوجاتی ہیں ان کی قضابجالاناواجب ہے البتہ عورتوں کی وہ نمازیں جوہرماہ کی عادت کے دنوں میں یانفاس کی حالت میں ترک ہوجاتی ہیں ان کے لئے دین اسلام میں رخصت دی گئی ہے اور ان کی قضابجالاناواجب نہیں ہے لیکن روزوں کی قضابجالاناواجب ہے ۔ عن ابی جعفروابی عبداللہ علیہماالسلام قالا:الحائض تقضی الصیام ولاتقضی الصلاۃ. امام باقراورامام صادق +فرماتے ہیں:حائضہ عورت اپنے روزوں کی قضاکرے اورنمازکی قضانہیں کرے گی۔

. تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۱۶۰

اگرکوئی یہ اعتراض کرے کہ نمازروزہ سے افضل ہے ،جب حائضہ پرروزہ کی قضاواجب ہے تونمازکی قضابدرجہ اولیٰ واجب ہے کیونکہ نمازروزہ سے افضل ہے ؟ اس کاجواب یہ کہ ایک چیزکوکسی دوسری چیزپرقیاس نہیں کیاجاسکتاہے لہٰذانمازکاروزہ پرقیاس کرناباطل ہے،یہی قیاس ابوحنیفہ نے کیاتھااورکہاتھا کہ جب نمازروزہ سے افضل ہے اورروزہ کی قضاواجب ہے تونمازکی قضابطریق اولیٰ واجب ہے روایت میں آیاہے کہ امام صادق نے ابوحنیفہ سے پوچھا:یہ بتاؤ نمازافضل ہے یاروزہ ؟ کیانمازافضل ہے (جب حائضہ روزہ کی قضاواجب ہے تونمازکی بطریق قضاواجب ہے)آپ نے امام(علیہ السلام) نے فرمایا:تم نے قیاس کیاہے پس تقوائے الٰہی اختیارکرواورقیاس نہ کرو بلکہ حکم شرعی یہ ہے حائضہ پرروزہ کی قضاواجب ہے اورنمازکی قضانہیں ہے ۔ علل الشرائع/ج ۱/ص ۸۷

حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے لئے نہ روزہ رکھناصحیح ہے اورنہ نمازپڑھنا. فضل بن شاذان مروی ہے امام علی فرماتے ہیں:اگرکوئی سوال کرے کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہوتواس کے لئے روزہ رکھنااورنمازپڑھناکیونصحیح نہیں ہے؟اس کاجواب یہ ہے :کیونکہ کیونکہ حیض حدّنجاست میں ہے ،لاجرم خداوندمتعال یہ چاہتاہے کہ عورت فقط طہارت کی حالت میں اس کی عبادت کرے اورایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس کی نمازصحیح نہ ہواورجس کےلئے اصل میں نمازکومشروع نہ کیاگیاہوتوروزہ بھی اس کے مشروعیت نہیں رکھتاہے

اگرکوئی یہ اعتراض کرے کہ وہ نمازیں جوعورت سے حیض کے ایام میں ترک ہوجاتی ہیں ان کی قضابجالاناکیوں واجب نہیں ہے اورروزہ کی قضابجالاناکیوں واجب ہے ؟تواس کاجواب یہ ہے کہ چند(مندرجہ ذیل)وجوہات کی بناپرعورت پرنمازکی قضاواجب ہے مگرروزہ کی قضاواجب نہیں ہے:

۱۔ روزہ رکھناعورت کوروزانہ کے ضروری کام کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتاہے ،روزہ نہ امورخانہ داری سے منع کرتاہے ،نہ شوہرکی خدمت کرنے سے ،نہ شوہرکے فرمان کوانجام دینے سے منع کرتاہے ،نہ گھرکی صفائی کرنے اورنہ کپڑوں وغیرہ کی دھلائی کرنے سے منع کرتاہے ،روزہ کی حالت میں ان سب کاموں کوانجام دیاجاسکتاہے لیکن نمازکے لئے وقت درکارہوتاہے اورنمازکی قضاکابجالاناعورت کے لئے امورخانہ داری ،صفائی ،دھلائی وغیرہ میں مانع واقع ہوتاہے کیونکہ نمازروزانہ بطورمکرر واجب ہوتی ہے اورعورت اس چیزکی قدرت نہیں رکھتی ہے کہ اپنی روزانہ کی نمازیں بھی پڑھے اورناپاکی کی حالت میں ترک کی گئی نمازوں بھی کی قضابجالائے اورگھروزندگی کے ضروری کاموں کوبھی انجام دے لیکن روزے میں ایسانہیں ہے ،عورت روزہ کی حالت میں امورخانہ داری کوانجام دے سکتی ہے ۔

۲۔ نمازپڑھنے میں رکوع وسجود،تشہدوسلام وغیرہ کے لئے اٹھنے ،بیٹھنے ، کی زحمت ہوتی ہے لیکن روزہ میں ایسانہیں ہے،بلکہ روزہ میں اپنے آپ کوکھانے پینے سے روکناپڑتاہے اورکھانے پینے سے رکنے کے لئے نہ اٹھنے کی ضرورت پڑتی ہے اورنہ بیٹھنے کی ضرورت ہوتی اورنہ کوئی حرکت کرنی پڑتی ہے ۔ ۳۔ شب وروزکی مدت میں ایک وقت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعدجب دوسرا وقت شروع ہوتاہے تواس وقت میں دوسری نمازواجب ہوجاتی ہے (نمازظہرکے بعدنمازعصرواجب ہوجاتی ہے ،نمازمغرب کے عشاکی نمازواجب ہوجاتی ہے اورجیسے ہی صبح ہوتی ہے تونمازصبح واجب ہوجاتی ہے)لیکن روزہ میں ایسانہیں ہے ،ماہ رمضان المبارک کے بعدکوئی روزہ نہیں آتاہے کہ جواس پرواجب ہوجائے لہٰذاروزہ رکھنے کاوقت خالی رہتاہے مگرنمازتووقت کے ساتھ ساتھ واجب ہوتی رہتی ہے ۔

. علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۷۱

قبولیت نمازکے شرائط

ہر شخص کی نمازدوحالت سے خالی نہیں ہوتی ہے یااس کی نماز بارگارب العزت میں قبول ہوتی ہے اورخداعالم اس نمازی پردنیاواآخرت میں نعمتیں نازل کرتاہے یاقبول نہیں ہوتی ہے اورخداوندعالم جس نمازکوقبول نہیں کرتاہے اسے نمازی کی طرف واپس کردیتاہے جیساکہ حدیث میں آیاہے:

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : خدا کی جانب سے ایک فرشتہ نماز کے کا موں کے لئے مامور ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسراکام نہیں کر تاہے،جب بندہ نمازسے فارغ ہوجاتاہے تو وہ فرشتہ اس کی نماز کو آسمان پر لے جاتاہے اگر اس کی نماز قبولیت کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہ بارگا ہ رب ا لعزت میں قبول ہوجاتی ہے اور اگر قبول ہونے کی صلالیت نہیں رکھتی ہے تواس فرشتے کو حکم دیا جاتاہے کہ اس نماز کو صاحب نماز کی طرف واپسلوٹا دے، وہ فرشتہ نماز کو واپسلے کر زمین پر آتا ہے اور اسے صا حب نماز کے منھ پر مارکر کہتا ہے : وائے ہو تجھ) پر کیونکہ تیری اس نماز نے مجھے زحمت میں ڈالاہے اور واپسلے کر آناپڑاہے۔(۱

. ۱(ثواب الاعمال وعقاب الاعمال/ص ۲۳۰ (

روزقیامت صرف انہیں لوگوں کی نمازقبول ہوگی جونمازکو پورے آداب شرائط کے ساتھ انجام دیتے ہیں،وہ لوگ جو نماز کو اس کے تمام آداب و شرائط کی رعایت کے ساتھ انجام دیتے ہیں توان کی یہ صحیح اورمکمل نماز بقیہ دوسرے انجام دئے گئے واجبات کے قبول ہونے کاسبب واقع ہوگی اوروہ لوگسعادتمند محسوب ہونگے لیکن وہ لوگ جونمازکواس کے پورے آداب وشرایط کے ساتھ انجام نہ دیتے ہیں تو وہ بدبخت اور بدنصیب شمارہونگے ۔ قال صادق علیہ السلام :اوّل مایحاسب بہ العبد،الصلاة،فاذاقبلت قبل منہ سائرعملہ) واذاردت علیہ ردعلیہ سائرعملہ.(۱

امام صادق فرماتے ہیں:روزقیامت سب سے پہلاسوال نمازکے بارے میں کیاجائے جن لوگوں کی نمازقبول ہوگی ان کے دوسرے اعمال بھی قبول ہونگے اورجن کی نمازقبول نہیں ہوگی ان بقیہ اعمال بھی قبول نہیں ہونگے ۔

. ۱(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۲۰۸ (

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لکل شی ؤجہ ووجہ دینکم الصلاة فلایشیئنّ احدکم) وجہ دینہ.(۱

نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں :ہر چیز کے لئے ایک چہرہ ہو تا ہے جو اس کی اصل وحقیقت کوبیان کرتا ہے اور نماز تمہارے دین کاچہرہ ہے ، ہر شخص پر واجب ہے کہ اپنے دین کی شکل و صورت کو نہ بگاڑے

دین اسلام بھی انسان کی طرح اپنے جسم میں اعضاء جوارح رکھتاہے ،جس طرح انسان اپنے جسم میں ہاتھ ،پیر،آنکھ ناک ،کان ...رکھتاہے اسی طرح دین اسلام بھی رکھتاہے انسان کے جسم کاارجمندترین حصہ اس کاسرہے اورسرکابہترین حصہ انسان کاچہرہ ہے کیونکہ چہرہ میں حساس اعضاء پا ئے جاتے ہیں : جیسے آنکھ، کان ،ناک ، زبان ، دانت وغیرہ اسی طرح دین اسلام کے اعضا میں نمازمقدس ترین حصہ ہے جسے پیغمبراسلام (صلی الله علیه و آله) نے دین اسلام کاچہرہ قراردیاہے اورنمازکودین اسلام کاچہرہ قراردئے جانے کارازیہ ہے کہ انسان کا بدن چہرے کی خوبصورتی کی وجہ سے خوشنما معلوم ہو تاہے اگر کسی کا چہرہ خوبصورت نہیں ہے تو اسے حسین نہیں کہا جاتا ہے ،جس طرح بدن کی خوبصورتی چہرہ سے تعلق رکھتی ہے اسی طرح دین اسلام بھی نمازسے تعلق رکھتاہے ،اگر نماز میں حُسن وکمال پایا جا تا ہے تو دین بھی حسین وخو بصورت معلوم ہو تا ہے ۔ مثال کے طورپراگرہم خلوص کے ساتھ کسی شخص کے دیداروملاقات کے لئے اس کے گھرجاتے ہیں تو وہ پہلے ہمارے چہرہ پرنگاہ ڈالتاہے ،اگرہمارے چہرے چہرے کے تمام اعضاء صحیح و سالم ہوں ، اور دونوں اَبرو آپس میں پیوستہ ہوں ،آنکھوں میں کشش پائی جاتی ہو، ناک حالت زیبائی رکھتی ہو ،ہونٹوں پرکلیوں کی طرح مسکراہٹ ہو،دانت صدف کے مانندرخشاں ہوں پیشانی پر نور خشاں ہو یقیناً ایساچہرہ مکمل زیبا اورباعث اشتیاق ہو گااوروہ شخص ہمارے اس چہرے کودیکھ کر خوشحال ہو جا ئے گااورعطوفت ومہربانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ۱(کافی /ج ۳/ص ۲۷۰ ۔تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۲۳۸ (

کااظہارکرے گا،ہمیں اپنے قریب میں جگہ دے گا،ہم سے میٹھی اورنرم باتیں کرے گا لیکن اگرہمارے چہرے بگڑے ہوئے ہوں، پیشانی کے تیورچڑھے ہوں ، چہرے پرکمال درخشندگی نہ ہو،ابروکے بال بالکل صاف ہوں ، آنکھیں غضبناک ہوں، ناک پرورم آگیا ہو ،ہو نٹ زخمی ہوں ، دانت گر چکے ہیں(یقیناًایسا چہرے کودیکھ دل میں نفرت پیداہوجاتی ہے) تو ہمیں اس طرح دیکھ کراس کے تیوربھی چڑھ جائیں گے ،اب وہ اپنے بٹھاناتو دورکی بات اپنے دربارمیں کھڑے ہونے کی مہلت بھی نہیں دے گااورہمینفوراً اپنے دربارسے باہرنکال دے گااورسزابھی سنائے گا

بس اسی طرح جب قیامت میں تمام لوگوں کوقبرسے بلندکیاجائے توسب پہلاسوال نمازکے بارے جائے گا،جن ہم سے لوگوں نے دنیامیں نمازیں نہیں پڑھی ہونگی انہیں واصل جہنم کردے گااورجن لوگوں نے نمازیں پڑھی ہونگی ان کی نمازوں کودیکھاجائے گا اگرہماری وہ نمازیں اس کے معیارکے مطابق ہونگی اورپروردگار خوشنودی کا سبب واقع ہو نگی تو وہ ہم پراپنا رحم وکرم کرے گااورہمیں جنت عطاکرے گالیکن اگر خدا وندعالم ہماری نمازوں سے ناراض ہوگیا تو ہم اس کی رحمت ومغفرت سے محروم ہو جائیں گے اور ہماری بقیہ دوسری عبادتیں ہمیں کوئی نفع نہیں پہنچائیں گی۔

جس طرح انسان کاچہرہ اعضاء رکھتاہے اوراعضائے چہرہ کی وجہ سے خوبصورت معلوم ہوتاہے اسی طرح نمازجودین اسلام کاچہرہ ہے اس کے بھی اعضاء ہیں وہ بھی اپنے چہرے پر آنکھ ناک ، کان ،دانت... وغیرہ رکھتی ہے اگروہ سب اعضامناسب ہوں تواللہ تبارک تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کاسبب ہوتے ہے ،خضوع وخشوع ،حضورقلب ،ارکان نماز(نیت ،تکبیر ۃ الاحرام ،قیام ، قرئت ،ذکر، رکوع، سجوداور تشہدوسلام)اور مستحبات نماز اعضاء وجوارح کا حکم رکھتے ہیں، اگرنمازکاچہرہ خوبصورت ہے اوراس کے تمام اعضاء صحیح و کامل ہیں یعنی نمازکوخضوع وخشوع، حضورقلب اورارکان نمازکی رعایت کے ساتھ اداکیاہے تووہ خدا کی خوشنودی اور اس کی بارگاہ میں قبولیت کا سبب واقع ہو گی اور اگر نماز کی شکل و صورت بگڑی ہو ئی ہو اور ارکان نماز کو مکمل طور سے رعایت نہ کی گئی ہو تو یہ نماز خداکے غضبناک ہو نے کا سبب واقع ہوتی ہے اور خدا وندعالم ایسی نماز کی طرف کوئی توجہ نہیں کرے گا بلکہ ایسی نماز کو اسی نمازی کے منھ پر ماردے گا۔ یہ ممکن ہے کہ انسان کی نمازظاہری اعتبارسے بالکل صحیح ہواوراس میں کوئی کمی نہ ہو،روبقبلہ پڑھی گئی ہو،طمانینہ کی بھی رعایت کی گئی ہومگروہ بارگاہ خداوندی مقبول نہ کیونکہ ظاہری آداب کے لئے کچھ قلبی آداب بھی ہیں کہ جن کی رعایت کے سبب ہماری نمازیں بارگاہ خداوندی میں مقبول واقع ہوتی ہیں،اگرہماری نمازوں میں وہ شرائط موجودہیں توقبول واقع ہوسکتی ہیں اوران کے ذریعہ خداکا تقرب اوراس کی رضایت حاصل ہوسکتی ہے اوروہ شرائط یہ ہیں:

۱۔حضورقلب

وہ الفاظ اورذکروتسبیح کہ جنھیں نمازگزار اپنے زبان سے اداکررہاہے اگرانھیں سے دل بھی کہے اوران کے معنی ومفہوم کوذہن میں رکھنے کے ساتھ زبان پرجاری کرے اوراپنی نمازسے بالکل غافل نہ ہواوراس طرح خداکی طرف متوجہ ہوگیاہوکہ وہ یہ بھی نہ جانتاہوکہ میرے برابرمیں کون ہے اورکیاکررہاہے تو اسے حضورقلب کہاجاتاہے۔ نمازی کے لئے ضروری ہے کہ نمازکی حالت میں اس کے تمام اعضاء وجوارح اور دل ودماغ سب کچھ خداکی طرف ہواس کے دل میں خداکاعشق اوراس سے ہمکلام ہونے کاشوق ہو،سستی اورکسلمندی نہ پائی جاتی ہوعبادت میں لذت محسوس کرتاہوکیونکہ جس مقدارمیں نمازی کادل خداکی طرف متوجہ رہے گااسی مقداراس کی نمازبارگاہ خداوندی میں باعث قبول ہوگی ،اگرعبادت کی حالت میں نمازی کادل دنیاکی طرف مبذول ہوتواس کی وہ عبادت کی کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہے اور ہر نمازی حضو ر قلب وخوف خداکے اعتبار سے اجر وثواب حاصل کرتا ہے جو نمازی اپنے دل خت نازیادہ خوف خدا رکھتا ہے اسی مقدار مینثواب ونعمت حاصل کرتا ہے کیونکہ خدا وند متعال نمازگزار کے قلب پر نگاہ رکھتا ہے نہ اسکی ظاہری حر کتوں پر، روزقیامت صرف وہی نمازوعبادت کام آئے گی جوسچے دل سے انجام دی گئی ہو ۔) <وَ لِکُلٍّ دَرَ جٰا تٌ مِمَّا عَمِلوُاوَمَارَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمّایَعْمَلُونَ<(۱ بے شک ہر ایک شخص کے لئے اسکے اعمال کے مطابق درجات ہیں اورجوکچھ تم انجام دیتے ہوتمھاراپروردگارہرگزاس سے غافل نہیں ہے) <یَوْمٌ لایَنْفَعُ مَالٌ وَلابَنُونَ، اِلَّاْ مَنْ اَتَی اللهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ <(۲ روزقیامت نہ مال کام آئے اورنہ اولاد ،فقط وہی لوگ نجات پائیں گے جو قلب سلیم کے ساتھ بارگاہ باری تعالیٰ میں حاضر ہوتے ہیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ۲)سورہ شعراء /آیت ۸۸ ـ ۸۹) . ۱(سورہ أنعام /آیت ۱۳۲ (

بعض نماز یں ایسی ہیں جو آدھی قبول ہوتی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو ایک سوم یا ایک چہارم ،ایک پنجم ...یا ایک دہم قبول ہوتی ہیں اور بعض نماز یں ایسی ہیں جو ایک بوسیدہ کپڑے میں لپیٹ کر اس نمازی کے منھ پر مار دی جاتی ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیری نماز تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ہے فقط وہی نماز تیرے کام آسکتی ہے جنھیں توحضور قلب کے ساتھ انجام دیتاہے ۔

. بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۶۱

۲۔خضوع وخشوع

) >قَدْ اَ فْلَحَ المُو مِنُونَ الَّذِ یْنَ ھُمْ فِی صَلاَ تِھِمْ خٰشِعُونَ <(۳ یقیناً صاحبانِ ایمان کا میاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں خشوع وحضورقلب رکھتے ہیں۔

. ۳(سورہ مومنون/آیت ۱۔ ۲ (

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :جب تم نمازپڑھوتوخضوع اور حضور قلب رکھاکروکیونکہ خداوندعالم قرآن کریم ارشادفرماتاہے: >اَلَّذِینَ ہُمْ فی صَلاتِہِمْ خَاشِعُونَ<۔ روزقیامت وہی لوگ نجات پائیں گے جواپنی نمازوں میں حضورقلب اورخضوع وخشوع رکھتے ہیں۔

. وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۶۸۵

اعضاء وجوارح اوربدن میں نشاط پائے جانے اورجسم پرخوف خداکے آثارنمایاں ہونے کوخضوع خشوع کہاجاتاہے

ایک شخص نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے خشوع کے معنی معلوم کئے توآپ نے فرمایا: نمازی کوچاہئے کہ اپنے اعضاء وجوارح بھی نماز میں شامل کرے اوراپنے دائیں بائیں جانب نگاہ نہ کرے ،ہاتھ پیرنہ ہلائے ،روایت میں آیاہے کہ ایک دن رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے ایک شخص کودیکھا کہ وہ نماز پڑھتے ہو ئے اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا ہے ، آپ نے فرمایا:

”لوخشع قلبہ لخشعت جوارحہ“ اگر اس نماز ی کا دل خضوع وخشوع رکھتا ہے تو اُس کے اعضاء وجوارح کو بھی خاشع و خاضع ہو نا چا ہئے ۔

. بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۶۱

خشو ع یعنی نماز میں تواضع کا استعمال کرنا اورکسی بندہ کا پورے دل اورنشاط کے ساتھ کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرنے کوخشوع کہاجاتاہے

. مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۱۰۳

فقہ الّرضا میں منقول ہے کہ امام علی رضا فرماتے ہیں : جب تم نماز کے لئے قیام کرو تو اپنے آپ کو کھیل کو داور خواب وکسالت سے دورکرلیاکرواوروقارو سکون قلب کے ساتھ نماز ادا کیا کرواورتم پرلازم ہے کہ نماز میں خضوع وخشوع کی حالت بنائے رکھو، خدا کے لئے تواضع کرو،اپنے جسم پرخوف وخشوع کی حالت طاری رکھو اور اپنی حالت ایسی بناؤ جیسے کوئی فراری اور گنا ہگا ر غلام اپنے مولا وآقا کی خدمت میں آکر کھڑاہو جاتا ہے اور اپنے دو پیروں کے درمیان (چار انگلیوں کے برابر) فاصلہ دیا کرو ، بالکل سیدھے کھڑ ے ہو اکرو ، دائیں بائیں چہرے کو نہ گھمایاکرو اور یہ سمجھوکہ گویا خدا سے ملاقات کررہے ہو ،اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہومگر وہ توتمھیں دیکھ رہا ہے۔

. فقہ الرضا/ص ۱۰۱

عن النبی صلیہ اللہ علیہ وآلہ :لاصلاۃ لمن لایتخشع فی قلبہ. نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جس نمازی کے دل میں خشوع نہیں پایاجاتاہے اسکی نمازقبول نہیں ہے۔

. میزان الحکمۃ /ج ۲/ص ۱۶۳۲

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جس نمازی کے دل میں خشوع نہیں پایاجاتاہے اسکی نمازقبول نہیں ہے۔

. میزان الحکمۃ /ج ۲/ص ۱۶۳۲

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : خدا ئے عزوجل نے حضرت موسیٌٰپر وحی نازل کی : اے موسیٰ ! کیا تم جانتے ہو ، میں نے پوری مخلوق سے صرف تم ہی کو اپنے سے ہمکلام ہونے کے لئے کیوں منتخب کیا ہے ؟ عرض کیا : پرو ردگا ر ا ! تو نے مجھ ہی کو کیوں منتخب کیا ہے ؟ خدا نے کہا : اے موسیٰ ! میں نے اپنے تمام بندوں پر نظر ڈالی لیکن تمھارے علاوہ کسی بھی بندے کو تجھ سے زیادہ متواضع نہ پایا ، کیونکہ اے موسیٰ ! جب تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے چہرے کو خاک پر رکھتے ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

.۱/ من لایحضرہ الفقیہ /ج ۳۳۲
خدا وند متعا ل نے حضرت داو ڈ پروحی نازل کی :اے داو ڈ!بہت سے نماز ی ایسے ہیں جو اپنی نماز وں میں خضوع وخشوع رکھتے ہیں اورگر یہ وزاری کرتے ہیں اور رکعتوں کوطول دیتے ہیں ،ان کی یہ طولانی رکعتیں میرے نزد یک ایک فتیلہ ۱)کی بھی قیمت نہیں رکھتی ہیں کیو نکہ جب میں ان کے قلوب پر نگا ہ کر تا ہو ں دیکھتا ہوں) کہ ان کے دل ایسے ہیں کہ اگر نماز سے فراغت پا نے کے بعد کو ئی عورت ت نہائی میں ان سے ملاقات کر ے اوراپنے آپ کو اس نمازی کے حوالے کر دے تو وہ اس عورت پر فر یفتہ ہوجائیں گے اور گنا ہ کبیرہ کا مرتکب ہوجائیں گے اوراگرکسی مومن سے کوئی معاملہ کریں) تواس کے ساتھ دھو کااورخیانت کریں گے۔(۲ ۱ (لغت عرب میں فتیلہ اس باریک دھاگے کوکہاجاتاہے جوخرماکی گٹھلی کے درمیان (پایاجاتاہے.
. ۲(بحارالانوار/ج ۱۴ /ص ۴۳)

نمازکے آداب واسرار

معصومین اورحضورقلب وخشوع
جب آپ حضورقلب ،خضوع وخشوع کے معنی ومفہوم اوران کی اہمیت سے آگاہ ہوگئے تواسی جگہ پران روایتوں کوبھی ذکرکردینامناسب ہے کہ جن میں معصومین کی طرزنمازاوران کے اخلاص وحضورقلب اورخضوع وخشوع کوذکرکیاگیاہے اوروہ احادیث یہ ہیں: نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)کے بارے میں آیاہے:) کان النبی صلی اللہ علیہ والہ:اذاقام الی الصلاۃ تربد وجہہ خوفامن اللہ تعالیٰ (۱ جس وقت نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نمازکے لئے قیام کرتے تھے توآپ کے چہرہ کارنگ متغیرہوجاتاتھا۔
) ان النبی صلی اللہ علیہ والہ:کان اذاقام الی الصلاۃ کانّہ ثوب ملقی(۲ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نمازمیں مشغول ہوتے تھے توایسے نظرآتے تھے جیسے گوشہ میں کوئی کپڑاپڑارہتاہے۔

. ۲)فلاح السائل/ص ۱۶۱) . ۱(میزان الحکمة /ج ۲/ص ۱۶۳۳ (

امام علی بن ابی طالب +کے بارے میں روایتوں میں ملتاہے کہ آپ نمازمیں اس قدرحضورقلب اورخضوع وخشوع رکھتے تھے کہ ایک جنگ کے دوران آپ کے پائے مبارک میں تیر پیوست ہوگیا تھااور لوگوں نے تیر کو نکالنے کی کوشش کی مگر تیر ہڈّی میں اس طرح پیوست ہوگیاتھا کہ گوشت وپوست کے کاٹے بغیر تیرکانکالنامحال تھا ،لہٰذا آپ کے فرزندوں نے کہا: اگریہی صورتحال ہے تو صبرکیا جائے اورجب امام (علیه السلام)نمازمیں مشغول ہوجائیں توپائے مبارک سے آسانی سے تیر نکالاجاسکتاہے اورآپ کوخبربھی نہیں ہوگی جب امام (علیه السلام) نماز میں مشغول ہوئے ،توطبیب نے گوشت وپوست کوکاٹ کر یہاں تک کہ ہڈّی کو توڑکر تیرنکالا اورزخم پرمرہم لگاکر پٹّی باندھی ،جب امام(علیه السلام) نماز سے فارغ ہوئے توفرمایاکہ :میرے پیر میں تیرپیوست ہے مگر اسوقت پیر میں کوئی دردوتکلیف محسوس نہیں ہورہی ہے ؟سب نے کہا:نماز کی حالت میں آپ کے پیر سے گوشت وپوست کو کاٹ کر تیر نکالیا گیا، اور آپ کو محسوس بھی نہ ہوا امام (علیه السلام)نے فرمایا : جب میں ذکرویادالٰہی میں مشغول رہتاہوں اگردنیا بھی زیروزبر ہوجائے یا میرے بدن میں تیغ وتبر بھی مارے جائیں تومجھے اپنے پروردگار سے مناجات کی لذت میں کی وجہ سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔
فلاح السائل میں نقل کیاگیاہے کہ حضرت علیجب نمازکے لئے قیام کرتھے تو آیہ مبارکہ (۱) (میرارختمامتراس خداکی طرف ہے جس نے آسمانوں کوپیداکیاہے اورمیں باطل سے کنارہ کش ہوں اورمشرکین) میں سے نہیں ہوں)اورزمین کی تلاوت کرتے تھے اورآپ کے چہرہ کارنگ متغیرہوجاتاتھا۔(۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

۲)فلاح السائل /ص ۱۰۱) . ۱(سوره أنعام /آیت ۷۹ (

امام علیجب نمازپڑھتے تھے توآپ سیدھے ستون کی مانندنظرآتے تھے اوربالکل بھی حرکت نہیں کرتھے اوررکوع وسجودکی حالت میں آپ کے جسم پر پرندہ بھی آکربیٹھ جاتاتھااورامام علی (علیہ السلام) وامام زین العابدین +کے علاوہ کوئی بھی رسول اکرم کی حالت نمازکاانعکاس نہیں کرسکتاتھا۔

. دعام الاسلام /ج ۱/ص ۱۵۹

امیرالمومنین حضرت علی جس وقت آپ نماز کے لئے قیام کرناچاہتے تھے توخوف خدا میں پورابدن کا نپ جاتاتھااورچہرے کا رنگ متغیرہوجاتاتھا اور کہتے تھے : بارالٰہا! اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیاہے ، جس کو سات زمین وآسمان عرضہ کیاگیا اور وہ اس کے تحمل کی قوت نہیں رکھتے تھے۔

. میزان الحکمة /ج ۲/ص ۱۶۳۳

روایت میں آیاہے کہ: ایک شخص نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت آیااورآپ کی خدمت میں دواونٹ بطورہدیہ پیشکئے ، آنحضرت نے فرمایا: من صلی رکعتین ولم یحدث فیہما نفسہ من امورالدنیاغفراللھلہ ذنبہ. جو شخص دورکعت نماز اس طرح پڑھے کہ نماز کسی بھی دنیاوی چیز کی طرف توجہ پیدانہ کرے تو میں ان میں سے ایک اونٹ اسے عطا کردوں گا ،علی ابن ابی طالب+کے علاوہ کوئی بھی شخص آنحضرت کی اس درخواست پرعمل کرنے کوتیارنہ ہوااور رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے دونوں اونٹو ں کو حضرت علی کو عطا کر دئے۔ . میزا ن الحکمة /ج ۲/ص ۱۶۳۸

حضرت فاطمہ زہرا کے نمازمیں حضورقلب اورخضوع وخشوع کے بارے میں روایتوں میں آیاہے:

کانت فاطمة سلام اللہ علیہات نہج فی الصلاة فی خیفة اللہ تبارک وتعالی حضرت فاطمہ زہرا نماز کی حالت میں خوف خدا میں اس طرح لرزتی تھیں کہ آپ پر) جاں کنی کی حالت طاری ہو جاتی تھی (۱

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : میری لخت جگرحضرت فاطمہ دونوں جہاں گذشتہ اورآئندہ کی عورتوں کی سردار ہیں ، وہ جسوقت محراب عبادت میں اپنے پروردگارکے سامنے کھڑی ہوتی ہیں تو آپ کے چہرہ سے ایک نورساطع ہوتاہے وہ نور آسمان کے ملائکہ کے لئے اسی طرح درخشاں ہو تا ہے جیسے اہل زمین کے لئے ستاروں کا نور چمکتا ہے ،جب یہ نورساطع ہوتاہے توخدا وندعالم اپنے فرشتوں سے کہتاہے : اے میرے فرشتوں!تم ذرا میرے حبیب کی لخت جگرپر نگاہ ڈالو ، میری کنیز وں کی سردار میرے پاس کھڑی ہے اور میرے خوف سے اس کے تمام اعضاء وجوارح لرزرہے ہیں اور خلوص دل سے میری عبادت کررہی ہے ، میں تم فرشتوں کو شاہد قرار دیتا ہوں کہ میں نے ان) کے تمام شیعوں پر آتشجہنم کو حرام قرار دیتا ہوں۔(۲

----

۲)بحارالانوار/ج ۷۰ /ص ۴۰۰) . ۱(بحارالانوار/ج ۷۰ /ص ۴۰۰ (

امام زین العابدین کے نمازمیں حضورقلب اورخضوع وخشوع کے بارے میں چندروایت ذکرہیں:

قال مولاناالصادق علیہ السلام :کان علی بن الحسین علیہ السلام اذاحضرت الصلاة) اِقشعرّجلدہ ، واصفرّلونہ وارتعدکالسعفة.(

۱ امام صادق فرماتے ہیں:جب علی ابن الحسین +نمازکے لئے قیام کرتے تھے تو(خوف خدامیں)بدن کے بال کھڑے ہوجاتے تھے اوررنگ پیلاہوجاتاتھا اورخرمے کے سوکھے ہوئے درخت کے مانندلرزتے رہتے تھے ۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال :کان علی بن الحسین علیہ السلام صلوات اللہ) علیہمااذ اقام فی الصلاة کانہ ساق شجرة لایتحرک منہ شی ألاماحرکہ الریح منہ .(۲ امام صادق فرماتے ہیں:جب علی ابن الحسین +نمازکے لئے قیام کرتے تھے تو(خوف خدامیں) اس ساقہ دُرخت کے مانندکھڑے رہتے تھے کہ جس کی کوئی چیزحرکت نہیں کرتی تھی مگروہی کہ جوہواکی وجہ سے ہلتی تھی ۔

۳/ ۲.)کافی /ج ۳۰۰) . ۱ (مستدرک الوسائل /ج ۴/ص ۹۳ (

ایک روایت میں آیاہے کہ ایک دن حضرت امام زین العابدینکے گھرمیں اگ لگ گئی اورآپ اس وقت نمازمیں اس طرح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مشغول تھے کہ آپ کو____________آگ لگنے کااحساس بھی نہ ہوا،جب نمازسے فارغ ہوئے توآپ کوگھر میں آگ لگ جانے کی اطلاع دی گئی توامام (علیہ السلام)نے فرمایا:آتش جہنم کی یادنے مجھے اس دنیاوی آگ سے بالکل بے خبرکردیاتھا۔

. تحلیلی اززندگانی امام سجاد/ج ۱/ص ۲۸۷

اوردوسری روایت میں آیاہے کہ امام زین العابدین کے بچے اس انتظارمیں رہتے تھے کہ امام (علیہ السلام) کب نماز شروع کرتے ہیں تاکہ ہم پورے شوروغل کے ساتھ کھیل کود کرسکیں، بچےّ آپس میں کہتے تھے کہ جب امام (علیہ السلام) نماز میں مشغول ہوجاتے ہیں توخداکی یاد میں اس طرح غرق ہوجا تے ہیں کہ انھیں ہماری طرف کوئی دھیان نہیں رہتا ہے ، چاہے ہم کت ناہی زیادہ شوروغل مچائیں۔

. ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۲۱۸ /ص ۶۸

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ : میں نے حضرت امام سجاد کو نماز کی حالت میں دیکھا کہ آپ کی عباء دوش مبارک سے نیچے گرگئی اور آپ نے کوئی تو جہ نہ کی ،جب آپ نمازسے فارغ ہوئے تومیں نے آپ سے پو چھا : نماز کی حالت میں آپ کی عبادوش سے نیچے گر گئی اور آپ نے کوئی توجہ بھی نہیں کی ؟ امام (علیہ السلام)نے فرمایا: اے ابوحمزہ ثمالی ! کیا تم نہیں جانتے ہو میں کس کی بارگاہ میں کھڑاتھا ؟ بے شک بندے کی نماز اللہ کی بارگاہ میں اسی مقدارمیں قبول ہو تی ہے جس مقدار میں نمازی کادل اپنے رب کی طرف متوجہ ہو گا ۔

. تحلیلی اززندگانی مام سجاد/ج ۱/ص ۲۸۷

امام صادق کے نمازمیں حضورقلب اورخضوع وخشوع کے بارے میں روایتوں میں آیاہے: حضرت امام جعفر صادق کے ایک صحابی”حمّادبن عیسیٰ “سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : ایک دن امام (علیہ السلام) نے مجھ سے پوچھا: اے حماد!تم نمازکس طرح پڑھتے ہواورکیااسے پورے آداب وشرائط کے اداکرتے ہو؟ میں نے کہا : اے میرے مولاو آقا ! میں” حریزبن عبداللہ سجستانی “کی لکھی ہوئی کتاب نمازپڑھتاہوں

امام (علیہ السلام)نے فرمایا : یہ کافی نہیں ہے بلکہ تم ابھی اٹھواور میرے سامنے دورکعت نماز پڑھو

حمّاد کہتے ہیں :میں نے امام (علیہ السلام) کی فرمائش پر عمل کیا اورامام (علیہ السلام)کے حضور میں روبقبلہ کھڑے ہوکر نماز شروع کی ، رکوع وسجود کو انجام دیا اور نماز کو تمام کیا

امام (علیہ السلام)نے فرمایا :اے حماد!تم نے نمازاس کے آداب وشرائط کے مطابق نہیں پڑھی ہے اور تعجب ہے کہ تمہاری عمرساٹھ یا ستّر سال ہو گئی ہے اور تم صحیح و مکمل طور سے نماز نہیں پڑھ سکتے ہو!

حمّاد کہتے ہیں : میں امام (علیہ السلام)کی یہ باتیں سنکر بہت ہی شرمندہ ہوا اور میں نے امام (علیہ السلام)سے عرض کیا : اے میرے مولا آپ پرقربان جاؤں آپ مجھے صحیح اورمکمل نماز کی تعلیم دیجئے

امام صادق اپنی جگہ سے بلند ہوئے اور روبقبلہ کھڑے ہوئے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں چسپاں کیا اور دستہائے مبارک کومرتب طریقہ سے ران پر رکھا ،دونوں کے درمیا ن چار انگلی کے برابر فاصلہ دیا اور پیروں کی انگلیوں کو روبقبلہ قرار دیا اور خضوع وخشوع کے “اللہ اکبر”کہہ کر نمازکاآغازکیا،سورئہ حمد و سورئہ“قُلْ هُوَا للہ اَحَد”کو سکون واطمینان کے ساتھ قرائت کیا پھرایک سانس کے برابر صبر کیا اور حرکت کئے بغیر“اللہ اکبر”کہا ،اسکے بعد رکوع میں گئے ،

رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو زانوپر رکھا اوردونوں زانوبالکل سیدھے تھے اور کمراس طرح سیدھی تھی کہ اگر کمر پر کوئی قطرئہ آب یا روغن گر جاتا تو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتا تھا اور رکوع میں گردن کو سیدھا رکھا اور آنکھیں بند کر کے تین مرتبہ “سبحان اللہ”کہا : اسکے بعد“سبحان ربی العظیم و بحمدہ ”کہا ،پھررکوع سے بلند ہو ئے اور اطمینان کے ساتھ “سَمِعَ اللہ لِمَن حَمِدَہ ” کہا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک لاکر “اللہ اکبر ”کہا ،پھر سجد ے میں گئے اور دونوں زانوں کو زمین پر رکھنے سے پہلے دونوں ہا تھوں کو زمین پر رکھا اور سجدے میں آپ کی حالت یہ تھی کہ بدن کا کوئی حصّہ آپس میں چسپاں نہیں تھا اور آٹھ اعضاء بدن (پیشانی ،دونوں ہاتھ کی ہتھیلی ،دونوں زانو کے سرے ، دونوں پیرکے انگوٹھے اور ناک کی نوک) کو زمین پر رکھے ہو ئے تھے ، ناک کی نوک کو زمین پر رکھنا مستحب ہے اور بقیہ چیزیں واجب ہیں آپ نے سجدے میں تین مرتبہ “سُبَحَانَ رَبِّیَ الْاَعَلیٰ وبَحَمْدِهِ”کہا اور سجدے سے سرکو بلند کیا “اللہ اکبر ”کہا اور بائیں پیرپرزور دیکر بیٹھے اور“اُسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَاَ تُوبُ اِلَیہ”کہا اور “ا للہ اکبر ”کہنے کے بعد دوسرے سجدے میں گئے اور پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کیا اور سجدے میں کہنیوں کو زمین پر قرار نہیں دیا اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھ کرنمازکو تشہدوسلام کے ساتھ تمام کیا ، اور نماز کے بعد فرمایا: اے حمّاد ! نماز پڑھنے کا یہی طریقہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ، پس نماز کی حالت میں ہاتھ، پاؤں ، ڈاڑھی و غیرہ سے کھیل نہ کرو ، اپنی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انگلیوں سے بھی کھیل نہ کرو ،اپنے دائیں بائیں نگاہ نہ کرو اور قبلہ کی سمت بھی نگاہ نہ کرو کیونکہ ان کاموں کی وجہ سے نماز میں خضوع وخشوع نہیں پایا جاتا ہے اورجونمازی کے حواس اڑجانے کا سبب واقع ہو تے ہیں
اوردوسری روایت میں آیاہے کہ حضر ت امام مو سیٰ کاظم بچپن میں اپنے وا لد ماجدحضرت امام جعفر صادق کے حضور میں نما ز اداکررہے تھے کہ اس وقت شہر کا ایک متفکراوردانشمند شخص امام (علیہ السلام)کی خدمت میں موجود تھا ،اس نے دیکھاکہ یہ فرزند کھُلے ہو ئے درازہ کے سا منے کھڑے ہوکرنماز پڑھ رہا ہے جو کہ مکر وہ ہے لہٰذاامام صادق سے کہا:آپ کا یہ فرزند کھُلے دروازہ کے سامنے نماز کیو ں پڑھ رہا ہے ؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا : بہتر ہے کہ آپ اپنے اس سوال کا جواب خود بچّے سے معلوم کریں ! اس عا لم ومتفکر نے بچے کی جانب رخ کیا اور پو چھا ! تم کھُلے دروازے کے سا منے نماز کیوں پڑھ رہے ہو ؟کمسن بچے(امام کا ظم) نے جواب دیا :وہ ذات کہ جسکی طرف میں نماز پڑھتا ہوں وہ اسی درواز ہ سے مجھ سے بہت زیا دہ قریب ہے ۔
. ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۱۶ /ص ۱۲

۳.ایمان

دریامیں کشتی اسی وقت حرکت کرسکتی ہے جبکہ اسے پانی میں مسقرکیاجائے لہٰذاکشتی کوحرکت کرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہے ،اگراسے کسی خشک زمین پررکھاجائے تووہ خشکی میں ذرّہ برابر حرکت نہیں کر سکتی ہے، نماز بھی کشتی کے مانند ہے ،نمازی کوچاہئے کہ وہ اللھورسول ،قرآن اورغیب پرایمان رکھتاہو تاکہ اس کی کشتی حرکت کر سکے اوراسے دریاکے دوسری طرف ساحل تک پہنچاسکے،جب تک اس کی نماز اللھورسول ،قرآن ،معاداورغیب پرایمان کے دریامیں قرارنہ پائے اس وقت تک اس کابارگاہ خداوندی میں قبول ہوناغیرممکن ہے۔
اگر دریامیں کشتی کی حرکت کے لئے پانی موجودنہیں ہے توکشتی کے وجودکاکوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اگرنمازگزارخداورسول ،قرآن ،معاداورغیب پرایمان نہیں رکھتاہے تواس کی وہ نماز کسی بھی کام کی نہیں ہے اورہرگزقبول نہیں ہوسکتی ہے ۔ قرآن کریم کی چندآیتوں میں ایمان اورنمازکوایک ساتھ ذکرکیاگیاہے:
) >اِنَّمَایَعْمرُمَسَاجِدَاللہ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰ خَر اَقَامَ الصَّلٰوۃَ <(۱ اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا و آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جنھوں نے نماز قائم کی ہے ۔
. ۱(سورہ ٔتوبہ/آیت ۱۸ (
>وَالْمُو مِنُونَ یُومِنُونَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَالَمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُوْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ) وَالْمُوْمِنُوْنَ بَاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰئِکَ سَنُوتِیْہِمْ اَجْراًعَظِیْماً<(۱ اے رسول !مومنین حضرات جوتم پر نازل ہوا ہے یا تم سے پہلے نازل ہو چکاہے ان سب پرایمان رکھتے ہیں اور نماز بھی برگزار کرتے ہیں اورہم عنقریب نماز قائم کر نے والے اور زکات دینے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگوں کو اجر عظیم عطاکریں گے۔) >اَلَّذِیْنَ یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَوَمَمّارَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُو نَ <(۲ متقی وپر ہیز گا ر وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے پورے اہتمام کے ساتھ نماز اداکر تے ہیں اور ہم نے جوکچھ رزق ونعمت عطاکی ہیں ان میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔
امام علی ابن ابی طالب " نہج البلاغہ " میں نمازاورایمان کوخداسے تقرب حاصل کرنے کاذریعہ قراردیتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں: انّ افضل ماتوسل بہ المتوسلوں الی اللھسبحانہ وتعالیٰ ،الایمان بہ وبرسولہ ...واقام) الصلاة فانّہاالملۃ۔(۳ بے شک سب سے بہترین شی ٔ جس کے ذریعہ خدا سے قربت حاصل کیا جاسکتا ہے وہ خدا ورسول پر ایمان رکھنا اور نماز کا قائم کرناہے جو کہ دین کا ستون ہے۔

. ۱(سورہ نٔساء/آیت ۱۶۲ (
. ۲) سورئہ بقرہ آیت ۳)
۳)نہج البلاغہ /خطبہ ۱۱۰)

۴.ولایت

نمازقبول ہونے کی سب سے اہم شرط یہ کہ نمازگزاراپنے دل میں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے علاوہ ان کی آل اطہارکی بھی محبت رکھتاہواوران کے دشمن سے بیزاری بھی کرتاہو،اللہ کی بارگاہ میں صرف انھیں لوگوں کی نمازقبول ہوتی ہے جوآ ل محمدکی محبت ومودت کے ساتھ نمازاداکرتے ہیں اوراپنے دلوں میں ال رسول کی محبت کاچراغ روشن رکھتے ہیں لیکن اگران کی محبت کاچراغ دل میں روشن نہیں ہے تووہ عبادت بے کارہے اوراللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوتی ہے،نمازو عبادت اسی وقت فائدہ مندواقع ہوسکتی ہے جب نمازکواہلبیت کی محبت و معرفت اوران کی اطاعت وولایت کے زیرسایہ انجام دیاجائے ،اہلبیت کی محبت وولایت کے بغیرسب نمازیں بےکارہیں۔
وہ نمازجواس کے تمام ظاہری آداب شرائط کے ساتھ انجام دی گئی ہو،قبلہ کی سمت رخ کرکے پڑھی گئی ہو،حمدوسورہ قرائت بھی صحیح طرح کی گئی ہو،رکوع وسجودمیں طمانینہ کابھی خیال رکھاگیاہواوردیگرشرائط کوبھی ملحوظ خاطررکھاگیاہویہاں تک خدارسول پرایمان کے ساتھ انجام دی گئی ہو،نمازپڑھنے والامتقی وپرہیزگاربھی ہومگردل میں آل رسول کی محبت نہ پائی جاتی ہوتوہرگزقبول نہیں ہوتی ہے
مثال کے طور پر: اگرپولیس والاکسی ڈرائیورسے ڈرائیوری کارٹ طلب کرے لیکن اس ڈرائیورکے پاس ڈرائیوری کارٹ موجودنہ ہوتو وہ پولیس والااسے آگے جانے دے گااورسزاکامستحق قراردے گا،چاہے ڈرائیورلاکھ کہے :جناب پولیس !میں نے ڈرائیوری کے تمام قوانین کی رعایت کی ہے اورکسی طرح کی کوئی غلطی نہیں کی ہے ،میں اپنی لائن پرگاڑی چلارہاتھااورآپ کی یہ بات صحیح ہے کہ میرے پاس ڈرائیوری کارٹ نہیں لیکن میرے پاس شناختی کارٹ موجودہے،پاسپورٹ بھی موجودہے لہٰذاتم ان کاغذات کودیکھ کرمجھے آزادکردیجئے،مگروہ پولیس اس کی ایک بات بھی سنی گی اورکہے گاتھمارے یہ کاغذات یہاں پرکسی کام نہیں آسکتے ہیں مجھے صرف ڈرائیوری کارٹ چاہئے ،اگر تمھارے پاس نہیں ہے توتمھیں سزادی جائے اورآگے سزاملنے کے بعدنہیں جاسکتے ہو علامہ طباطبائی “ تفسیرالمیزان ”میں لکھتے ہیں :اہلبیت اطہار کی محبت وولایت کے بغیرنمازکاکوئی نہیں ہوتاہے اسی لئے ہم لوگ نمازسے پہلے اپنی اذان واقامت میں “اشہدانّ علیّاًولی اللہ”اور قرائت نمازمیں اور تشہدمیں درودشریف پڑھتے ہیں اورمحمدوآل محمدمحبت اوران کی ولایت کاثبوت پیش کرتے ہیں اور آئمہ اطہار کی امامت کااقرار کرتے ہیں
ہم لوگ سورہ حمدکی قرائت میں کے یہ معنی مرادلیتے ہیں: بارا لہٰا ! تو ہم کو آئمہ کی راہ پرگا مزن رکھ اور ہمیں امامت کے پیرو کاراور دوستدا رولایت میں سے قرار دے اوراس بارے میں امام صادق فرماتے ہیں : صراط المستقیم سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں اور حضرت امام سجاد فرماتے ہیں :“نحن صراط المستقیم” ہم (آئمہ طا) برین)صراط مستقیم ہیں۔(۲
تفسیرنمازمیں لکھاہے:جنگ نہروان میں حضرت علی کے مقابلہ میں آنے والے سب لوگ(جنھیں تاریخ اسلام میں خوارج کے نام دیاگیاہے) بے نمازی نہیں تھے بلکہ ان میں اکثرنمازی وروزے دارتھے اوران کی پیشانیوں پر مکرر اور طولانی سجدوں کی وجہ سے گٹھے پڑے ہو ئے تھے لیکن ان کے دل اہلبیت کی محبت سے خالی تھے اورولایت اہلبیت کے منکر تھے،ان لوگوں نے امام علی ابن ابی طالب کے مقا بلے میں قیام کیا اور آپ کی طرف تلوار یں چلائی(ان لوگوں کی نمازیں ہرگزقبول نہیں ہیں)(۳)۔

۔ ۳)تفسیرنمازاص ۳۹) ۔ ۲(تفسیرالمیزان /ج ۱/ص ۴۱ (

اسی جنگ نہروان میں حضرت علینے جب یہ سناکہ دشمنوں میں ایک شخص ایسابھی ہے جوشب بیدار ی کرتا ہے رات بھر نماز یں پڑھتا ہے ، قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو آپ نے فرمایا:
) نومٌ علیٰ یقین خیرٌمن صلاۃ فی شکّ(۱
اس شخص کا یقین کے ساتھ سونا ان دو قلبی نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے یعنی وہ شخص جو اللہ اوراس کے رسول کومانتاہومگردل میں آل سے دشمنی رکھتاہوتوخداوندعالم اس کی نمازہرگزقبول نہیں کرتاہے بلکہ ایسے شخص کارات میں نمازیں پڑھنے کے بجائے چین کی نیندسونابہترہے۔
۔ ۱(نہج البلاغہ /کلمات قصار/ش ۹۷ /ص ۳۷۶ (
جنگ صفین کے بارے تاریخ کے اوراق اٹھاکردیکھیں تویہی معلوم ہوگاکہ دشمنوں نے نیزوں پرقرآن بلندکررکھے اورناطق ومفسرقرآن سے جنگ کرنے آئے تھے ۔ کرب وبلاکی المناک تاریخ کودیکھیں تواس میں بھی ملے گاکہ جولوگ حضرت امام حسین اور ان کی اولاد واصحاب کو شہیدکرنے کے لئے کربلائے معلی میں یزیدی لشکرمیں موجودتھے وہ سب تارک الصلوۃ نہیں تھے بلکہ ان میں اکثرنمازی تھے اورجماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے،کیاان سب دشمنان اہلبیت کی نمازقبول ہے؟ہرگزنہیں قبول ہے۔ اہلبیت اطہار کی محبت کے بغیرنمازپڑھناایساہی ہے جیسے کوئی بغیرطہارت کے نمازپڑھتاہے ایک ایرانی شاعرکیاخوب کہاہے:

بہ منکر علی بگو نماز خو د قضاکند نمازبے ولائے اوعبادتی است بی وضو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی (علیه السلام)کی ولایت سے انکارکرنے والے چاہئے کہ اہلبیت رسول کی ولایت کااقرارکرتے ہوئے اپنی نمازی کی قضابجالائے کیونکہ علی کی ولایت کے بغیرنمازپڑھنابغیروضوکے نمازپڑھنے کے مانندہے جس طہارت کے بغیرنمازقبول نہیں ہوتی ہے اسی طرح آئمہ اطہار کی ولایت کے بغیربھی نمازقبول نہیں ہوتی ہے ،فقط وہی نمازقبول ہوتی ہے جسپراہلبیت (علیه السلام)کی ولایت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے ولایت اہلیت سے متعلق امام شافعی کاایک مشہور شعرہے:
یا آل رسول الله حبکم فرض من الله فی القرآن انزلہ کفاکم من عظیم القدرانّکم من لم یصل علیکم لاصلاة لہ

اے اہلبیت رسالت آپ کی محبت تواس قرآن میں واجب کی گئی ہے جس کوخدانے نازل فرمایاہے اور آپ کی قدرمنزلت کے بارے میں بس ات ناجان لیناکافی ہے کہ جوتم پرنمازمیں) درودنہ بھیجے اس کی نمازہی نہیں ہے ۔(۴

. ۴(ینابیع المو دّة /ج ۲/ص ۳۴۳ .(صواعق محرقہ باب/ ۱۱ فصل ۱ (

ابوحازم سے مروی کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین سے معلوم کیا: وہ کو نسی چیز ہے جوبارگاہ رب العزت میں نماز کے قبول ہونے کا سبب واقع ہوتی ہے ؟ آپ نے فرمایا :
ولایت ناوالبرائۃ من اعدائنا ہماری ولایت ومحبت اور ہما رے دشمنوں سے اظہارنفرت وبیزاری بارگاہ خداوندی میں) نمازوں کے قبول ہونے کاسبب واقع ہو تی ہے ۔(۱ حضرت امام صادق اس قول خداوندی (۲)(پاکیزہ کلمات اسی کی طرف بلندہوتے ہیں اورعمل صالح انہیں بلندکرتاہے اورجولوگ برائیوں کی تدبیرکرتے ہیں ان کے لئے شدیدعذاب ہے)کے بارے مینفرماتے ہیں:
ولاییت نااہل البیت، فمن لم بتولنالم یرفع الله عملا۔ جوبھی ہماری ولایت کوقبول نہیں کرتاہے اورہماری رہبری پرسرتسلیم خم نہیں کرتاہے) خداوندعالم اس کے کسی بھی عمل کوقبول نہیں کرتاہے۔(۳ اوررسول اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں :) من صلی صلاۃ ولم یصل علیّ فیہاوعلیٰ اہل بیتی لم تقبل منہ۔(۴ جو شخص نماز پڑھے اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجے اس کی نماز قبول نہیں ہے۔
----

۳)الکافی) . ۲)سورہ فاطر/آیت ۱۰) . ۱(مناقب آل ابی طالب /ج ۳/ص ۲۷۴ (
. /ج ۱/ص ۴۳۰
. ۴(الغدیر(علامہ امینی)/ج ۲/ص ۳۰۴ (

عن محمدبن مسلم قال:سمعت ا بٰاجعفرعلیہ السلام یقول:کلّ من دان الله بعبادة) یجہدفیہانفسہ ولاامام لہ من الله فسعیہ غیرمقبول۔(۱ امام باقر فرماتے ہیں:جوشخص خداپرایمان رکھتاہواورعمده طریقہ سے عبادت کرتاہولیکن خداکی طرف سے معین کسی امام صالح کی پیروی نہ کرتاہواس ساری محنت ومشقت بےکارہے اوروہ قبول بھی نہ ہونگی۔
۱(کافی /ج ۱/باب معرفت امام (علیه السلام). (
۵۔تقویٰ
نمازقبول ہوے کے شرائط میں سے ایک شرط ____________یہ بھی ہے کہ نمازگزارگناہ کبیرہ وصغیرہ سے دوری کرتاہو،غیبت سے پرہیزکرتاہو،والدین کے حکم کی نافرمانی نہ کرتاہو،مال حرام نہ کھاتاہو،شراب ومسکرات کااستعمال نہ کرتاہو،اپنے دینی بھائیوں سے بغض وحسدنہ کرتاہو،مرداپنی بیوی کواوربیوی اپنے شوہرکواذیت نہ کرتے ہوں،اپنے ہمسایہ کے لئے رنج واذیت کاباعث نہ ہو،ظام وجابرشخص کی ہمایت نہ کرتاہو،وغیرہ وغیرہ ۔
خداوندعالم انسان کے ظاہری عمل کونہیں دیکھتاہے بلکہ اس کے تقویٰ پرہیزگاری کونظرمیں رکھتاہے اب اگرکوئی شخص اپنے دل میں ریاکاری کاقصدرکھتے ہوئے اپنے مال سے خمس نکالے یا اسے لوگوں کے درمیان خیرات کرے یاکسی دوسرے کامال چوری کرکے خمس نکالے یاغریبوں میں تقسیم کرے یہ کام الله کے نزدیک قبولیت کادرجہ نہیں رکھتے ہیں اورنہ ایسے کاموں پروہ شخص کسی اجروثواب کاحق رکھتاہے بس اسی طرح اگرکوئی شخص نمازبھی پڑھتاہے اورگناہوں کابھی مرتکب ہوتاہے ،اپنے ماں باپ کے ساتھ گرم مزاجی سے کلام کرتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے ،عزیزواقارب کے ساتھ صلہ رحم نہیں کرتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے ،عورت اپنے شوہرکی درآمدسے فائدہ اٹھاتی ہے مگراس کے ساتھ تمکین نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرتی ہے ،اس کی اجازت کے بغیرگھرسے باہرقدم نکالتی ہے یااپنی زبان وغیرہ سے اسے اذیت کرتی ہے اورنمازبھی پڑھتی ہے،یاشوہراپنے زوجہ کے ساتھ بدسلوکی کرتاہے،اسے آزارواذیت دیتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے ،یاانسان کسی دوسرے کی غیبت کرتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے،کسی دوسرے پرظلم وستم بھی کرتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے ،غیبت بھی کرتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے دوسروں کی ناموس کوبری نگاہ سے دیکھتاہے اورنمازبھی پڑھتاہے یاکسی معصوم (علیه السلام)کی قبرمطہر کی زیارت کرتاہے خداایسی نمازوزیارت کوہرگزقبول نہیں کرتاہے پس صاب تقویٰ وپرہیزگارہونادینداری کی پہچان ہے جیساکہ امام رضا فرماتے ہیں: لادینَ لِمن لاوَرَع لہ۔) جوشخص ورع وتقویٰ نہ رکھتاہووہ دین بھی نہیں رکھتاہے۔(١

. ١(کمال الدین وتمام النعمة /ص ٣٧١ (

نمازکے آداب واسرار

نمازقبول نہ ہونے کے اسباب

ایساہرگزنہیں ہے کہ دنیامیں جت نے بھی نمازی ہیں ان سب کی نمازیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہیں بلکہ نمازقبول ہونے کچھ ظاہری آداب ہیں اورقلبی آداب ہیں اب جولوگ ظاہری آداب کے علاوہ قلبی آداب کی بھی رعایت کرتے ہیں خداوندعالم ان نمازوں کوقبول __________کرتاہے لیگن وہ لوگ کہ جن کی نمازیں بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوتی ہیں اورانہیں اپنی نمازوں سے اللہ سے دوری اوراٹھ بیٹھ لگانے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتاہے ،پس کچھ چیزیں ایسی ہیں جوانسان کی نمازوعبادت کے قبول نہ ہونے کاسبب واقع ہوتی ہیں اورچیزیں کہ جنھیں معصومین نے عدم قبولیت نمازوعبادت کاسبب قراردیاہے یہ ہیں :

١۔ولایت اہلبیت کامنکرہونا

وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں اہلبیت کی محبت کاچراغ دل میں روشن نہیں رکھتے ہیں توان کی نمازوعبادت ہرگزقبول نہیں ہوتی ہے ،نمازو عبادت اسی وقت فائدہ مندواقع ہوسکتی ہے جب نمازکواہلبیت کی محبت و معرفت اوران کی اطاعت وولایت کے زیرسایہ انجام دیاجائے ،اہلبیت کی محبت وولایت کے بغیرسب نمازیں بےکارہیں۔

وہ نمازجواس کے تمام ظاہری آداب شرائط کے ساتھ انجام دی گئی ہو،قبلہ کی سمت رخ کرکے پڑھی گئی ہو،حمدوسورہ قرائت بھی صحیح طرح کی گئی ہو،رکوع وسجودمیں طمانینہ کابھی خیال رکھاگیاہواوردیگرشرائط کوبھی ملحوظ خاطررکھاگیاہویہاں تک خدارسول پرایمان کے ساتھ انجام دی گئی ہومگراس نمازپراہلبیت کی محبت کی مہرلگی ہو تووہ نمازقبول ہوسکتی ہے چاہے نمازکو کت ناہی خضوع وخشوع کیوں انجام دیاگیاہومگراہلبیت اطہار کی محبت دل نہ ہوتووہ نمازبیکارہے۔

نمازقبول ہونے کے شرائط میں ولایت کوذکرچکے ،ہم نے وہاں پرولایت کے بغیرپڑھی جانے والی کوباطل قراردئے جانے احادیث کوذکرکیاہے اورشافعی کاوہ مشہورشعربھی ذکرکیاہے کہ جس میں انھوں نے صاف طورسے اہلبیت رسول کی محبت کے بغیر پڑھی جانے والی نماز غیرمقبول قراردیاہے لہٰذامطلب کوتکرارکرنے کی ضرورت نہیں ہے

٢۔والدین کی اطاعت نہ کرنا

وہ لوگ جواپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں،ان کاادب احترام نہیں کرتے ہیں اوراپنے والدین کے لئے اذیت کاباعث ہوتے ہیں قرآن کریم میں چندآیات کریمہ میں جہاں اللہ کی اطاعت کاحکم دیاگیاہے اسی کے فورابعدوالدین کے بھی مقام کوبیان کیاگیاہے یہاں تک کہ والدین کواف تک کہنے سے سختی کے ساتھ منع کیاگیاہے:

>وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَاتَعْبُدُوْااِلَّااِیَّاہُ وَبِالْوالِدَیْنِ اِحْسَانًااِمَّایَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُہُمَااَوْکِلَاہُمَافَلَاتَقُلْ لَہُمَااُفٍّ وَّلَات نہَرْہُمَاوَقُلْ لَہُمَاقَوْلًاکَرِیْمًاوَاخْفِض لَ ہُمَاجَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْہُمَاکَمَارَبَّیٰنِیْ صَغِیْرا<

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمھارے پروردگارفیصلہ یہ ہے کہ تم سب اس کے علاوہ کسی عبادت نہ کرنااورماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤکرنااوراگران دونوں میں سے کوئی ایک یادونوں بوڑھے جائیں توخبرداران سے اف بھی نہ کہنااورانھیں جھڑکنابھی نہیں اوران سے ہمیشہ شریفانہ گفتگوکرتے رہنا،اوران کے حق میں دعاکرتے رہناکہ پروردگاران دونوں پراسی طرح رحمت نازل فرماجس طرح کہ انھوں نے بچپنے میں مجھے پالاہے۔
. سورہ أسراء /آیت ۲۳ ۔ ۲۴
اوراحادیث میں بھی والدین کی نافرمانی کرنے کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے خداوندعالم ایسے لوگوں کی کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من نظرالی ابویہ نظرماقت وہماظالمان لہ لم یقبل لہ
) صلاتہ ۔(۲
حضرت امام صادق فرماتے ہیں :ہر وہ شخص جو دشمن اور بعض وکینہ کی نظروں سے اپنے ماں باپ کی طرف نگاہ کرتاہے ،خداوندعالم ایسے شخص کی نماز ہر گز قبول نہیں کرتا ہے ، خواہ اس کے والدین نے اپنے فرزند پر ظلم وستم ہی کیوں نہ کئے ہوں۔
. ۲(کافی /ج ۲/ص ۳۴۹)

۳۔چغلخوری کرنا
وہ لوگ جودوسروں کی غیبت کرتے ہیں ،دوسروں کے پوشیدہ عیوب سے پردہ اٹھاتے ہیں توخداان کی کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے اورجب تک صاحب غیبت اسے معاف نہیں کردیتاہے خدابھی معاف نہیں کرتاہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ :من اغتاب مسلماًا ؤمسلمة لم یقبل اللہ صلاتہ) ولاصیامہ اربعین یوماًولیلة الاّان یغفرلہ صابہ ۔(۲
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:اگرکوئی مسلمان مردیاعورت کسی دوسرے مسلمان کی غیبت کرے توخداوندعالم چالیس روزتک اس کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے مگرکہ جسکی غیبت کی گئی ہے وہ اسسے راضی ہوجائے اوراسے معاف کردے ۔

۴۔مال حرام کھانا
وہ لوگ جودوسروں کامال کھاتے ہیں خدوندعالم ان کی نمازقبول نہیں کرتاہے، خواہ مال کو چوری کیاگیاہویاغصب کیاگیا،یاکسی جگہ پڑاہوامل گیاہو ہوچاہے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :
اَلْعِبَادَةُ مَعَ اَکْلِ الْحَرَامِ کَاْ لبِنَاءِ عَلَیَ الرَّ مْلِ.
) مال حرام کھانے والے لوگوں کی عبادت ریگ پر گھر تعمیر کرنے کے مانند ہے ۔(۳

. ۲)اصول کافی /ج ۲/ص ۳۴۹) . ۱(خصال شیخ صدوق /ص ۱۲۳ (
. ۳)بحارالانوار/ج ۸۱ /ص ۲۵۸)

۵۔نمازکوہلکاسمجھنا

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : خدا کی قسم ! اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہو سکتا ہے کہ ایک مرد کی عمرپچاس ہوگئی ہے مگر خدا نے ابھی تک اس کی ایک بھی نماز قبول نہیں کی ہے ، خدا کی قسم تم بھی اپنے بعض دوست اور عزیزو ہمسایہ کو جانتے ہیں کہ اگر وہ تمھارے لئے نماز پڑھیں تو ہر گزان کی نماز قبول نہیں کرو گے کیونکہ انھوں نے بے توجہّی کے ساتھ میں نمازپڑھی ہے جب تم اس نماز کو قبول نہیں کر سکتے ہو تو خداکیسے قبول کر سکتاہے جنکو انسان ہلکا اور آسان سمجھ کر انجام دیتا ہے؟۔

۶۔شراب ومسکرکااستعمال کرنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من شرب الخمرلم یقبل اللہ لہ صلاة اربعین یوما. امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص شراب پیتاہے خداوندعالم چالیس روزتک اس کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے ۔
. کافی /ج ۶/ص ۴۰۱ ۔تہذیب الاحکام /ج ۹/ص ۱۰۷
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: من شرب مسکرا لم تقبل منہ صلاتہ اربعین یوما فان مات فی الاربعین مات میتة جاہلیة ، وان تاب . تاب اللہ عزوجل علیہ.
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص مسکرات کااستعمال کرتاہے چالیس روزتک اس کی قبول ہونے سے رک جاتی ہے ،اگروہ ان چالیس روزکے درمیان انتقال کرجائے توجاہلیت کی موت مرتاہے ،ہاں اگروہ توبہ کرتاہے توخداوندعالم اس توبہ قبول کرلیتاہے ۔
کافی/ج ۶/ص ۴۰۰
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: مدمن الخمریلقی اللہ کعابدوثن.
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص شراب ونشے کے عالم میں خداسے ملاقات کرتاہے (اوراس کی عبادت کرتاہے)وہ بت پرست کے مانندہے ۔
. کافی /ج ۶/ص ۴۰۴
حسین ابن خالدسے مروی ہے:میں نے امام رضاسے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی اس حدیث کے بارے میں پوچھاکہ جسمیں انحضرت فرماتے ہیں:
انّ من شرب الخمرلم یحتسب صلاتہ اربعین صباحاً.
شراب پینے والے شخص کی چالیسشبانہ روزتک کوئی نمازقبول نہیں ہوتی ہے امام (علیه السلام)نے جواب دیا:یہ حدیث صحیح ہے ،میں نے کہا:شرابی کے چایس روزکیوں معین کئے گئے ہیں ،اس سے کم یازیادہ کیوں نہیں؟امام (علیه السلام) نے جواب دیا: کیونکہ خداوندعالم نے انسان کے لئے چالیس روزمعین کررکھے ہیں،جب انسان کانطفہ رحم مادرمیں قرارپاتاہے توچالیس تک نطفہ رہتاہے اس کے بعدچالیس روزتک علقہ رہتاہے ،پھرچالیس روزتک مضغہ رہتاہے اسی طرح شرابخورکے منھ سے بھی چالیس روزتک شراب کی) بدبوباقی رہتی ہے لہٰذاچالیسروزتک اس کی کوئی بھی نمازقبول نہیں ہوتی ہے۔(۲
. ۲(علل الشرایع /ج ۲/ص ۳۴ (

۷۔حاقن وحاقب
عن اسحاق بن عمار ، قال : سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول : لاصلاة لحاقن ولالحاقب ولالحاذق . والحاقن الذی بہ البول ، والحاقب الذی بہ الغائط والحازق بہ ضغطة الخف . اسحاق ابن عمارسے مروی ہے کہ امام صادق فرماتے ہیں:حاقن وحاقب اورحاذن کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے ، حاقن وہ شخص کہ جوپیشاب کوروکے رکھے،حاقب وہ شخص کہ جوغائط کوروکے رکھے ،اورحازق اس شخص کوکہتے ہیں جودونوں پیروں کوایک دوسرے سے ملائے رکھے ۔
. معانی الاخبار/ص ۲۳۷

۸۔ خمس وزکات نہ دینا
قرآن کریم میں متعددآیتوں میں زکات اداکرنے کو قیام نماز کے پہلو میں ذکر کیا گیا ہے: . سورہ بُقرہ /آیت ۱۱۰ ۔ ۴۳ ۔ ۲۷۷ . حج/ ۴۱ ۔ ۷۸ . توبہ/ ۱۱ ۔ ۱۸ ۔ ۷۱ ۔ مائدہ / ۵۵ . نمل/ ۳. لقمان/ ۴ مریم/ ۳۱ ۔ ۵۵ . انبیاء/ ۷۳ . نساء/ ۷۷ ۔ ۱۶۲ . نور/ ۵۶ . بینہ/ ۵. اوران آیتوں کے علاوہ بعض دیگر آیتوں میں نمازکوانفاق کے ساتھ ذکرکیاگیاہے۔
اور متعدد احادیث میں آیا ہے کہ جولوگ اپنے مال سے زکات نہیں نکالتے ہیں ان کی نماز قبول نہیں ہو تی ہے
) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لاتقبل الصلاة الّابالزکٰوة.(۱ رسول خدا (صلى الله عليه و آله) فرما تے ہیں : زکات اداکئے بغیر نماز قبو ل نہیں ہے۔

۹۔گناہ ومنکرات کوانجام دینا
عَنِ النَّبِی صلّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ اَنَّہُ قَالَ:لاصلاة لمن لم یطع الصلوة وطاعة الصلوة ان ینتہی) عن الفحشاء والمنکر۔(۲
پیغمبراکرم (صلى الله عليه و آله)فرماتے ہیں : جو شخص مطیع نماز نہ ہو اس کی نمازہی نہیں ہے اور گناہوں ومنکرات سے دوری اختیا ر کرنے کواطاعت نماز کہاجاتا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عَنِ النّبِی صلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ اَنّہُ قَالَ:مَن لَم ت نہہ صَلاتَہُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِلَم یَزدْمِن) اللہِ اِلّابُعداً۔(۳
جس کی نماز اسے بدی ومنکرات سے دورنہیں رکھتی ہے اسے اللهسے دوری کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتی ہے ۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: من احب ان یعلم ا قُبلت صلاتہ ا مْ لم تقبل فلینظرہل) منعتہ صلاتہ عن الفحشاء والمنکرفبقدرمامنعتہ قبلت منہ۔(۴
حضرت امام صادق فرماتے ہیں: اگر کوئی دیکھنا چا ہتا ہے کہ اس کی نماز بارگاہ خدا وندی میں قبول ہوئی ہے یا نہیں تو اس چیز کودیکھے کہ اس کی نمازنے اسے برے کام اور گنا ہوں سے دور رکھا ہے یانہیں کیو نکہ جس مقدا ر میں وہ نماز کی وجہ سے گنا ہوں سے دور رہتا ہے اسی مقدارکے مطابق اس کی نمازبار گاہ باری تعالیٰ میں قبول ہوتی ہے ۔

. ۲)تفسیرنورالثقلین /ج ۴/ص ۱۶۲) . ۱)منہج الصادقین /ج ۶/ص ۲۰۳ (. ۴)تفسیرنورالثقلین /ج ۴/ص ۱۶۲) . ۳)تفسیرنورالثقلین /ج ۴/ص ۱۶۲)

۱۰ ۔مومنین سے بغضوحسدرکھنے والے

بہت سے نمازی ایسے بھی جومتقی وپرہیزگارلوگوں سے اس وجہ سے بغض وحسدرکھتے ہیں وہ لوگوں کے درمیان عزّت وشرف اورمقبولیت کیوں رکھتے ہیں اورہم کیوں نہیں رکھتے ہیں لہٰذااس سے دشمنی کرتے ہیں،ایسے لوگوں کے بارے میں خداوندعالم حدیث قدسی میں حضرت داؤد سے ارشادفرماتاہے:
وربماصلی العبدفاضرب بہاوجہہ واحجب عنی صوتہ ،ا تُدری مَن ذلک ؟یاداو دُ!ذاک الّذی یکثرالالتفات الی حرم المومنین بعین الفسق وذاک الّذی یُحدّث نفسہ اَنْ لووُلّیَ ا مْراًلضرب فیہ) الرقاب ظلماً۔(۱
کت نے بند ے ایسے ہیں کہ جو نماز پڑھتے ہیں مگران کی نماز وں کو انہیں کے منہ پہ مار دیتاہوں اور اپنے اوراس کی نماز و دعاکی آواز کے درمیان ایک پر دہ ڈالدیتا ہوں ، اے داو دٔ ! کیا تم جانتے ہو وہ بند ے کون ہیں ؟اے داؤ د سنو!یہ وہ نمازی ہیں جو مو من بندوں کی عزّ ت وشرف وعصمت کو جرم و گنا ہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خود سے کہتے ہیں :
اگر مجھ میں ہمت و قدرت پیدا ہو گئی تو ظلم و جفا کے سا تھ ان لوگوں کی گرد نیں کاٹ کررکھ دوں گا ۔
قابیل اپنے بھائی سے بغض وحسدرکھتاتھاکہ جس کے نتیجہ میں خدانے اس کی قربانی کوقبول نہیں کیا،خداوندعالم قرآن کریم میں حضرت آدمکے ان دونونفرزندکی داستان اس طرح بیان کرتاہے:
>وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْقَرَّ بَاقُرْبَانًا ، فَتَقَبِّلَ مِنْ اَحَدِہِمَاوَلَمْ یَتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ، قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ قَالَ اِنّمَایَتَقَبَّلُ اللہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ<
پیغمبر!آپ ان کوآدم کے دونونفرزندوں کاسچاقصہ پڑھ کرسنائیےکہ جب دونوں نے راہ خدامیں قربانی پیش کی توہابیل کی قربانی قبول ہوگئی اورقابیل کی قربانی ردکردی گئی توشیطان نے قابیل کے دل میں حسدآگ بھڑکادی اورقابیل نے ہابیل سے کہا:میں تجھے قتل کردوں گا،ہابیل نے جواب دیا:میراکیاقصورہے خداصرف صاحبان تقویٰ کی اعمال قبول کرتاہے۔
. سورہ مٔائدہ /آیت ۲۷

۱۱ ۔موذی عورت ومرد
وہ عورتیں جواپنے شوہرکے لئے اذیت کاباعث ہوتی ہیں،اورہ وہ عورت جواپنے شوہرکے لئے عطروخوشبوکااستعمال نہیں کرتی ہے اورجب کسی شادی ومحفل میں جاتی ہے یاگھرپہ کوئی مہمان آتاہے توخوشبوکااستعمال کرتی ہے اورعمدہ لباس پہنتی ہے مگراپنے شوہرکے لئے ایساکچھ نہیں کرتی ہے توخداوندعالم اس کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے ،اگرایساکرتاہے تویہی حکم اس کابھی ہے
امام صادق فرماتے ہیں:وہ عورت جو(بسترپہ)سوجائے اوراس کاشوہراس سے برحق ناراض ہوتوخداوندعالم اس عورت کی کوئی جب تک اس شوہراس سے راضی نہ ہوجائے کوئی نمازقبول نہیں ہوتی ہے اوروہ عورت کہ جواپنے شوہرکے علاوہ کسی دوسرے کے لئے خوشبولگائے توخداوندعالم ایسی عورت کی بھی کوئی نمازاس وقت تک قبول نہیں کرتاہے جب تک وہ اس خوشبوکاایسے غسل نہیں کرلیتی جس طرح جنابت کاغسل کرتی ہے
. ۵۔من لایحضرہ الفقیہ/ج ۳/ص ۴۴۰ / کافی /ج ۵۰۷
اوراسی طرح وہ مردجواپنی زوجہ کواذیت کرتے ہیں، خداوندعالم ان عورت مردوں کی نمازیں قبول نہیں کرتاہے جیساکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روایت میں آیاہے:
رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : وہ عورت جو اپنے شوہر کواذیت پہنچاتی ہے ،خداوندعالم ایسی عورت کی کوئی نمازاورنیک عمل اس وقت قبول نہیں کرتاہے جب تک وہ اپنے شوہرکوراضی نہیں کرلیتی ہے ،خواہ وہ ایک زمانے تک روزے رکھے اورراہ خدامیں جہادکرے اورراہ خدامیں کت ناہی مال خرچ کرے ،ایسی عورت کوسب سے جہنم میں ڈالاجائے ، اس کے بعدرول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)ے نے فرمایا:مردکابھی یہی حکم ہے اوراس کابھی یہی گناہے ۔
. وسائل الشیعہ /ج ۱۴ /ص ۱۱۶

۱۲ ۔ہمسایہ کواذیت پہنچانا
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے زمانے میں ایک مسلمان خاتوں جوروزانہ روزے رکھتی تھی اور رات بھر نماز وعبادت کرتی تھی لیکن بہت زیادہ بداخلاق تھی اور اپنی زبان سے ہمسایوں کو آزار واذیت پہنچاتی تھی
ایک دن لوگوں نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے کہا: یا رسول اللہ! فلاں عورت دنوں میں روزہ رکھتی ہے ،راتوں میں نماز وعبارت میں مشغول رہتی ہے لیکن اس میں ایک عیب یہ پایاجاتاہے کہ وہ بد اخلاق ہے اوراپنی زبان سے پڑوسیوں کواذیت پہنچاتی ہے تورسول اکرم نے فرمایا:
لَاْ ________خَیْرَفیہا،ہِیَ مِنْ اَہْلِ النار۔
ایسی عورت کے لئے کو ئی خیر و بھلائی نہیں ہے اوراہل جہنم ہے اس بعدلوگوں نے کہا:ایک فلاں عورت ہے جو(فقط)پنجگانہ نمازیں پڑھتی ہے اور(فقط)ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہے اوراپنے پڑوسیوں کواذیت بھی نہیں پہنچاتی ہے تورسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:
ہی من اہل الجنة۔
وہ عورت اہل بہشت ہے۔
. مستدرک الوسائل/ج ۸/ص ۴۲۳
امام علی رضافرماتے ہیں :خداوندعالم نے تین چیزوں کوتین چیزوں کے ساتھ بجالانے کاحکم دیاہے:
۱۔ نمازکوزکات کے ساتھ اداکرنے کاحکم دیاہے، پس جوشخص نمازپڑھتاہے اورزکات نہیں نکالتاہے اس کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے.
۲۔ خدانے اپناشکربجالانے کووالدین کاشکراداکرنے کے ساتھ حکم دیاہے ،پس جوشخص والدین کاشکرنہیں کرتاہے جب بھی خداکاشکرکرتاہے خدااس کاشکرقبول نہیں کرتاہے ۔ ۳۔ تقویٰ اورپرہیزگاری کوصلہ رحم کے ساتھ حکم دیاہے پس جوشخص صلہ رحم نہیں) کرتاہے خدااس کے تقویٰ وپرہیزگاری کوقبول نہیں کرتاہے۔(۱
. ۱(خصال (شیخ صدوق) /ص ۱۲۳ (
حضرت امام صادق سے مروی ہے :رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:آٹھ لوگوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں:
۱۔ وہ غلام جواپنے مالک سے فرارہوگیاہوجب تک وہ اپنے مولاکے پاس لوٹ کرنہیں آتاہے اس کی کوئی نمازقبول نہیں ہوتی ہے ۔
۲۔ وہ عورت جوکہ ناشزہ ہے اوراس کاشوہراس پرغضبناک رہتاہے۔
۳۔ جولوگ زکات ادانہیں کرتے ہیں۔ ۴۔جولوگ بغیروضوکے نمازپڑھتے ہیں۔ ۵۔وہ بچّیاں جوسرچھپائے بغیرنمازپڑھتی ہیں۔
۶۔ وہ شخص کہ جولوگوں کے لئے امامت کے فرائض انجام دے مگرمومنین اسے پسندنہ کرتے ہوں اوراس امام سے کوئی رغبت نہ ر کھتے ہوں (لیکن وہ امام جماعت اپنی عزّت وآبرو کی وجہ سے مسجد کو ترک کرنے کے لئے حاضر نہ ہوجسکانتیجہ یہ ہوگاکہ ہرزوزمسجد میں آنے والے مومنین کی تعداد کم ہوتی جائے گی اور ایک دن وہ بھی آجائے گا کہ مسجد میں اس کے پیچھے کے لئے کوئی شخص نہیں آئے)۔
۷۔ ۸۔ زبین لوگ:نبی اکرمسے پوچھاگیا:یارسول اللھیہ کون لوگ ہیں ؟آنحضرت نے جواب دیا: وہ لوگ جو نماز کی حالت میں اپنے پیشاب وپاخانہ یا ریح کو روکے رکھتے ہیں(جس کی وجہ سے جسمانی امراض پیداہوجاتے ہیں ،یہ کام جسم کی سلامتی کوخطرہ میں ڈالنے کے علاوہ نماز کے تمرکز کو بھی خراب کردیتے ہیں اور نماز میں حضورقلب بھی نہیں پایاجاتا ہے)یہ) آٹھ لوگ ہیں کہ جن کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں ۔(۱
حضرت امام صادق فرماتے ہیں :چارلوگوں کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے: ۱۔ظالم وستمکارپیشوا ۔ ۲۔وہ مردجوکسی گروہ کی امامت کرتاہواوروہ لوگ اسے پسندنہ کرتے ہوں ۳۔وہ غلام جوبغیرکسی عذرومجبوری کے اپنے آقاسے فرارہوگیاہو۔ ۴۔وہ عورت جواپنے شوہرکی اجازت کے گھرسے باہرجاتی ہو۔

----

۲)خصال شیخ صدوق /ج ۱/ص ۱۹۱) . ۱(معانی الاخبار(شیخ صدوق)/ص ۴۰۴ (

حضرت امام صادق فرماتے ہیں :تین لوگوں کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے: ۱۔ وہ غلام جواپنے مالک سے فرارہوگیاہو،جب تک وہ لوٹ کراپنے ہاتھوں کواپنے مولاہاتھوں پہ نہیں رکھ دیتاہے اس کی کوئی نمازقبول نہیں ہوتی ہے ۲۔ وہ عورت جو(بسترپہ)سوجائے اوراس کاشوہراس سے ناراض ہو۔ ۳۔ وہ شخص جوکسی جماعت کی امامت کررہاہواوروہ لوگ اسے پسندنہ کرتے ہوں۔ .۵/ کافی /ج ۵۰۷

نمازکے آداب واسرار

ترک نماز

کسی بھی حال میں نمازکاترک کرناجائزنہیں نمازکی اہمیت اوراس کے فضائل وفوائداوراس کے واجب ہونے کے بارے میں ذکرکی گئی آیات قرآنی واحادیث معصومین سے یہ ثابت ہوتاہے کہ کسی بھی حال میں اس کاترک کرناجائز نہیں ہے اورجس صورت میں ممکن ہوسکے اورجس مقدارمیں بھی ممکن ہوسکے نمازپڑھی جائے اورانسان جس طرح سے مضطرہوتاجائے اسی کے اعتبارسے نمازمیں بھی تخفیف ہوتی ہوتی رہے ۔

عبدالرحمن ابن ابی عبداللھسے روایت ہے کہ میں نے امام صادق سے دریافت کیا:اگرآپ سواری حالت میں ہیں یاپیدل ہیں اورکسی چیزکاخوف ہے توکس طرح نمازپڑھیں گے ؟اورمیں نے پوچھا: اگرکسی کوچوریادرندہ کاخوف ہے تووہ کسی طرح نمازپڑھے ؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

یکبرویومی براسہ ایماء

وہ شخص تکبیرکہے اوراپنے سرکے اشارے سے نمازپڑھے۔

. تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۳۰۰

اگرکوئی شخص کسی درندہ وغیرہ کے چنگل میں پھنسجائے گیاہے اورنمازکاوقت بھی ہوتو اس صورت میں بھی نمازکاترک کرناجائز نہیں ہے بلکہ حسب امکان نمازکاپڑھناواجب ہے خواہ آنکھوں کے اشارہ ہی سے نمازپڑھے لیکن نمازکاترک کرناجائزنہیں ہے۔ روایت میں آیاہے کہ علی ابن جعفر (علیه السلام)نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص کسی حیوان درندہ کے چنگل میں گرفتار ہوجائے اور بالکل بھی حرکت نہ کرسکتا ہو اور نماز کا وقت پہنچ گیا ہواوروہ اس درندہ کے خوف کی وجہ سے بالکل بھی حرکت نہ کرسکتاہو،اگروہ کھڑے ہوکرنمازپڑھے تورکوع وسجودکی حالت میں اس کااورزیادہ خطرہ ہے اوروہ شخص سمت قبلہ بھی نہ ہواب اگروہ اپنے چہرے کوقبلہ کی سمت کرے توپھربھی خطرہ ہے کہ وہ درندہ پیچھے سے حملہ کردے گاتواس صورت میں وہ شخص کیاکرے اورکسی طرح نمازپڑھے؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

یصلی ویومی راسہ ایماء وہوقائم وان کان الاسدعلی غیرالقبلة.

ایسے موقع پر اس شخص کا وظیفہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکرنمازپڑھے اورسرکے ذریعہ رکوع) وسجودکی طرف اشارہ کرتارہے خواہ وہ شیرپشت بہ قبلہ ہی کیوں نہ ہو۔(۱

. ۱(کافی/ج ۳/ص ۴۵۹ (

سماع ابن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق سے دریافت کیا:وہ شخص جومشرکین کے ہاتھوں گرفتارہوجائے اورنمازکاوقت پہنچ جائے اوراسے خوف ہوکہ یہ مشرک مجھے نمازنہیں پڑھنے سے منع کریں گے تووہ کیاکرے اورکس طرح نمازپڑھے؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا:

یومی ایماء. وہ شخص فقط شارہ سے نمازپڑھے۔ . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۴۶۴ قال ابوعبداللہ علیہ السلام:من کان فی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکان لایقدرعلی الارض فلیو مٔ ایماء. اما م صادق فرماتے ہیں:اگرکوئی کسی جگہ میں گرفتارہوجائے وہ زمین پرنہ ٹھہراہوبلکہ (پانی غرق ہورہاہویاصولی پرلٹکاہو)تووہ اشارہ سے نمازپڑھے۔ . تہذیب الاحکام/ج ٣/ص ١٧۵
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :مریض شخص کوچاہئے کہ کھڑے ہوکر نمازپڑھے اوراگرکھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتاہے توبیٹھ کرنمازپڑھے ،اگربیٹھنے سے بھی مجبورہے تودائیں کروٹ لیٹ کرنمازپڑھے اوراگردائیں کروٹ نہ لیٹ سکتاہو توبائیں کروٹ لیٹ کر نمازپڑھے اوربائیں کروٹ بھی نہیں لیٹ سکتاہے توسیدھالیٹ کرنمازپڑھے اوراپنے چہرے کوقبلہ کی سمت رکھے اور(رکوع سجودوغیرہ کواشارہ کے ذریعہ انجام دے)جب سجدہ کے لئے اشارہ کرے توجت نااشارہ رکوع کے لئے کیاتھااسسے تھوڑازیادہ اشارہ کرے۔
. من لایحضرہ الفقیہ /ج ١/ص ٣۶٢
امام صادق فرماتے ہیں:مریض شخص کوچاہئے کہ کھڑے ہوکر نمازپڑھے اوراگرکھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتاہے توبیٹھ کرنمازپڑھے ،اگربیٹھنے سے بھی مجبورہے تولیٹ کرنمازپڑھے،___________تکبیرکہے اورقرائت کرے ،جب رکوع کرنے کاراداہ کرے تواپنی آنکھوں کوبندکرے اورتسبیح کرے ،جب تسبیح کرلے توآنکھوں کوکھولے جورکوع سے بلندہونے کااشارہ ہے اورجب سجدہ کرنے کاارادہ کرے توآنکھوں کوبندکرے اورتسبیح کرے اس کے بعدآنکھوں کوکھولے جوسجدہ سے سربلندکرنے کااشارہ ہے (گویاہررکعت کواشارہ سے پڑھے)اس کے بعدتشہدوسلام پڑھے اورنمازکوتمام کرے ۔
. کافی /ج ٣/ص ۴١١ ۔من لایحضرہ الفقیہ/ج ١/ص ٣۶١ ۔تہذیب الاحکام /ج ٢/ص ١۶٩
عمربن اذینہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کی خدمت میں ایک خط لکھااورپوچھاکہ اس مرض کی حدکیاہے کہ جس کی وجہ سے انسان روزہ کوافطارکرسکتاہے اوروہ مرض کہ جس کی وجہ انسان کھڑے ہوکرنمازپڑھنے کوترک کرسکتاہے اس کی حدکیاہے؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:
بل انسان علیٰ نفسہ بصیرة،ذاک ہوا عٔلم بنفسہ۔
)اس کی کوئی حدنہیں ہے بلکہ)ہرانسان اپنے نفس کے بارے میں خودجانتاہے اورمرض کیمقدارکوتشخیص دیناخودمریض سے مربوط ہے ،وہ اپنے مرض کے بارے میں زیادہ علم رکھتاہے (کہ میں کت نامریض ہوں،کھڑے ہونے کی قدرت ہے یانہیں ،بیٹھنے کی ہمت ہے یانہیں)۔
. استبصار/ج ٢/ص ١١۴
معصومین کی تاریخ میں جنگ کے چندواقعات ایسے ملتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جیسے پرآشوب ماحول میں بھی نمازکوترک نہیں کیااورمسلمانوں کودرس دے دیاکہ دشمن سے سے نبردآزمائی کے وقت بھی نمازکاترک کرناجائزنہیں ہے ۔
امام علی ابن ابی طالبکی تاریخ حیات میں لکھا ہے کہ آپ جنگ صفین میں دشمنان اسلام سے جنگ کررہے تھے کہ اچانک سورج کی طرف دیکھنے لگے ،ابن عباس نے کہا:یاامیرالمومنین ! یہ آپ کیاکررہے ہیں ؟حضرت علینے جواب دیا: اَنْظُرُاِلَی الزَّوَالِ حتّی نُصَلِّی”میں دیکھ رہاہوں کہ ابھی ظہرکاوقت ہواہے یانہیں تاکہ(معمول کے مطابق اورہمیشہ کی طرح اول وقت)نمازاداکروں،ابن عباس نے تعجب سے کہا:کیایہ نمازکاوقت ہے؟اس وقت ہم اسلام کے دشموں سے جنگ میں مشغول ہیں، اگرہم نے جنگ سے ہاتھوں کوروک لیاتودشمن ہم پرغالب آجائیں گے ،مولائے کائنات نے جواب دیا: ”علیٰ مانقاتلہم ؟انّمانقاتلہم علی الصلاة ”ہماری ان سے کس لئے جنگ ہورہی ہے ؟بے) شک اسی نمازہی کے لئے توان سے جنگ ہورہی ہے -(١
. ١(وسائل الشیعہ /ج ٣/ص ١٧٩ (
تاریخ کربلامیں یہی ملتاہے ہے کہ امام حسین نے دشمنوں کے نرغہ میں جنگ کے درمیان بھی نمازکوترک نہیں بلکہ نمازوعبادت ہی وجہ سے دشمنوں سے ایک رات کی مہلت طلب کی تھی ،کرب سے ایک درس یہ بھی ملتاہے کہ دشمن کے نرغہ میں گھرجانے بعدنمازکاترک کرناجائزنہیں ہے
نواسہ رٔسول سیّد الشہداء حضرت اباعبداللہ الحسیننے اسی نمازاوردین اسلام ناناکی قبرسے رخصت ہوئے ،بھائی کی قبرکوالوداع کہا،اور ٢٨ /رجب کوایک چھوٹاساکاروان لے کرمکہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن جب امام حسیننے حالات ایسے دیکھے کہ یہ دنیامیرے خون کی پیاسی ہے اورامام(علیہ السلام) نہیں چاہتے تھے کہ خانہ کعبہ نبی کے نواسہ کے خون سے رنگین ہوجائے لہٰذاکربلاکی طرف رخ کیااوردومحرم الحرام کوخاک کربلاپروارد ہوئے، ہرطرف سے دشمنوں کے لشکرپہ لشکرآنے لگے ،لاکھوں کے تعدامیں تیر،تلوار، نیزے وغیرہ ہاتھوں میں لئے ہوئے رسول کے مختصرسے کنبہ کاخاتمہ کردینے کے لئے تیارکھڑے ہیں ، ٩/محرم کی شام آئی توامام حسیننے (جونمازومناجات کوبہت ہی زیادہ دوست رکھتے تھے)دشمنوں سے ایک رات کی مہلت مانگی تاکہ زندگی کی آخری رات اصحاب باوفاکے ساتھ نمازوعبادت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں گذاریں،شب عاشور امام (علیه السلام)کے صحابی نمازودعامیں مشغول تھے ،کوئی رکوع میں تھا،توکوئی سجدہ میں گڑگڑارہاتھا،دشمن نے بھی اس بات کااقرارکیا ہے کہ حسین (علیه السلام)کے خیموں سے شہدکی مکھیوں کی آوازکے مانند پوری رات نمازومناجات کی آوازیں بلندتھیں

جب صبح عاشورنمادارہوئی توشبیہ رسول حضرت علی اکبرنے اذان کہی اورتمام دوستداران اہلبیت نے امام (علیه السلام)کی اقتدامیں نمازصبح اداکی ،نمازکے بعدامام (علیه السلام)جنگ کے لئے تیارکیانے وہ وقت بھی آیاکہ عمرابن سعدنے چلہ کمان میں تیرلگایااور خیام حسینی کی طرف پرتاب کرتے ہوئے کہا:اے لوگو!گواہ رہنامیں نے پہلاتیرچلایاہے ،یہیں سے دشمن کی طرف سے جنگ کاآغازہوا۔

اصحاب امام (علیه السلام)یکے بعدیگرے امام حسین کی خدمت میں آتے اوراذن جہادلے کرمیدان کارزارمیں جاتے اورجام شہادت پیتے رہے اورامام (علیه السلام)لاشے اٹھاکرلاتے رہے ،جب ظہرکاوقت پہنچاتواپنے ساتھیوں کوحکم دیاکہ نمازظہرکااہتمام کیاجائے

علامہ مجلسی "بحارالانوار" میں لکھتے ہیں:کتاب ابوثمامہ صیداوی نے جب یہ دیکھا کہ اصحاب امام (علیه السلام)یکے بعد دیگر ے میدان کا رزار میں جاکر اپنی شجاعت کے جوہر دکھا رہے ہیں اور درجہ شُہادت پر فائز ہورہے ہیں تو امام حسین کی خدمت میں اکر عرض کیا : یا اباعبد اللہ ! میں آپ پر قربان جاؤں دشمنوں کے لشکر بالکل قریب آگئے ہیں اس سے پہلے کہ وہ آپ پر کوئی حملہ کریں میں قربان ہوجاؤں اوراب چو نکہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا ہے میں چاہتا ہو ں کہ پہلے نماز پڑھوں اور اس کے بعد شہید ہو جاؤ ں امام (علیه السلام) نے فرمایا : تم نے نماز کو یاد کیا خدا تم کو نماز گزار وں میں سے قرار دے ،امام (علیه السلام)ابوثمامہ سے کہا: اے ابو ثمامہ ! نمازکااول وقت ہے لہٰذاتم دشمنوں سے کہوکہ وہ ہم کوہمارے حال پرچھوڑدیں (اورجنگ بندکردیں تا کہ ہم نماز پڑھ سکیں)ابوثمامہ نے جیسے ہی یہ پیغام دشمن تک پہنچا یاتو حصین بن نمیربولا :تمہاری نماز قبول نہیں ہے،حبیب ابن مظاہرنے فوراً جواب دیا : اے خبیث ،کیا تو گمان کرتا ہے کہ فرزندرسول کی نماز قبول نہیں ہے اورتیری نمازقبول ہے ؟یہ جواب سن کرحصین نے حبیب پرحملہ کیا،پھرحبیب نے بھی اس پرحملہ شروع کردیااورتلوار سے اس کے گھوڑے کامنھ کاٹ ڈالا.

زہیر ابن قین اور سعید ابن عبد اللهحنفی،ہلال بن نافع اورچنددیگرصحابی دشمنوں کے وحشیانہ ہجوم سے مقابلہ کرنے کے لئے دیواربن کر امام (علیه السلام)کے آگے کھڑے ہوگئے اس کے بعد امام (علیه السلام) نے اپنے آدھے صحابیوں کے ساتھ نمازظہرشروع کی چونکہ آپ) نرغہ أعداء میں تھے اسلئے نمازخوف بجالائے۔(۱

تاریخ کے اوراق میں لکھا ہے کہ:جب امام (علیه السلام)نے نمازشروع کی توسعید ابن عبداللہ حنفی حضرت امام حسین کے آگے کھڑے ہوئے اوردشمن کی طرف سے آنے والے ہر تیرکو اپنے سینے پر کھاتے رہے ،جس طرف بھی کوئی تیرآتا تھافوراً آگے بڑھ کراسے اپنے سینہ پرکھالیاکرتے تھے اوراپنے آپ کو سپر قرار دیتے تھے ،اسی طرح امام (علیه السلام)کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ پے درپے بہت زیادہ تیر کھانے کے بعد اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اورزمین پر گرنے کے بعد کہ رہے تھے:

پروردگارا!قوم عادوثمودکے عذاب کو ان دشمنوں پر نازل کرد ے اور اپنے رسول کی خدمت میں میرا سلام پہنچا .اور جوکچھ دردوزخم مجھ تک پہنچے ہیں ان کی بھی اپنے رسول کوخبر دے اور میں تیر ے رسول کے نواسہ کی مدد کے بدلے میں اجروثواب کا خواہشمند ہوں اس کے بعدسعیدابن عبداللہ کی روح بار گاہ ملکو تی کی طرف پرواز کر گئی اور حالت یہ تھی کہ نیزہ اور) شمشیر کے زخموں کے علاوہ ۱۳ / تیر بدن میں پیوست تھے۔(۲

. ۲)مقتل الشمس/ص ۲۱۷ ـ ۲۱۸) . ۱)بحارالانوار/ج ۵۴ /ص ۲۱ (

تار ک الصلاۃ کاحکم

تارک الصلاۃ کافرہے

تارک الصلاۃ لوگوں کے دوگروہ ہیں کچھ بے نمازی ایسے ہیں جونمازکے واجب ہونے سے انکارکرتے ہیں اوریہ عقیدہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رکھتے ہیں کہ نمازواجبات دین میں سے نہیں ہے ،وہ لوگ جوعمدانمازترک کرتے ہیں اورنمازسے کسی اجروثواب کی امیدنہیں رکھتے ہیں اورترک نمازکے عذاب وعقاب سے بھی نہیں ڈرتے ہیں وہ مسلمان کے دائرے سے خارج ہوجاتے ہیں اورمرتدو کافربن جاتے ہیں اوریہودی ،یانصرانی یامجوسی کی موت مرتے ہیں۔

منکرنمازایساہے کہ گویا اس نے حکم قرآن کے برخلاف ایک نیاحکم وضع کیاہے اوراسنے حلال خداکوحرام اورحرام خداکوحلال قراردیاہے لہٰذادین اسلام سے خارج ہوجاتاہے اوروہ اس طغیانی اورسرکشی کی وجہ سے عذاب وعقاب کامستحق ہے ،اس بات کوسب جانتے ہیں کہ خدانے شیطان کواپنی بارگاہ سے اس لئے نکالاتھاکہ اس نے اللہ کاحکم کوماننے سے انکارکردیاتھااورصرف انکارسجدہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے لعنت کاطوق اس کی گردن میں پڑگیا۔

نمازکے واجب ہونے سے انکارکرنے والوں کاحکم یہ ہے کہ ایسے لوگ کافراورمرتدہیں ،ان کابدن پاک نہیں ہے بلکہ وہ لوگ نجس ہیں ،دین اسلام میں ان کی کوئی جگہ نہیں ہے ،اگرکوئی مسلمان منکرنمازکو قتل کردے تواس کاقصاص نہیں ہے لیکن چونکہ خدادنیامیں سب پراپنا رحم وکرم نازل کرتاہے اس لئے وہ دنیامیں آرام سے زندگی بسرکرتاہے لیکن عالم برزخ وآخرت میں سخت عذاب الٰہی میں مبتلاہوگااورہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتارہے گاجیساکہ قران میں ارشادخداوندی ہے:

) >وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْاوَکَذَّبُوْابِاٰیٰتِ نَااُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِہُمْ فِیْہَاخَالِدُوْنَ<(۱ جولوگ کافرہوگئے اورانھوں نے ہماری نشانیوں کوجھٹلادیاوہ جہنمی ہیں اورہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔

۔ ۱(سورہ بقرہ/آیت ۳۸ (

کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جونمازکوواجب سجھتے ہیں لیکن چندعلل واسباب کی بناء پر(جنھیں ہم ذکرکریں گے)نمازکوبہت ہی آسان اورہلکاسمجھتے ہیں اورنمازکواپنے اوپرایک بوجھ محسوس کرتے ہوئے ،اس کے اداکرنے میں لاپرواہی کرتے ہیں ،نمازکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے ہیں ،اوراصلاًنمازنہیں ___________پڑھتے ہیں یاایک دن پڑھتے ہیں اوردوسرے دن ترک کردیتے ہیں یاایک وقت پڑھتے اوردوسرے وقت کی قضاکردیتے ہیں اورقضاکی ہوئی نمازوں کوانجام دینے کی فکربھی نہیں کرتے ہیں اوراگرفکربھی کرتے ہیں توانھیں آئندہ سال تک کے لئے تاخیرمیں ڈال دیتے ہیں،یانمازمیں اس کے آداب وشرائط کارعایت نہیں کرتے ہیں اورجلدبازی میں نمازپڑھتے ہیں وہ لوگ کافرکاحکم رکھتے ہیں،ہم یہاں پراسبارے میں چندروایتوں کوذکرکررہے ہیں: عن ابی جعفرعلیہ السلام قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:مابین المسلم) وبین اَنْ یکفرالااَن یترک الصلاۃالفریضۃ متعمداًاَویتہاون بہافلایصلیہا۔(۱ حضرت امام صادق سے مروی ہے :رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :کسی مسلمان کے کافرہوجانے میں صرف ات نافاصلہ ہے کہ وہ نمازکوعمداًترکرکرے یانمازپڑھنے میں سستی استعمال کرے اورنمازنہ پڑھے یہاں تک کہ قضاہوجائے ۔

۔ ثواب الاعمال/ص ۲۰۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:من ترک الصلاۃ لایرجواثوابہا ولایخاف) عذابہافلاابالی ا ٴیموت یہودیاًا ؤنصرانیاًا ؤمجوسیاً۔(۴ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں : جو شخص نماز کو ترک کرتا ہے اور نماز کے وسیلہ سے کسی اجرو ثواب کی امید نہیں ر کھتا ہے اور ترک نماز کے عذاب وعقاب سے بھی نہیں ڈرتاہے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایساشخص یہود ی یانصرانی یا مجوسی کی موت مرتا ہے۔

۔ ۴(مصباح الفلاح/ص ۱۷۴ (

حضرت امام صادق فرماتے ہیں : ایک شخص رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی خدمت میں حاضرہوااور عرض کیا :یا رسول اللہ آپ مجھے کو ئی نصیحت کیجئے آنحضرت نے فرمایا : نماز کو عمداً ترک نہ کرو کیو نکہ جو شخص عمداً نماز کو ترک کر تا ہے خدا اور اس کے رسول اورپوری ملت اسلا میہ اس سے بیزاررہتی ہے(اوروہ شخص کافرہے جس سے اللہ اوراس) کے رسول ناخوش ہوں)۔(۱

۔ ۱ (جامع الاحادیث الشیعہ،ج ۴،ص ۷۴ (

عبیدابن زرارہ سے مروی ہے: میں نے امام صادق سے سوال کیا: کن کاموں کو گناہ کبیرہ کہاجاتا ہے ؟ امام (علیہ السلام)نے فرمایا : کلام امیرالمومنین حضرت علی میں سات چیزیں گناہ کبیرہ ہیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۔ وجودذات باری تعالیٰ کا انکار کرنا ۲۔ انسان کو قتل کرنا ۳۔ عاق والدین قرار پانا ۴۔ سودلینا ۵۔ ظلم وستم کے ساتھ یتمیوں کا مال کھانا ۶۔ میدان ____________جہاد چھوڑکربھاگ جانا ۷۔ ہجرت کے بعد اعرابی (۱)) ہوجانا
میں نے امام (علیہ السلام)سے عرض کیا : کیا یہ چیزیں گناہ کبیرہ ہیں ؟ فرمایا: ہاں . میں نے امام (علیہ السلام)سے سوال کیا : یتیم کے مال سے ظلم کے ساتھ ایک درہم کھانا بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک کرنا ؟ امام (علیہ السلام)نے جواب دیا : ترک نمازاس سے بھی بڑا گناہ ہے میں نے پو چھا : پھر آپ نے ترک نماز کوگناہ کبیر ہ میں شمار کیوں نہیں کیاہے ؟ امام (علیہ السلام) (علیہ السلام)نے فرمایا : میں نے گناہ کبیرہ میں سب سے پہلے کس چیزکوذکر کیا ہے ؟ میں نے کہا : کفرکو، تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا : نماز ترک کرنے والا) شخص کافر ہے(۱
. ۱(وسائل الشیعہ/ج ۱۱ /ص ۲۵۴ (
۱ (صحرانشینی کوچھوڑکررسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)یا ان کے جانشین کی (خدمت میں پہنچ کردین اسلام اختیارکرنااوراس کے احکام ومسائل سے آگاہ ہونے کوہجرت کہاجاتاہے لہٰذاجوشخص دین اسلام سے مشرف ہوکراوراس کے احکام ومسائل سے مطلع ہونے کے بعداپنی پہلی والی حالت پرواپس آجائے ےعنی دوبارہ جہالت ونادانی کی طرف پلٹ .) جائے اسے اعرابی کہاجاتا ہے (گناہان کبیرہ /ج ۲/ص ۵۔ ۶
مسعدہ ابن صدقہ سے مروی ہے کہ :کسی نے امام صادق سے سوال کیا : کیاوجہ ہے کہ آپ زانی جیسے شخص کوکافرنہیں کہتے ہیں اورتارک الصلاۃ کو کا فرکہتے ہیں ؟امام (علیہ السلام) نے جواب دیا : کیونکہ زانی وہ شخص ہے جو شہوت نفسانی کے غالب ہوجانے کی وجہ سے زناکا مرتکب ہوتاہے ، لیکن وہ شخص جو نمازکو ترک کرتا ہے وہ اسے ہلکااورناچیز سمجھ کرترک کرتاہے
تارک الصلاۃ کوکافرقراردینے اورزانی کوکافرقرارنہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زانی جب اس گناہ کی طرف قدم اٹھاتاہے اورکسی نا محرم عورت کی تلاش میں نکلتاہے اوراس کے ساتھ زناکامرتکب ہوتاہے تووہ اس گناہ کو انجام دینے میں لذّت حاصل کرنے کاارادہ رکھتاہے لیکن تارک الصلاۃ کو ترک نماز سے ہر گز لذّت کاارا دہ نہیں رکھتاہے کیونکہ ترک نماز میں کوئی لذّت نہیں پائی جاتی ہے اسی لئے نماز کو ہلکااورنا چیز سمجھ کر ترک کرتا ہے اور نماز کو ہلکا شمار کرنے کی وجہ سے کفرحاصل ہوجاتاہے ۔
علامہ مجلسی فرماتے ہیں : اس حدیث میں کفرسے اس کے حقیقی معنی مرادنہیں ہیں کہ تارک الصلاۃ نجس ہے اور یہ بھی مراد نہیں ہے کہ تارک الصلاۃ سے ہاتھ سے کسی مرطوب چیزکا لیناحرام ہے وغیرہ وغیرہ تارک الصلاۃ منکرنماز نہیں ہے اور نہ ترک نماز کو حلال) شمار کرتا ہے کیونکہ اسصورت میں اگر زناکار بھی زناکو حلال جانتاہے ، کافر ہے۔(۱)
قال الصادق علیہ السلام:لیسمن شیعت نامن لم یصل الصلاۃ۔(۲ امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص نمازکوترک کرتاہے وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے

. ۲)المقنہ(شیخ مفید)/ص ۱۱۹) . ۲(اصول کافی(باب کفر)/ج ۴/ص ۹۷ ۔ ۹۸ (

تارک الصلاۃ کو ہنساناگناہ عظیم ہے
دین اسلام میں بے نمازی کے چہرے پرمسکراہٹ دلانا گناہ کبیرہ ہے قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من تبسم فی وجہ تارک الصلاۃ فکانماہدم الکعبۃ) سبعین مرۃ وقتل سبعین ملکا۔(۱
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :جوشخص کسی بے نمازی کے چہرے پرمسکراہٹ دلائے گویااسنے سترمرتبہ کعبہ کومنہدم کیااورسترملائکہ کوقتل کیا۔ قال علیہ السلام:من تبسم فی وجہ تارک الصلاۃ فکانماہدم بیت المعمورسبع) مرۃ،وکانّماقتل الف ملک من الملائکۃ المقربین والانبیاء المرسلین۔(۲ امامفرماتے ہیں:جوشخص کسی بے نمازی کے چہرے پرمسکراہٹ دلائے گویااس نے بیت المعمورکوسات مرتبہ منہدم کیااورگویااسنے اللھمقرب ہزارفرشتوں اورہزارنبیوں کوقتل کیا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ٢)لئالی الاخبار/ج ۴/ص ۱۵) . ١ (لئالی الاخبار/ج ۴/ص ۱۵ (

تارک الصلاة کی مددکرناحرام ہے

قال علیہ السلام:من اعان تارک الصلاةبلقمة ا ؤکسوة فکانّماقتل سبعین نبیّااوّلہم) آدم(ع)وآخرہم محمد(ص)-(۴
امامفرماتے ہیں:جوشخص کسی بے نمازی کی ایک لقمہ یاکسی کپڑے سے مددکی گویااس نے سترنبیوں کاقتل کیاجن میں سب سے پہلے آدم (علیه السلام)اورآخری حضرت محمدمصطفی (صلی الله علیه و آله)ہیں۔
۴(لئالی الاخبار/ج ۴/ص ۵۱ (
) قال:من اعان تارک الصلاة بلقمة کانّمااعان علی قتل الانبیاء کلّہم -(١ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں :جس شخص نے کسی بے نمازی کی ایک لقمہ کے ذریعہ بھی مددکی گویااس نے تمام انبیاء کے قتل میں مددکی ہے ۔

تارک الصلاة کے ساتھ کھاناپیناحرام ہے
قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :من آکل مع من لایصلی کانّمازنیٰ بسبعین محصنة من) بناتہ وامہاتہ وعماتہ وخالاتہ فی بیتہ الحرام -(٢ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں :جوشخص بے نمازی کے ساتھ کھاناکھائے ایساہے جیسے اس نے بیت الحرام میں اپنی ۷۰ /پاکدامن لڑکیوں اورماو ئ اورپھوپھی،خالہ اورچچی کے ساتھ زناکیاہو۔
بے نمازی کو غسل وکفن نہ دیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من ترک الصلاة ثلاثة ایام فاذامات لایغسّل ولایکفّن) ولایُدفنُ فی قبورالمسلمین -(٣
نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص تین دن تک عمداً نمازترک کرتاہے اسے غسل وکفن نہ دیاجائے اوراسے مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کیاجائے ۔
----

٣)جامع) . ٢)لئالی الاخبار/ج ۴/ص ۵۱) . ١(لسان المیزان /ج ٢/ص ۲۵۱ (. الاخبار/ص ۱۸۷

نمازکوہلکاسمجھ کرترک یاضایع کرنے کاعذاب

وہ لو گ جونمازچندعلل واسباب(جنھیں ہم ذکرکریں گے)کی بنا پرنمازکوبہت ہی آسان اورہلکاسمجھتے ہیں اورنمازکواپنے اوپرایک بوجھ محسوس کرتے ہوئے ،اس کے اداکرنے میں لاپرواہی کرتے ہیں ،نمازکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے ہیں ،اوراصلاًنمازنہیں پڑھتے ہیں یاایک دن پڑھتے ہیں اوردوسرے دن ترک کردیتے ہیں یاایک وقت پڑھتے اوردوسرے وقت کی قضاکردیتے ہیں اورقضاکی ہوئی نمازوں کوانجام دینے کی فکربھی نہیں کرتے ہیں اوراگرفکربھی کرتے ہیں توانھیں آئندہ سال تک کے لئے تاخیرمیں ڈال دیتے ہیں،یانمازکے آداب وشرائط کی رعایت نہیں کرتے ہیں ،یااہلبیت کی محبت کے بغیرنمازیں پڑھتے ہیں: ١۔ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے دنیامیں بھی عذاب ہے اورآخرت میں بھی انھیں دردناک عذاب میں مبتلاکیاجاے گااوراس کوئی نیک عمل بھی قبول نہیں کیاجائے گا۔ قرآن کریم میں ارشادخداوندی ہے:
) >وَکَاَیِّنْ مِنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِرَبِّہَاوَرُسُلِہِ فَحَاسَبْنٰہَاحِسَاباً شَدِیْدًا وَعَذَّبْنٰہَاعَذَابًانُکْرًا<(١ اورکت نی ہی بستیاں ایسی ہیں جنھوں نے حکم خدا ورسول کی نافرمانی کی توہم نے ان کاشدیدمحاسبہ کیااورانھیں بدترین عذاب میں مبتلاکردیا۔
. ١(سورہ طلاق /آیت ۸۔ ۱۰ (
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ:من ترک الصلاة حتی تفوتہ من غیرعذرفقدحبط) عملہ۔(٢
رسول اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص نمازکوبغیرکسی مجبوری کے ترک کردیتاہے اس کے تمام اعمال اس سے سلب کرلئے جاتے ہیں اوراسے اس کے بقیہ نیک کاموں پرکوئی اجرنہیں ملتاہے۔
. ٢(بحارالانوار/ج ۷۹ /ص ۲۰۲ (
٢۔ بے نمازی محمدوآل محمد کی شفاعت سے محروم رہے گا اوراسے حوض کوثرسے سیراب نہیں کیاجائے گا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لیس منی من استخف بصلاتة ،لایردعلیّ الحوض) لاواللہ،ولیسمنی من شرب المسکراً،لایردعلیّ الحوض لاواللہ(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جواپنی نمازوں کے بارے میں بے توجہی ولاپرواہی کرتاہے اورخداکی قسم ایسا شخص میرے ساتھ حوض پرنہیں ہوگااوروہ شخص بھی میرے پاس حوض کوثرپرنہیں ہوگاجومسکرات کااستعمال کرتاہے۔

عن ابی بصیرعن ابی جعفرعلیہ السلام قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:لاینال) شفاعتی من استخف بصلاتہ ،لایردعلیّ الحوض لاواللہ۔(۲

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جونمازکوہلکاشمارکرتاہے اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی اوروہ حوض کوثرپرمیرے پاس نہیں ہوگا۔

. ۲)اصول کافی/ج ۶/ص ۴۴۰) . ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۶ (

ابوبصیر سے مروی ہے:میں حضرت امام صادقکی شہادت کے بعد آپ کی زوجہ امّ حمیدہ کی خدمت میں تسلیت پیش کرنے کیلئے پہنچا تو انھوں نے رونا شروع کردیا انھیں روتے ہوئے دیکھ کر میں بھی امام (علیہ السلام)کی یاد میں رونے لگا اس وقت انھوں نے مجھ سے کہا:اے ابوبصیر! اگر تم امام (علیہ السلام)کی شہادت کے وقت ان کے پاس موجو د ہوتے تو ایک عجیب منظر دیکھتے ، امام نے پروازروح سے قبل اپنی آنکھوں کو کھولا اور فرمایا : میرے تمام عزیزوں واقارب کومیرے پاس جمع کیا جائے ، کوئی ایساباقی نہ رہاجواس وقت نہ آیاہو،جب سب امام (علیہ السلام)کی خدمت میں حاضر ہوگئے توامام صادق نے ان کی طرف نگاہ کر کے ارشاد فرمایا :

انّ شفاعت نالات نال مستخفاًبالصلاة نمازکوہلکاسمجھنے والے کوہرگزہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

. من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۰۶

بے نمازی دنیاوآخرت میں پندرہ مشکلوں میں گرفتارہوتاہے حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتی ہیں:ایک دن میں نے اپنے والدمحترم سیدالمرسلین حضرت محمدمصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ) سے پوچھا : اے بابا جان ! ہروہ مرد اور عورت جو نمازپڑھنے میں لاپرواہی اور بے توجہّی استعمال کرتے ہیں اور نماز کو بہت آسان کام سمجھتے ہیں ان کی سزاکیاہے؟

ختم المرسلین نے جواب دیا: اے میری پارئہ جگر ! اگر کوئی مرد یا عورت نماز کو آسان کام سمجھتا ہے اوراس کے اداکرنے میں لاپرواہی استعمال کرتا ہے توایساشخص دنیا وآخرت میں ۱۵ /مشکلوں میں گرفتار ہوتا ہے ،چھ مشکلیں دنیا میں ہی اس کودرپیش آتی ہیں اور تین مشکلوں میں مرتے وقت گرفتار ہوتا ہے اور تین مشکلیں قبر کے اندرواقع ہونگی اور تین مشکلوں میں اس وقت گرفتارہوگاجب اسے روز قیامت قبر سے بلند کیا جائے گا لیکن وہ مصبتیں جو دنیا ہی میں بے نمازی پرنازل ہوتی ہیں یہ ہیں:

یرفع اللہ البرکة من عمرہ ،یرفع اللہ البرکة من رزقہ، یمحواللہ عزوجل سیماء الصالحین من وجہہ،کلّ عمل یعملہ لایوج علیہ،لایرتفع دعائہ الی السماء، لیسلہ حظٌ فی دعاء الصالحین. ۱۔خدااس کی عمرسے برکت کوسلب کرلےتاہے جس سے اس کس کی عمربہت کم ہوتی ہے.

۲۔خدوندعالم نمازترک والوں کے رزق سے برکت اٹھالیتاہے . ۳۔(متقی اورپرہیز گارجیسے لوگوں کے چہرے شاداب ا ورنورا نی ہوتے ہیں اور)تارک الصلاة لوگوں کے چہروں پراکثراداسی رہتی ہے . ۴۔بے نمازی کواپنے دیگر نیک اعمال پرکوئی اجروثواب نہیں ملتاہے(جس طرح کسان کواپنی زمین کی سنچائی کئے بغیرکوئی چیزدستیاب نہیں ہوتی ہے چاہے وہ اس میں کت نے ہی کام کرتارہے اسی طرح بے نمازی اس کے کسی اچھے کام پرکوئی اجرنہیں ملتاہے چاہے کت نے ہی نیک کام انجام دیتارہے .(

۵۔اللہ کی بارگاہ میں اس کی دعائیں مستجاب نہیں ہو تی ہیں بلکہ اس کی بارگاہ میں اسی کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں جوواجبات کواداکرتاہے۔

۶۔بے نمازی متقی وپر ہیز گا ر لوگوں دعاؤمیں کوئی حصہ نہیں رکھتاہے اگروہ بے نمازی کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں تو خدااں کی دعاؤں کوہرگزقبول نہیں کرتاہے ۔ اوروہ تین عذاب جو احتضار کے وقت بے نمازی پر نازل ہوتے ہیں یہ ہیں:

انّہ یموت ذلیل، یموت جائعا،یموت عطشانا،فلوسقی من انہارالدنیالم یروِّعطشہ. ۱۔مومن اورصالح افرادعزت کی موت مرتے ہیں لیکن بے نمازی لوگ ذلّت کی موت مرتے ہیں . ۲۔بھوک کے عالم میں بے نمازی کی روح قبض ہوتی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے ۔ ۳۔مرتے وقت بے نمازی کو اس قدر پیاس لگتی ہے کہ اگرپوری دنیا کے دریا وسمندر کاپانی بھی اسے پلادیاجائے پھر بھی سیراب نہیں ہوسکتاہے۔ اور وہ تین عذاب جوعالم برزخ میں بے نمازی پرنازل ہوتے ہیں یہ ہیں: یوکل اللہ بہ ملکاً یزعجہ فی قبرہ ، یضیق علیہ قبرہ ، تکون الظلمة فی قبرہ. ۱۔ خدا وند عالم ایک فرشتہ کو اس کی قبر میں موکل کرتاہے جو اسے روزقیامت تک عذاب و شکنجہ دیتا رہے گا۔

۲۔جب تمام لوگ اسے ت نگ کوٹھری میں بند کرکے اپنے گھروں کوواپسچلے جاتے ہیں تواس کی وہ قبراوربھی زیادہ ت نگ ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بے نمازی فشار قبر میں مبتلا ہوتاہے ۔

۳۔اسکی قبر میں اندھیراہی اندھیراہوتاہے ۔ وہ تین عذاب جوروزمحشر قبرسے بلندہوتے وقت بے نمازی پر نازل ہونگے یہ ہیں: ان یوکل اللھملکایسبحہ علی وجہہ والخلائق ینظرون الیہ ، یحاسب حساباشدیداً ، لاینظراللہ الیہ ولایزکیہ ولہ عذاب الیم

۱۔ ایک فرشتہ حکم خدا سے بے نمازی کو زمین پر پیٹ کے بل لٹاکرکھینچ کر خدا کے سامنے لا ئے گا اور تمام مخلوق اس کا نظا رہ کرتی ہو گی۔

۲۔ اس کابہت ہی سخت حساب لیا جائے گا۔ ۳۔ خدا وند متعال اسے رحمت کی نگاہوں سے ہرگزنہیں دیکھے گا اوروہ پاک نہیں ہوسکتاہے اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

۔ ۲ (فلاح السائل /ص ۲۲ ۔بحارالانوار/ج ۸۰ /ص ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ (

آپ حضرات اس طولانی حدیث میں بے نمازی اورنمازکوہلکاسمجھنے والے اورنمازکوضایع کرنے والے لوگوں پردنیاوآخرت میں نازل ہونے عذاب سے مطلع ہوئے لیکن بے نمازی پردنیامیں نازل ہونے عذاب سے متعلق یہ دوواقعہ بھی قابل ذکر ہیں:

۱۔ حضرت عیسیٰکے بارے میں تاریخ میں ملتاہے کہ آپ ایک مرتبہ کسی دیہات میں کے قریب سے گذررہے تھے تودیکھاکہ وہ دیہات بہت ہی سبزوشاداب ہے اور اس کے پاس سے پانی کی نہریں بھی گزررہی ہیں ،وہاں کے لوگوں نے آپ کابہت اچھااستقبال کیا اوران کی بہت عمدہ مہمان نوازی کی حضرت عیسیٰ ان کے اس حسن سلوک اورخوش اخلاقی کودیکھ کربہت زیادہ متعجب ہوئے،اتفاقاًتین سال کے بعدپھردوبارہ حضرت عیسیٰ کاوہاں سے گذرہواتودیکھاکہ وہ تمام ہرے بھرے باغ ا وردرخت، پانی کی نہریں اورچشمہ سب خشک ہوچکے ہیں ،حضرت عیسیٰ اس قریہ کی یہ حالت دنگ رہ گئے اورنہایت تعجب کے ساتھ اپنے پروردگارسے کہا: بارالٰہا!ات نی کم مدت میں یہ سب کیاہوگیاہے یہ آبادی کیوں بربادہوگئی ہے ؟ وحی الٰہی نازل ہوئی :اے عیسیٰ !اس قریہ کی تباہی کی وجہ یہ ہے کہ ایک بے نمازی جب اس قریہ میں پہنچااور اس نے قریہ کے چشمہ کے پانی سے اپنامنھ ہاتھ دھویاتواس بے نمازی کی نحوست سے یہ پوراگاؤں ویران ہوگیا،زمین سے چشموں پانی کانکلنابندہوگیا،دریاکی روانی رک گئی اوراے عیسیٰ سنو!جس طرح ترک نمازکی وجہ سے دین تباہ ہوجاتاہے اسی طرح ترک) نماز کی وجہ سے دنے ا بھی تباہ وبرباد ہوجاتی ہے۔(۱

۲۔ ایک شخص نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں پہنچااورکہا:یارسول اللہ!میں مالدارشخص تھالیکن میں اس وقت بہت ت نگدست ہوچکاہوں،آنحضرت نے فرمایا:کیاتم نمازنہیں پڑھتے ہو؟عرض کیا:میں پانچوں وقت کی نمازیں اپ ہی کے ساتھ اداکرتاہوں،آنحضرت نے پوچھا: کیاتم روزہ نہیں رکھتے ہو؟جواب دیا:میں سال میں تین ماہ(رجب شعبان رمضان)کے روزے رکھتاہوں،آنحضرت نے پھرسوال کیا:کیاتم امرکونہی اورنہی کوامرقراردیتے ہو؟عرض کیا:نہیں یارسول اللہ !.

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:پھرتم ایسا کونسا گناہ انجام دیتے ہو؟ عرض کیا:اے اللہ کے رسول !میں کے خداو رسول کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتاہوں،یہ بات سن کرآنحضرت نہایت تعجب کے ساتھ گہری فکرمیں مبتلاہوگئے ، پروردگارکی جانب سے جبرئیل امین نازل ہوئے اورکہا:

یارسول اللہ! خداآپ پردرودوسلام بھیجتاہے اورفرماتاہے:اس شخص سے کہدیجئے کہ تیرے فقیروت نگدست ہوجانے کی وجہ یہ ہے کہ تیرے گھرکے برابرمیں ایک باغ ہے جس میں ایک درخت پرچڑیاکاگھونسلہ ہے اوراس گھونسلہ میں ایک بے نمازی کی ہڈی رکھی ہوئی ہے جسکی نحوست کی وجہ سے یہ شخص فقیرہوگیاہے ۔

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس پیغام کواس شخص سے بیان کیا،وہ شخص باغ میں گیااور ہڈی کوگھونسلہ سے نکال کر اپنے گھرسے دورکسی جگہ) پرپھینک آیااس کے بعدوہ شخص دوبارہ مالدارہوتاگیا۔(۲

۔ ۲)شناخت نماز/ص ۱۷۵) ۔ ۱(شناخت نماز/ص ۱۷۵ (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دنیامیں چارقسم کے مسلمان ہیں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:میری امت میں چارقسم کے لوگ ہیں: ١۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جوہمیشہ نمازپڑھتے ہیں مگراپنی نمازوں میں غفلت اورسستی کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے خداکی طرف ایک عذاب معین ہے جسکانام ویل ہے (ویل جہنّم کے ایک کنوے کانام ہے) جیسا کہ خداوند متعال قرآن مجید میں ارشاد فرماتاہے:) >فَوَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ الَّذِ یْنَ ھُمْ عَن صَلاَ تِھِمْ سٰاھُونَ <(١
ویل جہنم میں ایک تباہی کی جگہ ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔
٢۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کبھی نماز پڑھتے ہیں اور کبھی ترک کردیتے ہیں ،ایسے لوگوں کواہل غی کہا جاتاہے اورغی جہنم کے کنوں میں ایک کنواں کانام ہے ،خدا وندمتعال اس گروہ کے بارے میں قرآنکریم میں ارشادفرماتا ہے:) >فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ ھِمْ خَلْفٌ اَضٰا عُو االصَّلٰو ةَ وَ اتَّبِعُو االشَّھَوٰ تِ فَسَوفَ یَلْقُونَ غیّا<(٢ پھر ان کی جگہ پر وہ لوگ آئے جنھوں نے نماز کو برباد کر دیا اور خواہشات کا اتباع کرلیا پسیہ عنقریب اپنی گمراہی سے جاملیں گے۔
٣۔ دنیامیں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جوہر گز نماز نہیں پڑھتے ہیں ، ایسے لوگوں کو“اہل سِقَرْ” کہا جاتاہے ، سَقَرْ بھی جہنم کے ایک کنوے کانام ہے ، خداوند متعال بے نمازی لوگوں کے بارے میں قرآن کریم ارشادفرماتاہے:) >یَتَسَائَلُونَ عَنِ اَلْمُجَرَ مِیْن مٰاسَلَکَکُمْ فِی سَقَرَ قَا لُوا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ<(٣ اہل سقرسوال کیاجائے تمھیں کس چیز نے سقرمیں پہنچا یا ہے ، وہ کہیں گے کہ ہم نمازنہیں پڑھتے تھے ۔
٤۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں حضورقلب رکھتے ہیں یہ لوگ اہل بہشت ہیں جن کے مقام کے بارے میں خداوندعالم ارشادفرماتاہے:) > قَدْ اَ فْلَحَ المُومِنُونَ الَّذِ یْنَ ھُمْ فِی صَلاٰ تِھِمْ خٰشِعُونَ <(٤ یقیناً صاحبان ایمان کا میاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں خشوع وحضورقلب رکھتے) ہیں۔(٥

۔ ٢)سورہ مٔریم/آیت ۵٩) ۔ ١(سورہ ماعون /آیت ۴۔ ۵ (۔ ۴)سورہ مٔومنون/آیت ١۔ ٢) ۔ ٣(سورہ مٔدثر/آیت ۴٢ ۔ ۴٣ (۔ ۵(شناخت نماز/ص ٧۶ (

گناہگار لوگ مومنین کے وجودسے زندہ ہیں

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ جب خداوندعالم اپنے تمام بندوں کے افعال وکردارسے بخوبی واقف ہے توپھران سب گناہگاروں کوزندہ رکھے ہوئے اورانھیں رزق وروزی کیوں عطاکرتاہے ؟
گناہگارر لوگ کیونزندہ ہیں اورکیوں رزق وروزی پاتے ہیں مندرجہ ذیل احادیث اورواقعات سے یہ واضح ہوجائے گاکہ گناہگارلوگ مومنین کے طفیل سے رزق وروزی پاتے ہیں اورانھیں کے طفیل سے زندہ بھی ہیں اگردنیاسے مومنین کاوجودختم ہوجائے توپوری دنیاتباہ ہوجائے گی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ :ان اللھجل جلالہ اذارا یٔ اہل قریة قداسرفوافی المعاصی وفیھاثلاثة نفرمن المومنین ناداہم جل جلالہ وتقدست اسمائہ:یااہل معصیتی !لولامَن فیکم مِن المومنین المتحابّین بجلالی العامرین بصلواتہم ارضی ومساجدی والمستغفرین) بالاسحارخوفاًمِنّی ،لَاَنزَلْتُ عَذَابِیْ ثُمَّ لاٰاُبَالِی۔(١
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جب خداوندعالم کسی بستی کے لوگوں کوگناہوں میں آلودہ دیکھتاہے او راس بستی میں فقط تین افرادمومن باقی رہ جاتے ہیں تواس وقت خدائے عزوجل ان اہل بستی سے کہتاہے:
اے گنا ہگا ر انسانو ! اگرتمھارے درمیان وہ اہل ایمان جومیری جلالت کے واسطے سے ایک دوسرے کودوست رکھتے ہیں،اورمیری زمین ومساجدکواپنی نمازوں کے ذریعہ آبادرکھتے ہیں،اورمیرے خوف سے سحرامیں استغفارکرتے ہیں نہ ہوتے تومیں کسی چیزکی پرواہ کئے بغیرعذاب نازل کردیتا۔
۔ ١ (علل الشرایع /ج ٢/ص ۵٢٢ (
قال اللہ تعالٰی: یااہل معصیتی لولاشیوخ رکّع وشابٌ خشّعٌ وصبیان الرضع وبہائم رتّع) لصببت علیکم العذاب صبّةً۔(١
حدیث قدسی شریف میں آیا ہے کہ خداوند متعال فرماتا ہے : اے گنا ہگا ر انسانو ! اگر رکوع کرنے والے ضعیف لوگ نہ ہوتے اور گریہ وزاری کرنے والے جوان نہ ہوتے ، شیرخوار بچے نہ ہو تے اورعلف خوار چوپائے وغیرہ نہ ہوتے تو تمہارے گنا ہوں کی وجہ سے ضرور تم پر کوئی عذاب نازل کردیتا ۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ اللھلیدفع بمن یصلی من شیعت ناعمّن لایصلی من) شیعت ناولواجتمعواعلی ترک الصلاة لہلکوا۔(٢ حضرت امام صادق فرماتے ہیں : خداوندعالم ہمارے شیعوں میں سے ایک نمازی کے طفیل سے بے نمازی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیعوں پرنازل ہونے والی بلاؤں کودورکرتاہے اور اگر تمام شیعہ نماز کو ترک کرنے میں متحدہو جائیں اور سب کے سب بے نمازی بن جائیں تو اس وقت تمام لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔
اس حدیث سے یہ واضح ہے کہ بے نمازی شیعہ بلکہ پوری دنیاکے گناہگارلوگ شیعہ نماز گزاروں کے وجود کی برکت سے زندہ ہیں اور انھیں کے طفیل میں رزق وروزی حاصل کرتے ہیں ۔

۔ ۲)تفسیرالمیزان /ج ۲/ص ۲۹۵) ۔ ۱(عرفان اسلامی/ج ۵/ص ۷۸ (

تفسیرنورالثقلین میں لکھاہے کہ: نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)۔نمازجمعہ کاخطبہ پڑھ رہے تھے کہ اسی وقت ملک شام سے دحبہ کُلبی کاایک تجارتی قافلہ بڑے سازوسنگیت کے ساتھ شہر مدینہ میں داخل ہوااورلوگوں کوخریداری کے لئے اعلان کرنے لگا،اہل مدینہ اس کارواں کے طبل کی آوازسن کر خریداری کے لئے اپنے گھروں سے باہرنکل آئے یہاں تک کہ جومسلمان مسجدمیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے خطبہ سن رہے تھے ،بارہ افرادکے علاوہ سبھی لوگ نمازجمعہ کو چھوڑکرمال وآذوقہ اور کھانے پینے کی اشیاء وگندم وغیرہ خریدنے کے لئے دوڑپڑے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے خطبہ کے درمیان میں ارشادفرمایا: لولاہو لٔاء لسومت علیہم الحجارة من السماء اگریہ بارہ لوگ بھی نمازکوچھوڑکر مسجدسے باہرچلے جاتے توخداوندعالم نمازچھوڑکرچلے جانے والے لوگوں پرآسمان سے پتھروں کی بارش کردیتا اسی موقع پریہ آیہ مُبارکہ نازل ہوئی:
>اِذَارَاَوْتِجَارَةً ا وْلَہْوَاانْفَضُّوْااِلَیْہَاتَرَکُوْکَ قَائِمًا، قُلْ مَاعِنْدَاللهِ خَیرٌ مِنَ اللَّہْوِوَمِنَ التِّجَارَةِ) ،وَاللهُخَیْرٌالرَّازِقِیْنَ<(۱
اے پیغمبر!یہ لوگ جب تجارت یا لہوولعب کودیکھتے ہیں تواس کی طرف دوڑپڑتے ہیں اورآپ کوت نہا چھوڑکرچلے جاتے ہیں،آپ ان سے کہہ دیجئے کہ خداکے پاس جوکچھ بھی ہے وہ) اس کھیل وتجارت سے بہرحال بہترہے اوروہ بہترین رزق دینے والاہے۔(۲

۔ ۲)تفسیرنورالثقلین/ج ۵/ص ۳۲۹) ۔ ۱(سورہ جُمعہ/ آیت ۱۱ (

حضرت امام علی رضاکے ایک صحابی جوکہ قم المقدس میں زندگی بسرکرتے تھے ایک دن قم سے امام (علیہ السلام)کی خدمت میں پہنچے اورعرض کیا:اے فرزندرسول ! میں شہرقم کو چھوڑکرکسی دوسری جگہ جاناچاہتاہوں کیونکہ اس شہرمیں نادان اورگناہگارلوگ بہت زیادہ ہیں،امام (علیہ السلام)نے فرمایا:
تم ایساہرگزنہ کرناکیونکہ تمھارے احترام کی وجہ سے قم کے لوگوں سے بلائیں دورہوتی ہیں،جس طرح حضرت موسیٰ کے وجود کی خاطر اہل بغدادکے سروں سے بلائیں) دورہوتی تھیں۔(۳
۔ ۳(نماز،وحکایتہاوروایتہا/ص ۲۰ (

نمازکے ترک وضائع کرنے کی اسباب
جب نمازکامقام ات نازیادہ بلندہے کہ وہ دین کاستون ہے اورہرمسلمان جانتاہے کہ اللہ کی طرف سے ہم پرنمازکوواجب قراردیاگیاہے اورانسان اس چیزسے اچھی طرح واقف ہے کہ نمازپڑھنے سے ہماراہی فائدہ ہے اوریہ بھی جانتے ہیں کہ نماز کثیرفضائل وکمال کی مالک ہے اورنمازکے بہت زیادہ فوائدہیں توانسان ان تمام چیزوں کوجاننے کے با وجود نمازسے دورکیوں بھاگتاہے یااسے بے اہمیت جان کرکبھی پڑھتاہے اورترک کردیتاہے یااول وقت ادانہیں کرتاہے یاوقت گزرجانے کے بعدقضاکی صورت میں پڑھتاہے؟۔
اس کے چندعلل واسباب ہیں کہ جنھیں ہم نے قرآن احادیث کی روشنی میں تلاش کرنے کی کوششکی ہے جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔لہوولعب اورکاروبارتجارت کی رغبت
دنیامیں ایسے لوگ بہت زیادہ پائے جاتے ہیں جوکھیل کود،کرکٹ ،فٹبال ہاکی ...میچ کھیلنے یادیکھنے کی وجہ سے نمازکواہمیت نہیں دیتے ہیں اوراسے ترک کردیتے ہیں یاتاخیرسے اداکرتے ہیں اوربعض لوگ ایسے بھی ہیں جوکاروبارکی تجارت اورخریدفروش کی وجہ سے نمازکواہمیت نہیں دیتے ہیں یہاں تک کہ کھیل کوداورتجارت کی وجہ سے نمازجماعت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوچھوڑکربھاگ جاتے ہیں یاافرادی پڑھ کرمسجد سے خارج ہوجاتے ہیں جیساکہ آپ نے گذشتہ صفحہ پر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے خطب ۂ نمازجمعہ کے دوران کاواقعہ ملاحظہ فرمایا کہ بارہ افراد کے علاوہ سبھی لوگ نماز جمعہ چھوڑ کرمال وآذوقہ اور کھانے پےنے کی اشےاء خرےدنے کے لئے دوڑپڑے تھے اورنمازکوکوئی اہمیت نہ دی تو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے خطبہ کے درمیان میں ارشادفرمایا:

لولاہو لٔاء لسومت علیہم الحجارۃ من السماء

اگریہ بارہ لوگ بھی نمازکوچھوڑکر مسجدسے باہرچلے جاتے توخداوندعالم نمازچھوڑکرچلے جانے والے لوگوں پرآسمان سے پتھروں کی بارش کردیتااور اسی وقت یہ آیۂ مبارکہ نازل ہوئی:

) >اِذَارَاَوْتِجَارَۃً ا وْلَہْوًاانْفَضُّوااِلَیْہَاتَرَکُوْکَ قَائِمًا...<(۱

اے پیغمبریہ لوگ جب تجارت اورلہوولعب کودیکھتے ہیں تواس کی طرف دوڑپڑتے ہیں اورآپ کوت نہاکھڑاچھوڑدیتے ہیں اپ ان سے کہہ دیجئے کہ خداکے پاس جوکچھ بھی ہے وہ اس) کھیل اورتجارت سے بہترہے اوروہ بہترین رزق دینے والاہے۔(۲

حضرت علیفرماتے ہیں :اللہ کے نزدیک کوئی بھی عمل نمازسے بہترنہیں ہے پس دنیاکاکوئی بھی کام تمھیں اول وقت نمازپڑھنے سے نہ روکے کیونکہ خداوندعالم ان لوگوں کی ملامت وسرزنشکرتے ہوئے ارشادفرماتاہے : >اَلَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ<

) تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جواپنی نمازوں کواول وقت پڑھنے سے غافل رہتے ہیں۔(۳

. ۲)تفسیرنورالثقلین/ج ۵/ص ۳۲۹) . ۱)سورہ جُمعہ/ آیت ۱۱ (. ۳)بحارالانوار/ج ۸۳ /ص ۲۱)

ایک صحابی رسول جوپنجگانہ نمازوں کونبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پیچھے جماعت سے اداکرتے تھے اوربہت زیادہ ت نگدست رہتے تھے مگرجب اللہ کی جانب سے عطاکردہ درہم کے ذریعہ انھوں نے تجارت شروع کی تواس کاانجام کیاہواوہ آپ امام (علیہ السلام) سے منقول اس حدیث میں ملاحظہ کریں:

حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں : پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ایک صحابی جن کانام سعدتھا،وہ متقی وپیزگار تھے،اورآپ کا شماراصحاب صفہ (۴)میں ہوتاتھا، وہ روزانہ تمام پنجگانہ نمازوں کو پیغمبر کے ساتھ جماعت سے اداکرتے تھے اورکسی بھی نماز جماعت میں غائب نہیں ہوتے تھے لیکن فقیرو ت نگدست ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ غمگین رہتے تھے ۔

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)بھی سعد کی فقروت نگد ستی کو دیکھ کرغمگین رہتے تھے اور سعد سے کہتے تھے: مجھے امیدہے کہ ایک دن خداوندعالم تمھیں ہرچیزسے بے نیاز کردے گا ۔

ایک دن جبر ئیل امین درہم کے دوسکہ لے کرپیغمبرپرنازل ہوئے اورکہا : اے محمد! خدائے عزوجل جانتا ہے کہ آپ سعدکی ت نگد ستی کی وجہ سے غمگین رہتے ہیں،کیا آپ اسے ت نگدستی سے بے نیاز کرنا چا ہتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا : ہاں ،تو جبرئیل نے کہا : یہ دو درہم لیجئے اور انھیں سعد کوعطا کر دیجئے اور کہیں کہ وہ ان دو درہم کے ذریعہ تجارت شروع کرے آنحضرت نے جبرئیل سے دو درہم لئے اور نماز ظہر کے لئے جیسے ہی گھر سے با ہر نکلے تو دیکھا کہ سعد مسجدمیں جانے کے لئے آپ کی انتظار میں کھڑے ہیں ، آنحضرت نے کہا:

اے سعد ! کیا تم تجارت کرنا چا ہتے ہو ؟ عرض کیا : ہا ں یا رسول اللہ! لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جسکے ذرےعہ تجارت کرسکوں

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے سعد کو دو درہم عطا کئے اور کہا : ان کے ذریعہ تجارت شروع کرو ، سعد درہم لے کر آنحضرت کے ہمراہ مسجد گئے اور نمازظہرین باجماعت اداکی ، جب نماز سے فارغ ہوگئے توآنحضرت نے فرمایا:

اے سعد !اٹھو اور کسب روزی کے لئے حرکت کرو کیونکہ میں تمھاری ت نگدستی کی وجہ سے غمگین رہتاتھا،سعد خدا کی طرف سے بھیجے گئے دو درہم کے ذریعہ کسب روزی وتجارت میں مشغول ہوگئے ،کچھ ہی دن گزرے تھے کہ سعد کی زندگی میں بہار آگئی اور آہستہ آہستہ کاروبارتجارت میں رونق آتی گئی یہاں تک کہ ایک دن سعد نے مسجد کے درواز ے کے پاس ہی اپنی دکان کا افتتا ح کیا اور خرید وفروش میں مشغول ہوگئے سعدجوکہ روزانہ نمازپڑھنے کے لئے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے ہمراہ مسجدجایاکرتے تھے مگرجب سے دوکانداری میں مصروف ہوئے ہیں آہستہ آہستہ اول وقت مسجدمیں جانابندکردیا،جب نمازوقت شروع ہوتاتھاتوبلال اذان دیاکرتے تھے ،اوررسول اکرم (صلی اللہ علیہ و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آلہ)مسجد میں آتے تھے تودیکھتے تھے کہ سعد دوکانداری میں مشغول ہیں اور وضو کر کے نماز کے لئے مسجدمیں نہیں آئے ہیں لہٰذاسعد سے کہتے تھے: اے سعد ! دنیا نے تمھیں مشغول کردیا ہے اور اول وقت نماز پڑھنے سے روک دیا ہے توسعدجواب دیتے تھے : یا رسول اللہ! کیا کروں دوکان میں نہ میراکوئی شریک ہے اورنہ کوئی شاگردہے اور یہ ایساوقت ہے کہ جب چیزوں کی بکری زیادہ ہوتی ہے اگر ایسے موقع پردوکانداری کوچھوڑکر نمازکے لئے مسجدجاؤں تویہ سب مال اسی طرح پڑارہے گااورپھرخراب بھی ہو جائے گااور یہ شخص جومال لے کرآیاہواہے اس سے چندچیزیں خریدی ہیں اورابھی اس کوپیسہ بھی نہیں دیاہے لہٰذامیں تھوڑی دیرکے بعدنمازپڑھوں گا(سعداسی طرح روزانہ کوئی بات کہہ دیاکرتے تھے)۔

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)سعدکی اول وقت عبادت سے غافل ہو جا نے کی وجہ سے بہت رنجیدہ رہنے لگے ، جب سعد ت نگدست تھے تو ات نا غمگیں نہیں تھے جت نا اب اس کے نماز کو تا خیر سے اور بغیر جماعت کے پڑھنے سے رنجیدہ رہتے ہیں پس ایک دن جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا:

اے اللہ کے نبی! اللہ تمھاری افسردگی سے با خبر ہے، تم سعد کی کس طرح کی زندگی پسندکرتے ہو، فی الحال کی زندگی پسند کرتے ہو یا پہلے جیسی فقیری کی زندگی ؟ آنحضرت نے فرمایا : مجھے سعد کی پہلی والی ہی زندگی پسند ہے کیونکہ اس کی دنیا نے اس کی آخرت کو تبا ہ کردیا ہے، جبرئیل نے کہا : مال ودنیا کی محبت ایک ایسا فت نہ ہے جو انسان کو یا د خداوآخرت سے غافل کردیتی ہے پس اب جب تمھیں سعد کی پہلی والی ہی زندگی پسند ہے تو سعدسے وہ دونوں درہم واپسلے لیجئے۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) سعدکے پاس آئے اورکہا : اے سعد ! کیا تم وہ درہم واپس نہیں کرو گے جومیں نے تمھیں عطاکئے تھے ؟ سعد نے عرض کیا :اب میراکاروبارات نے عروج اورترقی پرہے کہ میں آپ کوان دو درہم کے ساتھ دوسو درہم اضافہ کرکے دے سکتا ہو ں، آنحضرت نے فرمایا: تم مجھے صرف وہ دودرہم واپس کردیجئے اورمیں ان کے علاوہ کوئی دوربہم نہیں لیناچاہتاہوں،سعد نے دو درہم واپس کردئے، ابھی کچھ دن نہ گزرے تھے کہ سعد کے کا رو با رتجارت کی رونق ختم ہوگئی اور آہستہ آہستہ پہلے جیسی حالت واپس آگئی اور سعد پہلے) کی طرح اذان سے پہلے مسجد میں جانے لگے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔(۱

. ۱(حیاۃ القلوب /ج ۲/ص ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ (

۲۔جنسی تمایل اورخواہشات نفسانی کی پیروی

وہ چیزیں جونمازکوضایع کرنے اورہلکاسمجھ کرترک کرنے کاسبب واقع ہوتی ہیں ان میں ایک جنسی تمایل اورخواہشات نفسانی کی پیروی کرناہے جیساکہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:

) >فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هِمْ خَلْفٌ اَضَاعُواالصَّلٰوةَ وَاتَّبِعُواالشَّهَوٰتِ فَسَوفَ يَلْقُونَ غَيّاً<(۲ پھر ان کی جگہ پر وہ لوگ آئے جنھوں نے نماز کو برباد کر دیا اور خواہشات کا اتباع کرلیا پسیہ عنقریب اپنی گمراہی سے جاملیں گے۔

۳۔نمازکوہلکاسمجھنا

نمازکے ذریعہ اللہ کی طرف سے کسی رحمت ونعمت کے نازل ہونے پراعتقادنہ رکھنااوراس کی عظمت وارزش کو درک نہ کرنا،اسے حقیروناچیز شمارکرنا،نمازکواپنے اوپر ایک بوجھ محسوس کرنایاایک دن پڑھنااورایک دن ترک کردینا،یاایک وقت پڑھ لینااوردوسرے وقت کی ترک کردینایہ سب نمازکوترک یاضایع کرنے کے سبب واقع ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے دنیامیں بھی عذاب نازل ہوتاہے اورآخرت میں بھی ان لوگوں کے لئے سخت عذاب معین کیاگیاہے ،اس بارے میں معصومین کی چندروایت ذکرکرچکے ہیں۔ . ۲(سورہ مٔریم/آیت ۵۹ (

۴۔گناہ کبیرہ کامرتکب ہونا

ہم نے نمازکے فضائل وفوائدبارے میں اس آیہ مبارکہ کوذکرکیاتھا: > اَقِمِ الصَّلاةَاِنَّ الصَّلٰوةَ ت نْهی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرْ وَلَذِکْرُاللهِ اَکْبَرُ، وَاللهُ يَعْلَمُ) مَاتَصْنَعُونَ<(۱

. ۱(سورہ عٔنکبوت/آیت ۴۵ (

نمازقائم کروکیونکہ نمازہربرائی اوربدکاری سے روکنے والی ہے اوراللہ کاذکربڑی شے ہے اوراللہ تمھارے کاروبارسے خوب واقف ہے۔

جس طرح نماز انسان کو فحشاء ومنکرات سے دور رکھتی ہے اس کے برعکس فحشاء ومنکرات بھی انسان کو نماز وروزہ سے دورکھتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ نماز تو انسان کو فحشاء ومنکرات سے دوررکھے اور فحشاء ومنکر ات انسان کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نماز سے نہ ر کھے ،اگر نماز انسان کو گنا ہوں سے باز رکھتی ہے تو گنا ومعصیت بھی انسا ن کو نماز سے دور رکھتے ہیں اوراگرگناہگارانسان نمازپڑھتابھی ہے تووہ نمازکوبے توجہی کے ساتھ اورفقط ایک واجب کو گر دن سے رفع کرنے کے لئے پڑھتا ہے ،ایسے شخص کو اپنی نمازوں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اور نہ اسے اہل نماز کہا جاتاہے ۔
گناہوں کامرتکب ہونے والاشخص گناہوں کے عذاب وعقاب سے بھی نہیں ڈرتاہے اورشیطان پوری طرح اس پرغالب ہوجاتاہے جس کی وجہ سے وہ گناہوں کوانجام دیناہی اپنی زندگی سمجھتاہے اور ایسا شخص نمازپڑھنے کی فکربھی نہیں کرتاہے جیساکہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:
>یَاَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوااِنَّمَاالْخَمْرُوَالْمَیْسَرُوَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْت نبُوہُ لَعَلَّکُم تُفْلِحُونَ، اِنَّمَایُرِیْدُالشَّیْطَانُ اَنْ یُوقَعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃوَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِوَالْمَیْسَرِوَیَصُدُّکُمْ عَنِ) ذِکْرِاللہِوَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُنْتَہُونَ<۔(١
اے ایمان والو!شراب ،جوا،بت،پانسہ یہ سب گندے شیطانی اعمال ہیں لہٰذاان سے پرہیزکروتاکہ کامیابی حاصل کرسکو،شیطان توبسیہی چاہتاہے کہ شراب اورجوے کے بارے میں تمھارے درمیان بغض وعداوت پیداکردے اورتمھیں یادخدااورنمازسے روک دے توکیاتم واقعاًرک جاؤگے ۔
اورسورہ ٔتوبہ میں ارشادفرماتاہے: >قُلْ اَنْفِقُوْاطَوْعًااَوْکَرْہًالَنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْکُمْ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ قَوْمًافَاسِقِیْنَ،وَمَامَنَعَہُمْ اَنْ یُقْبَلَ مِنْہُمْ) نَفَقَاتُہُمْ اِلّاَاَنَّہُمْ کَفَرُوْابِاللہِ وَبِرَسُوْلِہِ وَلَایَاتُوْنَ الصَّلٰوۃ اِلّاوَہُمْ کُسَالٰی وَلَایُنْفِقُوْنَ اِلّاوَہُمْ کٰرِہُوْنَ<(٢
)اے رسول!)ان سے کہدیجئے کہ تم بخوشی خرچ کرویاجبراًتمھارااعمل قبول ہونے والانہیں ہے کیونکہ تم ایک فاسق قوم ہو اوران کے نفقات کوقبول ہونے سے صرف اس بات نے روک دیاہے کہ انھوں نے خداورسول کاانکارکیاہے اوریہ نمازکوبھی سستی اورکسلمندی کے ساتھ بجالاتے ہیں اورراہ خدامیں کراہت اورناگواری کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔

۔ ٢)سورہ ٔتوبہ /آیت ۵٣ ۔ ۵۴) ۔ ١)سورہ مائدہ/آیت ٩٠ ۔ ٩١)

تعقیبات نماز

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا

انسان جیسے ہی نمازسے فارغ ہوتواسے محل نمازسے فوراًبلندنہیں ہوناچاہئے بلکہ اسی جگہ پر تورک کی حالت میں بیٹھے ہوئے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھے، نمازکے بعد سب سے بہترین تعقیب تسبیح حضرت فاطمہ ____________ ہے اورروایتوں میں تسبیح حضرت فاطمہ زہرا) کی تاکیدکی گئی ہے اور فضیلت بھی بیان کی گئی ہے:(١ امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص واجب نمازوں کے بعداس سے پہلے کہ اپنے دائیں پیرکوبائیں پیرکے اوپرسے ہٹائے تسبیح حضرت فاطمہ پڑھے توخداوندعالم اس کے تمام گناہوں) کوبخشدیتاہے اوراس تسبیح کوتکبیرکے ذریعہ شروع کیاجائے ۔(٢ امام محمدباقر فرماتے ہیں:تسبیح حضرت فاطمہ سے افضل وبہترکوئی ایسی چیزنہیں ہے کہ جس کے ذریعہ خداوندعالم کی حمدوثناکی جائے،اگرتسبیح حضرت فاطمہ سے افضل کوئی تسبیح ہوتی توپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اسی چیز کو اپنی لخت جگرکوبطورہدیہ عطا کرتے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

. ۲)تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۰۵) . ۱)کافی /ج ۳/ص ۳۴۲ ـتہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۱۰۵ (

امام صادق فرماتے ہیں:اے ابوہارون!جس طرح ہم اپنے بچوں کونمازپڑھنے کاحکم دیتے ہیں اسی طرح تسبیح حضرت فاطمہ پڑھنے کابھی حکم دیتے ہیں ،تم بھی اسے پابندی کے ساتھ پڑھاکرو،حقیقت یہ ہے کہ جس بندہ نے بھی اس کی مداومت کی وہ کبھی کسی) شقاوت اوربدبختی میں گرفتارنہیں ہواہے -(۳

ابوخالدقماط سے مروی ہے : میں نے امام صادق کویہ فرماتے سناہے :میرے نزدیک روزانہ ہرنمازکے بعدتسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھنا روزانہ ہزاررکعت (مستحبی)نمازیں پڑھنے) سے زیادہ پسند ہے- (۴

. ۴)تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۰۵) . ۳)تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۰۵ (

رسول اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص خدائے عزوجل کا زیادہ ذکرکرتاہے توخدابھی اسے بہت دوست رکھتاہے اورجوشخص خداکابہت زیادہ ذکرکرتاہے اسے دوچیزوں سے نجات مل جاتی ہے ،ایک یہ کہ وہ شخص آتش جہنم سے نجات پاجاتاہے) اوردوسرے یہ کہ اسے نفاق سے بھی نجات مل جاتی ہے-(۱

. ۱)کافی /ج ۲/ص ۵۰۰ (

پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)کی اس حدیث میں ذکرکثیرسے کیاچیز مرادہے؟ اس بارے میں شیخ صدوق نے اپنی کتاب معانی الاخبارمیں ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے امام صادق سے اس قول خداوندی (۱)کے بارے میں معلوم کیا :آیہ مٔبارکہ میں ذکرکثیرسے مرادکیاہے؟امام (علیه السلام)نے فرمایا: من سبّح تسبیح فاطمة علیهاالسلام فقدذکرالله ذکراکثیر.) جوشخص تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھتاہے وہ الله کاذکرکرتاہے وہ بھی ذکرکثیر -(۲ عن ابی عبدالله علیه السلام قال:تسبیح فاطمة الزہراء علیهاالسلام من الذکرالکثیرالذی قال الله عزوجل :اُذْکُرُاللهَ ذِکْرًاکَثِیْرًا<

امام صادق فرماتے ہیں:تسبیح حضرت فاطمہ زہرا اسی ذکرکثیرمیں سے ہے کہ جس کے بارے میں خداوندعالم قرآن کریم میں صاحبان ایمان کوحکم دیاہے ::اے ایمان والو!الله کاذکربہت زیادہ کیاکرو-

----

. ۲)معانی الاخبار/ص ۱۹۳) . ۱)سوره أحزاب /آیت ۴۲ (

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کانقطہ آغاز

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کہ جس کے انجام دینے کے بارے میں احادیث میں اتنی زیادہ تاکیدکی گئی ہے اوراس کی فضیلت بیان کی گئی ہے ،اسے ذکرکثیرسے تعبیرکیاگیاہے اوراسے نمازکے بعدپہلی تعقیب کادرجہ دیاگیاہے ،سوال یہ ہے کہ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کاآغازکب اورکیسے ہواہے ؟اوراس کے انجام دینے کاطریقہ کیاہے؟ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کاآغازکب اورکیسے ہواہے اس بارے میں ہم دوروایت نقل کررہے ہیں:

پہلی روایت

شیخ صدوق نے اپنی کتاب " من لایحضرہ الفقیہ "میں حضرت علی سے ایک روایت نقل کی ہے کہ: امام امیرالمومنین علی ابن ابی طالب +نے قبیلہ بنی سعدکے ایک شخص سے ارشادفرمایا:کیاتم یہ چاہتے ہوکہ میں تمھیں اپنے اورحضرت فاطمہ زہرا کے بارے میں کچھ بیان کروں؟(اسنے عرض کیا:ضروربیان کیجئے)امام(علیه السلام) نے فرمایا:سنو! میری زوجہ "فاطمہ زہرا " میرے اوراپنے والدمحترم نزدیک اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ محبوب تھیں،مگرآپ نے رسول اسلام (صلی الله علیه و آله)کی لخت جگرہونے کے باوجود مشک میں اتناپانی بھراکہ سینہ پربندمشک کے نشان پڑگئے تھے اورچکی میں اس قدراناج پیساہے کہ دستہائے مبارک میں گٹھاپڑگئی تھیں ،گھرمیں اتنی زیادہ جھاڑولگایاکرتی تھیں کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لباس گردآلودہوجاتے تھے اوردیگ کے نیچے ات نی جلایاکرتی تھیں کہ آپ کے لباس کارنگ بدل گیاتھااوراپنے آپ کوگھرکے دیگرسخت کاموں میں بھی زحمت میں ڈالتی تھیں،ایک شب میں نے ان سے کہا:کت نااچھاہوتاکہ تم اپنے کاموں میں مددکے لئے اپنے والدمحترم کے پاس جاتی اوران سے ایک کنیزکاتقاضہ کرتی اوروہ خادمہ تمھاری مددکرتی . حضرت فاطمہ زہرا اسی وقت بلندہوکراسی مقصدکی خاطر اپنے والدمحترم کے گھر پہنچی اورجیسے ہی گھرمیں داخل ہوئیں تودیکھاکہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس چندلوگ تشریف فرماہیں اورآنحضرت ان سے محوگفتگوہیں لہٰذاکچھ نہ کہااور اپنے گھرواپس آگئیں.

رسولخدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)کویہ محسوس ہواکہ ان کی لخت جگرکوئی حاجت لے کرآئی تھیں اورحاجت کے پوراہوئے بغیرہی واپس چلی گئی ہیں لہٰذارسول اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ) صبح سویرے کہ ہم ابھی سورہے تھے ہمارے گھرتشریف لائے اورکہا:“السلام علیکم ” ہم آنحضرت کے سلام کوسنتے ہی بیدارہوگئے اور خاموش رہے (اوردل ہی دل میں سلام کاجواب دیا)رسولخدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے دوسری مرتبہ کہا:“السلام علیکم ”ہم اس مرتبہ بھی خاموش رہے اوردل ہی دل میں سلام کاجواب دیا،جب تیسری مرتبہ سلام کیاتوہمارے دل میں یہ خوف پیداہواکہ اگراس مرتبہ ہم خاموش رہے اورکوئی جواب نہ دیاتوآنحضرتواپس چلے جائیں گے،کیونکہ آنحضرت نے تین مرتبہ سلام کیاتھالہٰذاہم نے تین بارآنحضرتکے سلام کاجواب دیااورکہا:یارسول اللہ!تشریف لائیے ،آنحضرت گھرمیں داخل ہوئے اورہمارے سرہانے بیٹھ گئے اورکہا:اے میری پارہ جُگر!تم رات میں کوئی حاجت لے کرمیرے پاس آئی تھی ؟ حضرت علی کہتے ہیں کہ:میرے دل میں یہ خوف پیداہواکہ اگرہم نے اللہ کے منتخب شدہ رسول کے سوال کاجواب نہ دیااورنہ بتاکہ سیدہ عٰالم کسغرض سے ان کے پاس تشریف لے گئیں تھیں تووہ اٹھ کرچلے جائیں گے لہٰذامیں نے اپنے سرکوبلندکیااورعرض کیا: یارسول اللہ!میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کی لخت جگرنے مشک کے ذریعہ گھرمیں اس قدرپانی لائی ہیں کہ سینہ پربندمشک کے نشان پڑگئے ہیں اورچکی میں اناج پیستے پیستے دستہائے مبارک میں گٹھاپڑگئی ہیں، گھرمیں ات نی زیادہ جھاڑولگاتی ہیں کہ لباس گردآلودہوجاتے ہیں اوردیگ کے نیچے آگ جلانے کی وجہ سے لباس کارنگ بدل گیاہے لہٰذامیں نے رات میں ان سے فرمائش کی کہ :کیابہترہوگاکہ تم اپنے باباکے پاس جاؤاورایک کنیزکی درخواست کروتاکہ وہ کنیزمشکل کاموں میں تمھاری مددکرسکے ،مولائے کائنات کی یہ بات سن کرپیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:

ا فَلاَاَعلمکما ماہوخیرلکما من الخادم ؟ اذاخذتمامنامکمافسبحا ثلاثا وثلاثین ، واحمدا ثلاثا وثلاثین ، وکبّر اربع وثلاثین

یعنی کیاتم یہ چاہتے ہوکہ میں تمھیں ایک ایسی چیزبتاؤں جوتمھارے لئے خادمہ سے بھی بہترہو؟اوروہ یہ ہے کہ جب تم رات کوبسترپہ لیٹ جاؤتو/ ۳۴ مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور/ ۳۳ مرتبہ “الحمدللہ”اور/ ۳۳ مرتبہ“سبحان اللہ” کہو. حضرت فاطمہ زہرا نے سربلندکیااور کہا:

رضیتُ عن اللہ وعن رسولہ ، رضیتُ عن اللہ وعن رسولہ ، رضیتُ عن اللہ وعن رسولہ. میں خدااوراس کے رسول سے راضی ہوگئی ،میں خدااوراس کے رسول سے راضی ہوگئی،میں خدااوراس کے رسول سے راضی ہوگئی .

. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۲۱

دوسری روایت

حضرت علی فرماتے ہیں کہ:چندغیرعرب ممالک کے بادشاہوں نے پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں چندغلام وکنیزبطورہدیہ بھیجے تومیں نے حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا:تم اپنے بابارسولخدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)کے پاس جاؤاور ان سے ایک خادمہ کی درخواست کروتاکہ وہ گھرکے کاموں میں تمھاری مددکرسکے ،میری یہ بات سن کرحضرت فاطمہ زہرا اپنے باباحضرت محمدمصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی خدمت میں پہنچی اورآنحضرت سے ایک خادمہ کی درخواست کی ،آنحضرت نے فرمایا:

اُعطیک ماہوخیرلک من خادم ، ومن الدنیابمافیہا ، تُکبّرِیْنَ اللہ بعدکلّ صلاة اربعا وثلاثین تکبیرة ، وتحمّدین اللہ ثلاثاوثلاثین تحمیدة ، وتسبّحین اللہ ثلاثاوثلاثین تسبیحة ، ثمّ تختمین ذلک بلااِلٰہ الّااللہ ؛ وذلک خیرلک من الذی اردتَ ومن الدنیاومافیہا. اے فاطمہ !میں تمھیں ایک ایسی چیزعطاکرتاہوں جوتمھارے لئے خادمہ اوردنیااور جوکچھ دنیامیں ہے سب سے بہترہے اوروہ یہ ہے کہ ہر نمازکے بعد/ ۳۴ مرتبہ “اللہ اکبر” اور/ ۳۳ مرتبہ“الحمدللہ” اور/ ۳۳ مرتبہ“سبحان اللہ” کہواوراس کے بعد“لَااِلٰہِ الّااللہ” کہو.اس کے بعدآنحضرت نے فرمایا:اے میری پارہ جُگر! یہ کام تمھارے لئے جس کی تم نے درخواست کی ہے اوردنیااورجوکچھ دنیامیں ہے ان سب سے بھی بہترہے اس کے بعدحضرت فاطمہ زہرا ہرنمازکے بعداس تسبیح کوپڑھتی رہیں یہاں تک کہ یہ تسبیح ان کے نام سے منسوب ہوگئی.

. دعائم الاسلام/ج ۱/ص ۱۶۸

محمدابن عذافرسے مروی ہے :میں اپنے والدکے ہمراہ حضرت امام صادق کی خدمت میں پہنچا، میرے والدنے امام (علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السلام)سے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کاطریقہ معلوم کیاتوامام (علیہ السلام)نے فرمایا:“اَللہُ اَکْبَر”کہویہاں تک کہ اس ذکرکی تعداد / ۳۳ تک پہنچ جائے ،اس کے بعد“اَلْحَمْدُلِلّٰہ” کہویہاں تک کہ “اَللہُ اَکْبَر ” سمیت تعداد/ ۶۷ تک پہنچ جائے، اس کے بعد“سبحان اللہ” کہویہاں تک کہ تسبیح کی تعداد/ ۱۰۰ تک پہنچ جائے،اورامام (علیہ) السلام) نے تینوں ذکرکوالگ ،الگ اپنے دستہائے مبارک پرشمارکیا۔(۱

ابوبصیرسے مروی ہے کہ امام صادق فرماتے ہیں:تسبیح حضرت فاطمہ پڑھنے کاطریقہ یہ ہے کہ پہلے / ۳۴ مرتبہ “اللہ اکبر” کہیں،اس کے بعد/ ۳۳ مرتبہ “الحمدللہ” اوراس کے

) بعد/ ۳۳ مرتبہ“سبحان اللہ” کہیں۔(۲

۔ ۲)کافی /ج ۳/ص ۳۴۲) ۔ ۱(تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۰۶ (

مفضل ابن عمرسے مروی ہے کہ امام صادق ایک طولانی حدیث میں ارشادفرماتے ہیں:تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھاکروجس کاطریقہ یہ ہے کہ پہلے / ۳۴ مرتبہ“ اَللہُ اَکْبَر ” کہواس کے بعد/ ۳۳ مرتبہ“اَلْحَمْدُ للہ” کہواوراس کے بعد/ ۳۳ مرتبہ “ سُبْحَانَ اللہ ” کہو،خداکی قسم! اگرکوئی چیزتسبیح فاطمہ سے افضل وبرترہوتی تورسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اپنی بیٹی کواسی کی تعلیم د یتے ۔

۔ تہذیب الاحکام/ج ۳/ص ۶۶

روایت میں آیاہے کہ:امام صادق کاایک صحابی آپ کی خدمت میں آیااورعرض کیا:اے فرزندرسولخدا!مجھے اپنے کانوں سے بہت ہی کم سنائی دیتاہے (پس مجھے اس کے علاج کے لئے کیاکرناچاہئے)؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا: عَلَیکَ بِتسبیحِ فاطمة سلام اللہ علیہا.

تم تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھاکرو(ان شاء اللہ تمھیں صحیح آوازآنے لگے گی)اس صحابی نے امام (علیہ السلام) سے کہا:آپ پر قربان جاؤں!یہ تسبیح حضرت فاطمہ کیاہے اوراس کے پڑھنے کاطریقہ کیاہے؟امام (علیہ السلام) نے فرمایا: تسبیح حضرت فاطمہ کواس طرح پڑھناشروع کروکہ پہلے / ۳۴ مرتبہ “اللہ اکبر” اس کے بعد/ ۳۳ مرتبہ “الحمدللہ” کہو،اس کے بعد/ ۳۳ مرتبہ“سبحان اللہ” کہو۔

وہ صحابی کہتاہے کہ میں نے یہ تسبیح پڑھی ،ابھی پڑھے ہوئے کچھ دیرنہ گذری تھی) کہ مجھے کانوں سے صاف دینے لگا۔ (۳

۔ ۳(الدعوات /ص ۱۹۷ (

دعا

لغت میں کسی کے پکارنے کودعاکہاجاتاہے اورقرآن واحادیث میں جہاں بھی لفظ دعا بصورت مصدر،ماضی ،مضارع ،امر...استعمال ہواہے پکارنے میں دیتاہے جیساکہ آپ عنقریب ذکرہونے والی آیات کریمہ اوراحادیث معصومین میں ملاحظہ کریں گے لیکن اصطلاح میں کسی بلندمرتبہ ذات کی بارگاہ میں اس کی حمدوثنااورخضوع وخشوع کے ساتھ اپنی حاجتوں کے بیان کرنے اوران کے پورے ہونے کی تمناکرنے کودعاکہاجاتاہے۔

مدعو

وہ ذات کہ جسکی بارگاہ میں حاجتوں کوبیان کیاجائے اوران کے پوراہونے کی درخواست کی جائے اسے“ مدعو ”کہتے ہیں اورمدعوکو چاہئے کہ وہ ہرچیزسے بے نیازہو،کسی دوسرے کامحتاج نہ ہوبلکہ وہ تمام چیزوں کامالک ہو۔ خداوندعالم کی ذات وہ ہے کہ جوکسی کی محتاج نہیں ہے بلکہ وہ غنی مطلق ہے اورتمام زمین وآسمان کامالک ہے اورجوزمین وآسمان میں ہے ان سب کابھی مالک ہے جیساکہ قرآن کریم ارشادباری تعالیٰ ہے:

) >لِلّٰہِ مَافِی السَّمَوَاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ اِنّ اللہَ ہُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ<(۱ جوکچھ زمین وآسمان میں ہے وہ سب اللہ کے لئے ہیں،بیشک اللہ صاحب دولت بھی ہے اورقابل حمدوثنابھی ۔

) >اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللہَ لَہ مُلْکُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَالَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللہ مِنْ وَّلِیٍّ وَلَانَصِیْرٍ<(۲ کیاتم نہیں جانتے کہ زمین وآسمان کی حکومت صرف اللہ کے لئے ہے اوراس کے علاوہ تمھارانہ کوئی سرپرست ہے اورنہ کوئی مددگار۔) >وَاللہُ مُلْکُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَیْنَہُمَا<(۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم زمین وآسمان اورجوکچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان سب کامالک ہے ۔

. ۳)سورہ مٔائدہ /آیت ۱۷) . ۲)سورہ بقرہ/آیت ۱۰۷) . ۱(سورہ لقمان/آیت ۲۶ (

مدعوکوچاہئے کہ وہ ہرانسان کواس کے نیک اعمال پراجروثواب عطاکرے اوران کی درخواستوں کوپوراکرے اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وہ ہے جوکسی بھی شخص کے نیک عمل ضائع نہیں کرتاہے بلکہ اس پراجروثواب عطاکرتاہے اورنیک عمل کرنے والوں کی درخواست کوپورابھی کرتاہے۔
) >فَاسْتَجَابَ لَہُمْ رَبُّہُمْ اَنِّیْ لَااُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍاَوْاُنْثیٰ <(۱ پُس خدانے ان کی دعاکوقبول کیاکیوں کہ میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کوضائع نہیں کروں گاخواہ وہ عامل مردہویاعورت ۔
) >اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْاوَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ اِنّٰالَانُضِیْعُ اَجْرَمَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا<(۲ یقیناًجولوگ ایمان لے آئے اورانھوں نے نیک اعمال کئے ،ہم ان لوگوں کے اجرکوضائع نہیں کرتے ہیں جواچھے اعمال انجام دیتے ہیں۔
) >اِنَّ اللهَ لَایُضِیْعُ اَجْرَالْمُحْسِنِیْنَ <(۳
خداکسی بھی نیک عمل کرنے والے کے اجروثواب کوضائع نہیں کرتاہے ۔

. ۳)سورہ ثوبہ /آیت ۱۲۰) . ۲)سورہ کہف/آیت ۳۰) . ۱(سورہ آل عمران/آیت ۱۹۵ (

اورحضرت علی دعائے کمیل میں ارشادفرماتے ہیں: ماہکذالظنُّ بِک ولا اُخبرنا بفضلک عنک یاکریمُ یاربِّ. تیرے وجودکی قسم !میں ہرگزیہ گمان نہیں کرتاہوں کہ تیری بارگاہ میں کوئی اجرضائع ہوتاہے اورکوئی بغیرکسی علت کے تیرے لطف وکرم سے محروم ہوتاہے اوراے کریم وپروردگار!ہمیں تونے اورتیرے کسی رسول نے یہ خبرنہیں دی ہے کہ تواجروثواب کوضائع کرتاہے ۔ مدعوکوچاہئے کہ جب وہ کسی کی درخواست کوپوراکرے تواس کے رحمت ونعمت کے خزانہ میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ ہونے پائے ۔
اگرکوئی ذرہ برابربھی کارخیرانجام دیتاہے توخداوندعالم اسے اس کاثواب ضرور عطاکرتاہے ،خداوندعالم کی ذات وہ ہے کہ جواپنے بندوں کوعطاکرتاآرہاہے اور عطا کرتا رہے گا اورعطاکرنے سے اس کے خزانہ نعمت میں نہ کوئی کمی آئی ہے اورنہ آسکتی ہے جیساکہ ہم لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں:
>اِنَّ ہٰذَالَرِزْقُنَامَالَہ مِنْ نِّفَاذٍ<
یہ ہمارارزق ہے جوختم ہونے والانہیں ہے ۔
. سورہ صٓ/آیت ۵۴

داعی
جوشخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجتوں کوبیان کرتاہے اوران کے پوراہونے کی تمناکرتاہے اسے "داعی" کہتے ہیں۔
دعاکرنے کی اسی کوضرورت ہوتی ہے جومحتاج ونیازمندہو،جومشکل میں گرفتار ہو، جسے کسی چیزکے حاصل کرنے کی غرض ہواورجولطف و امداد کا خواہشمند ہو، اگردنیامیں لوگوں کی حالت پرنگاہ کی جائے تویہی معلوم ہوگاکہ دنیامیں ہرشخص امیر،غریب ،حکیم ،طبیب ،منشی ،وکیل ،شہری ،دیہاتی کاشتکار،دوکاندار...کسی نہ کسی مشکل میں گرفتارہے ،کوئی اولادنہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہے ،کوئی اولادکے بگڑجانے کی وجہ سے پریشان ہے ،کسی کی ماں بیمارہے توکسی کی بیوی بیمارہے اورکسی کابچہ بیمارہے ،کسی کے پاس نوکری نہیں ہے توکسی کے پاس ذریعہ معاش نہیں ہے...
ہرانسان ہروقت اپنے دل میں ایک نہ ایک آرزوساتھ لئے رکھتاہے جب اس کی ایک حاجت پوری ہوجاتی ہے تودوسری کے پوراہونے کی تمناکرتاہے گویاہرانسان ہروقت کسی چیزکا فقیرومحتاج ہے
خداوندعالم نے انسان میں یہ فطرت پیداکی ہے وہ اپنی مشکلوں کوآسان کرنے کے لئے اوراپنی حاجتوں کے پوراہونے کے لئے کسی ایسے دروازہ پردستک دیتاہے اوراپنی حاجتوں کوبیان کرتاہے جواس کی حاجت کوپوراکرنے کی صلاحیت رکھتاہے انسان کوچاہئے کہ وہ کسی ایسے دروازہ پردستک دے کہ جسکے درسے کوئی خالی نہ لوٹتاہو،جوزمین وآسمان

کامالک ہواورجوغنی مطلق ہو،اورعطاکرنے سے اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہ آسکتی ہواورخداوندعالم کی ذات وہ ہے کہ جوغنی مطلق ہے اورزمین وآسمان کامالک بھی ہے اورجوکچھ زمین وآسمان میں ان سب کابھی مالک ہے
) >یٰااَیُّہَاالنَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللهِ وَاللهُ ہُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدِ<(۱
اے لوگو!تم سب الله کی بارگاہ کے فقیرہواورالله صاحب دولت اورقابل حمدوثناہے ۔ اس آیہ مٔبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتاہے کہ انسان کوصرف الله کے دروازہ کابھکاری ہوناچاہئے اوراپنی حاجتوں کواسی کی بارگاہ میں بیان کرناچاہئے کیونکہ خداوندعالم کاقرآن کریم میں اپنے بندوں سے اس بات کاوعدہ ہے کہ میں تمھاری آوازکوسنتاہوں لہٰذاتم اپنی حاجتوں کومجھ سے بیان کرو
) >وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبُ لَکُمْ<(۲ اورتمھارے پرودگارکاارشادہے کہ مجھ سے دعاکرومیں قبول کروں گا۔

. ۲)سورہ غافر/آیت ۶۰) . ۱(سورہ فاطر/آیت ۱۵ (

مذکورہ آیات کریمہ سے یہ واضح ہوتاہے کہ انسان کوچاہئے کہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے اورکسی بھی چیزکے حاصل کرنے کے لئے اپنے پروردگارکی بارگاہ میں دست دعابلندکرے ،الله کی بارگاہ میں دعاکرنے والے لوگ دنیامیں بھی کامیاب ہیں اورآخرت میں ،دنیامیں بھی صاحب عزت ہیں اورآخرت میں بھی ان کے لئے ایک بلندمقام ہے خداوندعالم اپنے تمام بندوں کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے ،جب بھی کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں دست نیازبلندسے یادکرتاہے ،اوراس سے مددطلب کرتاہے تووہ اسکی آوازپرلبیک کہتاہے اوراس پراپنی نعمتیں نازل کرتاہے اورآخرت میں اسے آتش جہنم سے نجات بھی دیتاہے
>اِذَاسَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌاُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانَ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُو مِنُوْابِیْ) لَعَلَّہُمْ یُرْشَدُوْنَ<(۳
اے پیغمبر!اگرمیرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تومیں ان سے قریب ہوں،پکارنے والے کی آوازسنتاہوں جب بھی پکارتاہے لہٰذامجھ سے طلب قبولیت کریں اورمجھ ہی پرایمان واعتقادرکھیں کہ شاید اس طرح راہ راست پرآجائیں۔ .
۳(سورہ بقرہ/آیت ۱۸۶ (
خداوندعالم عالم غنی مطلق ہے ،تمام زمین آسمان ،اوراس میں موجوداشیاء سب کچھ الله کی ملکیت ہیں مگرانسان ضعیف وناتواں ہے ،اسے جت نامل جائے پھربھی کم سمجھتاہے اوراپنے آپ کومحتاج ونیازمندمحسوس کرتاہے اورحقیقت بھی یہی ہے کہ انسان دنیاوآخرت کوخداسے طلب کرے ۔
جیسا کہ خداوندعالم قرآن کریم ارشادفرماتاہے:) >وَمِنْہُمْ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاآت نافِی الدُّنْیَاحَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارِ<(۱ ترجمہ:اوربعض کہتے ہیں کہ پروردگارا ہمیں دنیامیں بھی نیکی عطافرمااورآخرت میں بھی اورہم کوعذاب جہنم سے محفوظ فرما۔
. ۱(بقرہ/آیت ۲۰۱ (

دعاکے فضائل وفوائد
) قال امیرالمومنین علیہ السلام:احب الاعمال الی الله عزوجل فی الارض الدعاء.(۱ دعاخداوندعالم کے نزذیک روئے زمین پرسب سے بہترین عمل ہے ۔) عن ابی عبدالله علیہ السلام قال:علیک بالدعافانہ شفاء من کل داء.(۲ امام صادق فرماتے ہیں:میں تمھیں دعاکے بارے میں وصیت کرتاہوں کیونکہ دعاہرمرض کی دواہے۔
) قال امیرالمومنین علیہ السلام:ادفعواامواج البلاء بالدعاء قبل ورودالبلاء .(۳ امام علی فرماتے ہیں :بلاو ںٔ کی موجوں کوبلاؤں کے نازل ہونے سے پہلے دعاکے ذریعہ برطرف کردیاکرو۔
) قال رسول الله صلی الله علیہ والہ:لایردالقضاء الّاالدعاء.(۴ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:قضا کودعاکے علاوہ کسی دوسری چیزکے ذریعہ نہیں پلٹایاجاسکتاہے ۔

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۷۰) . ۱(مکارم الاخلاق/ص ۲۶۹ (. ۴)بحار/ج ۹۳ /ص ۲۹۶) . ۳(نہج البلاغہ/کلمات قصار ۱۴۶ (

) قال امیرالمو مٔنین علیہ السلام:الدعاء مفتاح الرحمة ومصباح الظلمة(۱ حضرت علی فرماتے ہیں:دعارحمت کی کنجی ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور(قبرکی) تاریکی کاچراغ ہے ۔) عن الصادق علیہ السلام :قال :ان الدعاء انفذ من سلاح الحدید .(۲ امام صادق فرماتے ہیں:دعاتیزدھاراسلحہ سے بھی زیادہ نافذہوتاہے ۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں نے اپنی خدومت میں موجودلوگوں سے فرمایا:کیاتمھیں ایسی چیزکی خبرکہ جوتمھیں تمھارے دشمنوں سے بچائے اورتمھارے لئے رزق کاانبارلگائے ،سب نے کہا:یارسول اللہ!ضروربیان کیجئے ،پس آنحضرت نے فرمایا:اپنے) پوردگارسے رات دن دعاکیاکروکیونکہ مومن کااسلحہ ہے۔(۳

. ۳)کافی /ج ۲/ص ۴۶۸) . ۲)مستدرک الوسائل/ج ۵/ص ۱۶۵) . ۱(الدعوات /ص ۲۸۴ (

زرارہ سے مروی ہے امام صادق نے مجھ سے فرمایا:کیاتمھیں ایسی چیزکی رہنمائی کروں کہ جس کے بارے میں پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)کوبھی استثنا نہیں کیاگیاہے ؟ میں نے عرض کیا:ہاں!ضروربیان کیجئے ،امام (علیه السلام) نے فرمایا:دعااس قضاوتقدیرالٰہی بھی کوواپسکردیتی ہے جوسختی کے ساتھ محکم ہوگئی ہے ،اس کے بعدامام (علیه السلام) نے مطلب کے واضح ہونے کے لئے دونوں ہاتھ کی اپنی انگلیوں کوانگلیوں اپس میں ڈال کر مضبوطی سے جکڑااورفرمایا:چاہے وہ تقدیرکالکھااسی طرح کیوں نہ مضبوط ہو۔ قال ابوالحسن موسی علیہ السلام :علیکم بالدعاء فان الدعاء للّٰہ والطلب الی اللّٰہ) یردالبلاء وقدقدّر وقضی ولم یبق الّاامضائہ ، فاذادعی اللّٰہ عزوجل وسئل صُرف البلاء صرفة .(۲ امام موسی کاظم فرماتے ہیں:تم دعائیں ضرورکیاکروکیونکہ خداوندعالم کی بارگاہ میں دعاکرنے اوراس سے طلب حاجت کرنے سے بلا ئیں ٹل جاتی ہیں وہ بلائیں کہ جوتقدیرمیں لکھی جاچکی ہیں اوران کاحکم بھی آچکاہومگرابھی نازل نہ ہوئی ہیں پس جیسے ہی اللہ کی بارگاہ میں دعاکی جاتی ہے اوراس سے طلب حاجت کی جاتی ہے تووہ مصیبت فوراًپلٹ جاتی ہے۔

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۷۰) . ۱(کافی /ج ۲/ص ۴۷۰ (

نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:خداوندعالم نے جت نے بھی نبی بھیجے ہیں ان سے فرمایاہے کہ: جب بھی تمھیں کسی کوئی رنج وغم پہنچے تومجھے پکارو،بیشک خداوندعالم نے اس نعمت(دعا) کومیری کوبھی عطاکیاہے کیونکہ قرآن کریم ارشادفرماتاہے: >اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُم < تم مجھ سے دعاکروتومیں قبول کروں گا۔

. بحارالانوار/ج ۹۰ /ص ۲۹۰

سیف تمارسے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے ہوئے سناہے:تم دعائیں کیاکرو؛کیونکہ دعاکے مانندکوئی بھی چیزخداسے قریب نہیں کرتی ہے ،کسی بھی چھوٹی حاجت کوچھوٹی سمجھ کرترک نہ کروبلکہ اس کے لئے بھی خداکی بارگاہ میں دعاکروکیونکہ جس کے اختیارمیں چھوٹی حاجتوں کوپوراکرناہے بڑی حاجتوں ____________) کوپوراکرنابھی اسی کے اختیارمیں ہے۔(۲

. ۲(کافی /ج ۱/ص ۴۶۷ (

معاویہ ابن عمارسے مروی ہے کہ میں امام صادق سے کہا:دوشخص ایک مسجدمیں داخل ہوئے ،دونوں نے ایک ہی وقت پرنمازپڑھی ،ایک ساتھ نمازسے فارغ ہوئے لیکن نمازکے بعدایک شخص نے قرآن کریم کی بہت زیادہ تلاوت کی اوردعابہت ہی کم کی مگردوسرے نے تلاوت کم اوردعابہت زیادہ کی ،ان دونوں میں کس کاعمل زیادہ بہترہے ؟امام (علیه السلام)نے فرمایا:دونوں کاعمل اچھااوربافضیلت ہے ،میں نے امام (علیه السلام) سے کہا:میں جانتاہوں کہ دونوں کہ کا عمل صالح ہے لیکن میں یہ جانناچاہتاہوں کہ کسکاعمل زیادہ فضیلت رکھتاہے؟امام (علیه السلام)نے فرمایا:کیاتم نے اس قول خداوندی کونہیں سناہے:) >اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاْخِرِیْنَ<(۱ ترجمہ:مجھ سے دعاکرومیں قبول کروں گااوریقیناًجولوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہونگے۔ اس کے بعدامام (علیه السلام)نے تین مرتبہ کہا:دعاافضل وبرترہے،دعاافضل وبرترہے ،دعاافضل وبرترہے اورفرمایا:کیادعاعبادت نہیں ہے؟اورکیادعامستحکم نہیں ہے ؟اورفرمایا:خداکی) قسم!دعامناسب ترہے، دعااورمناسب ترہے، دعامناسب ترہے۔(۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. ۲)تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۱۰۴) ۱(سورہ غافر/آیت ۶۰ (

دعاکے آداب وشرائط

۱۔معرفت خدا
ہم جس کی بارگاہ میں دعاکے لئے ہاتھ پھیلاتے ہیں اس کی معرفت رکھنابہت ضروری ہے اورجوخداکی جت نی معرفت رکھتاہوگاوہ اس سے ات ناہی زیادہ قریب ہوگااوراس کے خزانۂ رحمت سے ات ناہی زیادہ فیض حاصل کرے گااوراسی مقدارمیں اس کی دعاقبول ہوگی روایت میں آیاہے کہ کچھ لوگوں نے امام صادق سے سوال کیا:اے ہمارے مولا!ہماری دعائیں کیوں قبول نہیں ہیں؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا: لانّکم تدعون من لاتعرفونہ.
) اس لئے کہ تم جسے پکارتے ہواسے پہچانتے نہیں ہو۔(۱ عن النبی صلی اللہ علیہ قال:یقول اللہ عزوجل :من سئلنی وہویعلم انّی اضروانفع) استجیب لہ.(۲
رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)سے منقول ہے کہ:خدائے عزوجل ارشاد فرماتاہے:جوشخص یہ سمجھتے ہوئے مجھ سے کچھ مانگے کہ نفع ونقصان سب کچھ میرے ہاتھوں میں ہے تومیں اس کی دعاقبول کروں گا۔

. ۲)بحارالانوار____________/ج ۹۳ /ص ۳۰۵) . ۱(توحید/ص ۲۸۹ (

۲۔گناہوں سے دوری واستغفار

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسان جب کسی گناہ کوانجام دیتاہے توتہہ دل سے انجام دیتاہے اورانسان جیسے ہی گناہ کامرتکب ہوتاہے تو اس کے دل پرایک کالاداغ پڑجاتاہے اوروہ داغ صرف توبہ کے ذریعہ پاک ہوسکتاہے اورجت نازیادہ گناہوں کامرتکب ہوتارہے گاتواس داغ کی مقداربھی بڑھتی رہے گی اورپھراسے دورکرنانہایت مشکل ہے گناہ ایک ایسی چیزہے جوانسان کو خیروبرکت سے محروم کردیتی ہے، لہٰذاانسان کودعاکرنے سے پہلے استغفارکرناچاہئے کیونکہ گناہ ایک ایسی چیزہے جوانسان کی دعا قبول نہ ہونے کاسبب واقع ہوتی ہے جیساکہ ہم کلام امیرالمومنین حضرت علی دعائے کمیل میں پڑھتے ہیں:
اللّٰہمّ اغفرلی الذنوب التی تحبس الدعاء...فاسئلک بعزتک ان لایحجب دعائی سوءُ عملی وفعالی ۔
ترجمہ :بارالٰہا!میرے گناہوں کومعاف کردے جوکہ دعاکے مانع واقع ہوتے ہیں ...بارالٰہا!میں تیرے جلال وعزت کی قسم کھاتاہوں اورتجھ سے یہ چاہتاہوں کہ میری بدکرداری اوررفتاری کواپنی بارگاہ میں دعاکامانع قرارنہ دے ۔ قال علی علیہ السلام:المعصیة تمنع الاجابة. حضرت علی فرماتے ہیں:گناہ ایک چیزہے جوبارگاہ خداوندی میں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کاسبب واقع ہوتاہے ۔
. غررالحکم /ص ۳۲

۳۔صدقہ
جب کوئی شخص کسی عظیم ذات کی بارگاہ میں کوئی حاجت لے کرجاتاہے تواس تک پہنچنے کے لئے پہلے وہاں کے ملازم اوردربانوں کوکچھ دے کرخوش کرتاہے تاکہ آسانی سے اس تک رسائی ہوسکے اوراس کی حاجتیں پوری ہوجائیں لہٰذاانسان کوچاہئے کہ مالک دوجہاں سے کچھ مانگنے کے لئے پہلے اس کے دربان(فقراء ومساکین)کوصدقہ دے اوران کی مددکرے تاکہ حاجتیں پوری ہوجائیں ۔
امام صادق فرماتے ہیں کہ :جب بھی میرے والدکوکوئی پیش آتی تھی توزوال کے وقت آفتاب کے وقت اس حاجت کوطلب کرتے تھے پس جب بھی آپ کوکوئی حاجت ہوتی تھی تودعاسے پہلے صدقہ دیاکرتے تھے اوراپنے آپ کومعطرکرتے تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعدمسجدروانہ ہوتے تھے اورپھر جسچیزکی بھی حاجت ہوتی تھی اسے بارگاہ خداوندی سے طلب کرتے تھے۔
. عدۃ الداعی/ص ۴۸

۴۔طہارت
دعاکرنے والے کوچاہئے کہ دعاکرنے سے پہلے وضوکرے اس کے بعددورکعت نمازپڑھے اوربارگاہ خداوندی اپنی حاجتوں کوبیان کرے۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)حدیث قدسی فرماتے ہیں:حدیت قدسی شریف میں آیا ہے خدا وند متعال فرماتا ہے :اگر کسی شخص کی وضوباطل ہو جائے اوروہ وضونہ کرے تومجھ پر جفاکرتا ہے اور اگر کوئی شخص وضو کرے اور دورکعت نماز نہ پڑھے وہ بھی مجھ پر جفا کرتا ہے اور اگر کوئی شخص دورکعت نماز پڑھے اور مجھ سے اپنی حاجتوں کوبیان کرے اورکسی چیزکی درخواست کرے اب اگرمیں اسے وہ چیزعطانہ کروں جواس نے مجھ سے اپنے دین ودنیاکے بارے میں مجھ سے طلب کی ہے تومیں اس پرجفاکرتاہوں اور میں جفا کار پر ور دگار) نہیں ہوں ۔ (۳
. ۳(تہذیب الاحکام/ج ۴/ص ۳۳۱ (

۵۔دورکعت نماز
آپ نے گذشتہ میں ملاحظہ فرمایاکہ دعاکرنے سے پہلے وضوکی جائے اوردورکعت نمازپڑھی جائے اس کے بعدباگاہ خداوندی میں اپنی حاجتوں کوبیان کیاجائے ،اس حدیث کے علاوہ اوربھی احادیث ہیں کہ جن میں اس چیزکوبیان کیاگیاہے کہ نمازکے ذریعہ اللہ سے مددطلب کرواوراپنی حاجتوں کوبیان کرو۔ امام صادق سے مروی ہے کہ امام علی کے سامنے جب بھی کوئی ہوناک حادثہ ومشکل پیشآتی تھی تونمازکے ذریعہ پناہ لیتے تھے اوراس آیہ مُبارکہ کی تلاوت کرتے تھے:)
>وَاسْتَعِینُوابِالصَّبْرِوَالصَّلَاةِ<(۱)صبراورنمازکے ذریعہ مددطلب کرو۔(۲

. ۲)کافی /ج ۳/ص ۴۸۰) . ۱(سورہ بقرہ/آیت ۴۲ (

امام صادق فرماتے ہیں:جب بھی تمھیں دنیاوی مشکلوں میں سے کوئی مشکل پیش آئے توتم وضوکرواورمسجدمیں جاکردورکعت نمازپڑھو اورخداسے دعاکریں ،کیاتم نے اس قول خداوندی کونہیں سناہے:
) >وَاسْتَعِینُوابِالصَّبْرِوَالصَّلَاةِ<صبراورنمازکے ذریعہ مددطلب کرو۔(۲
. ۲(وسائل الشیعہ/ج ۵/ص ۲۶۳ (
روایت میں ایاہے :ایک دن جب نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)ایک شب نمازمغربین حضرت علیکے ہمراہ اپنی لخت جگرکے گھرتشریف لائے توگھرمیں کھانے پینے کاکوئی انتظام نہیں تھااورجوانان جنت کے سرداراامام حسن اورامام حسین +بھی دوروزسے بھوکے تھے جناب سیدہ نے باباکی زیارت کی اوراس کے بعدایک حجرے میں تشریف لے گئیں،مصلے پرکھڑے ہوکردو رکعت نماز پڑھی،اور سلام نماز پڑھنے کے بعد اپنے چہرہ مُبارک کو زمین پر رکھ کر بارگاہ رب العزت میں عرض کیا : پروردگا را! آج تیرے حبیب ہمارے گھر مہمان ہیں،اورتیرے حبیب کے نواسے بھی بھوکے ہیں پس میں تجھے تیرے حبیب اوران کی آل کاواسطہ دیتی ہوں کہ توہمارے لئے کوئی طعام وغذانازل کردے ، جسے ہم ت ناول کرسکیں اور تیرا شکر اداکریں۔ حبیب خدا کی لخت جگر نے جیسے ہی سجدہ سے سربلند کیاتوایک لذیذ کھانے کی خوشبوآپ کے مشام مبارک تک پہنچی ،اپنے اطراف میں نگاہ ڈالی تودیکھا کہ نزدیک میں ایک بڑاساکھانے کا طباق حاضر ہے جس میں روٹیاں اور بریاں گوشت بھرا ہوا ہے،یہ وہ کھاناتھاجو خدا ئے مہربان نے بہشت سے بھیجا تھا اور فاطمہ زہرا نے پہلے ایسا کھانا نہیں دیکھا تھا ،آ پ نے اس کھانے کواٹھاکردسترخوان پررکھااور پنجت ن پاک نے دستر خوان کے اطراف میں بیٹھ کر اس بہشتی کھانا کو ت ناول فرمایا ۔
روایت میں آیاہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے اپنی پارہ جگرسے پوچھا:اے میرے بیٹی ! یہ لذےذاورخوشبودار کھانا آپ کے لئے کہا ں سے آیا ہے ؟ بیٹی نے فرمایا: اے باباجان!) >هُوَمِنْ عِنْدِاللهِ اِنَّ الله یَرْزَقُ مَنْ یَشاَ ءُ بِغَیْرِحِسَا بِ.<(۱ یہ کھانا اللہ کی طرف سے آیا ہے خدا جسکو چاہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)نے اپنی لخت جگرسے مخاطب ہوکر فرمایا:تمھارایہ ماجراباالکل مریم اورذکریاجیساماجراہے اوروہ یہ ہے: >کُلَّمَادَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّاالْمَحْرَابَ وَجَدَعِنْدَهَارِزْقاً قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذا قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِاللهِ) اِنَّ اللهَیَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِحِسَاْبٍ.<(۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲)سورہ أل عمران/آیت ۳۷) . ۱(سورہ أل عمران/آیت ۳۷ (.

جب بھی حضزت زکریا (علیہ السلام)حضرت مریم (س)کی محراب عبادت میں داخل ہوتے تھے تو مریم کے پاس طعام وغذا دیکھا کر تے تھے اور پو چھتے تھے : اے مریم ! یہ کھانا کہاں سے آیاہے ؟ مریم(س)بھی یہی جواب دیتی تھیں: یہ سب خداکی طرف سے ہے بے شک خدا جسکو چاہے بے حساب رزق عطا کرتاہے . جنت سے کھاناناز ل ہونے میں دونوں عورتوں کی حکایت ایک جیسی ہے جس طرح نماز وعبادت کے وسیلہ سے حضرت مریم (س)کے لئے بہشت سے لذیذکھاناآتاتھااسی طرح جناب سیدہ کے لئے بھی جنت سے لذیذ اورخوشبودار غذائیں نازل ہوتی تھیں لیکن اس کوئی شک نہیں ہے کہ جناب سیدہ کا مقام تواس سے کہیں درجہ زیادہ بلندو با لا ہے حضرت مریم(س)صرف اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں لیکن جناب سیّدہ دونوں جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں ،جبرئیل آپ کے بچوں کوجھولاجھلاتے ہیں،گھرمیں چکیاں پیستے ہیں،درزی بن جاتے ہیں اسی لئے آپ کوسیدۃ نساء العالمین کے لقب سے ________ یادکیاجاتاہے۔

وہ خاتون جودوجہاں کی عورتوں کی سردارہو،وہ بچے جوانان جنت کے سردار ہوں، وہ گھرکہ جس میں میں فرشے چکیاں پیستے ہوں،جن بچوں کوجبرئیل جھولاجھلاتے ہیں،خداوندعالم اس گھرکے افرادکو کس طرح فاقہ میں رہنے دے سکتاہے، ہم تویہ کہتے ہیں کہ خداوندعالم انھیں کسی صورت میں فاقہ میں نہیں دیکھ سکتاہے بلکہ یہ فاقہ فقط اس لئے تھے کہ خداوندعالم اس گھرافرادکے مقام ومنزلت کوبتاناچاہتاتھاورنہ مال ودولت توان ہی کی وجہ سے وجودمیں آیاہے ،یہ تووہ شخصیت ہیں کہ اگرزمین پرٹھوکرماریں تووہ سوناچاندی اگلنے لگے .

۶۔نیت وحضورقلب

انسان جس چیزکوخداسے طلب کررہاہے اس کادل میں ارادہ کرے اوردعاکرنے کویہ معلوم ہوناچاہئے کہ وہ کیاکہہ رہاہے یعنی اس کے قلب کوزبان سے کہی جانے والی باتوں کی اطلاع ہونی چاہئے اورنیت میں سچائی بھی ہونی چاہئے . نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)حضرت علی سے وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) یاعلی .لایقبل اللہ دعاء قلب ساہٍ.(۱ اے علی!خداوندعالم ہراس دعاکوجودل غافل اوربے توجہی کے ساتھ انجام دی جاتی ہے مستجاب نہیں کرتاہے۔) قال امیرالمو مٔنین علیہ السلام:لایقبل اللہ دعاء قلب لاہ.(۲ حضرت علی فرماتے ہیں:خداوندعالم دل مضطرب وغافل کی دعاقبول نہیں کرتاہے۔ امام صادق فرماتے ہیں جب کوئی بندہ صدق نیت اوراخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارے ،جیسے ہی وہ اپنے اس عہدوپیمان کووفاکرتاہے تواس کی دعامستجاب ہوجاتی ہے اورجب کوئی بندہ نیت واخلاص کے بغیراللہ کوپکارتاہے تواس کی دعامستجاب نہیں ہوتی ہے ،کیاتم نے قرآن کریم میں اس قول خداوندی کونہیں پڑھاہے؟کہ جسمیں وہ فرماتاہے: >اَوْفُوْا بِعَہْدِیْ اُوْفِ بِعَہْدِکُمْ<(۳) تم ہمارے عہدکوپوراکروہم تمھارے عہدکوپوراکریں گے،اس کے بعدامام (علیہ السلام) فرماتے ہیں:جس نے عہدخداکوپوراکیاخدابھی اس کے) عہدکوپوراکرے گا . (۴

----

۲)کافی/ج ۲/ص ۴۷۳) . ۱(من لایحضرہ الفقیہ /ج ۴/ص ۳۶۷ (.
۴)سفینۃ البحار/ج ۱/ص ۴۹۹) . ۳(سورہ بقرہ /آیت ۴۰ (.

سلیمان ابن عمروسے مروی ہے :میں نے امام صادق کویہ فرماتے سناہے:خداوندعالم بے توجہی کے ساتھ کی جانے والی دعاقبول نہیں کرتاہے،پس جب بھی تم دعاکروتواپنے قلب) خداکی طرف متوجہ رکھواوریہ یقین رکھوکہ تمھاری دعاضرورقبول ہوگی۔(۱

۷۔زبان سے

خداوندعالم ہرشخص کے حال دل سے آگاہ ہے ،وہ بغیرمانگے بھی عطاکرسکتاہے لیکن وہ اپنے بندہ کی زبان سے دعاکوسنناز یادہ پسندکرتاہے،لہٰذا بہترہے کہ انسان اپنی دعاوحاجت کودل کے علاوہ زبان سے بھی اداکرے . عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ اللہ تبارک وتعالیٰ یعلم مایریدالعبداذادعاہ ولکن یحبّ) اَن یبث الیہ الحوائج فاذادعوت فسم حاجتک۔(۲

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۷۶) . ۱(کافی /ج ۲/ص ۴۷۳ (

امام صادق فرماتے ہیں:جب کوئی بندہ دعاکرتاہے توخداوندعالم دعاکرنے والوں کی حاجتوں سے باخبررہتاہے مگراس چیزکودوست رکھتاہے کہ بندہ اپنی حاجتوں کوزبان سے بھی ذکرکرے،پسجب بھی تم دعاکرواپنی حاجتوں کوزبان سے بیان کرو۔

۸ہاتھوں کوآسمان کی جانب بلندکرنا
مستحب ہے کہ دعاکرتے وقت دونوں ہاتھوں کوچہرہ اورسرکے سامنے تک بلندکریں اوردونوں ہتھیلیوں کوآسمان کی جانب قراردیں۔ عن حسین بن علی علیہماالسلام قال:کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، یرفع یدیہ) اذاابتہل ودعاکمایستطعم المسکین۔(۱
روایت میں آیاہے کہ پیغمبراکرم (صلى الله عليه و آله)اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعااورگریہ وزاری کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کواس طرح بلندکرتے تھے جیسے کوئی مسکین وبے چارہ کسی کے سامنے کھانے کے لئے ہاتھ پھیلاتاہے ۔
امیرالمومنین فرماتے ہیں:جب بھی تم میں کوئی شخص نمازسے فارغ ہوتواپنے دونوں ہاتھوں کوآسمان کی طرف بلندکرے اوردعاکرے ابن سبانے عرض کیا:یاامیرالمومنین!کیاخداسب جگہ موجودنہیں ہے(پھرآسمان کی طرف ہاتھ بلندکرکے دعاکرنے کی وجہ کیاہے)؟امام(علیہ السلام) نے فرمایا:کیاتم نے اس آیہ مبارکہ نہیں پڑھی ہے:
>وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَاتُوعَدُوْنَ< اورآسمان میں تمہاراززق ہے اورجن باتوں کاتم سے وعدہ کیاگیاہے سب کچھ موجودہے ۔
. سورہ ذاریات/آیت ۲۲ . من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۲۵

۹۔اظہارذلت وتضرع
دعاکرنے والے کوچاہئے کہ اپنے آپ کواللہ کی بارگاہ میں ذلیل وحقیراورمحتاج شمارکرے اورعظمت پردگارکے سامنے اپنی حاجتوں کوناچیزشمار کرے اوردعاکرنے والے کوچاہئے کہ اپنے آپ کو اس قدریادخدامیں غرق کرے کہ جب جسم پر تضرع وگریہ کی حالت پیداہوجائے تواس وقت دعاکرے اوراپنی حاجتوں کوبیان کرے۔
) عن ابی عبداللہ علیہ السلام:اذارقّ احدکم فلیدع فانّ القلب لایرقّ حتیٰ یلخُص.(۲ جب تمہارے جسم پررقت طاری ہوجائے تودعاکروکیونکہ دل پررقت اسی وقت طاری ہوتی ہے جب وہ خداکے لئے خالص ہواوراس کی جانب متوجہ ہوجائے

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۷۷ ۔مکارم الاخلاق/ص ۲۷۱) . ۱(مکارم الاخلاق/ص ۲۶۸ (

۱۰ ۔ بسم اللہ کے ذریعہ آغاز

انسان جب بھی بارگاہ خداوندی میں دعاکے لئے ہاتھ بلندکرے اوراوراپنی حاجتوں کوبیان کرے توسب سے پہلے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم “کہے اسکے بعداپنی حاجتوں کوبیان کرے پیغمبراکرم (صلى الله عليه و آله)فرماتے ہی:جس دعاکو”بسم اللہ الرحمن الرحیم”کے) ذریعہ شروع کیاجاتاہے تو وہ واپسنہیں ہوتی ہے بلکہ مقبول واقع ہوتی ہے ۔(۱

۱۱ ۔ حمدوثنائے الٰہی
دعاکرنے والے کوچاہئے کہ دعاکرنے پہلے اپنے رب کوراضی وخوشنودکرے یعنی اس کی تسبیح اور حمدوثنا کرے اوراپنے گناہوں کی معافی مانگے اس کے بعداپنی حاجتوں کوبیان کرے
حارث ابن مغیرہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے ہوئے سناہے: ایّاکم اذاارادا‌حدکم ان یسئل من ربّہ شیئاًمن الحوائج الدنیاوالآخرة حتی یبدء بالثناء علی) اللہ عزوجل والمَدحَ لہ والصلاة علی النبی ثمّ یسئل اللہ حوائجہ۔(۲ تم میں جوشخص بھی حوائج دنیاوآخرت میں سے کسی چیزکواللہ سے طلب کرے تواسے چاہئے کہ دعاکرنے سے پہلے خدائے عزوجل کی مدح وثناکرے اورنبی اکرم (صلى الله عليه و آله)اوران کی آل اطہارپردرودبھیجے اس کے بعداپنی حاجتوں کوخداکی بارگاہ میں طلب کرے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۸۴) . ۱(بحارالانوار/ج ۹۰ /ص ۳۱۳ (

امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص دس مرتبہ”یاالله یاالله” کہتاہے توخداوندعالم اپنے اس بندہ سے کہتاہے :اے میرے بندے !میں حاضرہوں ،تواپنی حاجت تومجھ سے بیان کر۔
. کافی /ج ۲/ص ۵۱۹
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص دس مرتبہ”یارب یارب” کہتاہے توخداوندعالم اپنے اس بندہ سے کہتاہے :اے میرے بندے !میں حاضرہوں ،تواپنی حاجت تومجھ سے بیان کر۔
. کافی /ج ۲/ص ۵۲۰
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص ایک نفس میں چندمرتبہ ”یاربِّ یاالله”کہتاہے توخداوندعالم اپنے اس بندہ سے کہتاہے :اے میرے بندے !میں حاضرہوں ،تواپنی حاجت تومجھ سے بیان کر۔
. کافی /ج ۲/ص ۵۲۰
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص ہرنمازواجب کے بعدحالت تورک سے خارج ہونے سے پہلے تین مرتبہ ”استغفرالله الذی لاالہ الّاہوالحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ”کہے توخداوندعالم اسے تمام گناہوں کوبخش دیتاہے خواہ اس کے گناہ سمندرکے جھاگ کے برابرہی کیوں نہ ہوں۔
. کافی /ج ۲/ص ۵۲۱

۱۲ ۔ توسل بہ معصومین
اگرکسی غلام سے کوئی خطاہوجائے تووہ اپنی خطاکومعاف کرانے کے لئے کسی ایسے شخص کاسہارالیتاہے کہ جوبادشاہ سے بہت زیادہ قریب ہواوردوست بھی ہواورخودبادشاہ بھی اسے دوست رکھتاہوکہ جس کے کہنے پربادشاہ اسے معاف کرسکتاہو ،اسی طرح اگرکوئی شخص کسی چیزکامحتاج اورضرورتمندہے توکسی بے نیازکادروازہ کھٹکھٹانے کے لئے کسی ایسی ذات کاسہارالےتاہے جواس مالدارکاقریبی دوست ہوکہ جس کے کہنے سے مرادپوری ہوجائے گی ،بس اسی طرح خداتک پہنچنے اوراس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اوراس سے اپنی حاجتوں کے پوراکرنے کے لئے ایسی ذوات مقدسہ کوسہارااوروسیلہ قرارضروری ہے جوالله تبارک وتعالیٰ سے بہت زیادہ قریب ہوں اوروہ انھیں اپناحبیب سمجھتاہو،الله تک پہنچنے کے لئے کسی ذات کووسیلہ قراردینے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ خداوندعالم قرآن کریم میں ارشادفرماتاہے:) >یٰاَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوْااتَّقُوْاالله وَابْتَغُوْااِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ >(۱
ترجمہ:اے ایمان والو!الله سے ڈرواوراس تک پہنچنے کاوسیلہ تلاش کرو
. ۱(سورہ مٔائدہ/آیت ۳۵ (
اس آیہ مٔبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ الله تک پہنچنے کے لئے اوراس سے کوئی چیزطلب کرنے کے لئے کسی کووسیلہ قراردیناضروری ہے کہ جن کے وسیلے سے ہماری توبہ قبول ہوجائے اوربگڑی ہوئی قسمت سنورجائے اورجسچیزکی تمناہے وہ بھی حاصل ہوجائے معصومین وہ ذوات مقدسہ ہیں جوالله تبارک وتعالیٰ سے بہت زیادہ قریب ہیں، پروردگار ان کی بات کونہیں ٹال سکتاہے ،یہ زمین وآسمان ،آفتاب وماہتاب،چاند اور ستارے، دریا وسمندر...شب کچھ انھیں کے طفیل سے قائم ہیں گویایہ پوری دنیاانھیں کی وجہ سے قائم ہے ،اب اگرکوئی شخص الله کوراضی کرناچاہتاہے توپہلے انھیں راضی کرے جسے پروردگاراپنی مرضی فروخت کر چکاہو
اگرکوئی شخص اللهسے کسی چیزکوطلب کرناچاہتاہے تونبی اکرم (صلی الله علیه و آله)اورآئمہ اطہار کوواسطہ قرادیناچاہئے ،یہی وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کے وسیلے سے امت نجات پاسکتی ہے ،ان کے وسیلہ کے بغیرنہ کوئی حاجت پوری ہوسکتی ہے اورنہ کسی کوروزقیامت نجات مل سکتی ہے ،یہی وہ ذوات مقدسہ ہیں کہ جن کے واسطے سے آدم (علیه السلام)کی توبہ قبول ہوئی ،ہابیل (علیه السلام)کی نذرقبول ہوئی ،کشتی نوح (علیه السلام)میں سوارتمام لوگوں نے نجات پائی ،یونس (علیه السلام) مچھلی کے پیٹ سے باہرآئے، ابراہیم (علیه السلام)کے لئے آتش نمرودگلزارہوئی ،اسماعیل (علیه السلام)قربان ہونے سے بچ گئے ،موسیٰ (علیه السلام)کے لئے دریامیں راستہ بنا۔ معصومین کووسیلہ قراردینے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے: امام حسن عسکری سے منسوب “ تفسیرامام عسکری ”میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک دن جب سلمان فارسی قوم یہودکے پاس گذرے توان سے کہا:کیامیں تمھارے پاس بیٹھ سکتاہوں اورتم سے وہ بات بتاسکتاہوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جوآج ہی میں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کی زبان مبارک سے سنی ہے؟ان لوگوں نے کہا:ضروربیان کیجیے ،سلمان فارسی اس قوم کے دین اسلام سے حرص رکھنے اوران اصرارکرنے کی وجہ سے بیٹھ گئے اورکہا: میں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کویہ فرماتے ہوئے سناہے: خداوندعالم فرماتاہے :اے میرے بندو!کیاایسانہیں ہے کہ جب بھی کوئی شخص تمھارے پاس کوئی حاجت لے کرآئے توتم اسے اس وقت پورانہیں کرتے ہوجب تک کہ وہ کسی ایسے شخص کوواسطہ قرارنہ دے جوتمھیں مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے اورشفیع وواسطہ کے ذریعہ حاجتوں کوپوراکیاجاتاہے؟

جان لو!میری مخلوق میں وہ ذات کہ جومجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اورجومیرے نزدیک سب سے زیادہ افضل ہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ) اوران بھائی علی اوران کے بعداوران کے بعدآئمہ اطہار ہیں جومجھ تک پہنچنے کاوسیلہ اورواسطہ ہیں اب تم جوشخص بھی کوئی حاجت رکھتاہے جواس کے لئے فائدہ مندہو، یا مشکل میں گرفتارہے تواس حاجت پوراہونے اوراس مشکل کے برطرف ہونے کے لئے چاہئے کہ دعاکرے اورحضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)اوران کی آل پاک کوواسطہ قرار دے طلب کروتاکہ میں تمھاری حاجت کوپوراکروں اورمشکل کوبرطرف کروں، یادرکھو! میری بارگاہ میں ان عظیم ذوات مقدسہ کے وسیلے سے حاجتوں کوپوراکرناان سے بہترہے جوتم اپنی حاجتوں کوپوراکرنے کے) لئے اپنے محبوب ترین شخص کوواسطہ قرار دیتے ہو۔(۱

داو دُرقی سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کوسناہے جب آپ دعاکرتے تھے تواپنی دعامیں خداکے لئے پنجتن پاک یعنی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ)اورامیرالمومنین) اورفاطمہ زہرااورحسن اورحسین کوواسطہ قراردیاکرتے تھے ۔(۲

----

۱)تفسیرامام حسن عسکری /ص ۶۸ (. ۲)وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۱۱۳۹) .

۱۳ ۔ صلوات برمحمدوآل محمد

اگرکوئی بندہ اس چیزکی تمنارکھتاہے کہ اس کی بارگاہ خداوندی میں قبول ہوجائے تودعاسے پہلے اوربعدمیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اوران کی آل اطہار کوواسطہ قراردے اوران پردرودوسلام بھیجے،اوران ذوات مقدسہ پراللہ تبارک وتعالیٰ بھی درودوسلام بھیجتاہے اوراس کے ملائکہ بھی ،جیساکہ قرآن میں ارشادباری تعالیٰ ہے:) <اِنَّ اللهَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیْ یَااَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوْاصَلُّوْاعَلَیْہِ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْمًا.>(۱ ترجمہ:بیشک اللہ اوراس کے ملائکہ رسول پرصلوات بھیجتے ہیں تواے صاحبان ایمان!تم بھی ان پرصلوات بھیجتے رہواورسلام کرتے رہو۔

امام صادق سے روایت ہے کہ :ایک دن رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے امام علیسے عرض کیا:اے علی!کیاتم نہیں چاہتے کہ میں تمھیں کوئی خوشخبری دوں؟عرض کیا:آپ پرمیرے ماں باپ پرقربان جائیں ،آپ توہمیشہ مجھے خوشخبری دیتے رہتے ہیں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)نے فرمایا:مجھے ابھی جبرئیل نے ایک خوشخبردی ہے ،علینے عرض کیا:وہ کیاہے مجھے بھی بتائیے ؟آنحضرت نے فرمایا:مجھے خبردی گئی ہے کہ میری امت میں سے جب کوئی شخص مجھ پردرودبھیجتاہے اوراس کے ساتھ میری آل پردرودبھیجتاہے توآسمان کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اورملائکہ اس پرسترمرتبہ صلوات بھیجتے ہیں اوراگروہ گناہگارہوتاہے تواس کے گناہ درخت سے پتوں کے مانندگرجاتے ہیں اورخداوندعالم اس بندے سے کہتاہے :"لبیک یاعبدی وسعدیک"اوراپنے ملائکہ سے کہتاہے:تم میرے اس بندے پرسترصلوات بھیجو،(نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:) میں اس پرسات سومرتبہ صلوات بھیجتاہوں لیکن اگرمیرے ساتھ میری آل پرصلوات نہیں بھیجتاہے تواس کے اورآسمان کے درمیان سترحجاب واقع ہوجاتے ہیں اورخداوندعالم اس کے جواب میں کہتاہے: "لالبیک ولاسعدیک"اوراپنے ملائکہ کوحکم دیتاہے :اے میرے ملائکہ !اس کی دعااس وقت تک کوآسمان پرنہ لاناجب تک کہ یہ میرے رسول کی آل پرصلوات نہ بھیجے (نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:)مجھ پردرودبھیجنے والاشخص جب تک میری آل پردرودوسلام نہیں بھیجتاہے) اس وقت رحمت خداسے محروم رہتاہے۔(۳

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:لایزالُ الدعاء محجوباً حتی یصلی علیٰ محمدوآل) محمد.(۲

امام صادق فرماتے ہیں:یہ ثابت ہے کہ جب تک محمدوآل محمدپرصلوات نہ بھیجی جائے تودعاپردہ میں رہتی ہے (اوروہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداتک نہیں پہنچتی ہے)۔

----

۳)امالی/ص ۶۷۶ ۔ثواب) . ۲)کافی/ج ۲/ص ۴۹۱) . ۱(سورہ أحزاب/آیت ۵۶ (. الاعمال/ص ۱۵۷

۱۴ ۔خفیہ دعاکرنا

دعاکے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جب بھی کوئی دعاکرے اوربہترہے کہ ت نہائی اورخلوت میں بے نیازکی بارگاہ میں دست نیازبلندکرے اورریاجیسی بیماری سے دوررہے ،وہ لوگ جواپنے آپ کے متقی وپرہیزگارہونے کااظہارکرتے ہیں اوران کے دل میں ریاکاری کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتاہے توخداوندعالم ایسے لوگوں کی دعاقبول نہیں کرتاہے عن ابی الحسن الرضاعلیہ السلام قال:دعوة العبدسرّاًدعوة واحدة تعدل سبعین دعوة) علانیة۔(۱

امام علی رضا فرماتے ہیں:بندہ کات نہائی میں ایک دعاکرناظاہری وعام طورسے کی جانے والی ستردعاؤں کے برابر ہے۔

لیکن اگرانسان کادل ریاکاری سے پاک ہے اورحقیقت میں اپنے آپ کو پروردگارکی بارگاہ میں ذلیل وحقیرشمارکرتاہے ہوتوبہترہے کہ مومنین میں سے ایک شخص دعاپڑھے اورسب لوگ ”آمین“ کہیں یاسب مل کرایک ساتھ دعاپڑھیں۔

۱۵ ۔ اجتماعی طورسے دعاکرنا

مستحب ہے کہ نمازجماعت کے بعدسب لوگ ایک ساتھ مل کردعاکریں ،یاامام جماعت یاکوئی دوسراشخص دعاکرے اورسب آمین کہیں امام صادق فرماتے ہیں :ہمارے پدربزرگوارکوجب بھی کوئی مشکل پیش آتی تھی) توعورتوں اوربچوں کوجمع کرکے دعاکرتے تھے اورسب آمین کہتے تھے۔(۲

. ۲)کافی/ج ۲/ص ۴۸۷) . ۱(کافی/ج ۲/ص ۴۷۶ (

امام صادق فرماتے ہیں:اگرچالیس لوگ ایک جگہ جمع ہوکردعاکریں تو یقیناًخداوندعالم ان دعاؤں کومستجاب کرتاہے ،اگرچالیس لوگ جمع نہ ہوسکیں بلکہ چارشخص جمع ہو ں توہرشخص دس مرتبہ خداوندمتعال کوکسی حاجت کے لئے پکارے توخداان کی دعاقبول کرتاہے ،اگرچارشخص جمع نہ ہوسکیں توایک ہی شخص چالیس مرتبہ اللہ کوپکارے(یعنی چالیس مرتبہ) ”یااللہ“کہے)تویقیناًخدائے عزیزوجباراسکی دعاکومستجاب قراردے گا۔(۲

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:مااجتمع اربعة قط علیٰ امرواحد ، فدعوا(اللہ)الّاتفرقواعن) اجابة.(۳

امام صادق فرماتے ہیں:اگرچارشخص دعاکے لئے جمع ہوں اورایک ساتھ مل کررب العزت کی بارگاہ میں کوئی دعاکریں ،اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے سے جداہوں وہ دعاقبول ہوچکی ہوتی ہے ۔

. ۳)کافی/ج ۲/ص ۴۸۷) . ۲(کافی/ج ۲/ص ۴۸۷ (

۱۶ ۔ پہلے اپنے دینی بھائیوں کے لئے دعاکرنا

جب انسان رب کریم کی بارگاہ میں کوئی حاجت طلب کرناچاہتاہے اوراپنے رنج وغم کوبیان کرناچاہتاہے تواسے چاہئے کہ اپنے رنج وغم کے ساتھ دوسروں کے رنج وغم کوبھی یادرکھے بلکہ بہتریہ ہے کہ پہلے اپنے دینی بھائیوں کے لئے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعاکرے کیونکہ جوشخص دوسروں کے لئے دعاکرتاہے توخداوندعالم اس کی دعاکوقبول کرتاہے اوراپنے فرشتوں سے کہتاہے :دیکھو!میرے اس بندے کواپنے رنج وغم کے ساتھ دوسروں کارنج وغم بھی یادہے ،یہ خوداپنے لئے جس چیزکی تمنارکھتاہے اسے دوسروں کے لئے بھی دوست رکھتاہے لہٰذاخداوندعالم اس دعاکوقبول

کرلیتاہے عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من قدم اربعین رجلامِن اِخوانہ فدعالہم ثمّ دعالنفسہ) استجیب لہ فیہم وفیہ.(۱
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص چالیس مومنوں کواپنے اوپرمقدم رکھے اورپہلے ان کے لئے دعاکرے، اس کے بعداپنے لئے تواس کی دعاان کے لئے بھی اوراپنے لئے بھی مستجاب ہوگی۔

. ۱(من لایحضرہ ا لفقیہ/ج ۲/ص ۲۱۲ (

امام موسیٰ کاظمنے اپنے آباء سے نقل کیاہے کہ حضرت فاطمہ زہرا جب دعاکرتی تھیں تو تمام اہل ایمان مردوعورتوں کے لئے دعاکرتی تھیں اوراپنے لئے کوئی دعانہیں کرتی تھیں ، آپ سے پوچھا گیا:اے دختررسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ)!کیاوجہ ہے کہ آپ لوگوں کے لئے) دعائیں کرتی ہیں مگراپنے لئے کوئی دعانہیں کرتی ہیں؟فرمایا:پہلے پڑوسی پھراپناگھر۔(۱ امام حسن فرماتے ہیں:میری والدہ حضرت فاطمہ زہرا پوری رات محراب عبادت میں پیروں پہ کھڑی رہتی تھیں اورمرتب رکوع وسجودمیں رہتی تھیں یہاں تک صبح نمودارہوجاتی تھی اورمیں اپنے کانوں سے سنتاتھاکہ آپ مومنین ومومنات کے لئے دعاکرتی اوران کانام بھی لیاکرتی تھیں اوران کے لئے کثرت سے دعائیں کرتی تھیں،ایک دن میں نے اپنی والدہ سے کہا:جسطرح آپ دوسروں کے لئے دعاکرتی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتی ہیں؟توآپ نے فرمایا: یابنیَّ! اوّل الجارثمّ الدار.
) اے میرے بیٹا!دوسرے ہم پرمقدم ہیں ؛پہلے ہمسایہ پھراپناگھر۔(۲

. ۲)علل الشرائع /ج ۱/ص ۱۸۲) . ۱(علل الشرائع /ج ۱/ص ۱۸۲ (

امام باقر اس آیہ مُبارکہ(۱)کے بارے میں فرماتے ہیں:جومومن اپنے دینی بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعاکرتاہے توخدااپنے فرشتوں کوحکم دیتاہے :تم سب آمین کہو،اورخداوندعالم بھی جوکہ عزیزوجبّار ہے) کہتاہے کہ :میں تجھے اسی کے مثل عطاکرتاہوں جیساتواپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتاہے ۔(۳ ۱(ترجمہ:اورجولوگ ایمان لائے اورانھوں نے نیک اعمال کئے وہی دعوت الٰہی کوقبول (. کرتے ہیں اورخدااپنے فضل وکرم سے ان کے اجرمیں اضافہ کردیتاہے،سورہ شوریٰ /آیت ۲۵

. ۳)کافی/ج ۲/ص ۵۰۷ (

امام علی بن الحسین فرماتے ہیں:جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کے لئے غائبانہ طورسے دعاکرتاہے یااسے اچھائی سے یادکرتاہے توملائکہ اس مومن سے کہتے ہیں:تواپنے بھائی کے لئے ایک بہت اچھابھائی ہے ،جبکہ وہ تیری نظروں سے غائب ہے اورتواس کاذکرخیرکررہاہے اوراس کے حق میں دعاکررہاہے ،خداوندعالم بھی تجھے اس کادوبرابرعطاکرتاہے جوتونے اپنے بھائی کے لئے طلب کیاہے اوردوبرابراس کے بدلہ میں جوتونے) اپنے بھائی کاذکرخیرکیاہے۔(۱
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ دعاء المرء لاخیہ بظہرالغیب یدرّالرزق ویدفع) المکروہ۔(۲
امام صادق فرماتے ہیں:کسی شخص کااپنے دینی بھائی کے لئے غائبانہ طورسے دعاکرنے سے اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے اوربلائیں دورہوتی ہے۔

. ۲)کافی/ج ۲/ص ۵۰۷) . ۱(کافی/ج ۲/ص ۵۰۸ (

۱۷ ۔ دعامیں رکھناعمومیت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعاکرنے والے کوچاہیے کہ اپنی دعاؤں میں عمومیت رکھے اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں جسچیزکوطلب کرے اسے سب کے لئے طلب کرے اوربہترہے کہ انسان دعاؤں میں جمع کی لفظیں استعمال کرے ،خداوندعالم قرآن کریم میں اپنے بندوں کویوں تعلیم دیتاہے کہ اپنی عبادتوں،اوردعاؤں میں دوسروں کواپنے ساتھ شریک رکھو اوراس طرح دعاکرو: >اِیّاکَ نَعْبُدُ وَاِیّاکَ نَسْتَعِیْنُ ، اِہدِنَاالصِّراطَ الْمُسْتَقِیْمِ<
پروردگارا!ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اورتجھ سے مددمانگتے ہیں،توہمیں راہ راست کی ہدایت فرما۔
دعاکوعمومیت قراردینے کے لئے چندروایت ذکرہیں:) قال رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم:اذادعااحدکم فلیعمّ فانّہ اَوجب للدعاء.(۱ رسول خدا (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:تم میں جب بھی کوئی شخص خداکی بارگاہ میں دعاکرے تواپنی دعاکو عمومیت قرار دے اورتمام مسلمانوں کیلئے دعائیں کرے کیونکہ اس طرح دعاکرنے سے خداتمھاری دعاکو بہت جلدمستجاب کرتاہے۔ امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص روزانہ پچیس مرتبہ " اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِلْمُو مِنِیْنِ وَالْمُو مِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" کہتاہے خداوندعالم ہرمومن ومومنہ کے برابر جواس دنیاسے رحلت کرگئے اورقیامت آنے ہر مومن ومومنہ کے برابرایک حسنہ لکھتاہے اوراس کے نامہ أعمال سے) گناہ کوپاک کردیتاہے اورایک درجہ اس کامقام بلندکرتاہے۔(۲

. ۱(کافی/ج ۲/ص ۴۸۷ (. ۲)امالی(شیخ صدرق)/ص ۴۶۲)

عن صفوان بن یحییٰ عن ابی الحسن علیہ السلام انہ کان یقول:من دعالاخوانہ من) المومنین والمو مٔنات والمسلمین والمسلمات وکّل اللہ بہ عن کل ملکایدعوالہ.(۱ صفوان ابن یحییٰ سے مروی ہے امام علی رضا فرماتے ہیں:جوشخص مومن مردوعورت اورمسلمان مردوعورت کے لئے دعاکرتاہے توخداوندعالم ہرمومن کے بدلے میں ایک فرشتہ موکل کرتاہے تاکہ وہ اس دعاکرنے کے لئے دعاکرے ۔ عن صفوان بن یحییٰعن ابی الحسن علیہ السلا قال:مامن مومن یدعوللمومنین والمو مٔنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات الّاکتب اللہ بعدد کل مومن ومومنۃ حسنۃ منذبعث) اللہ آدم الی یوم ان تقوم الساعۃ .(۲
صفوان ابن یحییٰ سے مروی ہے امام علی رضا فرماتے ہیں:جوشخص مومن مردوعورت اورمسلمان مردوعورت کے لئے دعاکرتاہے چاہے وہ مردہ ہوں یازندہ توخداوندعالم حضرت ادم کے زمانہ سے روزقیامت تک پیداہونے والے ہرمومن اورمومنہ کے بدلہ میں ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں درج کرتاہے ۔

. ۲(ثواب الاعمال/ص ۱۶۱)(۱(

نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:ہروہ مومن جودوسرے مومن مردوعورت کے لئے دعاکرتاہے توخداوندعالم اس شخص کوہروہ چیزعطاکرتاہے جواس نے ان مومن مردوعورت کے لئے طلب کیاہے جواول دہرآج تک رحلت کرگئے ہیں اورہراس چیزکوعطاکرتاہے جواس نے ان مومن مردوعورت کے لئے طلب کیاہے جوروزقیامت تک آنے والے ہیں،روزقیامت جب اس بندہ کوجہنم کی طرف روانہ کیاجائے گاتومومن ومومنات خداوندمتعال ___________سے کہیں گے:اے پروردگار!یہ تووہ شخص ہے جوہمارے حق میں دعائیں کرتاتھاپس ہم تجھ سے اسے کے بارے میں شفاعت کرتے ہیں،پسخداوندعالم ان کی شفاعت کوقبول کرے اوروہ آتشجہنم سے نجات پاجائے گا۔
. کافی /ج ۲/ص ۵۰۸

۱۸ ۔ دعابرائے استجابت دعا
دعاکرنے کے بعداپنی دعاکے قبول ہونے کے بارے میں دعاکرناچاہئے اوریہ کہاجائے :"ربّناوتقبّل دعاء". تمام انبیاء واولیاء کایہی طریقہ رہاہے کہ وہ اپنی دعاؤں کے بعد"ربّناوتقبّل دعاء"کہاکرتے تھے
حضرت ابراہیم بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:) >رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَاوَتَقَبَّلْ دُعَاءِ <(۱ ترجمہ: پروردگارا!مجھے اورمیری ذریت کونماز قائم کرنے والوں میں قراردے اور اے پروردگار!تومیری دعاء کوقبول کرلے۔

۱۹ ۔ دعاکے قبول ہونے پریقین واعتقاد رکھنا
دعاکرنے کرنے والے کوچاہئے کہ وہ دعاپریقین واعتقادرکھتاہے اوراس کے قبول ہونے پربھی یقین رکھتاہوکا،وہ لوگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جودعاپراعتقاد نہیں رکھتے ہیں اوراپنی دعاؤں کے قبول ہونے کی کوئی امیدنہیں رکھتے ہیں یعنی یقین واعتقادکے ساتھ دعانہیں کرتے ہیں بلکہ ناامیدی کے ساتھ دعااورتوبہ کرتے ہیں اوراپنے گناہوں کے معاف ہونے کی کوئی امیدنہیں رکھتے ہیں توخداوندعالم ایسے لوگوں کی دعاوتوبہ کوہرگزقبول نہیں کرتاہے ناامیدی ایک گناہ عظیم اور شیطانی وسوسہ ہے لہٰذاانسان کوچاہئے اپنے آپ کوناامیدی کی راہ سے باہرنکالے اورشیطانی وسوسہ کودورکرے بلکہ ضروری ہے کہ انسان خوش گمانی رکھے اوراپنی نمازودعااورتوبہ کے قبول ہونے کی امیدرکھے اوراس بات کااعتقادرکھے کہ پروردگارعالم میری نمازودعاکوقبول کرے گا،اگرتوبہ کروں تووہ میرے گناہوں کومعاف کردے گا،اگراسے یادکروں تووہ جواب ضروردے گا،اگرعمل خیرانجام دوں توقبول کرے گااوراجروثواب بھی عطاکرے گا.

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال:انّ اللہ عزوجل لایستجب دعاءً یظہرمن قلب ساہ) ،فاذادعوت فاقبل بقلبک فظنّ حاجتک بالباب.(

۲ امام صادق فرماتے ہیں:بیشک خداوندعالم اس دعاکوہرگزقبول نہیں کرتاہے جوغفلت دل کے ساتھ انجام دی جاتی ہے لہٰذاتم جب بھی دعاکروتواپنے دل کوخداکی طرف متوجہ رکھو،اس کے قبول ہونے کادل میں یقین رکھواوریہ گمان کروکہ گویا حاجت تمھارے دروازے پہ کھڑی ہے۔

. ۲)مکارم الاخلاق/ص ۷۰) . ۱(سورہ أبراہیم (علیہ السلام) /آیت ۴۰ (

اوقات دعا

۱۔ شب جمعہ

معصومین سے منقول روایتوں میں شب جمعہ اورروزجمعہ کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہیں اوراس شب میں کی جانے والی دعاقبول ومستجاب ہوتی ہے ،شب جمعہ کے بارے میں شیخ طوسی نے کتاب ‘‘تہذیب الاحکام’’یہ روایت نقل کی ہے: امام محمدباقر فرماتے ہیں:بیشک خداوندعالم ہرشب جمعہ رات کے شروع سے طلوع فجرتک عرش سے آوازدیتاہے:کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے جو طلوع فجرسے پہلے اپنے دینی اوردنیاوی کاموں کے بارے میں مجھ سے طلب کرے تاکہ میں اسے عطاکروں؟کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے جو طلوع فجرسے پہلے جومجھ سے اپنے گناہوں کے لئے توبہ واستغفارکرے ،تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے کہ جس پرمیں نے (اس کے افعال وکردارکی بناپر)رزق کوت نگ کررکھاہو ،اوروہ طلوع فجرسے پہلے مجھ اپنے رزق میں زیادتی کے بارے تقاضاکرے ،تاکہ میں اس کے رزق میں زیادتی اوروسعت عطاکروں؟کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے جومریض ہواورطلوع فجرسے پہلے مجھ سے شفاکی دعاکرے ،میں ضروراسے شفاوعافیت دوں گا؟کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے جو کسی جیل میں زندان ومغموم ہواورمجھ سے اپنی آزادی کی دعاکرے تاکہ میں اسے طلوع فجرسے پہلے زندان سے رہائی دوں اوراس کے لئے راستہ کھول دوں؟کیاکوئی مومن بندہ نہیں ہے جومظلوم ہواورمجھ سے تقاضاکرے تاکہ میں طلوع فجرسے پہلے اس کے ستم کواس سے دورکروں اورمیں اس ظلم کے بارے میں جواس پرکیاگیاہے اس کی مددکروں؟امام محمدباقرشب جمعہ کے فضائل بیان کرنے کے بعدفرماتے ہیں:اللہ تبارک وتعالیٰ ہرشب جمعہ آسمان سے آوازیہ دیتارہتاہے یہاں تک فجرطلوع ہوجاتاہے ۔

. تہذیب الاحکام /ج ۳/ص ۵

۲۔ روزجمعہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصومین نے روزجمعہ کی جوفضیلت بیان کی ہیں ان میں ایک یہ بھی اس دن کی جانے والے دعاضرورقبول ہوتی ہے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:روزجمعہ دنوں کاسیدوسردارہے اورسب سے عظیم دن ہے ،خداوندعالم اس دن میں انجام دئے جانے والے نیک اعمال کاثواب دوبرابرکردیتاہے،نامہ اعمال سے گناہوں کوپاک کردیتاہے ،درجات کوبلندکردیتاہے ،دعاؤں کومستجاب کرتاہے رنج وغم اورمشکلوں گودورکرتاہے، بڑی حاجتوں کوقبول کرتاہے اوریہ دن وہ کہ جسے پروردگارنے رات پربرتری دی ہے کیونکہ اس دن خداوندعالم کی رحمت اپنے کے لئے کچھ زیادہ ہی ہوجاتی ہے اوراکثرگروہوں کوآتش جہنم سے نجات دیتاہے ،پس جوبندہ بھی اس دن خداکوپکارے اوراس کے حق ومرحمت کوپہچانے توخداوندعالم اسے آتش جہنم سے نجات دے گا،اگرکوئی شخص اس شب یاروزجمعہ میں انتقال کرجائے تووہ شہیدکی موت مرتاہے اورروزقیامت عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا اورجوشخص اس دن کی عظمت وحرمت کوہلکاسمجھتاہے اوراس کی نمازسے روگردانی کرتاہے یاکسی کارحرام کامرتکب ہوتاہے توخدااسے واصل جہنم کرے گامگریہ کہ وہ توبہ کرلے۔
. کافی /ج ۳/ص ۴۱۴ ۔تہذیب الاحکام /ج ۳/ص ۲

۳۔ نمازپنجگانہ کے وقت

وہ اوقات کہ جن میں دعاکرنے کے بارے میں بہت زیادہ روایت نقل ہوئی ہیں اوران اوقات میں دعاکرنے سے قبول ہونے کی زیادہ امیدکی گئی ہے وہ یہ ہیں کہ نمازپنجگانہ کے وقت دعاکی جائے خصوصاًنمازکے بعددعاکرنے کی بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے امام صادق فرماتے ہیں:چارموقع ایسے ہیں کہ جن میں دعاقبول ہوتی ہے ،نمازشب کے) قنوت میں ،نمازصبح کے بعد،نمازظہرکے بعداورنمازمغرب کے بعد۔(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جب زوال کاوقت پہنچتاہے توآسمان اوربہشت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں اودعائیں قبول ہوتی ہیں اوریہ خوشحالی ہے ان) لوگوں کے لئے کہ جن کے عمل صالح اوپرپہنچتے ہیں۔(۲ زوال آفتاب اورظہرکے وقت کے بارے میں عبداللہ ابن حمادانصاری سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق کویہ فرماتے سناہے: اذازالت الشمس فتحت ابواب السماء وابواب الجنان وقضیت الحوائج العظام فقلتُ:من ایّ وقتٍ؟فقال: مقدارمایصلی الرجل اربع رکعاتٍ مترسلاً. زوال آفتاب ایساوقت ہے کہ جس وقت آسمان اورجنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اور(چھوٹی حاجتوں کے علاوہ)بڑی ومہم حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں،میں نے امام (علیہ السلام) سے پوچھا:اس کی وقت کی مقدارکیا ہے؟آپ نے فرمایا:زوال کے بعدجت نے وقت میں) انسان سکون وآرام کے ساتھ چاررکعت نمازپڑھ سکے ۔(۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:تفتح ابواب السماء ویستجاب الدعاء فی اربعة مواطن) عندالتقاء الصفوف فی سبیل اللہ وعندنزول الغیث ، وعنداِقامة الصلاة، وعندرو یٔة الکعبة.(۴ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:چارمواقع اوروقت ایسے ہیں کہ جب آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اوردعائیں مستجاب ہوتی ہیں: ۱۔ اس وقت کہ جب راہ خدامیں جہادکرنے والے مسلمان دشمن کے مقابلہ میں صف آراہوتے ہیں . ۲۔ باران رحمت کے نزول کے وقت ۳۔ نمازکے وقت ۴۔ کعبہ کی زیارت کے وقت۔

. ۲)من لایحضرہ الفقیہ /ج ۱/ص ۲۱۴) . ۱(کافی /ج ۲/ص ۴۷۷ (. ۴)نہج الفصاحۃ /ص ۳) . ۳(فلاح السائل /ص ۹۵ (

۴۔پنجگانہ نمازوں کے بعد

انسان چاہے گھرمیں نمازپڑھ رہاہویامسجدمیں ،جماعت سے پڑھ رہاہویافرادیٰ ،اس کوچاہئے کہ نمازکے پڑھنے کے فوراًبعداپنی جگہ سے بلندنہ ہو بلکہ مستحب ہے کہ کچھ دیرتک اپنی جگہ پربیٹھارہے اور،تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کے بعد اپنے پروردگارسے مناجات کرے ،اپنے گناہوں پرندامت کااظہارکرے اور طلب مغفرت کرے اوردنیاوآخرت کے بارے اس سے مددطلب کرے۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ اللہ فرض علیکم الصلوات الخمس فی افضل) الساعات فعلیکم بالدعاء فی ادبارالصلوات ۔(۲ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں: خدا وند عالم نے اپنے محبوب ترین اوقات میں تم لوگوں پر نمازوں کو واجب قرار دیا ہے لہٰذا اپنی حاجتوں وتمناؤں کو واجب نمازوں کے ادا کر نے کے بعد خدا کی بارگاہ میں بیان کرو ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من صلی صلاۃ الفریضة وعقّب الٰی اخریٰ،فہوضیف اللہ) ،وحق علی اللہ ان یکرم ضیفہ.(۳ حضرت امام صادقفرماتے ہیں:جو شخص ایک وقت کی واجب نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز تک دعاو تعقیبات ومناجات میں مشغول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رہتا ہے وہ خدا ئے عزوجل کا مہمان رہتا ہے اور خدا وندمتعال کا حق ہے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ حضرت امام محمدباقر اس آیہ مٔبارکہ (۴)(جب تم فارغ ہوجاؤ تو نصب کردواوراپنے پروردگارکی طرف رخ کرو)کے بارے میں فرماتے ہیں: اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہوجاؤ اورسلام پڑھ لوتواس سے پہلے کہ تم اپنی) جگہ سے اٹھودنیااورآخرت کے بارے میں دعاکر و۔ (۵

۔ ۴)سورہ شرح /آیت ۷۔ ۸) ۔ ۳)تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۰۳) ۔ ۲(خصال/ص ۲۷ (۔ ۵)مجمع البیان/ج ۱۰ /ص ۳۹۱ (

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انّہ قال:اذافرغ العبدمن الصلاة ولم یسئل اللہ تعالیٰ حاجتہ یقول اللہ تعالیٰ لملائکتہ :انظرواالیٰ عبدی فقدادّیٰ فریضتی ولم یسئل حاجتہ منّی کانّہ) قداستغنی عنّی ،خذواصلاتہ فاضربوابہاوجہہ۔(۱ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ نماز سے فارغ ہو نے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ودر خواست نہیں کرتا ہے تو خدا وند متعال اپنے ملائکہ سے کہتاہے : میرے اس بندہ کودیکھو، اس نے میرے واجب کوتو ادا کردیا ہے مگراس کے بعد مجھ سے کسی چیز کی تمنا نہیں کی ہے گویاوہ خودکومجھ سے بے نیازسمجھتاہے ،پس تم ایسا کروکہ اس کی نمازکوپکڑکر اسی کے منھ پر ماردو۔

۔ ۱)مستدرک الوسائل/ج ۵/ص ۲۹ (

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق سے دولوگوں کے عمل بارے میں پوچھاکہ جن میں ایک شخص نے صبح تک بیٹھ کرنمازیں پڑھیں اوردوسرے شخص نے بیٹھ کردعاومناجات کی ،ان دونوں میں کسکاعمل افضل ہے ؟امام (علیہ السلام)نے فرمایا:) ”الدعاء افضلٌ“دعاکرنابہترہے۔(۳

۔ ۲(وسائل الشیعہ/ج ۱/ص ۲۶۸ (

۵۔ اذان واقامت کے درمیان

اذان واقامت کے درمیان دعاکابہترین وقت ،اس وقت کی جانے والی درنہیں کی جاتی ہے بلکہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہے) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:الدعابین الاذان والاقامة لایردُّ۔(۵ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:اذان واقامت کے درمیان کی جانے والی دعاواپسنہیں کی جاتی ہے بلکہ وہ بارگاہ خداوندی قبول ہوتی ہے۔

۔ ۵)جامع المقاصد/ج ۲/ص ۱۸۶ (

دعاکی جگہ

خداوندعالم سمع وعلیم ہے وہ اپنے بندوں کی تمام باتوں کوسنتابھی ہے اوران کاجواب بھی دیتاہے ،انسان جہاں اورجس جگہ بھی اس سے کوئی چیزطلب کرے اوراپنی حاجتوں کوبیان کرے تووہ اسے عطاکرتاہے لیکن دنیامیں کچھ مقامات ایسے ہیں کہ اگران جگہوں پردعاکی جائے تووہ دعاضروراوربہت جلدبارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہے یااس کے قبول ہونے کابہت زیادہ امکان ہوتاہے اوروہ مقامات یہ ہیں :

۱۔ خانہ کعبہ

وہ مقام کہ جس کی طرف رخ کرکے نمازپڑھناواجب قراردیاگیاہے اورجس میں پہلے امام کی ولادت ہوئی ہو،جس کا طواف کرناہرحاجی پرواجب قرادریاگیاہو...وہ کت نابابرکت مقام ہوگا،یقینااگراس جگہ پراللہ تبارک سے تعالیٰ سے کسی چیزکوطلب کیاجائے تووہ اسے خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا،یہ علی (علیہ السلام)کی جائے ولادت کے دیدارکااثرہے کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حاجی کی دعاقبول ہوتی ہے
روی عن الرضا علیہ السلام :ماوقف احدٌبتلک الجبال الّاستجیب لہ فاماالمومنون فیستجاب لہم فی آخرتہم ،واماالکفارفیستجاب لہم فی دنیاہم . امام علی رضا فرماتے ہیں:ہروہ شخص جواس جبال(کعبہ)پرتوقف کرے تواس کی دعابارگاہ خداوندی میں مستجاب ہوگی لیکن مومنین کی دعاان کی آخرت کے بارے میں اورکافروں کی دعاان کی دنیاکے بارے میں قبول ہوتی ہیں۔
. کافی /ج ۴/ص ۲۵۶ . عدۃ الداعی/ص ۴۷
قال ابوجعفرعلیہ السلام :مایقف احدٌعلیٰ تلک الجبال برّولافاجرالّااستجاب اللهلہ فاماالبر فیستجاب لہ فی آخرتہ ودنیاہ ،واماالفاجرفیستجاب لہ فی دنیاہ . امام محمدباقر فرماتے ہیں:اس جبال(کعبہ)پرتوقف کرنے والے شخص کی دعابارگاہ خداوندی میں ضرورقبول ہوتی ہے،دعاکرنے والا نیکوکارہویا فاسق وفاجر،لیکن نیکوکارشخص کی اس کی دنیاوآخرت دونوں کے بارے میں دعاقبول ہوتی ہے لیکن فاسق وفاجر کی دعاصرف اس کی دنیاکے بارے میں قبول ہوتی ہے .
. من لایحضرہ الفقیہ/ج ۲/ص ۲۱۰

۲۔ مسجد
مسجدخانہ خُداہے اورروئے زمین پرافضل ترین جگہ ہے اوراہل معرفت کی جائیگاہ اور محل عبادت ہے اورصدراسلام سے لے کرآج تک ایک دینی والہٰی مرکزثابت ہوئی ہے، مسجد مومنین کے دلوں کوآباداورروحوں کوشادکرتی ہے اورمسجدایک ایساراستہ ہے جوانسان کوصراط مستقیم اورہدایت وبہشت کی طرف لے جاتاہے اورمسجدایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں مانگنے والوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں ،جب کوئی شخص کسی کے گھرمہمان ہوتاہے اورصاحب خانہ سے کسی چیزکوطلب کرتاہے وہ اسے عطا کرتا ہے، الله تبارک وتعالیٰ اپنے مہمانوں کوعزیزرکھتاہے اورکسی کواپنے گھرسے کسی کوخالی ہاتھ واپسنہیں بھیجتاہے ۔ عن ابی عبدالله علیہ السلام قال : مکتوب فی الوراة:انّ بیوتی فی الارض المساجد،فطوبیٰ لعبدتطہرفی بیتہ ثمّ زارنی فی بیتی وحق المزوران یکرم الزائر. امام صادق فرماتے ہیں :کتاب توریت میں خداوندعالم فرماتاہے :بیشک مسجدیں روئے زمین پرمیرا گھرہیں،خوشخبری ہے ان بندوں کے لئے کہ جوپہلے اپنے آپ کواپنے گھروں میں پاک وپاکیزہ کرے اوراس کے بعدمیرے گھرکی زیارت کرے ،اس کے بدلہ میں اب مجھ پرلازم ہے کہ اپنے گھرکی زیارت کرنے والوں کااکرام کروں(اوران کی حاجتوں کوپوراکروں)۔
.۲/ علل الشرائع/ج ۳۱۸
عن ابی عبدالله علیہ السلام قال:کان ابی اذاطلب الحاجة طلبہاعندزوال الشمس ، فاذااردت ذلک قدم شیئافتصدق بہ ، وشم شیئامن الطیب ورواح الی المسجدفدعافی حاجتہ بماشاء.
امام صادق فرماتے ہیں:جب بھی میرے والدکوکوئی پیش آتی تھی توزوال کے وقت آفتاب کے وقت اس حاجت کوطلب کرتے تھے پس جب بھی آپ کوکئی حاجت ہوتی تھی تودعاسے پہلے صدقہ دیاکرتے تھے اوراپنے آپ کومعطرکرتے تھے اس کے بعدمسجدروانہ ہوتے تھے اورپھرجسچیزکی بھی حاجت ہوتی تھی اسے بارگاہ خداوندی سے طلب کرتے تھے۔ . عدۃ الداعی/ص ۴۸
مسجدالنبی (صلی الله علیہ و آلہ)،مسجدکوفہ ،مسجدسہلہ،مسجدحنانہ ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

۳۔ حرم مطہرمعصومین اورامامبارگاہ
ملک عربستان کے شہرمدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے جوکہ جنت البقیع کے نام سے مشہورہے ،جس میں الله کے پیارے نبی حضرت محمدمصطفی (صلی الله علیہ و آلہ) کی لخت جگراوران کی نسل سے تین امام معصوم (حضرت حسن ، زین العابدین اورمحمدباقر)دفن ہیں ملک عراق کے شہرنجف اشرف کہ مولائے کائنات حضرت علیکاحرم مطہرواقع ہے اورکربلائے معلی کہ جہاں امام حسیناورحضرت ابوالفضل العباس واقع ہیں اوراسی ملک میں کے شہرکاظمین میں امام موسیٰ کاظم اورامام محمدتقی +کاحرم واقع ہے دفن ہیں او رشہرسامرہ کہ جہاں امام علی نقی اورامام حسن +کاحرم مطہرواقع ہے ملک ایران کے شہرمشہدمقدس کہ جہاں اٹھوے امام علی ابن موسیٰ الرضا حرم مطہرواقع ہے اوراسی ملک کے شہرقم میں ان کی بہن حضرت فاطمہ معصومہ کاحرم واقع ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں پرلوگوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں،رنج وغم دورہوتے ہیں ،یہی وہ مقامات ہیں کہ جہاں لاعلاج لوگوں کوبھی شفانصیب ہوتی ہے اوران مقامات میں سب سے بہترین مقام کہ جہاں پربہت زیادہ دعائیں قبول ہوتی ہیں وہ روضہ سُیدالشہداء حضرت امام حسینہے خصوصا قبہ مُنورہ کے نیچے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں ان مقامات مقدسہ پردعاکرنے کے بارے میں پوری ایک مفضل کتاب کی ضرورت کے لکھنے ضرورت ہے اوراس بارے میں کتابیں بہت زیادہ کتابیں لکھی جاتی ہیں ہم اپنی اس کتاب میں صرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصوم سے منقول دوروایت ذکرکرہے ہیں جن کے ذریعہ حرم وحائرحضرت امام حسین کی عظمت ومنزلت معلوم ہوتی ہے۔

پہلی روایت

رویات میں آیاہے کہ ایک مرتبہ جب حضرت امام جعفرصادق مریض ہوئے توآپ نے اپنے عزیزوں کوحکم دیاکہ کسی کوامام حسین کی قبرپربھیج کرمیرے لئے دعاکرائیں،جیسے ہی امام (علیه السلام) نے یہ بات کہی توسننے والوں نے کہاکہ :ایک شخص بہت جلدکرب وبلاکے لئے روانہ کیاجائے ،لہٰذا ایک شخص کوجب کربلاجانے کے لئے تلاش کیاگیااوراس سے کربلاجانے کے لئے کہاگیاتواس نے جواب دیاکہ :میں جانے کے لئے تیارہوں لیکن جس طرح امام حسین مفترض الطاعة امام ہیں حضرت امام جعفرصادق بھی مفترض الطاعة امام ہیں ، لوگوں نے اس کی اس بات کوامام صادق کے پاس آکربیان کیاتوامام (علیه السلام)نے اس جواب میں فرمایا:بات وہی صحیح ہے جواس نے کہی ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ خداوندعالم کے کچھ) بقعے ہیں جہاں دعاقبول ہوتی ہے اورقبرحسین کابقعہ ان ہی میں سے ایک ہے ۔(۱

۔ ۱(عدة الداعی/ص ۴۸)

دوسری روایت

جلیل القدرشیخ جعفرابن محمدابن قولویہ نے اپنی کتاب ”کامل الزیارات“میں ابواہاشم جعفری سے ایک روایت نقل کی ہے کہ امام علی نقی نے اپنی بیماری کے زمانہ میں ایک شخص کومحمدابن حمزہ کے پاس بھیجا،لیکن امام (علیه السلام)کاوہ قاصدپہلے میرے پاس آیااورمجھے خبردی کہ امام (علیه السلام)باربارفرمارہے تھے: ”اِبْعَثُوااِلَی الْحَائِر“کسی کوامامِ حسین کے روضہ پربھیجوتاکہ وہاں جاکرمیرے لئے دعاکرے ،میں نے کہا:محمدابن حمزہ سے کیوں نہیں کہا:؟میں حائرجاوٴں گا.اس کے بعدمیں خودامام (علیه السلام)کی خدمت میں حاضرہوااورعرض کیا:آپ پرقربان جاؤں میں حائرجارہاہوں،امام(علیه السلام) نے فرمایا: ذراغورفکرکرو،تم تقیہ کی حالت میں ہوکسی کوتمھاری خبرنہ ہوجائے اس کے بعدامام (علیه السلام)نے فرمایا:محمدابن حمزہ رازدارنہیں ہے وہ زیدابن علی سے تعلق رکھتاہے یہ کنایہ ہے کہ وہ شیعہ نہیں ہے ،امام (علیه السلام) نے فرمایا:مجھے پسندنہیں ہے کہ وہ اس چیزکوسنے

جعفری کہتے ہیں کہ :میں نے اس بات سے علی ابن بلال کومطلع کیاتوانھوں نے کہا: حضرت کوحائرکی کیاضرورت ہے وہ توخودہی حائرہیں،پس جب میں کربلاجاکرحائر امام حسینمیں دعاکرکے سامرہ واپس آیااورامام علی نقی سے ملاقات کے لئے ان گھرپہنچااوربیٹھ گیاجب امام (علیه السلام)تشریف لائے تومیں نے امام (علیه السلام)کے احترام میں اٹھناچاہامگرامام (علیه السلام)نے مجھے بیٹھے رہنے کاحکم دیا،جب میں نے آپ کے لطف وکرم کے آثاردیکھے توعلی ابن بلال کی بات آپ کے سامنے پیش کی، امام (علیه السلام) نے فرمایا:تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہہ دیاکہ رسولخدا (صلی الله علیه و آله)خانہ کعبہ کاطواف کرتے تھے اورحجراسودکوبوسہ دیتے تھے جبکہ نبی ومومن کی حرمت کعبہ کہیں زیادہ ہے اورخدانے کہاہے کہ عرفات میں جاکرتوقف کریں کیونکہ کچھ جگہیں ____________ایسی ہیں جہاں) خدااپناذکرپسندکرتاہے اورحائر(روضہ امام حسین)ان میں سے ایک ہے۔(۱

۔ ۱(کافی /ج ۴/ص ۵۶۷)

سفینة النجاح حضرت امام حسین اورباب الحوائج حضرت ابوالفضل العباسصرف شیعوں ہی کی مددنہیں کرتے ہیں اورصرف انہیں کی فریادنہیں سنتے ہیں کوسنتے ہیں، یہ ان کے نواسے ہیں جودنیاکے رحمت بن کرآئے ،یہ وہ ہستیاں جودکھیاروں کے دھرم ومذہب کونہیں دیکھتے ہیں بلکہ فریادی کے دل کے یقین اوراس کے سوزواخلاص کودیکھتے ہیں اوردل کایقین اثرضروردکھاتاہے،جومصیبت کامارابھی ان کی چوکھٹ پہ کھڑاہوجائے یاانھیں دورسے پکارے تووہ خداکی دی ہوئی قدرت اورشکتی سے اس کی مصیبت کی بیڑی ضرورکاٹ دیتے ہیں ،یہ ان کے گھرکی ریت نہیں کہ وہ کسی کواپنے درسے خالی ہاتھ واپس بھیج دیں،ان کی چوکھٹ پہ حاضرہونے والے اورانھیںفریادکرنے والے مایوس نہیں ہوتے ہیں بلکہ اپنی مرادیں لے کرجاتے ہیں اوران کی فریاداورآوازکربلاکی راجدھانی تک ضرورپہنچتی ہے ،دنیامیں کت نے غیرمسلم لوگ ہیں جوامام حسین(علیه السلام) اورحضرت عباس (علیه السلام)کے درسے اپنی مرادیں پاتے ہیں ،ہندوپاک اوردیگرممالک میں کت نے غیرمسلم لوگ ایسے ہیں جوہرسال ان کی یادمناتے ہیں،ان کے نام سے دنیابھرہرہوہرقوم وملت کے ہزاروں لوگ شفاپاتے ہیں اوراپنی حاجتوں کوپہنچتے ہیں ۔

یہ وہ ذوات مقدسہ ہیں کہ جنھیں خداوندعالم نے ہرزبان کے بولنے اورسمجھنے کی قدرت عطاہے ،خواہ ان سے کوئی شخص ہندی زبان میں ان سے کسی چیزکوطلب کرے یافارسی ،یاترکی زبان ،اردومیں یاپشتو،تلگومیں یامراٹھی میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یااورکسی دوسری زبان میں ،بعض واقعات ایسے بھی ملتے ہیں کہ جن میں آپ نے اپنے ہندی زبان والے سے ہندی میں باتیں کی ہیں اورفارسی والے سے فارسی میں کلام کیاہے ۔

کن لوگوں کی دعامستجاب ہوتی ہیں
خداوندعالم اپنے تمام بندوں پررحم وکرم کرتاہے،مومن منافق ،عالم جاہل ،امیرغریب ،قہری دیہاتی ...سب کورزق روزی دیتاہے اوران کی دعاؤں کومستجاب کرتاہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں کہ بارے میں روایتوں میں بیان کیاگیاہے کہ ان لوگوں کی دعا ضروریابہت جلدقبول ہوتی ہے:

١۔ انبیاء ورسل اورامام عادل کی دعا
انبیاء ورسل اورمعصومین اورعادل پیشواوررہنماکی دعاکوبہت جلدقبول کرتاہے اور خداوند عالم ان فریادکوبہت جلدسنتاہے ،قرآن کریم میں چندواقعات ایسے ہیں جن سے یہ صاف واضح ہے کہ خداوندعالم اپنے نیک بندوں کی دعاضرورقبول کرتاہے خداوندعالم نے ہابیل کی دعاقبول کو کیااورقابیل کوہلاک کردیا، قوم لوط پرعذاب نازل کیا،وہ لوگ کہ جو حضرت صالح کے ناقہ کوقتل کرنے میں شریک تھے اورنبی کی باتوں کونہیں مانتے تھے ان پرخدانے کس طرح کاعذاب نازل کیا،طوفان نوح (علیہ السلام)کی داستان کہ جسے قرآن کریم میں اس طرح ذکرکیاگیاہے: جب حضرت نوح کواس بات یقین ہوگیاکہ اب ان چندافرادکے علاوہ کوئی اورشخص ایمان لانے والانہیں ہے توآپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:) >ربِّ لَاتَذَرْعَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا<(١ پروردگارا!توکسی کافرکوزمین زندہ باقی نہ رکھ ۔
۔ سورہ نُوح/آیت ٢۶
خداوندعالم نے حضرت نوح کوکشتی بانے کاحکم دیا،جب کشتی بن کرتیارہوگئی توت نورسے پانی ابلناشروع ہوا،حضرت نوح اپنے مومنین کے ہمراہ کشتی میں سوارہوئے اورسب جگہ پانی ہی پانی ہوگیانتیجہ یہ ہواکہ جولوگ کشتی نوح میں سوارہوئے انھوں نے نجات پائی اورجوسوارانہ ہوئے وہ سب غرق وہلاک ہوگئے متقی اورعادل رہنماکے بارے میں عوف ابن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ میں نے پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)کویہ فرماتے سناہے:
خیارآئمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرارآئمتکم الذین) تبغضون ویبغضون وتلعنونہم ویلعنونکم۔(٢
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:تمہارابہترین امام ورہبروہ ہیں کہ جنھیں تم دوست رکھتے ہواوروہ بھی تمھیں دوست رکھتے ہیں ،تم ان کے لئے دعاکروکیونکہ وہ تمھارے لئے دعاکرتے ہیں اور تمھارے بدترین رہنماوہ ہیں جنھیں تم دشمن رکھتے ہواوروہ بھی تمھیں دشمن رکھتے ہیں،تم ان کے لئے نفرین کروکیونکہ وہ تمھارے لئے نفرین کرتے ہیں۔

۔ ٢)الغدیر(علامہ امینی)/ج ١٣٨٧) ۔ ١(مکارم الاخلاق/ص ٢٧٥ (

٢۔ مظلوم کی دعا

جب کوئی مظلوم اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعاکرتاہے تواپنی مظلومیت کی وجہ سے اس کے جسم پرخوف خدابھی ہوتاہے اورتضرع کی حالت بھی طاری رہتی ہے اوراس دل بھی بہت رنجیدہ رہتاہے لہٰذاپروردگارعالم اس کے خلوص اوربے چارگی کودیکھ کر اس کی دعابہت جلدقبول کرتاہے ،اسی طرح اگروہ کسی کے لئے بددعابھی کرتاہے تووہ بھی بہت جلدقبول ہوتی ہے
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ :ایاکم ودعوة المظلوم فانہاترفع فوق السحاب حتی ینظراللہ عزوجل الیہافیقول:اِرفعوہاحتی استجیب لہ ، وایاکم ودعوة) الوالد ، فانہااحدُّمن السیف۔(٣
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:مظلوم کی دعاسے ڈرو؛کیونکہ مظلوم کی دعابادلوں اورموانع دعاکے پردوں سے گذرکرآسمان تک پہنچتی ہے ،جب خداوندعالم مظلوم کی دعاکی طرف نگاہ کرتاہے تواپنے فرشتوں کودیناہے :اس دعاکوبہت جلداوپرلے آؤ تاکہ اسے قبول کروں،اورباپ کی نفرین سے بھی ڈرو؛کیونکہ وہ شمشیربرّاں سے بھی تیزہوتی ہے
۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:کان ابی یقول:اتقوالظلم فانّ دعوة المظلوم تصعدالی) السماء۔(۴

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام باقر فرماتے ہیں:مظلوم کی دعاسے بچو،کیونکہ مظلوم کی دعاآسمان تک پہنچتی ہے ۔

۔ ۴)کافی/ج ۲/ص ۵۰۹) ۔ ۳ (کافی/ج ۲/ص ۵۰۹ (

ان دونوں مورد(عادل رہنمااورمظلوم کی دعا)کے بارے میں اگرکوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ جب خداندعالم امام عادل اورمظلوم کی کی دعاکومستجاب کرتاہے توپھرامام حسین نے کربلاکے میدان میں اپنے دشمنوں کے بددعاکیوں نہیں کی، یاحضرت امام زین العابدین اورحضرت زینب کبریٰ نے دعاکیوں نہیں کی ؟
اس سوال کامختصرجواب یہ ہے کہ ،امام حسیناورامام زین العابدین اورزینب کبریٰ رحمت للعالمین سے رشتہ رکھتے تھے ،دوسروں پررحم کرم کرنا،حتی دشمن کوبھی اپنے درسے خالی ہاتھ واپس نہ بھیجنارسول اکرم (صلی اللہ علیه و آله)اورمولائے کائنات حضرت علی سے ورثہ میں ملاہے لہٰذاوہ کس طرح دشمن کے لئے بددعاکرسکتے تھے ، اگرامام حسین یاامام زین العابدین یازینب کبریٰ دشمنوں کی نابودی کے لئے بد دعاکردیتے توقیامت برپاہوجاتی اوردین اسلام بھی نابودہوجاتا،جب حضرت زینب نے دربارشام میں دعاکے لئے ہاتھ بلندکئے توامام سجاد (علیه السلام)نے فرمایا:اے پھوپھی اماّں بددعانہ کرناورنہ تمھارے بھائی ’حسین (علیه السلام) کی محنت بے کارہوجائے گی اوراسلام صفحہ ہستی سے نابودہوجائے ۔

۳۔ فرزندصالح کی والدین کے حق میں دعا
ہرانسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے والدین کے لئے دعاکرے خواہ والدین حیات ہوں یادنیاسے سفرکرچکے ہوں،کیونکہ والدین ان کے وجودمیں لانے کاسبب ہوتے ہیں ،والدین ان کی تربیت کرتے ہیں ،انبیاء وآئمہ اوراولیائے خداکی یہی سیرت رہی ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے ان کی زندگی میں بھی اوران کے مرنے کے بعدبھی دعاکرتے تھے ،والدین کی اطاعت کرنے اوران کےلئے دعاکرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اورانبیاء وآئمہ خوش ہوتے ہیں ،والدین کے لئے دعاکرنے سے دنیاوآخرت کی سعادت اورخوشبختی نصیب ہوتی ہے اورعقل بھی اس بات کاتقاضاکرتی ہے انسان کواپنے کے لئے دعاکرنی چاہئے ،ا گرکوئی فرزنداپنے والدین کے لئے دعاکرتاہے توخداوندعالم اسبندہ کی والدین کے بارے میں دعاکوبہت جلدقبول کرتاہے۔ روایت میں آیاہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)سے پوچھا:یانبی) اللہ!لوگوں کاانسان پرسب سے بڑاکونساحق ہے؟آنحضرت نے فرمایا:ماں اورباپ کاحق۔(۱

۔ مستدرک الوسائل /ج ۱۵ /باب ۷۷ /ح ۳

حضرت ابراہیمنے بارگاہ خداوندی میں اپنے والدین کے لئے دعاکی:) >رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَاْلِدَیَّ وَلِلْمُو مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب<(
۱ پروردگارا!مجھے اورمیرے والدین اورتمام مومنین کواس دن جس دن کے لئے بلندکیاجائے گابخشدے۔
اورحضرت نوح اپنے والدین کے لئے اس طرح دعاکرتے ہیں: >رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَاْلِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیْ مُو مِنًاوَّلِلْمُو مِنِیْنَ وَالْمُو مِنٰتِ وَلَاتَزِدِالظّٰلِمِیْنَ) اِلَّاتَبَارًا<(۲
پرودگارا!مجھے اورمیرے والدین کواورجوایمان کے ساتھ میرے گھرمیں داخل ہوجائیں اورتمام مومنین ومومنات کوبخش دے اورظالموں کے لئے ہلاک کے علاوہ کسی شئے میں اضافہ نہ کرنا۔

۔ ۱)سورہ أبراہیم/آیت ۴۲ (۔ ۲)سورہ نٗوح/آیت ۲۸ (

سوال یہ ہے کہ اگروالدین مسلمان نہ ہوں یاحق امامت کی معرفت نہ رکھتے ہوں کیاپھربھی ان کے لئے دعاکرنی چاہئے ؟
اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ والدین مسلمان ہوں یاکافر،مومن یامنافق،ان لئے کے دعاکرنے سے دوری نہیں کرنی چاہیے ،ان کے لئے توبہ واستغفارکرناچاہئے ،ان کے طول عمرکی دعاکرنی چاہئے...
معمرابن خلادسے مروی ہے کہ میں نے امام علی رضا سے عرض کیا:کیامجھے والدین کے لئے دعاکرنی چاہئے جبکہ وہ حق امامت کی معرفت نہیں رکھتے ہیں؟ امام(علیه السلام) (علیه السلام)نے فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ادع لہماوتصدق منہما،وان کان حیَّین لایعرفان الحق فدارِہمافانّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ) وآلہ قال:انّ اللہ بالرحمة لابالعقوق.(۳
ہاں!ان دونوں کے لئے دعاکرواوران کی طرف سے صدقہ بھی دو،اگروہ دونونزندہ ہوں اورحق کی معرفت نہیں رکھتے ہوں تو ان کے ساتھ اچھے تعلقات ضروررکھواوران کے ساتھ نیک برتاو کُروکیونکہ پیغمبراسلام (صلی اللہ علیه و آله)کاارشادگرامی ہے :خداوندعالم نے مجھے رحمت کے ساتھ مبعوث کیاہے نہ عقوق کے ساتھ یعنی والدین کی نافرمانی مت کرواورانہیں رنجیدہ بھی نہ کروکہ جسکی وجہ سے انسان خودبخود عاق والدین ہوجاتاہے ۔
. ۳(کافی /ج ۲/ص ۱۵۹ (
صحیفہ سُجادیہ میں آیاہے کہ امام زین العابدین کسی بھی وقت اپنے والدین کی یادسے غافل نہیں رہتے تھے اوربارگاہ خداوندی اس طرح رازونیازکرتے تھے: اللّٰہم لات نسنی ذکرہمافی ادبارصلواتی ، وفی آن من اناء لیلی ، وفی کل ساعة من ساعات نہاری .
بارالٰہا!تومجھے میرے والدین کے بارے میں ہرنمازکے بعدان کی یادسے غافل نہ ہونے دینااور پوری رات اور پورے دن کی کسی گھڑی میں مجھے والدین کی یادسے غافل نہ ہونے دینابلکہ میں ہروقت انھیں یادکرتارہوں اوران کے لئے دعائیں کرتارہوں ۔ صحیفہ سُجادیہ /دعائے ۱۶ /بند ۳۰

۴۔ نیک والدین کی دعا اولادکے حق
جت نادل والدین کااپنی اولادکی فلاح وبہبودکے لئے تڑپتاہے کسی چیزکے لئے نہیں تڑپتاہے ،والدین جوکچھ کرتے ہیں اپنی اولاکی کامیابی کے لئے کام کرتے ہیں ،وہ بارگاہ خداوندی میں اپنی اولادکے لئے جب بھی دعاکرتے ہیں توخداوندعالم اسے قبول کرتاہے خدانخواستہ اگراولادنافرمان نکل آئے تووالدین کادل بہت پریشان رہتاہے ،بعض والدین تواپنی اولادکے کارناموں کودیکھ کرذہنی توازن بھی کھوبیٹھتے ہیں،اب ایسی حالت میں اگروہ اپنی اولادکے لئے بارگاہ خداوندی بددعاکردیں توخدااسے قبول کرلیتاہے والدین کی اپنے فرزندوں کے بارے میں دعاکرنے سے متعلق چندروایت ذکرہیں) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:دعاء الوالدلِولدہ کدعاء النبی لأُمتہ۔(۱ نبی اکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:وہ دعاجووالداپنی اولادکے لئے کرتاہے اس دعاکے مانندہے جوایک نبی اپنی امت کے لئے کرتاہے یعنی جس طرح خداوندعالم انبیائے کرام کی ان دعاؤکوجووہ اپنی کی امت کے بارے میں کرتے ہیں قبول کرتاہے اسی والدین کی اس دعاکوجواپنی اولادکے بارے میں کرتے ہیں ضرورقبول کرتاہے۔

. ۱(نہج الفصاحة /ص ۴۸۲ (

۶۔ معصوم بچہ کی دعا

جب تک بچہ نے کوئی گناہ انجام نہ دیاہوتوخداوندعالم اس کی اکثردعاؤں کومستجاب کرتاہے ،اس بارے میں امام علی رضا نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)فرماتے ہیں:
) دعاء اطفال امّتی مستجاب مالم یقارفواالذنوب۔(۱ میری امت کے بچوں کی دعااس وقت تک جب تک کہ ان کے ہاتھ کسی گناہ سے آلودہ نہ ہوئے ہوں بارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہے ۔

۷۔ روزہ دارکی دعا
اگرروزہ دارافطارسے پہلے پورے دن میں یاافطارکرتے وقت کوئی دعاکرے تووہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوتی ہے، اس بارے میں پیغمبراکرم (صلی الله علیه و آله)کی ایک حدث نقل کی گئی ہے جسے آپ نے حاجی اورمجاہدکے وطن واپسی تک کے موردمیں ملاحظہ کرچکے ہیں لہٰذاتکرار کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اس حدیث کے علاوہ معصوم (علیہ السلام)سے ایک اورحدیث نقل کی گئی ہے:
عن ابی الحسن علیہ السلام قال:دعوةالصائم تستجابعدافطارہ وقال علیہ السلام:انّ) للصائم عندافطارہ دعوة لاتردّ.(۲ حضرت ابوالحسن (ساتوے یاآٹھوے امام)فرماتے ہیں:افطارکے وقت روزہ کی دعاقبول ہوتی ہے اورفرماتے ہیں:افطارکے وقت روزہ دارکی دعاواپسنہیں ہوتی ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲)مستدرک الوسائل /ج ۷/ص ۵۰۲) . ۹۰/ ۱(بحارالانوار/ج ۳۵۷ (.

۸۔ مریضکی دعاشفاپانے تک

خداوندعالم بیمارشخص پراپنارحم وکرم نازل کرتاہے،اس کے آہ ونالہ بھی سنتاہے ،اگروہ مریضی کی حالت میں پروردگارسے کسی چیزکوطلب کرتاہے تونہایت سوزدل کے ساتھ دعاکرتاہے لہٰذاخداوندعالم اس کی دعاؤں کوقبول کرتاہے،اس بارے میں ایک حدیث میں ذکرہوچکاہے جسے ہم نے ”حاجی اورمجاہدکے اپنے گھرواپسی“ عنوان میں ذکرکیاہے ،لیکن اس حدیث کے علاوہ ایک اورحدیث قابل ذکرہے: عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من عادمریضاً فی اللہ لم یسئل المریض للعائدشیئاالّااستجاب اللہ لہ۔
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص خداکے لئے کسی بیمارکی عیادت کرے ،اگروہ بیماران لوگوں کے لئے جواس کی عیادت کرنے آتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے جس چیزکی بھی تمناکرتاکرتاہے توخداوندعالم اس کی دعاکوعیادت کرنے والے لوگوں کے) لئے ضرورقبول کرتاہے گا۔(۱

۱(من لایحضره افقیہ/ج ۲/ص ۲۲۶ (. ۱

۹۔ مومن کی غائبانہ دعااپنے دینی بھائیوں کے لئے

جب انسان رب کریم کی بارگاہ میں کوئی حاجت طلب کرناچاہتاہے اوراپنے رنج وغم کوبیان کرناچاہتاہے تواسے چاہئے کہ اپنے رنج وغم کے ساتھ دوسروں کے رنج وغم کوبھی یادرکھے بلکہ بہتریہ ہے کہ پہلے اپنے دینی بھائیوں کے لئے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعاکرے کیونکہ جوشخص دوسروں کے لئے دعاکرتاہے توخداوندعالم اس کی دعاکوقبول کرتاہے اوراپنے فرشتوں سے کہتاہے :دیکھو!میرے اس بندے کواپنے رنج وغم کے ساتھ دوسروں کارنج وغم بھی یادہے ،یہ خوداپنے لئے جس چیزکی تمنارکھتاہے اسے دوسروں کے لئے بھی دوست رکھتاہے لہٰذاخداوندعالم اس دعاکوقبول کرلیتاہے عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:من قدم اربعین رجلامِن اِخوانہ فدعالہم ثمّ دعالنفسہ) استجیب لہ فیہم وفیہ۔(۱
امام صادق فرماتے ہیں:جوشخص چالیس مومنوں کواپنے اوپرمقدم رکھے اورپہلے ان کے لئے دعاکرے ،اس کے بعداپنے لئے تواس کی دعاان کے لئے بھی اوراپنے لئے بھی مستجاب ہوگی۔
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ دعاء المرء لاخیہ بظہرالغیب یدرّالرزق ویدفع) المکروہ۔(۲
امام صادق فرماتے ہیں:کسی شخص کااپنے دینی بھائی کے لئے غائبانہ طورسے دعاکرنے سے اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے اوربلائیں دورہوتی ہے۔
----

۲)کافی/ج ۲/ص ۵۰۷) . ۱(من لایحضره ا لفقیہ/ج ۲/ص ۲۱۲ (.

امام صادق فرماتے ہیں:میرے پدرمحترم(امام محمدباقر)فرماتے ہیں:پانچ (لوگوں کی)دعاایسی ہیں کہ جن دعاؤں کے پروردگارتک پہنچنے میں کوئی پردہ نہیں ہوتاہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگامیں قبول واقع ہوتی ہیں وہ لوگ یہ ہیں:

10۔ عادل رہنمااورپیشواکی دعا
۲مظلوم کی دعاکہ جس بارے میں خداوندعالم فرماتاہے:میں تیرے دشمن سے ضرورانتقام لوں گاچاہے ایک مدت کے بعد.
۳نیک وصالح فرزندکی والدین کے حق میں دعا. ۴۔ نیک وصالح ماں،باپ کی اولادکے بارے میں دعا . ۵مومن کی دعااپنے بھائی کے لئے جواپنے بھائی غیرموجودگی میں اس کے لئے دعاکرتاہے ،جس کے بارے میں خداوندعالم فرماتاہے تمہیں بھی اس کے لئے اسی طرح) دعاکرنی چاہئے۔(۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱ (ثواب الاعمال/ص ۱۹۴) .
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:ثلاث دعواتٍ مستجاباتٍ لاشکّ فیہنّ دعوة المظلوم ودعوة) المسافرودعوة الوالدلِولده.(۲
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:اس میں کوئی شک نہیں ہے تین لوگوں کی دعائیں ضرورقبول ہوتی ہیں: ۱۔مظلوم کی دعا ۲۔مسافرکی دعا ۳۔باپ کی دعااولادکے حق میں۔
۲ (مکارم الاخلاق/ص ۲۷۵) .
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:پانچ لوگ ایسے ہیں جن کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں:
۱۔مظلوم کی دعاجب تک اس کی مددنہ ہو جائے
۲۔حاجی کی دعااسکے اپنے گھرلوٹ جانے تک ۳۔مجاہداسلام کی دعااس کے اپنے ٹھکانے پر پہنچنے تک ۴۔ مریض کی دعاشفاپانے تک
۵۔وہ دعاجوکوئی شخص اپنے دینی بھائی کے لئے اس کی غیرموجودگی میں کرتاہے کرتاہے ،آنحضرت فرماتے ہیں کہ:یہ پانچوی دعا(مومن کادینی بھائی کے لئے اس کی غیرموجودگی میں دعاکرنا)ایسی دعاہے جودوسری دعاؤں کے مقابلہ میں سب سے پہلے قبول) ہوتی ہے ۔(۲
۲ (کنزالعمال/ج ۲/ص ۹۸) .
نبی اکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:چارلوگ ایسے ہیں جن کی دعائیں واپس نہیں ہوتی ہیں ،ان کے لئے آسمان کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اورعرش الٰہی تک پہونچتی ہیں:

۱۔باپ کی دعا اپنے نیک فرزندکے لئے
۲۔مظلوم کی دعااس کے لئے کہ جسنے اس پرظلم کیاہے
۳۔عمرہ کرنے والے کی دعااپنے وطن میں واپسی تک
) ۴۔روزہ دارکی دعاروزہ افطارکرنے تک۔(۱
نہج الفصاحۃ /ص ۴۸۱ .

دعامستجاب ہوجائے توکیاکرناچاہئے؟
وہ لوگ کہ کی دعائیں بارگاہ خداوندی مستجاب واقع ہوجاتی ہیں اورخداوندعالم انھیں اپنی بے کران نعمتیں عطاکردیتاہے توانھیں چندضروری چیزوں کاخیال رکھناچاہئے جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ذکرہیں:
۱۔ جس شخص کی دعاپوری ہوجائے اسے چاہئے کہ اپنے اندرغروروتکبرجیسی آگ کوپیدانہ کرے اوراپنے دل یہ خیال ہرگزپیدانہ کرے کہ میں ایک اچھااورنیک انسان ہوں لہٰذا اللہ تبارک تعالیٰ نے میری بات سن لی ہے اورمیری دعاقبول کرلی ہے کیونکہ غروروتکبرایسی آگ ہے جوانسان کے عمل کوباطل کرنے علاوہ خودانسان کوتباہ کردیتی ہے اوراس پرشیطان غالب آجاتاہے۔
۲۔دعامستجاب ہونے شخص کوچاہئے کہ خداکاشکراداکرے بلکہ مستحب ہے کہ دعاقبول ہوجانے کی وجہ سے دورکعت نمازشکربجالائے۔
۳۔دعاکے مستجاب ہوجانے پردعاکرناترک نہ کرے بلکہ دعامستجاب ہونے کے بعدبھی خالق دوجہاں کادروازہ کھٹکھٹاتارہے کہیں ایسانہ ہووہ اللہ کے نزدیک ایک اجنبی بندہ بن جائے اورخداوندعالم اسے ایک مطلبی انسان شمارکرے ۔
۴۔اگردعامستجاب ہوجائے تو اس میں ممکن ہے کہ شایدتمھاری آوازمبغوض تھی جس کی وجہ سے خداوندعالم نے تمھیں

اپنی بارگاہ سے جلدی نکال دینے کی وجہ سے تمہاری) دعا جلدی قبول کرلی ہو ۔(۲
۔ ۲(کلیدسعادت/ ۱۴۶ (

دعاکے سایہ میں تلاش وکوشش
یہ بات عقل اورشریعت کے بالکل خلاف ہے کہ انسان گھرمیں یامسجدمیں مصلے پربیٹھ جائے اورفقط دعاکادامن تھام کراللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے رزق وروزی کے نازل ہونے کاانتظارکرنے لگے اورروزی کی تلاش کرنابندکردے اورکہے کہ خداوندعالم نے وعدہ دیاہے اورکہاہے:
>اُدْعُونِی اَستَجِبْ لَکُم> تم مجھ سے مانگوتومیں عطاکروں گا یادرکھو!اللہ تبارک تعالیٰ نے کارکوشش کے تمام دروازے کھول رکھے ہیں ،انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے روزانہ کے اخراجات کے لئے کسی کام کی تلاش میں گھرسے باہرقدم نکالے ،اوراس کام میں برکت کی دعاکرے ،اس آیہ مبارکہ سے یہ کبھی ثابت نہیں ہوسکتاہے کہ انسان کوئی کام نہ کرے اورمصلے پربیٹھ کردعاکرتارہے اورخدااسے غیب سے رزق عطاکرتارہے گابلکہ مرادیہ ہے کہ تم دعاکرواورکاروبارکی تلاش میں نکلو،اِ نشاء اللہ تمھیں کام مل جائے اوراس میں منافع بھی ہوگا۔
اگرانسان کے جسم میں جان ہے اوروہ کاروکوشش کرسکتاہے ،روزی کی تلاش میں نکلے تووہ اپنے روزانہ کے اخراجات کے لئے پیسہ حاصل کرسکتاہے اوروہ کسب معاش کی راہ کوچھوڑ کردعاکے لئے مصلے پربیٹھ جاتاہے کیاایسے شخص کوخداوندعالم اسے گھربیٹھے روزی عطاکرسکتاہے ،ہرگزنہیں،یادرکھواگرکسی چیزکی کنجی ہمارے ہاتھوں میں ہوتوایسے میں دعا کاکوئی اثرنہیں ہوتاہے ،مثال کے طورپراگرکسی شخص کے پاس زمین وجائدادہے اورصاحب زمین اپنے گھرمیں بیٹھ جائے، زمین میں نہ ہل چلائے اورنہ اس میں کوئی دانہ ڈالے ،نہ زمین کی آبیاری کرے اورہرروزدعاکرتے رہے اورکھیتی کے پکنے کاوقت پہنچے تواسے کاٹنے کے لئے جنگل میں جائے توکیااسے اپنے کھیتوں میں کوئی چیزنظرآئے گی ؟ہرگزنہیں کیونکہ جب محنت وزحمت ہی نہیں توپھل کیسے نصیب ہوسکتاہے ،انسان کوفقط دعاپراکتفانہیں کرنی چاہئے کیونکہ دعاکاکام یہ نہیں ہے کہ تم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کرگھرمیں بیٹھ جاؤاورکھیتی کے پکنے انظارکرتے رہے بلکہ انسان کوچاہئے کہ زمین میں ہل چلائے ،دانہ ڈالے ،آبیاری کرے اس کے ساتھ ساتھ دعاکرے کہ بارالٰہا!میری کھیتی کوآفت سے محفوظ رکھنااوراس میں برکت عطاکرنا،اگرہم انبیاء وآئمہ کی زندگی پرنگاہ ڈالیں تومعلوم ہوگاکہ وہ فقط دعاپراکتفانہیں کرتے تھے بلکہ کاروکوششکرتے تھے اورجہاں کام ہاتھ سے نکل جاتاتھاوہاں دعاکرتے تھے ایوب اخی ادیم سے مروی ہے کہ ہم امام صادق کی خدمت میں موجودتھے کہ علاء ابن کامل آئے اورامام (علیہ السلام) کے برابرمیں بیٹھ گئے اورامام (علیہ السلام) سے عرض کیا:آپ میرے دعاکردیجئے کہ خداوندعالم مجھ پرروزی کوآسان کردے ،امام (علیہ السلام) نے فرمایا:میں تمہارے لئے دعانہیں کروں گابلکہ تم جاؤاورجس طرح خداوندمتعال نے تمھیں روزی حاصل کرنے حکم دیاہے تحصیل مال ومتاع کرو۔
۔ کافی /ج ۵/ص ۷۸
ایک اورروایت میں آیاہے کہ ایک فقیراورمقروض شخص حضرت امام صادق کی خدمت میں آیااورعرض کیا:اے فرزندرسول خدا!آپ میرے حق میں دعاکیجئے کہ خداوندعالم مجھے وسعت عنایت کرے اورمجھے رزق وروزی عطاکرے ،کیونکہ بہت ہی زیادہ فقیروت نگدست ہوں،امام (علیہ السلام)نے فرمایا:میں تیرے لئے ایسی کوئی دعاہرگزنہیں کروں گاکیونکہ خداوندعالم نے روزی حاصل کرنے کے وسیلے پیداکئے ہیں اورہمیں ان وسیلوں کے ذریعہ روزی حاصل کرنے کے) لئے حکم دیاہے مگرتویہ چاہتاہے کہ اپنے گھرمیں بیٹھارہے اوردعاکے ذریعہ روٹی کھاتارہے۔(۲
۔ ۲(کلیدسعادت/ص ۶۵ (

کن چیزوں کے بارے میں دعاکی جائے
انسان کوچاہئے کہ وہ اللہ تبارک کی بارگاہ میں عافیت ،ت ندرستی ،سلامتی ،عاقبت بخیر،باعزت طول ،علم ومعرفت اوروسعت رزق کے لئے دعاکرے ،دعاکرے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں دین اسلام کے مددگاروں میں قرادے ،خداوندعالم ہمیں شیطان،منافق اورظالموں کے شرسے محفوظ رکھ ،خداوندعالم ہمیں اپنے قریب کرے ،ہمیں واجبات کے اداکرنے اورمحرمات سے بچنے کی توفیق عطاکر،ہمیں گناہ ومعصیت سے دوررکھ ،ہمیں نیک اورصالح اولادعطاکر،ہمیں امام مہدی عجل اللهفرجه الشریف کے انصارواعوان میں قرار دے ،امام زمانہ سلامت رکھے اوربہت جلدان کاظہورکرے،ہمیں انبیاء وآئمہ معصومین اور اولیائے کرام کی سیرت طیبہ پرعمل کرنے توفیق عطاکر،ہمیں ان کی سیرت کوزندہ و قائم رکھنے کی توفیق دے ،علمائے دین کاسایہ ہمارے سروں پرقائم رکھ ،کفار و منافیقین اورظالمین کونیست ونابودکر مومنین ومومنات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورمسلمین ومسلمات زندہ ہیں یا اس دنیاسے کوچ کرگئے ان کے گناہوں کومعاف فرما،وہ مسلمان لوگ جوظالموں کے قیدوں میں نذربندہیں ان سب آزادی عطاکر،جومقروض ہیں ان کے قوضوں کواداکر،بیماران اسلام کوصحت وت ندرستی عطاکر،حاجی اورزائرین خانہ خداورعتبات عالیات کوصحیح و سالم اپنے وطن واپس کر،گمشدہ لوگوں کوان کے خاندان میں لوٹادے ،مسلمین کے درمیان اتحادعطاکر، خداوندعالم ہمیں قرآن اوراہلبیت اطہار کے سایہ میں روز محشربہشت میں واردکرے...اس بارے میں ہم عنقریب قرآن کریم کی دعاؤں کوذکرکریں گے اورکسنمازکے بعدکونسی دعاپڑھی جائے ۔

کن لوگوں کی دعاقبول نہیں ہوتی ہے

کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی دعائیں بارگاہ رب العزت میں قبول نہیں ہیں اوریہ لوگ ہیں: جولوگ اللہ کی معرفت کے بغیراس سے کوئی حاجت طلب کرتے ہیں،وہ لوگ جوگناہوں میں آلودہ رہتے ہیں اوراپنے گناہوں کی توبہ بھی نہیں کرتے ہیں،وہ لوگ جوحرام اورناپاک غذائیں کھاتے ہیں،وہ لوگ جودوسروں پرظلم کرتے ہیں،وہ لوگ جواپنی دعاؤں میں ریاکاری کرتے ہیں،وہ لوگ جومعصومین کووسیلہ قرارنہیں دیتے ہیں،وہ لوگ جودعاپرکوئی اعتقادنہیں رکھتے ہیں اورفقط دعاکوآزمانے کے لئے دعاکرتے ہیں...ان تمام مواردکے بارے میں دعاکے آداب وشرائط میں احادیث نقل کرچکے ہیں لہٰذادوبارہ تکرارکی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کے علاوہ اوربھی لوگ ہیں کہ جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔

امام صادق فرماتے ہیں :چار لوگ ایسے ہیں کہ جن کی کوئی دعااورنفرین قبول نہیں ہوتی ہے اوروہ لوگ یہ ہیں:

١۔ وہ شخص جواپنے گھرمیں ہاتھ پرہاتھ رکھے ہوئے آرام سے بیٹھاہواہے اوررزق وروزی کی تلاش میں کھرباہرقدم نہیں نکالتاہے اوربارگاہ خداوندی میں عرض کرتاہے :بارالٰہا!توہمجھے رزق وروزی عطاکر (یادرکھو!)خداوندعالم ایسے شخص کی دعاہرگزقبول نہیں کرتاہے بلکہ اس دعاکرنے والے شخص سے کہتاہے:کیامیں نے تجھے کسب معاش کی تلاش میں گھرسے باہرنکلنے کاحکم نہیں دیاہے؟ .

٢۔ وہ شخص کہ جس کی زوجہ اسے اذیت پہنچاتی ہے اوروہ مرداس اذیت کے بدلہ میں اپنی بیوی کے لئے بددعاکرتاہے توخداوندعالم اس مردسے کہتاہے: کیاہم اس کے امرکوتیرے حوالہ نہیں کیاہے؟(یعنی کیاہم نے طلاق کو مردکے اختیارمیں قرارنہیں دیاہے ،اب تیری مرضی چاہے اسے طلاق دے یااپنے پاس رکھے مگروہ اسے طلاق نہیں دیتاہے اور بیوی کے ظلم واذیت پرتحمل کرتاہے اوراس کے لئے بددعاکرتاہے ،خداایسے شخص کی دعاکوقبول نہیں کرتاہے(.

٣۔ وہ شخص کہ جسے خداوندعالم نے مال ودولت عطاکی ہے مگروہ اپنے مال کوبیہودہ خرچ کرتاہے یہاں تک کہ اس کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتاہے اب جبکہ اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہتاہے توخداسے کہتاہے:بارالٰہا!توہمجھے رزق وروزی عطاکر،خداوندعالم ایسے شخص سے کہتاہے :کیاہم نے تجھے میانہ روی اوراقتصادکاحکم نہیں دیاہے ؟اورکیاہم نے تجھے اصلاح مال کاحکم نہیں دیاہے ،اس کے بعدامام(علیہ السلام) نے اس آیہ مبارکہ شاہدقراردیا:

>وَالَّذِیْنَ اِذَااَنْفَقُوْالَمْ یُسْرِفُوْاوَلَمْ یَقْتَرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا<

ترجمہ:اورجب یہ لوگ خرچ کرتے ہیں تونہ اسراف کرتے ہیں اورنہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اوروسط درجہ کاراستہ اختیارکرتے ہیں یعنی میانہ روی اختیاری کرتے ہیں.

۴۔ وہ شخص کہ جس نے اپنے مال کوکسی دوسرے کو قرض دیاہواوراس پراس نے مقروض سے نہ کوئی رسیدحاصل نہ کی ہواورنہ کوئی گواہ رکھاہو،جب واپس لینے کاوقت آئے تووہ مدیون پیسہ دینے سے انکارکردے (اورکہے کہ میں نے آپ سے کوئی پیسہ قرض نہیں لیاتھا)اوراس وجہ سے ان دونوں میں جھگڑاہوجائے اس کے بعدقرض دینے والاشخص بارگاہ خداوندی میں اس کے لئے بددعاکرے توخداایسے شخص کی دعاکوقبول نہیں کرتاہے بلکہ اس) سے کہتاہے:کیاہم نے تجھے حکم نہیں دیاہے کہ قرض دیتے وقت کسی کوگواہ رکھو ۔(٢

۔ ١(سورہ فرقان/آیت ۶٧ (۔ ٢)کافی /ج ٢/ص ۵١١)

١۔ نمازترک وضایع کرنے یاہلکاسمجھنے والوں کی دعا

ہم پہلے ذکرکرچکے ہیں کہ جولوگ نمازضایع کرتے ہیں اوراسے اول وقت ادانہیں کرتے ہیں بلکہ تاخیرسے پڑھتے ہیں یااول وقت پڑھتے ہیں مگرنمازکوایک آسان کام سمجھتے ہیں ،خداوندعالم ایسے لوگوں کی کوئی نمازقبول نہیں کرتاہے ،اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چیزکوہم ‘‘کن لوگوں کی نمازقبول نہیں ہوتی ہے’’کے عنوان میں ذکرکرچکے ہیں اورایسے لوگوں کی کوئی بھی قبول نہیں ہوتی ہے ،اس عنوان سے متعلق
. ۱(کافی/ج ۲/ص ۳۳۴ (
. ۲)سورہ بقرہ/آیت ۲۶۴ (
. ۳)کلیدسعادت/ص ۱۷۳ (

۴۔ نافرمان اولادکی دعا
قرآن کریم اوراقوال معصومین سے معلوم ہوتاہے کہ والدین کااحترام کرنا اوران کی اطاعت کرنا،ان کے حقوق کواداکرنا،ان کے ساتھ حسن سلوک کرناواجب ہے اوران چیزوں کاترک کرناحرام وگناہ کبیرہ ہے اورجولوگ ان چیزوں کاخیال نہیں کرتے ہیں توخداوندعالم ان کسی بھی عمل کوقبول نہیں کرتاہے اورنہ ان کی کوئی دعاقبول کرتاہے ،جو شخص اپنے والدین کی اطاعت کرتاہے اوراس کے ماں باپ اس سے خوش رہتے ہوں تواللہ بھی اس سے خوش رہتاہے اوراس نمازودعاکوقبول کرتاہے اورجوشخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتاہے اورانھیں رنجیدہ کرتاہے توخدابھی اس سے ناراض ہوجاتاہے اوراس کی نمازودعاکوقبول نہیں کرتاہے ۔) قال صلی اللہ علیہ وآلہ:رضی اللہ مع رضی الوالدین، وسخط اللہ مع سخط الوالدین.(۱
پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں :اللہ کی رضاوخوشنودی ماں باپ کی رضاوخوشنودی کے ساتھ ہے اوراللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی کے ساتھ ہے۔ عن ابی عبداللہ علیہ قال:من نظرالیٰ ابویہ نظرماقت وہماظالمان لہ لم یقبل اللہ لہ) صلاتہ.(۲
امام صادق فرماتے ہیں:ہروہ شخص جواپنے ماں باپ کی طرف غصہ اورغضب کی نگاہ کرے خواہ وہ دونوں اپنی اولادپرظلم کیوں نہ کررہے ہوں تو خداندعالم ایسے شخص نمازقبول نہیں کرتاہے ۔

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۲۳۹) . ۱(بحارالانوار/ج ۷۱ /ص ۸۰ (

۵۔ محبّ دنیاوریاکارکی دعا

جولوگ دنیاسے محبت کرتے ہیں اوراپنی عاقبت وآخرت کے بارے میں کوئی فکرنہیں کرتے ہیں اورمال ومتاع دنیاکے حصول کی خاطرظاہری طورسے نیک اورکارخیرکرتے ہیں اوراپنے متقی پرہیزگارہونے کااظہارکرتے ہیں مگران کاباطن بہت خراب ہوتاہے اورکبھی بھی دل سے خداکویادنہیں کرتے ہیں خداوندعالم ان لوگوں کی نمازودعاکوقبول نہیں کرتاہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:سیاتی علی امتی تختب فیہ سرائرہم وتحسن فیہ علانیتہم طمعاًفی الدنیالایریدون بہ ماعنداللہ عزوجل یکون امرہم ریائاً لایخالطہ خوفٌ یعمُّہم اللہ) منہ بعقاب فیدعونہ دعاء الغریق فلایستجاب.(۱
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:میری امت میں ایسے بھی لوگ ہوں گے جوحصول دنیاکی خاطرظاہری طورسے نیک کام کریں گے اوراپنے آپ کواچھااورنیک انسان دکھائیں گے مگران کاباطن بہت ہی خراب ہوگااورکبھی خداکویادنہیں کریں گے ،ان کے تمام کام ریاکاری کے محورپہ گھومتے ہونگے اورانھیں کسی طرح کاکوئی خوف نہیں ہوگا ،خداوندعالم ایسے لوگوں کوسخت عذاب میں مبتلاکرے گا،اس کے بعدوہ مشکلوں میں گھرے ہوئے لوگوں کی طرح دعاکریں گے مگرخداوندعالم ان کی دعاہرگزقبول نہیں کرے گا۔

۶۔ امربالمعروف ونہی عن المنکرترک کرنے والوں کی دعا
اگرکوئی شخص کسی انسان کوگناہ کرتے ہوئے دیکھتاہے یاکسی کوظلم کرتے ہوئے دیکھتاہے یاکسی کوچوری کرتے ہوئے دیکھتاہے ،کسی کوبے نمازی پاتاہے اورشرعی طورسے اس پرامربالمعروف ونہی عن المنکرواجب ہے مگرامربالمعروف ونہی عن المنکرنہیں کرتاہے توبارگاہ خداوندی میں اس کی دعاقبول نہیں ہوتی ہے عن محمدبن عمرعرفة قال:سمعت اباالحسن علیہ السلام یقول:لَتامرُنَّ بالمعروفِ ولت) نہونَ عن النکرِالّالَیسلّطنّ اللہ علیکم شرارکم فیدعواخیارکم فلایستجاب لہم.(۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

. ۲)کافی /ج ۵/ص ۵۶) . ۱(کافی /ج ۲/ص ۲۹۶ (

محمدابن عمرعرفہ سے مروی ہے :میں نے امام ابوالحسن کویہ فرماتے ہوئے سنا ہے : امربالمعروف ونہی عن المنکرکرو،اگرتم اس کام سے خودداری کرتے ہوتوان کی برائیاں اورخرابیاں تم پرمسلط ہوجائیں گی اس کے بعدتم جت نی بھی دعاکروگے وہ ہرگزقبول نہیں ہونگی ۔

۷۔ شرابی کی دعا
جن گھروں میں ناچ گانایاشراب اورجوے کے آلات موجودہوں خواہ وہ انہیں استعمال کرتے ہوں یانہ ،خواہ خوداستعمال کرتے ہیں یاکسی کوکرائے وغیرہ پہ دیتے ہوں وغیرہ ،خداوندعالم ایسے لوگوں کی دعاؤں کومستجاب نہیں کرتاہے۔ قال ابوعبداللہ علیہ السلام:بیت الغناء لایو مَن فیہ الفجیعۃ ولایجاب فیہ الدعوۃ ولایدخلہ) الملائکۃ.(۱
امام صادق فرماتے ہیں:جس گھرمیں ناچ گاناہوتاہے ،وہ گھرناگہانی بلاؤں و مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہتاہے ،اس میں دعامستجاب نہیں ہوتی ہے اورفرشتہ بھی داخل نہیں ہوتاہے۔
) قال علیہ السلام :لاتدخل الملائکۃ بیتاًفیہ خمرٌاودَف اَوطَنبورٌاَونردٌولاتستجاب دعا.(۲ معصوم فرماتے ہیں :جس گھرمیں شراب ہویاسٹّہ ،جوے یاناچ گانے کے وسائل موجودہوں توان گھروں میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے ہیں اوران اہل خانہ کی دعائیں مستجاب نہیں ہوتی ہے اوران گھروں سے برکت بھی چلی جاتی ہے ۔

. ۲)وسائل الشیعہ/ج ۱۲ /ص ۲۳۵) . ۱(کافی/ج ۶/ص ۴۳۳ (

مال حرام کھانے والوں کی دعا

دعاکرنے کرنے والے کوچاہئے کہ وہ اپنے رزق وروزی کی طرف نگاہ کرے اوردیکھے کہ جورزق اس کے پاس ہے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مل کرکھارہاہے وہ حلال طریقہ سے حاصل کیاگیاہے یامال حرام کھارہاہے
دین اسلام میں مال حرام کھانے سے سخت منع کیاگیاہے اورپاک وپاکیزہ غذا کھانے اورعمل صالح انجام دینے کی بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے) >یٰاَیُّہَاالرُّسُلُ کُلُوْامِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْاصَالِحاًاِنِّیْ بِمَاتَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٍ<(۱ ترجمہ:اے میرے رسولو!تم پاکیزہ غذائیں کھاؤاورنیک کام کروکہ میں تمہارے اعمال سے خوب باخبرہوں۔
) >یَااَیُّہَاالنَّاسُکُلُوْا مِمَّافِی الْاَرْضِ حَلَالًا طَیِّبًاوَلَاتَتَّبِعُوْاخطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّہ لَکُمْ عَدُوٌّمُّبِیْنٌ.<(۲ اے انسانو! زمین میں جوکچھ حلال اورطیب وطاہرہے اسے استعمال کرو اور شیطانی اقدامات کااتباع نہ کروکیونکہ وہ تمہاراکھلاہوادشمن ہے ۔
----

۲)سورہ بقرہ/آیت ۱۶۸) . ۱(سورہ مؤمنون/آیت ۱۹ (

) عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:من احبّ ان یستجاب دعائہ فلیطیب مطعمہ ومکسبۃ.(۲ پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:جوشخص اپنی دعاقبول ہونے کی تمنا رکھتاہے تواسے چاہئے کہ پاک وپاکیزہ کھائے اورپہنے۔
امام صادق فرماتے ہیں:تم میں جوشخص اپنے دل میں دعاکے قبول ہونے کی تمنارکھتاہے تواسے چاہئے کہ اپنے کسب معاش کوحلال وپاک کرے اورلوگوں کے مظالم سے باہرآئے کیونکہ جس انسان کے شکم میں حرام غذاہوتی ہے یااس کی گردن پردوسروں پرکئے) گئے ظلم کابوجھ ہوتاہے تواسبندہ کی دعابارگاہ خداوندی تک پہنچائی جاتی ہے ۔(۳ .
۴)بحارالانوار/ج ۹۰ /ص ۳۲۱) . ۳(مستدرک سفینۃ البحار/ج ۳/ص ۲۸۸ (
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:من اکل لقمۃ حرام لم تقبل صلاتہ اربعین لیلۃً ولم تستجیب لہ دعوۃ اربعین صباحاًوکلّ لحم ینبتہ الحرام فالناراَولیٰ بہِ وانّ اللقمۃ الواحدۃ ت نبت) اللحم.(۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبراکرم (صلی اللہ علیه و آله)فرماتے ہیں:جوشخص ایک لقمہ بھی مال حرام کھاتاہے چالیس رات تک اس کی کوئی نمازقبول نہیں ہوتی ہے اورنہ چالیس صبح تک اس کی کوئی دعاقبول ہوتی ہے اورمال کھانے سے بدن میں جت نابھی گوشت بڑھتاہے وہ جہنم کاحصہ بن جاتاہے اوریادرہے ایک لقمہ سے بھی بدن میں گوشت بڑھتاہے ۔
۲ (بحارالانوار/ج ۶۳ /ص ۳۱۴ (.

دعاقبول نہ ہونے کی وجہ
کیاوجہ ہے کہ لوگ دعائیں کرتے ہیں مگررب العزت ان کی دعائیں کاکوئی جواب نہیں دیتاہے اورانھیں قبول نہیں کرتاہے ؟جبکہ خداوندعالم نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو دعاقبول ہونے کاوعدہ دیاہے
) >اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ > (۱
تم دعاکروتومیں قبول کرتاہوں۔ >اِذَاسَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌاُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَادَعَانَ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُو مِنُوْابِیْ) لَعَلَّہُمْ یُرْشَدُوْنَ>(۲
اے پیغمبر!اگرمیرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تومیں ان سے قریب ہوں،پکارنے والے کی آوازسنتاہوں جب بھی پکارتاہے لہٰذامجھ سے طلب قبولیت کریں اورمجھ ہی پر ایمان واعتقادرکھیں کہ شاید اس طرح راہ راست پرآجائیں۔

. ۲)سورہ بقرہ/آیت ۱۸۶) . ۱)سورہ غافر/آیت ۶۰ (

روایت میں آیاہے کہ حضرت علیجیسے ہی نمازجمعہ کے خطبہ سے فارغ ہوئے توایک شخص نے بلندہوکر مولائے کائنات سے عرض کیا:اے ہمارے مولاوآقا!اللہ تبارک تعالیٰ کاارشادہے : (تم دعاکروتومیں قبول کرتاہوں)پھرکیاوجہ ہے کہ ہم دعاکرتے ہیں مگروہ بارگاہ خداوندی میں درجہ مُقبولیت تک پہنچتی ہے ؟مولائے کائنات نے اس شخص کے اس سوال کو سن کراسے بہت ہی عمدہ جواب دیااوردعاقبول نہ ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا:
تمہارے دل ودماغ نے آٹھ چیزوں میں خیانت کی ہے جن کی وجہ سے تمہاری دعاقبول نہیں ہوتی ہے اوروہ آٹھ چیزیں یہ ہیں: ۱۔ تم نے خداکوپہچانتے ہومگرتم اس کے حق کواس طرح ادانہیں کرتے ہو جس طرح اس نے واجب قراردیاہے لہٰذا تمہاری معرفت تمہارے کوئی کام نہ آتی ہے اورنہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی ہے اسی لئے تمہاری دعاقبول نہیں ہے
۲تم اس کے بھیجے ہوئے رسول پرایمان تولائے ہومگران کی سنت کی مخالفت کرتے ہو اوران کی شریعت کوپامال وبربادکرتے ہوپھرایسے میں تمہارے ایمان کاکیانتیجہ ہوگا ؟(بس یہی کہ پروردگارتمہاری کوئی دعاقبول نہیں کرے گا (۳۔ تم نے اس کی نازل کردہ کتاب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو اور“سمعناواطعنا” بھی کہتے ہومگراس کے فرمان کے مطابق عمل نہیں کرتے ہوبلکہ اس کے حکم کے برخلاف عمل کرتے ہوپھر تمہاری کوئی دعاکس طرح دعاقبول ہوسکتی ہے ؟ ۴۔ تم نے جہنم کے بارے میں یہ وعدہ کرتے اورکہتے ہوکہ :ہم خداکے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ تم گناہوں کے باعث اسی کی طرف قدم بڑھارہے ہوپھرتمہارے دل میں نارجہنم سے تمہاراخوف کہاں رہاہے؟
۵۔ تم کہتے ہوکہ ہم جنت کے مشتاق ہیں حالانکہ کام ایسے کرتے ہوجوتمہیں اس سے دورلے جاتے ہیں توپھرتمہارے اندرجنت کی وہ رغبت وشوق کہاں باقی ہے ؟ ۶۔ تم اپنے مولیٰ کی نعمتیں کھاتے ہومگرشکرکاحق ادانہیں کرتے ہوتوکس طرح تمہاری دعائیں قبول ہوسکتی ہیں؟۔
۷۔ خدانے تمہیں شیطان سے عداوت ودشمنی رکھنے کاحکم دیاہے اورفرمایاہے :(یقیناشیطان تمہارادشمن ہے پس تم بھی اسے دشمن رکھو)تم زبان سے شیطان سے دشمنی کادعویٰ کرتے ہوحالانکہ تم اسے اپنادوست رکھتے ہو ۸۔ تم نے دوسروں کی (غیبت اور)عیب جوئی کواپنانصب العین بنارکھاہے اوراپنے تمام عیوب بھلادئے ہیں ،تم دوسروں کی مذمت کرتے ہوجبکہ تم اس سے بھی زیادہ مذمت کے مستحق ہو
جب تمہارے اندریہ سب باتیں پائی جاتی ہیں توپھرایسی حالت میں کس طرح دعاکے قبول ہونے کی امیدرکھتے ہواورکس طرح تمہاری دعائیں مستجاب ہوسکتی ہیں؟جبکہ تم نے اپنے لئے دعاقبول ہونے کے تمام دروازے بندکررکھے ہیں،پستم خداسے ڈرو اورتقویٰ وپرہیزگاری اختیارکرواوراپنے اعمال کی اصلاح کرو،اپنی نیتوں میں اخلاص پیداکرواورامربالمعروف ونہی عن) المنکرکروتاکہ خدا تمہاری دعاقبول کرلے ۔(۱

تاخیرسے دعاقبول کی وجہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کی کیاوجہ کہ انسان دعاکرتاہے اورپورے شرائط کے ساتھ دعاکرتاہے مگرپھر بھی اس کی دعاقبول ہونے میں تاخیرکیوں ہوتی ہے ؟اوربعض لوگوں کی دعاجلدی کیوں پوری ہوجاتی ہے ؟
ممکن ہے ہم کسی کام کے لئے دعاکریں اوروہ کام اللہ کے نزدیک ہماری لئے اس وقت مصلحت نہ رکھتاہو،ہم اسے پسندکرتے ہوں مگرخدااسے ہمارے نفع کی خاطر اس وقت عطاکرنا پسندنہ کرتاہو،مثال کے طورپراگرکوئی شخص مریض ہے اوروہ اپنے ڈاکٹرسے کسی ایسی چیزکی درخواست کرے جواس وقت مریض کے لئے مصلحت نہ رکھتی ہوتووہ ڈاکٹراسے اس چیزسے انکارکردے گااوراس کی مرضی کے مطابق نسخہ ایجادنہیں کرے بلکہ مریض کے مرض کے مطابق نسخہ ایجادکرے گابساسی طرح ہم سب بندے اللہ کے مریض ہیں اوروہ ہمارے لئے ایک طبیب کاحکم رکھتاہے ،وہ اچھی طرح جانتتاہے ہمارے لئے اس وقت کونسی چیزبہترہے اورکون نقصان پہنچانے والی ہے
قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ:یاعباداللہ!انتم کالمرضیٰ وربّ العالمین کالطبیب فصلاح المرضی فیمایعلم الطبیب وتدبیرہ بہ لافیمایشتہیہ المریض ویقترحہ اَلاافسلّمواللہ امرہ تکونوامن) الفائزون.(۲
رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)فرماتے ہیں:اے اللہ کے بندو!تم ایک بیمارکے مانندہواورپروردگارعالم ایک تمہاراطبیب ہے ،بیمارکی خیراوربھلائی اسی چیزمیں ہے کہ جسے طبیب اپنے مریض کے لئے حکم دیتاہے نہ اس چیزمیں کہ جسے مریض پسندکرتاہے ،پس آگاہ ہوجاو اُورخودکوخدائے عزوجل کے سپردکردوتاکہ تم کامیاب ہوجاؤ

. ۲)تفسیرامام حسن عسکری /ص ۹۴۵) . ۱(بحارالانوار/ج ۹۰ /ص ۳۷۶ (

تاخیرسے دعاقبول ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خداوندعالم اپنے اس بندہ کوات نازیادہ محبوب رکھتاہے کہ ہروقت اس آ__________وازکوبہت زیادہ دوست رکھتاہے ،اگرمیں نے اس دعاجلدی قبول کردی توممکن ہے کہ پھریہ بندہ رازونیازمیں کمی نہ کردے اورمیں اپنے بندہ کی آوزسننے کوترسجاؤں جیساکہ حدیث میں آیاہے:
عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:انّ الموٴمن لیدعواللہ عزوجل فی حاجتہ فیقول اللہ عزوجل اَخّرواِاجابتہ شوقًاالیٰ صوتہ ودعائہ فاذاکان یوم القیامة قال اللہ عزوجل :عبدی دعوت نی فاَخّرتُ اجبتک وثوابک کذاوکذاوَدعوت نی فی کذاوکذافَاَخّرتُ اجابتک وثوابک کذاوکذاقال:فیتمنی) الموٴمن انّہ لم یستجب لہ دعوة فی الدنیاممایریٰ من حسن الثواب.(۱
امام صادق فرماتے ہیں:کبھی ایسابھی ہوتاہے کہ جب کوئی مومن بندہ اللہ تبارک تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرتاہے ،لیکن خدااپنے فرشتوں کوحکم دیتاہے : میرے اس بندہ کی حاجت کوپوراکرنے میں تاخیرکرومجھے اس کی آوازودعاکے سننے کابہت شوق ہے ،پس جب قیامت کادن ہوگاتوخداوندعالم اپنے اس بندہ سے کہے گا:تونے مجھے پکارااوردعاکی اورتیری دعاکے قبول کرنے میں دیرکی ،لہٰذااب تیرے لئے اس کی جزایہ اوریہ ہے۔ قال ابوعبداللہ علیہ السلام:انّ العبدالولی یدعواللہ عزوجل فی الامرینوبہ فیقول للملک الموٴکّل بہ اِقضِ لعبدی حاجتہ ولاتعجلہافانی اشتہی ان اسمع ندائہ وصوتہ وانّ العبدالعدوَّلِلّٰہِ لیدعواللہ عزوجل فی الامرینوبہ فیقال الملک الموٴکّل بہ اِقضِ حاجتہ وعجّلہافانّی اکرہ ان اسمع) ندائہ وصوتہ.(۲
امام صادق فرماتے ہیں:وہ بندہ جوخداکادوست ہے ،وہ اپنی مشکلوں کو خدا کی بارگاہ میں بیان کرتاہے اوردعاکرتاہے توخداوندعالم اپنے اس فرشتے سے جسے اجابت دعاکے لئے موٴکّل کیاہے کہتاہے :میرے اس بندہ کی حاجت کوپوراکردے مگراس کے اداکرنے میں جلدی نہ کرناکیونکہ میں اپنے اس بندہ کی آوازکواورزیادہ سنناچاہتاہوں اوروہ بندہ جودشمن خداہوتاہے ،جب اس کے سامنے کوئی مشکل اورحادثہ پیش آتاہے اوروہ درگاہ خداوندی میں دعاکرتاہے توخداوندعالم اپنے اس موٴکّل فرشتہ کوحکم دیتاہے :اس کی حاجت
کوپوراکرواورفوراًعطاکردوکیونکہ میں اس کی آوازبالکل نہیں سنناچاہتاہوں۔

. ۲)کافی /ج ۲/ص ۴۹۰) . ۱(کافی /ج ۲/ص ۴۹۰ (

اس روایت سے یہ واضح ہوتاہے کہ مومن کی دعافوراًقبول ہوجاتی ہے مگراس تک کچھ دیرسے پہنچتی ہے کیونکہ خداوندعالم اس کی آوازکودوست رکھتاہے تاکہ حبیب و محبوب میں دیرتک گفتگوہوتی رہے مگرجن کوخدادوست نہیں رکھتاہے ان کی دعا فوراً قبول کرلیتاہے اوراسے فوراًعطاکردیتاہے کیونکہ پروردگارعالم اسسے ہمکلام ہونا پسندنہیں کرتاہے امام علی ابن ابی طالب ”نہج البلاغہ “ میں اپنے فرزندامام حسن مجتبیٰ کے نام لکھے گئے ایک خط میں تاخیرسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعاقبول ہونے کی وجہ اس طرح بیان کرتے ہیں: جن چیزوں کوطلب کرناتمہارے لئے صحیح ہے ان کے خزانوں کی کنجیاں تمہارے ہاتھوں میں دی رکھی ہے ،تم جب بھی چاہوان کنجیوں سے رحمت کے دروازے کھول سکتے ہواوررحمت کی بارش برساسکتے ہو،یادرکھو!اگرتمہاری دعاکے قبول ہونے میں تاخیرہوجائے تومایوس ونا امیدنہ ہوناکیونکہ عطیہ ہمیشہ بقدر نیت ہواکرتاہے اورکبھی کبھی قبولیت میں اس لئے تاخیرکردی جاتی ہے کہ اس میں سائل کے اجرمیں اضافہ اورامیدوارکے عطیہ میں زیادتی کاامکان پایاجاتاہے اورہوسکتاہے تم کسی شئے کاسوال کرواوروہ نہ ملے لیکن اس کے بعدجلدی یادیرسے اس سے بہترمل جائے یااسے تمہاری بھلائی کے لئے روک دیاگیاہو،اس لئے اکثرایسابھی ہوتاہے کہ جس چیزکوتم نے طلب کیاہے اگر مل جائے تودین کی تباہی کاخطرہ ہے لہٰذااسی چیزکاسوال کروجس میں تمہاراحسن باقی رہے اورتم وبال سے محفوظ) رہو،مال نہ باقی رہنے والاہے اورنہ تم اس کے لئے باقی رہنے والے ہو۔(۱

. ۱(نہج البلاغہ نامہ ۳۱ (

قرآنی دعائیں

قرآن کریم کے کچھ ایسے سورے ہیں جومکمل طورسے دعاشمارہوتے ہیں جیسے سورہ حُمد،فلق ،ناس ،توحیداورکچھ سورے ایسے ہیں جن میں ایک یااس سے زیادہ آیتیں بطوردعانازل ہوئی ہیں ،ہم ان میں چندآیتوں کوذکرکررہے ہیں:

) >رَبَّنَاآت نافِیْ الدُّنْیَاحَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَاعَذَاْبَ النَّارِ<(۱ ترجمہ:پروردگارا!ہمیں دنیامیں بھی نیکی عطافرمااورآخرت میں بھی اورہم کوعذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

) >رَبَّنَالَاتُزِغْ قُلُوْبَنَابَعْدَاِذْہَدَیْت ناوَہَبْ لَنَامِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ<(۲

ترجمہ:پروردگا!جب تونے ہمیں ہدایت دی ہے تواب ہمارے دلوں میں کجی نہ ہونے پائے اورہمیں اپنے پاس سے رحمت عطافرماکہ توبہترین عطاکرنے والاہے۔

) >رَبَّنَاآمَنَّافَاغْفِرْلَنَاذُنُوْبَنَاوَقِنَاعَذَاْبَ النَّاْرِ<(۳ ترجمہ:پروردگارا!ہم ایمان لے لائے ،ہمارے گناہوں کوبخش دے اورہمیں آتش جہنم سے بچالے۔

) >رَبِّ ہَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ<(۴

ترجمہ:حضرت زکریانے اپنے پروردگارسے دعاکی مجھے اپنی طرف سے ایک پاکیزہ اولادعطافرماکہ توہرایک کی دعاسنے والاہے۔

) >رَبَّنَافَاغْفِرْلَنَاذُنُوْبَنَاوَاِسْرَاْفَنَافِیْ اَمْرِنَاوَثَبِّتْ اَقْدَاْمِنَاوَانْصُرْنَاعَلَی الْقُوْمِ الْکَافِرِیْنَ<(۵ ترجمہ:پروردگار!ہمارے گناہوں کوبخش دے ،ہمارے امورمیں زیادتیوں کومعاف فرما،ہمارے قدموں کوثابت عطافرمااورکافروں کے مقابلہ میں ہماری مددفرما۔

) >رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَاْلِدَیَّ وَلِلْمُو مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.<(۶

ترجمہ:پروردگارا!مجھے اورمیرے والدین کواورتمام مومنین کواس دن بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔

) >رَبِّ ارْحَمْہُمَاکَمَارَبَّیٰنِیْ صَغِیْراً.<(۷

ترجمہ:(والدین کے لئے اس طرح دعاکرو)پروردگارا!ان دونوں پراسی طرح رحمت نازل فرماجسطرح انھوں نے بچپنے میں مجھے پالاہے۔

) >رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عَقْدَةً مِّنْ لِسَاْنِیْ.<(۸ ترجمہ:حضرت موسیٰ دعاکی :پروردگارا!میرے سینے کوکشادہ کردے ،میرے کام کوآسان کردے اورمیری زبان کی گرہ کوکھول دے۔

. ۳)آل عمران/ ۱۶) . ۲)آل عمران/ ۸) . ۱(بقرہ ۲۰۱ (
. ۶)ابراہیم/ ۴۱) . ۵)آل عمران/ ۱۴۷) . ۴(آل عمران/ ۳۸ (
. ۸) طہٰ/ ۲۵ ۔ ۲۸) ۷(اسراء / ۲۴ (

سجدہ شُکر

تعقیبات نمازمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب انسان نماز،تسبیح اوردعاسے فارغ ہوجائے تومستحب ہے کہ فوراًسجدہ شکرکرے جس کاطریقہ یہ ہے کہ پیشانی کوزمین پررکھے اوردونوں کہنی ،سینہ اور پیٹ کوبھی زمین پرلگائے ،دائیں پیرکی پشت کوبائیں پیرکے تلوے پررکھے اورمستحب ہے کہ اس کے بعددائیں رخسارکوزمین پررکھے یعنی بائیں جانب رخ کرے ،اس کے بعدبائیں رخسارکوزمین پررکھے اسکے بعدپھردوبارہ پیشانی کوزمین پررکھے ۔ اورمستحب ہے کہ جب

انسان بھی انسان کوکوئی نعمت ملے یااس کی کوئی مصیبت دورہوجائے توسجدہ شکرکیاجائے ،سجدہ شُکرکرنے کے بارے روایتوں میں بہت زیادہ تاکیدکی گئی ہے
امام صادق فرماتے ہیں:ہرمسلمان پرخداکاادااکرنالازم ہے کیونکہ اس کے ذریعہ تمھاری نمازمکمل ہوتی ہے اوراس ذریعہ تمھاراپروردگارتم سے راضی ہوجاتاہے اورملائکہ کے تعجب کاباعث ہوتاہے ،جب کوئی بندہ نمازپڑھتاہے اوراس کے بعدسجدہ شکرکرتاہے تو خداوندعالماپنے اس بندہ اورملائکہ کے درمیان کے حجاب کوہٹادیتاہے اوراپنے ملائکہ سے کہتاہے:اے میرے فرشتو! میرے اس بندہ کودیکھو،اس نے میرے واجب کو ادا کیا اور میرے عہدکومکمل کیااورپھران نعمتوں کے بدلے میں جومیں نے اسے عطاکی ہیں سجدہ شُکراداکیا ،اے میرے فرشتو!تم ہی بتاؤ اس شکرگزاربندہ کی جزا کیاہے؟ تو وہ جواب میں کہتے ہیں:اے ہمارے پروردگار!تیری رحمت ،اس کے بعددوبارہ اپنے فرشتوں سے سوال کرتاہے :اس کے علاوہ اورکیاجزاہے؟ملائکہ جواب دیتے ہیں :تیری جنت، خداوند عالم پھرمعلوم کرتاہے اس کے علاوہ اورکیاجزاہے ؟ملائکہ جواب دیتے ہیں:اس کے تمام رنج ومشکل کوبرطرف کرنا،اس کے بعدخداوندعالم پھرمعلوم کرتاہے اس کے علاوہ اورکیاجزاہے؟توملائکہ جواب دیتے ہیں:اے ہمارے پرودگار!اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں،پسپروردگارکہتاہے :جسطرح اسنے میراشکراداکیاہے میں بھی اس کاشکرگزارہوں) اورمیں اس پراپنافضل وکرم نازل کرتاہوں اورروزقیامت اسے رحمت عظیم عطاکروں گا.(۱ حضرت امام علی رضا فرماتے ہیں : واجب نماز پڑھنے کے بعد ایک سجدہ کر نا چاہئے کیونکہ فریضہ الہٰی کو ادا کر نے کی وجہ سے جو نعمات وکرامات خداوندمتعال ہم کو عطا کرتا ہے ، ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے اور سجدۂ شکر میں بس یہی کافی ہے کہ تین مرتبہ ”شُکْراًلِلّٰہِ“کہا جائے. راوی کہتا ہے : میں نے امام رضا سے عرض کیا : ”شُکْراً لِلّٰہِ“ کے کیا معنی ہیں؟ امام نے فرمایا : یعنی نماز ی یہ کہتا ہے کہ میرایہ سجدہ خداکاشکرادا کر نے کے لئے ہے اس چیزکے بدلہ میں کہ اس نے مجھے اپنی خدمت کی توفیق عطاکی یعنی اس نے مجھے ادائے واجب کی توفیق عطاکی اورشکرادا کرنا رحمت وبرکت ونعمت کی زیادتی کا سبب واقع ہو تاہے ، اور اگر نماز میں کوئی نقص پایاجاتا ہے اور نافلہ نماز کے ذریعہ وہ نقص پورا نہیں ہو پاتا ہے تو) سجدۂ شکر اس نماز کو مکمل کردیتا ہے ۲).

. ۲)علل الشرائع /ج ۲/ص ۳۶۰) . ۱(تہذیب الاحکام /ج ۲/ص ۱۱۰ (

حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں:میرے باباعلی ابن الحسین جب بھی کسی نعمت خداکاذکرکرتے تھے توسجدہ شُکر کرتے تھے اور جب قرآن کریم تلاوت کے دوران کسی آیت سجدہ پر پہنچتے تھے تواسی و قت ایک سجدہ کرتے تھے اورجب بھی خداآپ کی راہ سے کسی ناگوارحادثہ یادشمن کے مکروفریب کودور کردیتاتھاتوسجدہ میں گرجاتے تھے اورجب بھی نمازواجب سے فارغ ہوتے تھے تو سجدہ شُکرکرتے تھے اورجب بھی دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے میں کامیاب ہوجاتے تھے تب بھی ایک سجدہ شُکرکرتے تھے اورآپ کے جسم کی حالت یہ تھی کہ تمام اعضائے سجدہ پر گٹھا پڑگئے تھے اسی لئے آپ کو ”سجاد“کے لقب) سے یادکیاجاتاہے .(۱
مختارثقفی کے بارے میں ان کے اکثر ساتھیوں سے نقل ہوا ہے کہ جناب مختار نے اپنی ایاّم حکومت کے دوران قاتلان حضرت امام حسین سے بدلہ لیا اور سب کو سر کوب وفِی النار کرنے کے بعد شکرخداکے لئے ایک سجدہ بجا لائے ،اورنقل کیاگیاہے کہ جناب مختاراکثرایاّم میں روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے : میرے یہ روزے شکر کے لئے ہیں،آپ اصغربے شیرکے قاتل حرملہ کو واصل جہنم کرنے کے بعدگھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور دورکعت نماز پڑھنے) کے بعد ایک طولانی سجدۂ شکرادا کیا .(۲

. ۲)ہزارویک نکتہ دربارہ نٔماز/ش ۹۷ /ص ۳۴) . ۱(علل الشرائع /ج ۱/ص ۲۳۳ (

امام محمدباقر فرماتے ہیں:خداوندعالم نے حضرت موسیٰ ابن عمرانپروحی نازل کی:اے موسیٰ! کیاتم جانتے ہومیں نے اپنی مخلوق میں سے صرف تم ہی کواپنے سے ہمکلام ہونے کوکیوں منتخب کیاہے ؟حضرت موسیٰ نے کہا:اے میرے پروردگار!میں نہیں جنتاہوں(توہی بتاکہ تونے مجھے کیوں منتخب کیاہے؟) خداوندعالم نے وحی نازل کی :اے موسی! میں نے اپنے تمام بندوں کی ظاہری وباطنی حالتوں پرنگاہ ڈالی تومیں نے تمھارے علاوہ کسی کواس قدرمتواضع نہ پایاجواپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کومیری بارگاہ میں اس قدرحقیرسمجھتاہوکیونکہ جب تم نمازسے) فارغ ہوتے ہوتواپنے دونوں رخسار کو زمین پر رکھتے ہو۔(۱ مستحب ہے کہ سجدہ شکرمیں سومرتبہ " شکراًللہ " کہاجائے اورتین مرتبہ بھی کافی ہے
سلیمان ابن حفص مروزی سے مروی ہے کہ میں نے امام علی رضا کی خدمت میں ایک خط لکھااور سجدہ شُکرکے بارے میں معلوم کیاتوآپ (علیہ السلام)نے میرے سوال کے جواب میں مجھے خط میں تحریرکیا:) سجدہ شُکرمیں سومرتبہ " شکراً، شکراً " کہویاچاہوتو" عفواً، عفواً "کہو۔(۲ امام صادق فرماتے ہیں:جب کوئی بندہ سجدہ شکرکرے اورایک سانس "یاربّ یارب"کہے توپروردگاراپنے بندے سے کہتاہے :اے میرے بندے! میں حاضرہوں تواپنی حاجت توبیان) کر۔(۳

. ۲)من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۳۲) . ۱(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۳۲ (. ۳(من لایحضرہ الفقیہ/ج ۱/ص ۳۳۳ (

قطب الدین راوندی نے اپنی کتاب "الدعوات "میں یہ روایت نقل ہے کہ امام موسیٰ کاظم سجدہ شکرمیں یہ دعابہت زیادہ پڑھتے اورتکرارکرتے تھے:) " اَللّٰہُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَالْمَوتِ وَالْعَفْوَعِنْدَالْحِسابِ ".(۱ ابوبصیرسے مروی ہے :امام صادق فرماتے ہیں:اگر کوئی بندہ سجدہ میں تین مرتبہ "یااللہ یاربّاہ یاسیداہ" کہے تواللہ تبارک وتعالیٰ جواب میں کہتاہے :اے میرے بندے!میں حاضرہوں) تواپنی حاجت بیان کر۔(۲

. ۲)وسائل الشیعہ/ج ۴/ص ۱۱۳۱) . ۲(تہذیب الاحکام/ج ۲/ص ۳۰۰ (

مستحب ہے کہ سجدہ شکرکے بعدہاتھ کوسجدہ گاہ پر مس کرے اورپھرہاتھ کوچہرے پراس طرح ملے کہ بائیں جانب کی پیشانی سے شروع کرے اوراسی طرف کے رخسارپرملے اس کے بعداسی طرح دائیں جانب ملے اورتین باریہ دعاپڑھے اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ ، لَااِلٰہَ اِلّااَنْتَ ، عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہادَۃِ ، اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ، اَللّٰہُمَّ اَذْہَبْ عَنِّیْ الْہَمَّ وَالْحُزْنَ وَالْغَیَرَوَالْفِت ن ، مَاظَہَرَمِنْہا،وَمَابَطَنَ. ترجمہ: بارالٰہا!تمام حمدوثناتیرے لئے ہیں،تیرے سواکوئی معبودنہیں ہے ،ظاہراورغیب کاعلم تیرے پاس ہے ،توہی بخشنے اوررحم کرنے والاہے ، بارالٰہا!تومیرے رنج وغم اورتعصب ودگرگونی اورفت نوں کودورکردے جوظاہروآشکارہیں اوروہ کہ جوباطن میں ہیں۔
مفاتیح الجنان (شیخ عباس قمی(.

رازِزیارت
تعقیبات نمازمیں سے ایک یہ بھی ہے جب نمازگزارتسبیح ودعااورسجدہ شکرے فارغ ہوجائے توکھڑے ہوکرزیارت پڑھے ،اورنبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ)اوران کی آل اطہار پردرودوسلام بھیجے اورمستحب ہے کہ نمازکے بعدزیارت امام حسین،زیارت امام علی رضا ،زیارت حضرت حجت صاحب الزماں پڑھی جائے ۔ اہل بیت اطہار سے توسل کے بارے میں ہم نے نمازکے قبول ہونے کے شرائط میں کچھ باتیں اوراحادیث نقل کی ہیں ان سے معلوم ہوتاہے کہ توسل کاکیافائدہ ہے ،نمازکے بعدزیارت پڑھنابھی ایک توسل ہے ۔
نمازکے بعدامام حسین کی زیارت پڑھی جائے کیونکہ انھوں نے کرب وبلامیں اپنے پوراگھر قربان کردیااورنمازکوہمیشہ کے لئے زندہ وجاویدکردیاہو،کیانمازکے بعدان پرسلام نہ بھیجائے ؟
امام حسین اورامام علی رضا ایسے شہیدہیں کہ جنھینغریب الوطنی میں نہایت ظلم وستم کے ساتھ شہیدکیاگیاہے ۔
نمازکے بعدامام زمانہ کی زیارت اس پڑھتے ہیں کہ ہم ان کی سلامتی کی دعاکرتے ہیں اورباری تعالیٰ سے ان کے ظہورکی تعجیل کے لئے التجاکرہیں۔ اللّٰہمّ عجّل فرجہ الشریف واجعلنامن انصارہ واعوانہ.آمین. زیارت تکمیل ایمان کی علامت ہے ،اس کے ذریعہ رزق میں برکت ہوتی ہے اورعمرطولانی ہوتی ہے رنج وغم دورہوتے ہیں،نماز یں قبول ہوتی ہیں،اوران کے طرف سلام کاجواب بھی آتاہے ،نمازی کے دل اہل بیت اطہار کی محبت میں اضافہ ہوتاہے اورعشق ومحبت اہل بیت کے خداوندعالم سے تقرب حاصل ہوتاہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com